

Posted On Kitab Nagri



**RAAZ-E-DILL**  
**BY**  
**KINZA KHAN**



[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

کتاب نگری

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri

# رازِ دل

کنزہ خان

"اسلام و علیکم! ریڈرز"

"رازِ دل" میرا پہلا ناول ہے۔

میں اس ناول کے لیے اپنی سب سے اچھی دوست اور کزن "لاریب شہزاد" اور "منابل اشفاق" کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنہوں نے میری ہمت بڑھائی۔۔۔ اگر لاریب نہ ہوتی تو یہ کہانی صرف میرے دماغ میں ہی رہ جانی تھی اس نے مجھے کہا کہ میں اس کہانی کو ناول کی صورت میں لوگوں تک پہنچاؤں۔۔۔ اب یہ کہانی ایک ناول کی صورت میں صرف اسی کی وجہ سے ہے۔ اس نے مجھے بہت حوصلہ دیا، ہر قدم پر میرا بہت ساتھ دیا۔۔۔ میں "لاریب شہزاد" کی بہت شکر گزار ہوں کہ اس نے میری اتنی مدد کی۔

مجھے امید ہے کہ آپ کو میرا یہ ناول پسند آئے گا۔

"شکریہ!"

"کنزہ خان"

## Posted On Kitab Nagri

رات کا تیسرا پہر تھا اور وہ اندھا دھند بھاگتی جا رہی تھی۔ بکھرے بال اور بکھرے سراپے کے ساتھ بہت ڈری سہمی قدم اٹھا رہی تھی۔ چار لڑکے اس کے تعاقب میں اس کے پیچھے آرہے تھے۔ وہ اپنی عزت کی حفاظت کے لیے لگاتار بھاگ رہی تھی اور اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ اسے کسی بھی چیز کا ہوش نہیں تھا۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا اس سناٹے میں وہ اکیلی ان سے بھاگ رہی تھی اور لگاتار اللہ سے اپنی آبرو کی حفاظت کی دعا کر رہی تھی۔ وہ بھاگنے میں اس قدر مگن تھی کہ اپنے سامنے سے آتی ہوئی گاڑی نہ دیکھ سکی اور اس سے ٹکرا کر بہت بری طرح زمین پہ گری اس کا سر پھٹ گیا اور ہلکا ہلکا خون رسنے لگا۔ وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرا گئی اور اس جگہ ہاتھ رکھ لیا جہاں سے سرخ مادہ بہہ رہا تھا۔ گاڑی میں سے ایک شخص باہر آیا اور پنچوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ پریشانی سے پوچھا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"۔۔۔۔

وہ جو سر میں شدید درد کی وجہ سے سر کو تھام کر بیٹھی تھی آہستہ سے چہرا اٹھایا اور اس شخص کا دھندلا سا عکس دیکھا پھر دو سے تین بار پلکیں جھپکی تو اس شخص کا چہرہ نظر آیا۔

سیاہ شلوار قمیض میں کندھوں پہ سیاہ اجرک اوڑھے، گہری سیاہ رات سی آنکھیں جن میں کچھ بھی نہ دکھتا تھا، کھڑی مغرور ناک، مونچھوں تلے سرخ عنابی ہونٹ اور ہلکی بیرڈ، وہ شخص بھرپور وجاہت کا شاہکار تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

اس نے ڈری سہمی لڑکی کو دوبارہ مخاطب کیا اور آپنا سوال دہرایا

"آپ ٹھیک ہیں؟.... رات کے اس پہرا کیلی یہاں۔۔۔۔"

ابھی اس کا سوال مکمل نہیں ہوا تھا جب اس کی نظر لڑکی کے کپڑوں پر پڑی۔

پھٹا ہوا عبا یا، لا پرواہی سے شانے پر جھولتا ہوا دوپٹہ۔۔۔۔ اس شخص کو کچھ کچھ سمجھ آ گیا تھا اس نے

جلدی سے اپنی اجرک اتاری اور برق رفتاری سے اس لڑکی کے اوپر اوڑھادی۔

لڑکی حیران پریشان سی لڑکے کی اس حرکت کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی جب اسے پیچھے سے

قدموں کی چاپ کی آواز سنائی دی۔ ان دونوں نے پلٹ کے دیکھا تو پیچھے وہی لڑکے تھے۔

"اے۔۔۔۔ یہ ہمارا شکار ہے اسے ہمیں دے دے۔ اگر تو چاہے تو ساتھ آ جا ہمارے بعد تو رکھ

لینا۔"

ان لڑکوں نے خباثت سے کہا۔۔۔۔

ڈری ہوئی لڑکی اس لڑکے کو کھڑا ہوتا دیکھ جلدی سے کھڑی ہوئی اور اس کے پیچھے چھپ گئی۔

اس لڑکے نے اس لڑکی کا ہاتھ تھا منا چاہا لیکن وہ بدک کے پیچھے ہوئی۔ اس نے گاڑی کے پاس جا کے

دروازہ کھولا اور اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔ پہلے تو متذبذب سی کھڑی رہی کیوں کے وہ ایسے ہی

کسی بھی انجان شخص پہ یقین نہیں کر سکتی تھی۔ وہ ایک قدم مزید پیچھے ہوئی اتنے میں وہ لڑکے اس کی

طرف بڑھنے لگے۔۔۔۔ وہ شخص جلدی سے آگے آیا اور اس لڑکی کی ڈھال بن کے اس کے آگے

## Posted On Kitab Nagri

کھڑا ہو گیا۔ وہ سہمی ہوئی نگاہوں سے کبھی اس شخص کی پشت کو دیکھتی اور کبھی ان لڑکوں کو جو ہوس بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ اس شخص نے جب لگاتار ان لڑکوں کو اس کی طرف دیکھتا پایا تو گردن موڑ کے اس ڈر سے کانپتی لڑکی کو دیکھا اور کہا۔۔۔۔

"آپ جا کے گاڑی میں بیٹھیں۔"

لیکن وہ اس قدر ڈری ہوئی تھی کہ اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی ہلنے کی۔ اسے ہلتا نہ دیکھ اس نے غصے سے اپنی بات دہرائی۔

وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگی کہ وہ کیسے اس پہ یقین کرے لیکن جب اس لڑکے کا اجرک اوڑھنے والا عمل یاد آیا تو جا کے اس کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

وہ لڑکے ہونک بنے کبھی اسے دیکھتے جو ان کے شکار کو گاڑی میں بیٹھا چکا تھا اور کبھی ایک دوسرے کو پھر ان میں سے ایک لڑکا آگے بڑھا اس سے پہلے کہ وہ گاڑی تک پہنچتا اس لڑکے نے راستے میں ہی اسے پکڑ لیا، چیخ کی آواز آئی اور وہ لڑکا چیخنے لگا۔۔۔۔ پیچھے کھڑے تین لڑکوں نے گھبرا کے ایک ایک قدم پیچھے لیا کیونکہ وہ شخص ان کے ساتھ ہی کا بازو توڑ چکا تھا اور ان کا ساتھ ہی زمین پہ بیٹھا کر رہا تھا۔ وہ شخص ان کی طرف بڑھا لیکن ان تینوں نے وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت جانی اور اپنے ساتھ ہی کو وہیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

اس شخص کے چہرے پہ ایک تلخ مسکراہٹ آگئی اور وہ واپس اپنی گاڑی کی طرف آیا جہاں وہ ڈر سے تھر تھر کانپتی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور سوال

کیا۔۔۔۔۔ <https://www.kitabnagri.com>

"نام کیا ہے آپ کا؟"

"من.... منّت"

اس نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔ اس لڑکے نے غور سے اسے دیکھا اور سرگوشی نما آواز میں دوہرایا

"منّت۔۔۔۔"

پھر اس نے گردن موڑ کے اس لڑکی کو دوبارہ دیکھا۔۔۔۔۔ بھوری نم ویران آنکھیں، گندمی رنگت، گلابی ہونٹ، چھوٹی سی ناک، بلاشبہ وہ خوبصورت تھی۔

اس شخص نے رخ موڑا اور گاڑی چلانے لگا۔ منّت نے پوچھا۔۔۔۔۔

"ہم.... کا.... کہاں جا رہے ہیں؟"

"ہسپتال...."

یک لفظی جواب آیا۔ وہ مزید پوچھنا چاہتی تھی لیکن اس شخص کے چہرے کے تاثرات دیکھ خاموش ہو گئی جو اپنے معاشرے کے ان غلیظ مردوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جن کی وجہ سے لڑکیاں کہیں بھی

محفوظ نہیں تھیں۔ <https://www.kitabnagri.com>

## Posted On Kitab Nagri

-----

کچھ ہی دیر بعد گاڑی ہسپتال کے باہر رکی۔ وہ لڑکا باہر آیا اور منت کی سائیڈ کا دروازہ کھول کے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔ منت نے ایک نظر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا اور دوسری نظر اس پہ ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اس کا ہاتھ تھامے بنا ہی باہر آگئی۔ اس لڑکے کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آگئی اس نے اپنا ہاتھ پہلو میں گرالیا۔ وہ باہر آئی سر میں درد شدید تھا اور بہتا خون اب زخم پہ جم چکا تھا۔ وہ شخص اسے ہسپتال کے اندر لایا اور ریسپشن سے ڈاکٹر کا پوچھ منت کو لیے ہسپتال کی راہداریوں سے گزرنے لگا جو رات ہونے کی وجہ سے قدرے سنسان پڑی تھیں۔

"مقدم.... تم یہاں کیوں؟.... سب ٹھیک ہے نہ؟.... تم ٹھیک ہو؟۔"

ابھی وہ کچھ ہی آگے چلے تھے کہ پیچھے سے آواز سنائی دی اور ایک شخص بھاگتا ہوا ان تک آیا۔ اس شخص کی ہیزل گرین آنکھیں تھیں۔ وہ شکل سے مقدم کا بھائی لگ رہا تھا کیوں کہ ان دونوں کے چہرے کے نقوش بہت حد تک ملتے تھے بس آنکھوں کے رنگ کا فرق تھا۔ مقدم نے مڑ کے دیکھا اور وہیں کھڑا ہو گیا منت بھی اس کے ساتھ ہی رک گئی۔ وہ شخص جلدی سے آیا اور مقدم سے پریشانی سے پوچھنے لگا۔ مقدم نے ایک نظر منت پہ ڈالی اور کہنے لگا۔۔۔

"یارم میں ٹھیک ہوں.... تم یہاں کیوں ہو؟"

## Posted On Kitab Nagri

"میں وہ دبیر کی امی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی اور وہ گھر نہیں تھا۔ اس کے ملازم نے تمہیں کال کی لیکن تمہارا فون بند تھا تو اس نے مجھے کال کر کے اطلاع کی.... میں آنٹی کو لے کر ہسپتال آ گیا اور دبیر کو فون پہ اطلاع کر دی۔ وہ کسی میٹنگ میں تھا فون نہیں اٹھایا لیکن پھر فارغ ہو کے اس نے مجھے کال بیک کی۔ میں نے اسے سارا معاملہ بتا کے ہسپتال آنے کا کہا اب وہ اندر روم میں ہے آنٹی کے

پاس۔" [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

یارم اس انجان لڑکی جس پہ مقدم گا ہے بگا ہے نظر ڈال رہا تھا اور وہ سر جھکائے سہمی ہوئی کھڑی تھی دیکھتے ہوئے سارا معاملہ بتانے لگا۔

"تھینکس یارم بھائی! آپ امی کو ہسپتال لے آئے ورنہ پتا نہیں کیا ہو جاتا میں سن کے بہت ڈر گیا تھا۔" دبیر یارم کا شکریہ ادا کرنے لگا جب نظر مقدم اور اس کے پاس کھڑی لڑکی پہ پڑی۔

"مقدم تم یہاں ہسپتال کیوں؟"

دبیر نے مقدم سے پوچھا اور انجان نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھا پھر سوالیہ نگاہوں سے یارم کو دیکھا یارم نے ہلکے سے کندھے اچکائے اور دونوں نے سوالیہ نگاہوں سے مقدم کو دیکھا۔۔۔ مقدم ان دونوں کی آنکھوں میں سوال پڑھ چکا تھا اس لیے اس نے ان دونوں کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور منت کو لئے آگے بڑھا وہ چپ چاپ اس کے پیچھے قدم اٹھانے لگی۔ دبیر اور یارم نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ان دونوں کے پیچھے چلنے لگے۔



## Posted On Kitab Nagri

-----  
دبیر مقدم کا بچپن کا دوست تھا۔ سکول کالج انہوں نے ساتھ میں پڑھا اور پھر دونوں ڈبل ایم اے کرنے کے لیے امریکا چلے گئے۔ دونوں کی عمر اٹھائیس سال تھی اور اس قدر گہری دوستی تھی کہ ایک دوسرے کے لیے جان دینے کا موقع ملتا تو اس سے بھی باز نہ رہتے۔

-----  
ڈاکٹر کے کیمین پہ پہنچ کے مقدم نے یارم اور دبیر کو باہر رکنے کا اشارہ کیا اور خود منّت کو لے کے اندر چلا گیا۔

کیمین میں ڈاکٹر اپنی کرسی پر پیشہ ورانہ انداز میں بیٹھی تھی، لڑکی کی حالت دیکھ بہت غور سے ان دونوں کو دیکھا اور معاملہ سمجھ آنے پر اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔

"سر آپ باہر جا کر انتظار کریں میں چیک اپ کے بعد آپ کو بتاتی ہوں۔"  
اس کے کہنے پہ مقدم اثبات میں سر ہلاتا کیمین سے باہر چلا گیا۔ ڈاکٹر نے منّت کا چیک اپ کرنا شروع کر دیا۔

-----  
مقدم جیسے ہی کیمین سے باہر آیا سامنے ہی پہنچ پہ یارم اور دبیر بیٹھے اسی کے باہر آنے کے انتظار میں تھے اسے آتا دیکھ کھڑے ہو گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

"یہ لڑکی کون ہے؟۔۔۔۔"

یارم نے پوچھا دبیر نے بھی تائید میں سر ہلایا اس کا بھی یہی سوال تھا۔  
"منت"

یک لفظی جواب آیا

"کون منت؟۔۔۔۔"

یارم نے انکھوں کی پتلیاں سکڑ کے پوچھا تو مقدم اور دبیر اس کے تفتیشی انداز پہ زیر لب مسکرا دیئے۔

"میں جب آفس سے واپس آ رہا تھا تو راستے میں اچانک وہ میری گاڑی سے ٹکرا گئیں تھیں۔"  
اور پھر مقدم نے ان دونوں کو ساری روداد سنادی ان دونوں کو بہت افسوس ہوا۔ یارم بیچ پہ بیٹھ گیا البتہ مقدم نے دبیر کو اشارہ کیا اور وہ سمجھتا ہوا فوراً ہسپتال سے مقدم کا کام کرنے کے لیے نکلا۔  
اس کی امی کی طبیعت اب بہتر تھی اور انہیں ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ انہیں گھر چھوڑ کے دبیر کا ارادہ سب سے پہلے مقدم کا کام کرنے کا تھا۔ وہ اپنی امی کو لے کے ہسپتال سے نکل گیا۔ اب مقدم کو معلوم تھا کہ اس کا جگری دوست صبح ہونے سے پہلے اس کا کام کر دے گا یہ سوچ کر مقدم کے چہرے پر اطمینان پھیل گیا۔ ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا جب دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آئی  
"سریہ پولیس کیس ہے.... ہمیں پولیس کو انفارم کرنا ہو گا۔"

## Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا تو مقدم کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئیں۔

"کیسی ہیں اب وہ؟"

اس نے آنکھوں میں سختی لیے، ڈاکٹر سے سوال کیا۔

"بہت ڈری ہوئی ہے اور کافی چوٹیں بھی آئی ہیں۔ میں نے بینڈج کر دی ہے اب پہلے سے بہتر ہے

لیکن ان کی دماغی حالت ٹھیک نہیں ہے وہ مزید صدمے برداشت نہیں کر سکتی تو کوشش کریں کہ

انہیں خوش رکھیں۔"

مقدم جو بہت غور سے ان کی بات سن رہا تھا آخری الفاظ پہ چہرہ جھکا گیا پھر چہرہ اٹھا کے کہا

"میری آصف انکل سے بات ہو گئی ہے انہوں نے کہا ہے پولیس کی ضرورت نہیں ہے۔"

"اوکے سر۔"

ڈاکٹر اتنا کہتی واپس اپنے کین میں چلی گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آصف مقدم کو تب سے جانتے تھے جب مقدم کی عمر پندرہ سال تھی۔ یہ ہسپتال آصف کا ہی تھا اسی

لیے ڈاکٹر خاموش ہو کہ چلی گئی۔

"مقدم اب اس لڑکی کا کیا کرنا ہے؟"

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے سوال کیا۔ اسے حقیقتاً اس لڑکی کے بارے میں سن کے افسوس ہوا تھا اور اپنے معاشرے کے ان درندوں پہ غصہ آیا تھا جو لڑکیوں کو کہیں بھی آزاد نہیں رہنے دیتے تھے۔  
"کیا کرنا ہے؟.... اسے اس کے گھر چھوڑیں گے اور کیا۔"

مقدم کے انداز میں بے نیازی تھی۔ یارم نے بغور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے پھر سر جھٹک کے ریسپشن کی طرف چل دیا اور فار میلیٹیس وغیرہ پوری کرنے لگا۔

منّت جیسے ہی کیبن سے باہر آئی اس کے سر پہ اور بازو پہ بینڈ بچ ہوا تھا۔ اس نے پلکیں اٹھا کے مقدم کو دیکھا۔۔۔ اس کی آنسوؤں بھری ویران آنکھوں میں مقدم کو آپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوا اس نے جلدی سے اس سے نظریں چُرا لیں۔

"آپ چلیں میرے ساتھ۔"

مقدم نے نظریں ملائے بنا کہا اور اسے ساتھ لیے گاڑی کی طرف چل دیا۔ منّت اب پریشان سی سوچ رہی تھی کہ اب وہ کیا کرے۔ مقدم منّت کو لیے گاڑی میں بیٹھنے والا تھا جب یارم بھی آگیا اور پیسنجر

سیٹ سنبھالی۔۔۔ مقدم نے بیک ڈور کھولا۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

"بیٹھیں۔۔۔"

# Posted On Kitab Nagri

لیکن دوسری جانب سے مکمل خاموشی۔۔۔ مقدم نے اپنی بات دہرائی لیکن وہ نہ ہلی اور سر جھکائے کھڑی اپنے لب کاٹتی رہی۔ یارم اس کاروائی کو بغور دیکھ رہا تھا۔ ابھی مقدم کچھ کہتا منّت بولی،

"آپ نے میری مدد کی اس کے لیے تھینکس آگے میں خود میخ کر لوں گی۔"

"نہیں آپ میرے ساتھ چلیں۔ رات کے اس پہر اکیلے جانا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے وہ لڑکے دوبارہ سے آپ کا پیچھا کریں آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو بحفاظت گھر چھوڑ دوں گا۔"

مقدم کا اتنا کہنا تھا کہ منت کے آنسو بہنے لگے۔ مقدم جو بغور اسے دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پہ بہتے آنسو دیکھ پریشان ہو گیا۔

"آپ پریشان نہ ہوں میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔ ایڈریس بتائیں اپنا۔"

مقدم نے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی لیکن منت کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی اور وہ شدت سے رونے لگی۔ یارم جو آرام سے بیٹھا اپنے بھائی کے اتنے نرم انداز کو دیکھ اور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا گڑبڑا گیا۔

www.kitabnagri.com

"میرا گھر نہیں ہے۔"

مَنْت نے روتے ہوئے بتایا تو یارم اور مقدم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور افسوس سے سر

<https://www.kitabnagri.com> - جہان



## Posted On Kitab Nagri

"آپ فکر نہ کریں میرے پاس ایک محفوظ مقام ہے میں آپ کو وہاں پہنچا دیتا ہوں وہاں آپ حفاظت میں رہیں گی۔"

مقدم نے نرمی سے کہا۔ منّت نے بھیگی آنکھیں اٹھا کے مقدم کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھنا چاہتی ہو

"کہاں؟"

"آپ مجھ پر یقین کر سکتی ہیں۔ آئیں میرے ساتھ۔"

مقدم نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا اور اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا اس بار وہ آرام سے بیٹھ گئی کیونکہ وہ اس شخص پہ یقین کر سکتی تھی۔

"گھر کیوں نہیں ہے آپ کا؟"

گاڑی ابھی تھوڑا سا ہی آگے گئی تھی کہ یارم نے اپنے دل میں مچلتا سوال آخر پوچھ ہی لیا۔

"وہ.... میں.... وہ...."

www.kitabnagri.com

منّت کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا جواب دے۔ مقدم لگاتار فرنٹ مرر سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے جواب کا منتظر ہو لیکن اسے لگاتار اٹکتا دیکھ وہ سمجھ گیا کہ وہ ابھی بتانے کی حالت میں نہیں ہے۔ اس نے یارم کو تنبیہ نگاہوں سے گھورا تو یارم شانے اچکا کے رہ گیا۔

"ہممم.... کہاں جا.... رہے ہیں؟"

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے ڈرتے ڈرتے پوچھا جب اچانک ایک جھٹکے سے گاڑی رکی لیکن منّت نے جو دیکھا اسے لگا جیسے ساتوں آسمان اس کے سر پہ آگرے ہوں۔ مقدم نے بیک ڈور کھولا اور اسے باہر آنے کا کہا یارم بھی گاڑی سے باہر نکل آیا۔

"یا اللہ.... اب میری جگہ یتیم خانے میں ہے۔"

منّت نے دل میں اللہ سے مخاطب ہوتے سوچا۔ مقدم نے اسے اپنے پیچھے آنے کی تاکید کی اور آگے بڑھ گیا۔

یارم، مقدم اور منّت۔۔۔ تینوں آفس میں انتظار کر رہے تھے۔ منّت کرسی پہ گم سم بیٹھی سوچ رہی تھی کہ ماں باپ کے ہوتے ہوئے بھی یتیم خانے میں رہنا پڑے کیا قسمت ایسے بھی کرتی ہے؟۔۔۔ جبکہ یارم اور مقدم اپنی کسی بزنس ڈیل کے متعلق زیر بحث تھے۔

اسلام و علیکم!

آواز پہ سب نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں ایک ادھیڑ عمر شخص ایک پچیس سالہ سنہری آنکھوں والے نوجوان کے ساتھ آفس میں داخل ہوئے۔ منّت اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ یارم اور مقدم ان کی طرف بڑھے۔

"داجی.... کیسے ہیں آپ؟"

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں ان سے بغل گیر ہوئے

"ارے بھائیوں.... میں بھی تو ہوں یہاں۔"

سنہری آنکھوں والے لڑکے نے خفگی سے کہا۔

"ارمغان.... تم کب ہمارے داجی کے ساتھ نہیں پائے جاتے؟.... ہمیشہ تو چپکے رہتے ہو ان سے۔"

یارم نے اسے مصنوعی گھورتے ہوئے شرارت سے کہا۔ ارمغان نے ڈھٹائی سے دانت دکھائے اور ان سے ملنے لگا اس دوران وہ چاروں اپنے پیچھے کھڑے وجود کو شاید فراموش کر چکے تھے۔

"آج میرے بچے یہاں کیسے؟.... خیریت تو ہے نہ اور بالاج نہیں آیا تم دونوں کے ساتھ؟"

داجی کے سوال پہ مقدم نے مڑ کے سر جھکائے کھڑی منت کو دیکھا داجی نے مقدم کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور پھر سوالیہ نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔

"آپ بیٹھیں داجی ہم آپ کو سب بتاتے ہیں۔"

پھر داجی کے بیٹھنے پہ مقدم نے ساری کہانی اُنھیں بتادی۔ داجی نے افسوس سے منت کو دیکھا اور

ارمغان سے اس کا یہاں ایڈمیشن کا کہا جو کے کچھ ہی دیر میں ہو گیا۔

"منت بیٹا۔۔۔"

داجی کے پکارنے پہ اس نے سر اٹھا کہ خاموش نگاہوں سے انھیں دیکھا تو اس کی آنکھوں کی ویرانی دیکھ

کر سب کا دل ہول گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"آپ فکر نہ کرو میں آپ کے دادا کی طرح ہوں۔ آپ کو یہاں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔"

اس نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلا دیا اتنے میں ایک لڑکی آفس میں داخل ہوئی اسے ار مغان نے بھیجا تھا۔

"شبر الان سے ملوان کا نام منت ہے آج سے یہ یہیں رہے گی تو انہیں اپنے ساتھ والا کمرہ دکھا دو۔"

داجی نے اسے منت کو ایک کمرہ دکھانے کا کہا۔۔۔۔۔ وہ آگے بڑھی اور منت کا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن منت ڈر کے مارے پیچھے ہوئی تو مقدم کھڑا ہوا۔

"آپ رہنے دیں میں انہیں چھوڑ آتا ہوں کمرے تک آپ مجھے بتادیں روم کہاں ہے۔"

مقدم نے اس لڑکی سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا کے اسے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ منت چپ چاپ مقدم کے پیچھے پیچھے چلنے لگی اور دونوں آفس سے باہر نکل گئے داجی نے بغور یہ سب دیکھا البتہ ار مغان جو کہ ابھی واپس آیا تھا یہ سب دیکھ کے بیہوش ہونے کے قریب تھا۔

"یارم بھائی.... مجھے لگتا ہے میں نے کچھ غلط دیکھ لیا ہے۔ مقدم بھائی اور وہ بھی اتنی مدد کرنے والے۔"

حیران تو یارم اور داجی بھی تھے کیونکہ مقدم کچھ بے نیاز سا تھا بہت کم گو تھا لڑکیوں سے بہت دور رہتا ہر وقت چہرے پہ سنجیدہ اور سپاٹ تاثرات سجائے رکھنے والا مغرور مقدم خان آج بنا کسی غصے اور سنجیدگی کے، بہت نرمی سے اس لڑکی کی مدد کر رہا تھا۔ اس وقت سب نے ہمدردی سمجھا اور سر جھٹک دیا لیکن یارم مطمئن نہیں ہو پا رہا تھا تو اس نے مقدم سے گھر پہنچ کر بات کرنے کا سوچا۔

## Posted On Kitab Nagri

-----

"آپ آج سے یہاں رہیے گا اور اگر کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھ سے کانٹیکٹ کر لیجیے گا۔"

اس نے اپنی پاکٹ سے کارڈ نکالا اور منّت کی جانب بڑھایا جسے اس نے تھام لیا لیکن سر نہ اٹھایا۔ مقدم نہ جانے کیوں جانے سے پہلے ایک بار اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھنا چاہتا تھا لیکن پھر سر جھٹکتے باہر نکل گیا۔

منّت نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور کمرے پہ ایک نظر دوڑائی۔۔۔ سنگل بیڈ جس کے دائیں جانب کھڑکی تھی اور بائیں جانب واش روم، بیڈ کے سامنے ہی شیشہ تھا اور اس کے ساتھ الماری ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ ابھی وہ کمرہ ہی دیکھ رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی اس نے دروازہ کھولا تو باہر وہی لڑکی تھی۔

"منّت یہ آپ کے کپڑے ہیں آپ چینج کر لیں صبح تک آپ کے لیے مزید کپڑوں کا انتظام ہو جائے گا۔"

www.kitabnagri.com

شیرانے کپڑے تھمائے اور مسکراتے ہوئے چلی گئی۔ منّت نے دروازہ بند کیا اور ایک نظر خود پہ ڈالی بیڈ کے سامنے دیوار پہ شیشہ تھا۔ وہ ابھی تک خود کو مقدم کی اجرک میں چھپائے کھڑی تھی اور اپنے آپ کو محفوظ محسوس کر رہی تھی پھر اجرک اتار کر بیڈ پہ رکھی اور فریش ہونے چلی گئی۔

-----



## Posted On Kitab Nagri

مقدم کمرے سے باہر آیا اور آفس کی طرف چل دیا جہاں یارم اور داجی تھے۔

"مقدم اب گھر چلیں بالاج کب سے انتظار کر رہا ہے۔"

یارم نے اسے آفس میں داخل ہوتے دیکھ کہا۔

"ہوں۔۔۔"

مقدم نے بس اتنا جواب دیا۔ داجی سے مل کے وہ دونوں وہاں سے نکلے لیکن اچانک آفس سے باہر

جاتے ہوئے مقدم رکا اور مڑا۔

"داجی پلیز خیال رکھئے گا ان کا۔"

غیر ارادی طور پہ ہی اس نے یہ الفاظ کہے تھے لیکن جب سب کی ہونک زدہ نظریں خود پہ محسوس کیں تو جھینپ گیا اور باہر چلا گیا۔ وہ خود بھی اپنے لفظوں پہ حیران ہو گیا تھا لیکن پھر سر جھٹک گیا۔

Kitab Nagri

منّت و اشروم سے باہر آئی تو میلا چہرہ اب صاف ہو گیا تھا کپڑے تبدیل کرنے کی وجہ سے حالت

قدرے بہتر لگ رہی تھی کھلے بال کمر پہ بکھرے تھے البتہ بینڈ تاج ویسے ہی سر پہ موجود تھی اور چہرے

پر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے وہ وضوء کر کے آئی تھی۔ اس نے بیڈ پہ پڑی اس شخص کی

اجرک کو دیکھا پھر اسے تہہ کر کے الماری کھولی وہ خالی تھی تو اس نے اجرک الماری میں رکھی اور

جائے نماز تلاش کرنے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

الماری کے سب سے اوپر والے خانے میں اسے جائے نماز دکھ گیا اس نے پکڑنا چاہا لیکن ہاتھ پہ موجود پٹی اور چوٹوں سے اٹھتی ٹھیسیں برداشت کے قابل نہ تھی اس نے اپنی ٹھیسوں کو انگور کیا اور جائے نماز تھام لیا پھر وہ فجر کی نماز ادا کرنے لگی۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔ یارم گاہے بگاہے گردن موڑ کے مقدم پہ نظر ڈالتا پر وہ صدا کا بے نیاز گاڑی چلانے میں مصروف تھا۔

"کچھ کہنا چاہتے ہو؟"

مقدم اس کی بار بار خود پہ اٹھتی نظروں کی وجہ سے بیزاری سے بولا۔

"تم جانتے ہو نہ کہ ہم کسی کو بھی اجرک نہیں دے سکتے وہ مرد کے بعد بس اس کی بیوی کا حق ہوتی ہے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یارم نے تنبیہ نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔  
"کم اون یارم.... مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا اور وہ جس حالت میں تھی اسے محفوظ کرنے کا اس سے زیادہ بہتر طریقہ اس وقت مجھے کوئی اور نہیں لگا تھا۔"

## Posted On Kitab Nagri

یارم اس کی اس قدر بے نیازی پہ اسے دیکھ کر رہ گیا البتہ مقدم کہ دماغ میں منظر لہرایا۔۔۔۔۔ وہ اس کی اجرک خود پہ لپیٹے اس میں چھپی ڈری سہمی سی لڑکی اور اس کی ویران آنکھیں۔۔۔۔۔ مقدم نے جلدی سے اپنا سر جھٹکا اب اسے اس لڑکی کے بارے میں جاننا تھا اس لیے اسے اب گھر پہنچنے کی جلدی تھی۔

-----

کچھ ہی دیر میں گاڑی خان ولا کہ پورچ میں رکی۔ مقدم نے گاڑی لاک کی اور اندر چل دیا۔  
"کہاتھے تم دونوں؟.... میں کب سے انتظار کر رہا ہوں۔"

بالاج جو کب سے انہیں کال ٹرائے کر رہا تھا دونوں کے فون نہ اٹھانے اور اس قدر دیر سے واپس آنے پر جھنجھلا کر بولا۔  
<https://www.kitabnagri.com>  
اسلام و علیکم!

ابھی وہ دونوں کوئی جواب دیتے کہ دبیر کا سلام سنائی دیا سب نے بیک وقت جواب دیا۔ دبیر سیدھا چلتا لاؤنج میں مقدم کہ سامنے آیا اور اسے ایک فائل تھما دی۔  
"اگر تم نے اس بارے میں کسی کو بھی بتایا تو تمہاری خیر نہیں ہے دبیر"

مقدم نے فائل تھامی اور کھڑا ہو کر دبیر کو گلے لگاتے سرگوشی نما آواز میں اس کی سماعتوں میں صور پھونکا۔ دبیر پیچھے ہوا اور اسے ریلکس رہنے کا اشارہ کیا یارم اور بالاج کھوجتی نگاہوں سے اُنھیں دیکھ رہے تھے۔  
<https://www.kitabnagri.com>

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

"خیر جو بھی ہے آداب آپ سب ناشتہ کرو اور بتاؤ رات بھر کہاں تھے؟"

بالاج نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

"مجھے بھوک نہیں ہے آپ لوگ کر لو۔"

مقدم نے کہا اور خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

یارم اور بالاج نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر دبیر کو لیئے ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئے۔

-----

مقدم جیسے ہی کمرے میں آیا فائل کو بستر پہ رکھتے وارڈروب سے کپڑے نکالنے لگا۔ آرام دہ لباس لے کر واش روم کی سمت چل دیا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ باہر آیا تو بھورے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور ان پر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے یقیناً وہ شاور لے کر آیا تھا۔ اس نے اپنے بال پیچھے کو سیٹ کیے اور بستر پہ آیا۔۔۔ فائل ہاتھوں میں تھام کے کھولی، فائل میں اس لڑکی کی ایک تصویر تھی جس کے ساتھ ہی نام لکھا تھا

"منت خان"

"ماضی"

www.kitabnagri.com

اسلم صاحب کے چھ بچے تھے۔۔۔ مدیحہ، عثمان، اریب، نگین، یشم اور داؤد۔

ان سب میں سے اریب، یشم اور داؤد کی شادی نہیں ہوئی تھی جبکہ مدیحہ، عثمان اور نگین شادی شدہ تھے۔

مدیحہ اور نگین صاحبِ اولاد تھیں لیکن ان کے بیٹے عثمان کہ ہاں اولاد جیسی نعمت نہیں تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

عثمان صاحب اور نجمہ بیگم اپنی اس محرومی پہ بہت روتے تھے۔۔۔۔ پھر ایک دن، شام کے تقریباً ساڑھے پانچ بجے کا وقت تھا جب خبر ملی کہ نگین بیگم کے گھر چوتھے بچے نے جنم لیا ہے۔۔۔۔ عثمان صاحب کی چھوٹی بہن کے گھر چوتھی اولاد ہوئی تھی، ایک بیٹی، جس کا نام انہوں نے "منّت" رکھا تھا۔۔۔۔

منّت سے پہلے ان کے تین بچے تھے۔ ایزل، یاسر، لاریب اور اب منّت۔  
منّت کو پیدا ہوئے ایک مہینہ ہو گیا تھا جب نگین بیگم کے بھائی اریب کی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

"ابو، نگین کو بولیں اپنی بیٹی مجھے دے دے۔"

نجمہ بیگم نے ایک دن اچانک روتے ہوئے کہا تو اسلم صاحب دکھ سے رونے لگے۔

"بیٹا.... اللہ تمہیں بھی صاحب اولاد کرے گا تم اللہ سے مانگو۔"

انہوں نے نجمہ بیگم کو تسلی دی انھیں صبر کرنے کی تلقین کی اور شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

اریب صاحب کی برات سے پہلے چند رسمیں تھیں جن کے لیے زین صاحب (نگین بیگم کے شوہر)

وہاں موجود تھے انہوں نے نجمہ بیگم اور اپنے سرسور کو روتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔ عثمان صاحب شادی کی

تیاریوں کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے تھے، واپس آئے تو اپنی بیوی کے آنسو دیکھ وجہ پوچھی، وجہ

جاننے کے بعد خاموش ہو گئے ان کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے تھے انھوں نے چہرہ جھکایا اور وہاں

## Posted On Kitab Nagri

سے اپنے کمرے کی جانب چلے گئے۔ زین صاحب نے بہت خاموشی سے یہ منظر دیکھا اور فیصلہ کر لیا جس پہ انہوں نے گھر جا کے عمل درآمد کرنا تھا۔

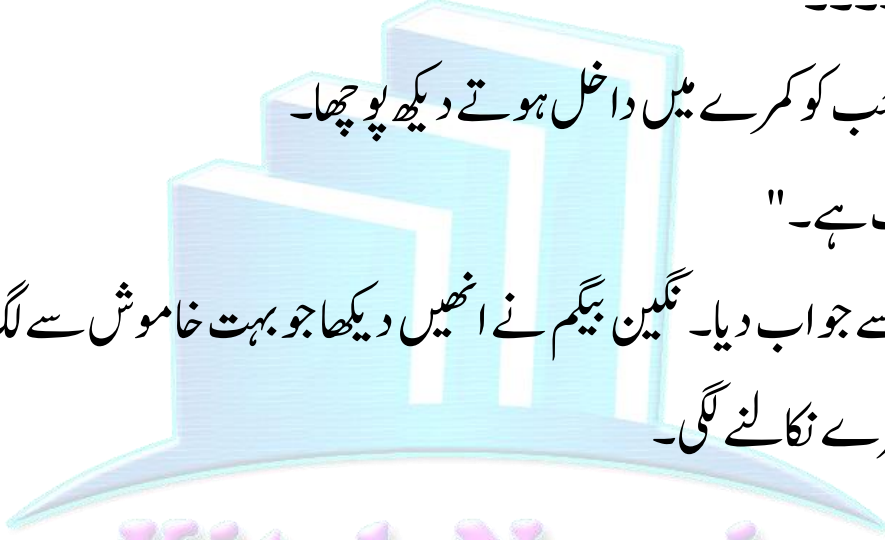
زین صاحب گھر آئے اور سیدھا اپنی امی کے کمرے میں چلے گئے۔ نگین بیگم بچوں کو ان کے ماموں کی شادی کے لیے تیار کر رہی تھیں جب زین صاحب کمرے میں آئے۔

"سب ٹھیک ہے؟۔۔۔"

انہوں نے زین صاحب کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ پوچھا۔

"ہاں.... سب ٹھیک ہے۔"

انہوں نے سکون سے جواب دیا۔ نگین بیگم نے انہیں دیکھا جو بہت خاموش سے لگ رہے تھے پھر سر جھٹک کر ان کے کپڑے نکالنے لگی۔



شادی کی تقریب زور و شور سے جاری تھی اور نگین بیگم اپنی چچازاد سے باتیں کرنے میں مصروف تھیں جب زین صاحب ان کے پاس آئے اور منت کو ان کے ہاتھوں سے لے لیا۔

منت انہیں پکڑا کے وہ پوری طرح اپنی چچازاد کی طرف متوجہ ہو گئیں لیکن اچانک جب ان کی نظر اسٹیج پہ پڑی تو انہیں اپنی دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔

## Posted On Kitab Nagri

زین صاحب نے منّت کو اپنی ماں کو تھمایا اور ان کی ماں نے منّت کو نجمہ بیگم اور عثمان صاحب کے ہاتھوں میں تھما دیا۔

نگین بیگم کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اور وہ جلدی سے اسٹیج کی طرف بڑھیں جہاں سب ہی بہت رو رہے تھے ان کے بھائی بھابھی، ان کے ابو لیکن نگین بیگم کو بس منّت کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ اسٹیج کی طرف لپکیں جب اچانک زین صاحب نے انھیں تھام لیا اور ہال کے پیچھے والی جگہ پہ لے آئے جہاں قدرے اندھیرا تھا۔

"یہ کیا تھا؟.... یہ کیا کیا ہے آپ نے؟.... میری بیٹی رو رہی ہے چھوڑیں مجھے۔"

انہوں نے زین صاحب کو دیکھتے ہوئے غصے سے کہا، آنکھوں سے آنسو بہنے کے لیے بیتاب تھے۔

"وہ اب ہماری بیٹی نہیں ہے عثمان اور نجمہ کی ہے۔"

ایک لمحے کے لیے نگین بیگم کو لگا کہ ان کے سر پہ کسی نے آسمان گر ادیا ہو۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے.... آپ مجھ سے پوچھے، مجھے بتائے بغیر اتنا بڑا فیصلہ.... نہیں نہیں آپ ایسا

نہیں کر سکتے۔ آپ میری بیٹی نہیں دے سکتے کسی کو بھی.... آپ ایسا نہیں کر سکتے۔"

ان کا سر چکرار ہا تھا اگر زین صاحب نے انھیں نہ تھاما ہوتا تو یقیناً وہ گر جاتیں۔

"دیکھو نگین! اللہ نے ہمیں پہلے تین اولادوں سے نوازا ہے۔ شاید منّت اللہ نے ہمیں اسی لیے دی

ہو۔" <https://www.kitabnagri.com>

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے نگین بیگم کو سمجھانے کی کوشش کی۔ انہوں نے زین صاحب کا ہاتھ جھٹکا اور روتے ہوئے آگے بڑھ گئیں۔ زین صاحب نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا اور ہال کی جانب بڑھ گئے۔ وہ جانتے تھے کہ نگین بیگم کو گھر جا کے سمجھالیں گے۔

جب وہ ہال میں داخل ہوئے تو ہر طرف خوشی سے گونجتے قہقہے اور نجمہ اور عثمان کو اپنی بیٹی کو پیار کرتا دیکھ وہ مطمئن ہو گئے انھیں لگا انھوں نے بالکل درست فیصلہ کیا ہے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ فیصلہ ان کے لیے آگے جا کے آزمائش بننے والا ہے جس میں وہ سرخرو ہوں گے یا نہیں اللہ جانتا تھا۔

-----

کچھ وقت گزرا اور نگین بیگم نے منّت کے بغیر رہنا سیکھ لیا۔ ایزل اور یاسر بھی بچے تھے تو جلد ہی منّت کو بھول گئے اور لاریب جو منّت سے دو سال بڑی تھی اسے تو سرے سے کچھ یاد ہی نہیں تھا۔ خیر وقت کا کام ہے گزرنے والا تو گزر گیا اور اس واقعے کو چودہ سال گزر گئے۔

منّت کی، اپنی چچا زاد بہن سے لڑائی ہو گئی اور اس نے منّت کو سوتیلا کہا۔ منّت چودہ سال کی تھی اس لفظ کا مطلب خوب جانتی تھی تو غصہ ہو گئی جب اس کی چچا زاد اقراء نے اسے ساری کہانی سنائی جو اقراء نے اپنی ماما سے سنی تھی۔

"آپ کس حق سے مجھ سے لڑ رہی ہیں منّت آپ؟.... آپ تو اس گھر کی بیٹی بھی نہیں ہیں.... آپ کو

پھپھو سے لیا تھا تایا ابانے۔"

## Posted On Kitab Nagri

یہ سننا تھا کہ منّت روتے ہوئے نیچے آئی اور نجمہ بیگم کو سب بتا دیا۔۔۔ گھر میں بہت زیادہ جھگڑا ہوا اس بات پہ۔۔۔ نجمہ بیگم نے بہت کوشش کی کہ منّت کے ذہن سے یہ بات نکال دیں لیکن ناکام رہیں۔ منّت کا یقین ٹوٹا تھا۔ وہ جس عورت کو اتنے سال ماں کہتی رہی وہ اس کی ماں نہیں تھی پھر تنگ آ کر نجمہ بیگم اور عثمان صاحب نے منّت کو سب بتا دیا اور منّت کا ماں باپ پر سے یقین ہی اٹھ گیا۔ بہت کوششوں کے باوجود بھی وہ دوبارہ کبھی اس لگن سے نجمہ بیگم اور عثمان صاحب کو ماما بابا نہ کہہ سکی جس لگن سے پہلے کہتی تھی۔

-----

دو سال مزید گزر گئے اور نجمہ بیگم جیسے جیسے منّت بڑی ہونے لگی تھی اس سے بیزار رہنے لگیں۔ نجمہ بیگم کی عادت تھی وہ بہت غلط بیانی کرتی تھیں اور سچ بتانے کے بعد وہ منّت سے ویسا پیار نہیں کر سکیں تھیں جیسا اس سے بچپن میں کیا تھا۔ اچانک ہی سب لوگ منّت کو چھوڑنے لگے۔ بات بات پر اسے ڈانٹنا، مارنا پھر سب رشتہ داروں کے سامنے اس کی چھوٹی چھوٹی غلطی کو بڑھا چڑھا کر بتانا، عثمان صاحب کو غلط بیانی کر کے بھڑکانا اور عثمان صاحب کا منّت کی بات سنے بغیر اسے مارنا، ڈانٹنا۔۔۔ سب بدل گیا تھا۔ جو منّت سب کی لاڈلی تھی نجمہ بیگم نے اسے سب سے دور کر دیا تھا بہت دور۔

منّت نے سب سے ملنا اور باتیں کرنا چھوڑ دیا تھا وہ بس اپنے کمرے میں بند رہنے لگی تھی لیکن جب نگین بیگم کی فیملی آتی تو وہ کھل اٹھتی۔ ایسا بچپن سے تھا جب منّت کو سچ نہیں پتا تھا تب بھی وہ نگین بیگم



## Posted On Kitab Nagri

اور ان کے بچے دیکھ خوش ہو جاتی تھی اب بھی ویسا ہی تھا۔ ان کے ساتھ وہ دل سے ہنستی، بہت خوش رہتی۔ نگین بیگم کی فیملی میں مزید دو بچوں کا اضافہ ہو گیا تھا

"مر تسم اور عنایہ"

ان سب کو منت سے بہت لگاؤ تھا خاص طور پہ لاریب۔۔۔۔۔ منت جب شدید ڈپریشن کا شکار ہوتی تو ایزل اور لاریب سے اپنی پریشانی کا حل پوچھتی وہ دونوں اس کی بہت مدد کرتی تھیں۔

"حال"

مقدم نے ایک دم فائل پر سے چہرہ اٹھایا اور اسے ڈاکٹر کے ہسپتال میں کہے الفاظ یاد آئے

"ان کی دماغی حالت ٹھیک نہیں ہے آپ انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں۔"

مقدم کے چہرے پہ غصہ در آیا

"یعنی وہ لڑکی ڈپریشن کا شکار ہے۔"

مقدم دھیرے سے بڑبڑایا۔۔۔۔۔ اس نے نگاہوں کا رخ دوبارہ فائل کی جانب مرکوز کیا وہاں ایک تصویر تھی جس میں دو لڑکیاں تھیں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

**Kitab Nagri**

"لاریب اور ایزل"

نیچے ہی ان کے نام بھی لکھے تھے۔ لاریب نے منت کے جیسا ہی لباس زیب تن کیا ہوا تھا جو فائل کھولتے ہی منت کی تصویر میں اس نے پہنا تھا۔

میرون کرتا شلوار جس کے گلے پہ کڑھائی ہوئی تھی، کھلے بال اور لائٹ میک اپ کے ساتھ وہ دونوں بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم کو گمان گزرا کہ لاریب اور منّت جڑواں ہیں لیکن جب وہ ایزل کو دیکھتا تب بھی اس کے دل میں

وہی خیال آتا۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

"منّت بیس سال کی ہیں اور لاریب بائیس کی، تو جڑواں تو ہو نہیں سکتیں۔"

مقدم نے کہتے ہوئے سر جھٹکا اور آگے پڑھنا شروع کیا لیکن چہرے پہ کہیں بھی وہ نرمی ڈھونڈنے سے بھی نہ ملتی تھی جو منّت کی تصویر ہاتھ میں لیے اس کے چہرے پر تھی۔

"ماضی"

منّت لاریب سے بہت پیار کرتی تھی اور لاریب منّت سے، وہ دونوں اپنی ہر بات ایک دوسرے سے کرتیں تھیں۔

منّت نے لاریب کو سب بتایا تو پہلے تو لاریب بے یقینی کی کیفیت میں آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی رہی پھر جب کچھ سمجھ نہ آیا تو ایزل کو آواز دی اور پوچھا۔

ایزل منّت سے چھ سال جبکہ یاسر منّت سے پانچ سال بڑا تھا۔ ایزل اور یاسر کو سب بتا دیا گیا تھا وہ سچائی جانتے تھے تو پہلے تو ایزل نے ٹال دیا لیکن پھر منّت اور لاریب کی ضد پر ان کی بات کی تصدیق ہاں میں کر دی۔ لاریب بہت حیران تھی اور منّت پہلے سے جانتی تھی۔

ایزل، یاسر اور لاریب، منّت سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔ مر تسم اور عنایہ ابھی بہت چھوٹے تھے تو انھیں اس بارے میں علم نہیں تھا پھر بھی وہ دونوں بھی منّت کے بہت قریب تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

وقت مزید گزر تا گیا اور حالات مزید خراب ہونے لگے۔ منّت کو بات بات پہ طعنے دیئے جاتے، سب کے سامنے بے عزت کیا جاتا، یہاں تک کہ یہ بھی کہا جاتا کہ

"واپس جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ۔"

اس کا بالکل بھی لحاظ نہیں کیا جاتا تھا اور سب کے سامنے چاہے کوئی مہمان ہو یاں چاہے اس کے ننھیالی، سب کے اندر اسے بے عزت کر کے طعنے مارے جاتے۔ وہ اپنی نہ قدری پہ بلک بلک کے روتی۔ ننھیال میں اس کے آنسو صاف کرنے کے لیے مناہل تھی اس کے بڑے ماموں کی بیٹی۔ وہ بھی منّت کے بہت قریب تھی۔

آہستہ آہستہ منّت کا دل سب سے اچاٹ ہوتا گیا اور وہ بد تمیزی پر اتر آئی۔ اب کوئی اسے کچھ کہتا نجمہ بیگم یا عثمان صاحب، تو وہ آگے سے جواب دینے لگی تھی بد تمیزی کرنے لگی کیونکہ اس کی کسی بھی بات پر کوئی بھی یقین نہیں کرتا تھا اس نے غلطی کی ہے یا نہیں کوئی نہیں سنتا تھا اور اس کی بے عزتی کر دی جاتی تھی۔ وہ سب سے اس قدر تنگ آ گئی تھی کہ اس کا دل پتھر ہو گیا۔ اس نے رونا چھوڑ دیا تھا وہ جب بھی خود پر ہوئے ظلم لاریب کو بتاتی تب بھی ویران آنکھوں سے ہی بتاتی اب اسے رونا نہیں تھا کسی کے بھی سامنے۔

منّت شاید ہی کسی کے اتنے قریب تھی جتنی لاریب کے۔ ایزل کی شادی کے بعد لاریب اور منّت مزید ایک دوسرے کے قریب ہو گئی تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

[https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com) -----

وقت کا کام ہے گزرناتو گزرتا چلا گیا اور منتّ بیس سال کی ہو گئی۔

پھر ایک دن عثمان صاحب اور نجمہ بیگم کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ زیادہ سیریس نہیں تھا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ جب وہ واپس آئے تو کپڑوں پر لگی گندگی دیکھ منتّ نے سوال کیا

"کیا ہوا ہے؟۔۔۔"

"کچھ نہیں بس ذرا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔"

عثمان صاحب نے جواب دیا

"اچھا۔"

منتّ نے بس یہ کہا اور خاموش ہو گئی۔ نجمہ بیگم کو ایک اور موقع مل گیا بے عزت کرنے کا۔

عثمان صاحب، نجمہ بیگم اور منتّ، نگین بیگم کے گھر گئے کیونکہ منتّ نے لاریب کو لینا تھا اس کا نائٹ سٹے تھا منتّ کے ساتھ۔ منتّ اور لاریب دونوں بہت خوش تھیں لیکن منتّ کی وہ خوشی بس چند لمحوں کی تھی۔

نجمہ بیگم نے یاسر جو کے منتّ سے بہت پیار کرتا تھا اسے منتّ سے بہت زیادہ بدگمان کر دیا تھا وہ ان کے بتائے جھوٹ پر بہت آسانی سے یقین کر لیتا تھا ایک وقت تھا جب منتّ یاسر سے بہت فرینک تھی لیکن اب اسے بس سلام کے لیے مخاطب کرتی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

نجمہ بیگم نے یاسر کو بات بڑھا چڑھا کر، غلط بیانی کر کے بتائی کہ ہم مرنے والے تھے لیکن اس نے ہم سے پوچھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

منّت اندر ہونے والی باتوں سے بالکل انجان، مغرب کی نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔ دعا مانگ کر اٹھی جب اسے نگین بیگم نے اپنے پاس بلایا اور نجمہ بیگم کا بتایا ہوا سب اس کے سامنے بتایا۔۔۔ ایک لمحے کے لیے تو وہ اس قدر جھوٹ پر شل رہ گئی لیکن بہت جلد اس نے خود کو سنبھال لیا کیونکہ اب تک تو اسے عادت ہو جانی چاہیے تھی ہر بار یہی ہوتا تھا کہ سب کی سن کر اسے پنچایت میں کھڑا کر دیا جاتا تھا لیکن پہلی بار نگین بیگم نے اس سے سب پوچھا۔

"یہ عورت میرے دل سے اتر گئی ہے۔"

منّت کے دل میں سالوں سے بھرا غصہ آج باہر آگیا۔

"مجھے نفرت ہے اس سے.... یہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے میرے دل سے اتر گئی ہے۔"

منّت نے پھولے تنفس سے یہ الفاظ کہے تو نگین بیگم نے نرمی سے پوچھا

"کیوں؟۔۔۔"

"یہ میری عزت نہیں کرواتے.... مجھے جگہ دیکھے بغیر، سب کے سامنے بے عزت کر دیتے ہیں.... ماما

اپنی بہنوں سے میری شکایت کرتی ہیں.... مجھے بات بات پہ واپس چلی جاؤ کے طعنے دیئے جاتے ہیں....

لے پالک فالتو ہوتے ہیں ایسے الفاظ کہے جاتے ہیں.... غلط بیانی کرتی ہیں، اور ان کی بہن نے کہا کہ میرا

## Posted On Kitab Nagri

تمہاری بیٹی کی شکل دیکھنے کا دل نہیں کرتا.... کوئی بھی ایک جانب کی بات سن کر ہمیشہ فیصلہ کر لیتا

ہے۔ <https://www.kitabnagri.com>

نگین بیگم نے نجمہ بیگم کو کمرے سے باہر جانے کا اشارہ کیا۔ عثمان صاحب مغرب پڑھنے گئے تھے لاریب اور عنایہ کچن میں تھیں اور یاسر اپنے دوستوں کے ساتھ باہر چلا گیا تھا۔ کمرے میں اب بس منت اور نگین بیگم تھے۔

"اب بتاؤ مجھے کیا بات ہے؟.... کیوں دل سے اتر گئی ہے وہ تمہارے؟۔"

نگین بیگم نے منت سے نرمی سے سوال کیا۔ منت نے آنکھیں اٹھا کر انھیں دیکھا۔۔۔ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں اور تب منت کا صبر ٹوٹا وہ جو رونا چھوڑ چکی تھی اسے کسی کے سامنے رونا بالکل پسند نہیں تھا آج کسی چھوٹے بچے کی طرح پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی۔

"آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا پھوپھو.... آپ نے ظلم کیا میرے ساتھ۔"

منت نے کبھی بھی نگین بیگم سے شکوہ نہیں کیا تھا لیکن آج وہ بلک بلک کر رو رہی تھی اور نگین بیگم اسے روتا دیکھ خود بھی آنسو بہا رہیں تھیں پھر منت انھیں خود پہ گزری سب بتانے لگی کافی حد تک نگین بیگم جانتی تھیں لیکن اس دن منت نے انھیں روتے ہوئے سب بتا دیا۔ نگین بیگم نے منت کو گلے لگا لیا۔ وہ جو کچھ سنبھل چکی تھی ماں کی گود ملتے ہی شدت سے رونے لگی آج اس کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"تم واپس آنا چاہتی ہو؟۔۔۔"

نگین بیگم نے روتے ہوئے منّت سے پوچھا تو منّت نے ان سے الگ ہو کے آہستہ سے نفی میں سر ہلا دیا۔ انہوں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن منّت کو اب اکیلے رہنے کی عادت ہو گئی تھی وہ اب شور میں ایڈجسٹ نہیں ہو سکتی تھی تو نگین بیگم خاموش ہو گئیں۔

عثمان صاحب آئے تو نگین بیگم نے ان سے بات کی لیکن نجمہ بیگم نے اچانک سے خود کو مظلوم دکھانے کے لیے رونا شروع کر دیا۔ نگین بیگم کے اشارہ کرنے پر منّت نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے قریب گئی اور انہیں چپ کروانے لگی البتہ عثمان صاحب خاموش ہو گئے تھے نگین بیگم کی باتیں سننے کے بعد۔

پھر سب ایک دم بدل گیا۔ منّت مزید اکیلی ہو گئی اسے نجمہ بیگم نے مخاطب کرنا چھوڑ دیا۔ تقریباً پندرہ دن نجمہ بیگم نے اسے مخاطب نہیں کیا اور وہ پندرہ دن منّت کی زندگی کے خوبصورت ترین دن تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہونے لگا نجمہ بیگم اسے مخاطب کرنے لگیں لیکن انہوں نے منّت کے ننھیال فون کر کے روتے ہوئے سب بتا دیا تھا اور عثمان صاحب کو اس بات کا علم نہ تھا۔

منّت نے جب انہیں نجمہ بیگم کی بہن کے الفاظ بتائے۔۔۔

"میرا منّت کی شکل دیکھنے کا دل نہیں کرتا.... مجھے اس کے چہرے، اس کی آواز سے نفرت ہو گئی ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

یہ الفاظ بتاتے ہوئے منّت کا دل دکھاتا لیکن ٹوٹا تب جب اس نے عثمان صاحب کے الفاظ سنے۔  
"تم نے کس قدر ستا دیا ہے ہمیں.... نجمہ کی بہن کو کس قدر تکلیف ہوئی ہوگی جو اس نے یہ الفاظ استعمال کیے۔"

منّت ایک دم پتھر ہو گئی۔ اس کے باپ کو اس کے دل کی یا سہنے والی کی پرواہ نہیں تھی اس کے باپ کو کہنے والے کی پرواہ تھی۔ اس سلوک کے بعد بھی اس سے پوچھا جاتا تھا کہ تمہارا دل پتھر کیوں ہو گیا ہے لیکن وہ خاموش ہو جاتی۔ پھر نجمہ بیگم نے اسے مخاطب کرنا شروع کر دیا اور سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔  
"حال"

مقدم نے صفحہ پلٹا تو آگے ایک تصویر تھی۔ ایزل کی شادی کی تصویر۔۔۔ جس میں منّت، لاریب، یاسر، نگین بیگم، زین صاحب، مرتسم، عنایہ، عمار (ایزل کا شوہر) سب تھے۔ تصویر کے نیچے نام لکھ کر سب کی پہچان بتائی گئی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

مقدم غور سے اس تصویر کو دیکھنے لگا۔

منت، لاریب اور عنایہ تینوں اس تصویر میں ایک جیسے لباس میں تھیں۔۔۔۔۔ تینوں نے نیوی بلو کلر کی  
پیروں کو چھوتی میکسی پہن رکھی تھی اور سب کے چہرے خوش اور مطمئن تھے۔  
ایزل کی شادی زین صاحب کی بہن کے گھر ہوئی تھی اور وہ اپنے شوہر اور بیٹی جس کا نام علیانہ تھا کے  
ساتھ اسلام آباد میں ہنسی خوشی زندگی گزار رہی تھی۔

مقدم نے تصویر سائیڈ پر رکھی اور فائل دیکھی لیکن وہ آخری صفحہ پڑھ چکا تھا۔

"اور سب ٹھیک ہو گیا.... اور سب ٹھیک ہو گیا؟"



## Posted On Kitab Nagri

اس نے آگے دیکھنا چاہا، جاننا چاہا کہ اس کے بعد کیا ہوا تھا اگر سب ٹھیک ہو گیا تو منّت کا بھاگنا، اس کی گاڑی سے ٹکرانا، میرا کوئی گھر نہیں ہے ایسا کہنا، وہ پریشان سا اس کی تصویر ہاتھ میں لیے سوچنے لگا جب کچھ سمجھ نہ آیا تو دبیر کو کال کی جو دوسری ہی رنگ پہ موصول کر لی گئی۔  
دبیر کا سلام گونجا۔

"دبیر آگے کیا ہوا تھا؟.... اس میں کچھ نہیں لکھا۔"  
سلام کا جواب دیتے مقدم نے بے قراری سے پوچھا۔  
"میں صرف یہاں تک پتا کروا سکا ہوں اس کے بارے میں.... اب آگے کیا ہوا تھا وہ خود بتا سکتی ہے۔"

دبیر نے کہا تو مقدم تلملا کر رہ گیا وہ جانتا تھا کہ ابھی وہ کچھ بھی بتانے کی حالت میں نہیں ہے لیکن اس کے علاوہ کوئی بتا بھی نہیں سکتا تھا۔ مقدم نے فون کاٹ دیا اور منّت کی تصویر کو دیکھنے لگا۔ دوسری جانب دبیر اس کے اچانک فون کاٹنے پر کندھے اچکا کر رہ گیا

<https://www.kitabnagri.com>-----

"ماما کیا ہوا تھا؟.... کیوں بلایا تھا ماموں نے؟"

لاریب نے نگین بیگم کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ، فوراً سے پوچھا۔ نگین بیگم بستر پر ڈھے سی گئیں ان کے آنسو جاری ہو گئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

## Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے؟۔۔۔۔"

لاریب نے پریشانی سے پوچھا۔ عنایہ اور مرتسم بھی ماں کو روتا دیکھ ان کے پاس آگئے۔  
"منّت.... وہ کہیں چلی گئی ہے۔ کسی کو نہیں پتا کہاں پر وہ چلی گئی ہے سب کو چھوڑ کر.... کوئی سامان بھی نہیں لے کر گئی اس کا فون بھی گھر ٹوٹا پڑا ہے۔ اس کے کمرے سے کچھ بھی غائب نہیں ہے پر رات سے صبح ہو گئی ہے ابھی تک واپس نہیں آئی۔ سب اسے ڈھونڈنے میں لگے ہیں۔"  
لاریب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی اس نے جلدی سے منّت کو فون کیا لیکن فون بند تھا لاریب نے نجمہ بیگم کو فون کیا۔

"کچھ پتا چلا ممائی کہاں گئی ہے وہ؟۔"

لاریب نے پریشانی سے پوچھا۔

"ہمیں کیا پتا؟.... رات کی نکلی ہے کب سے سب ڈھونڈ رہے ہیں پتہ نہیں کہاں اور کس کے ساتھ گئی ہے یہ لڑکی.... ہمارے منہ پر کالک مل دی اس نے۔"  
"آپ کہنا کیا چاہتی ہیں ممائی؟.... وہ ایسی بالکل بھی نہیں ہے۔"

لاریب نے غصے سے کہتے فون بند کر دیا۔ مرتسم کو یا سر کی کال آئی تو وہ بھی منّت کو ڈھونڈنے نکل گیا۔  
نگین بیگم نے گھر کو لاک کیا اور لاریب اور عنایہ کو لیے عثمان صاحب کے گھر چلی گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

جب وہ لوگ وہاں داخل ہوئے تو عثمان صاحب صوفے پر سر جھکائے بیٹھے تھے نجمہ بیگم روتے ہوئے منّت کو برا بھلا کہہ رہیں تھیں باقی سب عورتیں خاموش تھیں کچھ نجمہ بیگم کی باتیں سن رہی تھیں اور کچھ خاموش بیٹھی تھیں۔ گھر کے سارے مرد منّت کی تلاش میں ہسپتال اور سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے تھے۔

نجمہ بیگم نے اپنے گھر والوں کو فون کیا اور منّت کے ننھیال والوں کو "منّت گھر سے بھاگ گئی ہے۔" یہ بتایا سب پریشان ہو گئے۔۔۔ مناہل نے پریشانی سے رونا شروع کر دیا تھا باقی سب بھی پریشان تھے لیکن بہت لوگوں کو کوئی فرق بھی نہیں پڑا تھا۔ نجمہ بیگم کی بہن نے تو شکر کا سانس خارج کیا تھا کیونکہ وہ منّت کو بالکل پسند نہیں کرتی تھی بس ایک مناہل تھی جسے فکر تھی اور وہ منّت کی سلامتی کے لیے دعائیں کر رہی تھی باقی سب کو منّت کو مزید برا بھلا کہنے کا موقع مل گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

جیسے ہی وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوئی تو جائے نماز اٹھا کر الماری میں رکھا اور بستر پر لیٹ گئی۔ اس کے سر میں اور بازو میں بہت درد تھا وہ درد برداشت کرتی چھت کو گھورنے لگی۔ رات بھر جاگنے اور پھر نماز پڑھ کر سکون ملنے کی بدولت جلد ہی اسے نیند نے آگھیرا اور وہ گہری نیند سو گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"مقدم یہ تمہارا ناشتہ ----" [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

یارم جو مقدم کو کمرے میں ناشتہ دینے آیا تھا دروازے پر ٹھٹھک کر رکا۔

مقدم جو منت کی تصویر میں مگن، ہلکا سا مسکرا رہا تھا یارم کو آتا دیکھ تصویر دوبارہ فائل میں رکھی اور فائل نامحسوس انداز میں سائیڈ پہ کھسکا دی۔

یارم نے ناشتہ بیڈ پر رکھا اور مقدم کو غور سے دیکھا لیکن اس کے چہرے پر ازلی بے نیازی دیکھتا خاموش ہو گیا۔ مقدم بھی خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا۔

-----

مقدم جیسے ہی ناشتہ کر کے آفس کے لیے نکلا یارم اس کے کمرے میں آیا۔۔۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ مقدم کیا سوچ رہا ہے اور کیا کرنا چاہتا ہے۔ یارم نے اس کا کمرہ چیک کیا تو وارڈروب میں ہی اسے وہ فائل دکھ گئی۔ یارم اس فائل کو لے کر اپنے کمرے میں آ گیا اور صوفے پر بیٹھ کے دونوں ٹانگیں اوپر کیے پڑھنی شروع کر دی جیسے جیسے وہ فائل پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے پھر ایک تصویر پر یارم رکا اور تھم گیا۔

بڑی بڑی غزالی آنکھیں، تیکھی ناک، گلابی ہونٹ، گندمی رنگت، کھلے بال جو کمر سے نیچے لٹک رہے تھے، میرون رنگ کے سوٹ میں وہ یارم کے دل کی دنیا ہلا گئی تھی۔

"لاریب"

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے نیچے لکھا ہوا اس کا نام پڑھا اور پھر وہ کچھ نا پڑھ سکا۔۔۔ نا جانے کتنی ہی دیر وہ لاریب کی تصویر کو دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی جو اس کے ڈمپلز کو نمایاں کر رہی تھی۔

بالاج کمرے میں داخل ہوا تو یارم کو مسکراتے دیکھ، فوراً اس کے قریب آیا اور ہاتھ سے تصویر کھینچ کے ایک نظر تصویر پہ اور دوسری یارم پہ ڈالی۔

"یہ کون ہے؟۔۔۔"

بالاج نے آنکھوں کی پتلیاں سکوڑ کے یارم کو دیکھ پوچھا۔

"یہ وہی ہے جسے مقدم نے بچایا تھا؟"

بالاج نے سوال پر سوال کیا

"نہیں یہ اس کی بہن ہے۔"

اتنا کہتے یارم نے ایک تصویر نکال کر اس کے سامنے کی

"یہ ہے منّت" <https://www.kitabnagri.com>

یارم نے بتایا تو بالاج نے لاریب کی تصویر اور منّت کی تصویر کو ساتھ میں رکھ کر دیکھا

"یہ جڑواں ہیں؟"

بالاج نے سوال کیا

## Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں"

یارم نے کہا اور فائل کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔ بالاج نے صوفیہ یارم کے قریب ہی جگہ سنبھالی اور دونوں بیٹھ کر فائل پڑھنے لگے۔

"مم۔۔۔ میں نے کچھ نہیں۔۔۔ کیا۔۔۔ پایا میں۔۔۔ نے۔۔۔ میری بات سنیں۔۔۔ میں۔۔۔ ن۔۔۔ نے۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔"

اچانک اس کی آنکھ کھلی وہ پسینے سے شرابور تھی۔ کچھ لمحے لگے اسے ہوش میں آنے میں وہ خواب کے زیر اثر تھی۔ کچھ لمحے وہ سمجھ نہ سکی کہ وہ کہاں ہے اور انجان نگاہوں سے کمرے کو دیکھنے لگی پھر رات کا سارا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا تو اسے سب یاد آگیا۔  
ظہر کی اذان کی آواز اس کے کانوں میں پڑی وہ اٹھی اور وضو کرنے چلی گئی۔

www.kitabnagri.com

اسلام و علیکم!

مقدم نے آفس میں داخل ہوتے سلام کیا تو داجی نے حیرت سے اسے دیکھا۔  
"خیر ہے برخوردار۔۔۔ پہلے کبھی آپ آئے نہیں یہاں اور اب چوبیس گھنٹوں میں دوسرا چکر۔"  
مقدم سنجیدہ سا ان کے سامنے بیٹھا داجی نے اسے بغور دیکھا



## Posted On Kitab Nagri

"کچھ پتہ چلا کہاں سے آئی ہے منت؟"

داجی نے سوال کیا تو کمرے میں سکندر صاحب، ضرغام اور ار مغان ایک ساتھ داخل ہوئے۔  
وہ سب مقدم کو وہاں دیکھ بہت حیران اور خوش ہوئے کیونکہ وہ کبھی بھی آغوش (یتیم خانہ) میں نہیں  
آیا تھا۔ ان سب کو خوشگوار حیرت ہوئی۔  
"کیسے ہو مقدم۔۔۔۔"

سب اس سے بہت خوش دلی سے ملے  
"الحمد للہ.... آپ سب کیسے ہیں؟"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

مقدم نے بھی خوش دلی سے پوچھا۔ ان تینوں نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلادیا۔  
"تم یہاں آج خیریت؟۔۔۔"

سکندر صاحب نے پوچھا تو مقدم نے ایک نظر داجی کو دیکھا اور پھر کرسی سنبھال لی اس کے ساتھ ہی سکندر صاحب بیٹھ گئے پیچھے موجود صوفوں پہ ضرغام اور ارمغان بیٹھ گئے۔  
مقدم نے انھیں رات سے لے کر فائل کی ساری کہانی سنا دی سب نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

"تو کہاں ہے منت؟۔۔۔"

ضرغام نے منت کے بارے میں پوچھا  
"شبر اذرا منت کو لے کر میرے کیمین میں آنا۔"

داجی نے انٹرکام سے شبر کو منت کو لانے کا کہا تو مقدم فوراً بولا

## Posted On Kitab Nagri

"آپ رہنے دیں داجی.... شبر اکو منع کر دیں میں جاتا ہوں لینے۔"

ابھی وہ بول ہی رہا تھا جب اچانک کیبن کا دروازہ کھلا۔۔۔۔۔ یارم اور بالاج کیبن میں جہاں سب موجود تھے داخل ہوئے۔

ان کے ہاتھ میں فائل دیکھ مقدم کو سمجھ آ گیا کہ وہ بھی منّت کے بارے میں جان چکے ہیں۔

مقدم کے آخری الفاظ سب لوگوں نے سنے تھے۔ سب نے آنکھیں پھاڑے مقدم کو دیکھا

"اتنی جلدی اتنی تبدیلی کہ آپ لڑکیوں کی مدد کرنے لگے ہیں۔"

ارمغان کی زبان میں کھجلی ہوئی تو وہ بولا باقی سب حیران سے مقدم کو دیکھ رہے تھے۔

"اگر تم سب نے بچے کا ایکس رے نکال لیا ہو تو وہ جائے؟"

داجی نے سب کو مقدم کو گھورتے دیکھا تو بولے۔

"تم جاؤ مقدم لے آؤ منّت کو.... رات بھی جب شبر انے اسے تھا مناجا ہا تھا تو وہ ڈر گئی تھی بہتر ہے تم ہی لے آؤ۔"

www.kitabnagri.com

"تو کیا مقدم بھائی جیسے دیو سے وہ نہیں ڈرے گی؟"

ارمغان نے لقمہ دیا تو سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ مقدم نے ارمغان کو ایک زبردست گھوری سے نوازا اور باہر نکل گیا۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

منت نے جیسے ہی سلام پھیر کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے دروازہ کھٹکا اور پھر کھول کے کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔ منت نے چونک کے دروازے کو دیکھا وہاں مقدم کھڑا تھا۔

مقدم اسے دیکھ کے بالکل ٹھہر گیا وہ کل والی منت سے بالکل مختلف تھی۔ مٹی اور اندھیرے کی وجہ سے جو رنگت گندمی لگ رہی تھی اب قدرے صاف تھی۔

مقدم کو وہ تصویر والی منت لگی جسے دیکھ اس کی دھڑکنیں تھمی تھیں۔ ابھی وہ نماز سٹائل دوپٹہ لپیٹے دعا مانگ رہی تھی۔ اسے دیکھ ہاتھ چہرے پر پھیرے اور اٹھ کھڑی ہوئی لیکن اس کی گہری نگاہیں خود پہ محسوس کر گھبرا گئی۔

وہ جو اسے دیکھنے میں مگن تھا اس کے گھبرا جانے پر سنبھلا

"اب کیسی ہیں آپ؟۔۔۔۔"

اس نے نرمی سے پوچھا

"ٹھیک"

www.kitabnagri.com

ایک لفظی جواب آیا اور وہ سر جھکا گئی۔

"میرے ساتھ چلیں.... داجی بلارہے ہیں آپ کو کیمین میں۔"

مقدم نے کہا تو اس نے جھکا سر اٹھا کے مقدم کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا لیکن اس کی ویران آنکھیں دیکھ مقدم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"آپ چلیں میرے ساتھ۔"

مقدم نے اسے باہر آنے کا اشارہ کیا اور اس کو ساتھ لے کے کین کی طرف چل دیا۔

-----

وہ دونوں جب کین میں داخل ہوئے تو وہاں اتنے سارے لوگ دیکھ، منت جو مقدم کے ساتھ قدم اٹھا رہی تھی اس کے قدم تھے اور وہ رک گئی۔

مقدم نے چہرہ موڑ کے اسے دیکھا تو اس کا گھبراہٹ کا چہرہ دیکھ سمجھ گیا کہ وہ ڈر رہی ہے۔ وہ اس کے قریب آگیا۔

"یہ سب آپ کو کچھ بھی نہیں کہیں گے.... آپ ڈریں نہیں.... میں ہوں نہ یہاں آپ کے پاس۔" مقدم نے اس سے نرمی سے کہا تو وہ سر ہلا گئی۔

"یہ یارم ہے میرا بھائی.... اس سے آپ رات میرے ساتھ ہی ملی تھی۔" اس نے اشارے سے صوفے پر بیٹھے سب لوگوں کا تعارف کروانا شروع کیا۔

"یہ ارمغان ہے اس سے بھی آپ رات مل چکی ہیں۔ یہ بالاج ہے میرا بھائی.... یہ ضرغام اور یہ سکندر انکل ہیں۔"

منت نے ایک نظر سب پہ ڈالی بلاشبہ وہ سب لوگ وجاہت کے شاہکار تھے۔

ہیزل گرین آنکھوں والے یارم اور بالاج، سنہری آنکھوں والے ضرغام اور ارمغان۔

## Posted On Kitab Nagri

ان سب میں بس مقدم کی آنکھیں مختلف تھیں۔

"گہری سیاہ"

منت نے سب کو دیکھا اور پھر سب کی پہچان ہو جانے پر سہمی ہوئی نگاہوں سے مقدم کو دیکھا۔۔۔ وہاں موجود سبھی افراد نے دونوں کو بغور دیکھا تھا۔

ضرغام اٹھا اور منت کی طرف بڑھا۔۔۔ منت نے اسے اپنی طرف آتا دیکھ، فوراً مقدم کو دیکھا۔۔۔ اس نے آنکھوں سے ہی منت کو تسلی دی تو منت ضرغام کو دیکھنے لگی۔

ان دونوں کے کیمین میں آنے تک یارم اور بالاج سب کو فائل دکھا چکے تھے۔

یارم کو فائل میں موجود لاریب کی تصویر دکھانا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ پتہ نہیں کیوں ایسا چاہتا تھا کہ اس لڑکی کو خود میں چھپا کے رکھ لے کسی کی نظر بھی اس پر نہ پڑنے دے لیکن منت کی ساری انفارمیشن دینے کے لیے ایک بار سب کو تصویر دیکھنا ضروری تھا۔

ضرغام منت کی طرف بڑھا اور بہت پیار اور اپنائیت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور پیچھے ہو گیا۔

منت نے ایک نظر ضرغام کو دیکھا اور پھر مقدم کو جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ پھر آہستہ آہستہ کمرے میں موجود سب لوگوں نے منت کے سر پر پیار دیا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

منت داگی کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی ساتھ والی کرسی مقدم نے سنبھال لی باقی سب کیمین کے درمیان رکھے صوفوں پر بیٹھ گئے۔



## Posted On Kitab Nagri

"منت بیٹا آپ نے کہا آپ کا کوئی گھر نہیں ہے تو کوئی رشتہ دار جس کے پاس آپ جانا چاہتی ہوں؟۔"

سب کے بیٹھنے پر داجی نے منت سے تفتیشی انداز میں پوچھا۔

منت نے جھکا سر اٹھایا اور اس کی آنکھوں کے سامنے نگین بیگم کا چہرہ لہرایا۔۔۔۔۔ وہ کہنا چاہتی تھی کہ اسے ان سب کے پاس جانا ہے لیکن خاموشی سے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔۔۔ کمرے میں موجود سب سمجھ گئے کہ وہ کسی کے پاس واپس نہیں جانا چاہتی۔

"ٹھیک ہے پھر آپ یہیں رہو سب سے گھلو ملو یہاں کوئی آپ کو کچھ بھی نہیں کہے گا۔"

ضرغام اٹھا اور بہت پیار سے بولا پھر داجی سے کہنے لگا

"داجی مجھے آفس جانا ہے کچھ انٹرویوز رکھے ہیں پر سنل اسسٹنٹ کی جاب کے لیے تو میں چلتا ہوں۔"

ضرغام نے داجی کو دیکھتے کہا تو انھوں نے ہاں میں سر ہلا دیا۔ اس نے سب کو سلام کیا اور منت کے سر پر اپنائیت بھرا ہاتھ رکھ کر باہر چلا گیا۔ منت چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔

"منت۔۔۔۔۔" <https://www.kitabnagri.com>

ارمغان نے اسے پکارا تو وہ سراٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔

"آپ کو شہر اسے ڈر لگا، ہم سب سے ڈر لگا لیکن مقدم بھائی جیسے دیو سے ڈر نہیں لگا؟۔"

ارمغان نے شرارت سے کہا تو سب نے قہقہہ لگایا۔

## Posted On Kitab Nagri

منّت جو غور سے اس کی بات سن رہی تھی ایک نظر مقدم پر ڈالی جو کھا جانے والی نگاہوں سے ار مغان کو گھور رہا تھا پھر نگاہوں کا رخ پھیر کے ار مغان کو دیکھا اور آہستہ سے نفی میں سر ہلادیا۔

"مطلب آپ بہت بہادر ہیں.... آپ کو مقدم بھائی سے ڈر نہیں لگا تو کسی سے بھی نہیں لگ سکتا۔"

ار مغان نے پھر سے لقمہ دیا تو سب نے مقدم کے چہرے کے تاثرات دیکھ چہرہ جھکا کے اپنی ہنسی دبانی چاہی۔

مقدم نے ایک تاسف بھری نظر سب پہ ڈالی اور منّت کو دیکھا۔۔۔۔۔ سب میں وہی تھی جو نہیں مسکرائی تھی۔ مقدم کا دل اس وقت شدت سے اس کی مسکراہٹ دیکھنے کو چاہ رہا تھا لیکن اپنے دل کو ڈپٹ کے خاموش کروا گیا۔

"منّت بیٹا آپ جاؤ اپنے کمرے میں آرام کر لو۔"

داجی نے کہا تو مقدم ساتھ ہی اٹھا اور اسے لیے باہر نکل گیا۔ انھیں جاتا دیکھ داجی کی آواز کین میں گونجی۔ <https://www.kitabnagri.com>

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے اور میں اس فیصلے پر عمل درآمد کرنا چاہتا ہوں.... رات کو کھانے پہ آپ سب مجھ سے ملیں۔"

انھوں نے سب کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔ سب نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے اپنے کاموں کے لیے آفس روانہ ہو گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

منّتِ اجنبی نگاہوں سے سارا منظر دیکھ رہی تھی وہاں بس چھوٹے چھوٹے بچے تھے جو آپس میں کھیل رہے تھے۔ اس نے نوٹ کیا تھا کہ یہاں اس جیسی کوئی بھی نہیں ہے جو بڑی لڑکیاں ہیں وہ ٹیچر ہیں اور باقی سب چھوٹے چھوٹے بچے، وہ اکیلی تھی ان سب میں، وہ چہرہ جھکا کے چلنے لگی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

Posted On Kitab Nagri  
whatsapp \_ 0335 7500595

-----  
مقدم اس کے کمرے پہ پہنچ کر باہر ہی رک گیا۔۔۔ منّت خاموشی سے اندر داخل ہو گئی۔  
مقدم واپس مڑا تو پیچھے یارم اور بالاج کھڑے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔  
مقدم نے سوالیہ بھنویں اچکائی  
"کیا؟۔۔۔"

"جناب آپ کی خد متیں ختم ہو گئی ہوں تو آفس چلیں؟.... ہم نے آج ڈیل سائن کرنی ہے۔"  
یارم نے کہا

"ہاں بالکل چلتے ہیں پہلے ذرا اپنے والٹ سے لاریب کی تصویر نکالو اور واپس فائل میں رکھو۔"  
مقدم نے اچانک کہا۔۔۔ یارم اس حملے کے لیے تیار نہ تھا تو گڑبڑا گیا۔  
"مجال ہے جو اس انسان کی نظروں سے کچھ بچ سکے۔"

یارم نے دانت پیسے البتہ بالاج کی پوری کی پوری آنکھیں کھل گئیں۔  
"کونسی تصویر؟۔۔۔"

یارم نے انجان بنتے کہا۔۔۔ مقدم نے آنکھوں کی پتلیاں سکوڑ کے اسے دیکھا اور اس کا جواب دہرایا

## Posted On Kitab Nagri

"کونسی تصویر؟۔۔۔۔"

مقدم کا انداز بتانے والا تھا۔

"مجھے لگا تھا بس مقدم ہی ہل گیا ہے، یہاں تو ہمارا بڑا بھائی بھی ایک لڑکی کو اپنے دل کی ملکہ بنا چکا ہے واہ  
بھئی واہ۔"

بالاج نے دہائی دیتے کہا تو یارم اور مقدم نے بیک وقت اسے گھورا  
"اب چلو آفس کے لیے۔"

مقدم نے کہا

"جی جی بالکل چلو، مقدم صاحب نے جلدی فارغ ہو کر پھر یہاں حاضری لگوانی ہوگی۔"  
بالاج نے کہا تو مقدم اسے مکمل نظر انداز کرتے ہوئے آگے چلا گیا۔

یارم، بالاج اور مقدم، سکندر صاحب کے بچپن کے دوست رضوان صاحب کے بیٹے تھے۔ سب سے  
بڑا یارم پھر بالاج اور پھر مقدم۔۔۔۔ یہ تینوں بھائی ایک دوسرے کی جان تھے۔ مقدم ان دونوں کا  
بہت لاڈلاتا تھا اور بہت شرارتی بچہ تھا پھر زندگی نے مقدم سے اس کی خوشیاں چھین لیں۔ یارم اور بالاج  
اپنا غم بھلائے مسکرا لیتے تھے لیکن مقدم بہت سنجیدہ ہو گیا تھا وہ مسکرا نا اور جینا بھول چکا تھا لیکن جب  
یارم نے صبح مقدم کے چہرے پہ منت کی تصویر دیکھتے مسکراہٹ دیکھی تو اسے خوشگوار حیرت ہوئی  
اور اندھیرے میں ایک روشنی کی کرن دکھی۔۔۔۔ وہ لڑکی اس کے بھائی کو جینا سیکھا سکتی تھی۔ وہ کیسے

## Posted On Kitab Nagri

سیکھاتی؟۔۔۔۔۔ وہ تو خود زندگی سے تنگ تھی لیکن یارم کو بار بار منت سے مقدم کا نرمی سے پیش آنا یاد آتا تو اسے روشنی کی کرن دوبارہ نظر آ جاتی۔ یارم نے سب اللہ کے بھروسے چھوڑا اور سر جھٹک کے آفس کے لیے نکل گیا اسے اب اپنے اور لاریب کے لیے جلد ہی کوئی فیصلہ کرنا تھا۔

-----

ضرغام جب آفس میں داخل ہوا تو راہداری سے گزرتے سب نے اسے سلام کیا۔ اس نے ایک نظر وٹینگ ایریا پر ڈالی بہت لوگ اس کے انتظار میں تھے اس نے ریسپشن پہ موجود لڑکی کو اشارہ کیا۔۔۔۔۔ اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور وٹینگ ایریا کی طرف آگئی۔

"آپ سب لوگ تیاری کر لیں سر آگئے ہیں انٹرویو شروع ہونے والا ہے آپ سب کا۔"

ریسپشن پہ فون بجا اس نے اٹھایا

"اوکے سر"

اس نے اتنا کہتے سر ہلایا اور پہلے اُمیدوار کو اندر جانے کا کہا جو پانچ منٹ بعد ہی اترے چہرے کے ساتھ باہر آگیا پھر آہستہ آہستہ سب اندر جانے لگے لیکن ضرغام کو اپنے پی۔اے کی پوسٹ کے لیے کوئی بھی قابل نہیں لگ رہا تھا۔

"مے آئی کم ان؟۔۔۔۔۔"

دروازے پر دستک دینے کے بعد ایک لڑکی نے چہرہ اندر گھسا کے پوچھا۔



## Posted On Kitab Nagri

"یس کم ان"

ضرغام نے سنجیدگی سے جواب دیا

"ٹیک یور سیٹ"

اس کے بیٹھتے ہی ضرغام نے سی وی لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا جو فوراً اسے تھما دی گئی۔  
نور بہت سکون سے بیٹھی تھی کیونکہ اسے جاب شوقیہ کرنی تھی اسے ضرورت نہیں تھی۔ وہ ریجیکٹ ہو  
بھی جاتی تو اسے کوئی فرق نہیں پڑنا تھا۔

"آپ یہ جاب کیوں کرنا چاہتی ہیں؟"

ضرغام نے سی وی بند کر کے سائیڈ پر رکھی اور نور کو دیکھا۔۔۔ اس کی آنکھیں کسی سے مشابہت  
رکھتی تھیں لیکن کسی سے ضرغام کو یاد نہ آیا۔

"شوق کے لیے۔"

نور نے جواب دیا تو ضرغام نے ایک آئی برواٹھائی

"نور بی بی۔۔۔ باہر بہت ضرورت مند بیٹھے ہیں جن کے لیے یہ جاب ان کی روزی کا ذریعہ ہے میں

کس بنیاد پر آپ کو جاب دے دوں؟"

"سی وی کی بنیاد پر۔"

## Posted On Kitab Nagri

نور کا جواب بے ساختہ تھا۔ ضرغام نے غور سے اسے دیکھا سُنہری بالکل اسی کے جیسی آنکھیں۔۔۔۔۔ وہ قدرے حیران ہوا اس کی آنکھیں اسی سے مشابہت رکھتی تھیں لیکن پھر بھی اسے اس کی آنکھیں انجان لگیں جیسے وہ آنکھیں بس ضرغام کی نہیں ہیں اس کے علاوہ کوئی اور بھی تھا جس کی بالکل نور اور ضرغام جیسی آنکھیں تھیں لیکن پھر اس نے سر جھٹکا اور سنجیدگی سے کہنا شروع کیا۔

"آپ نے لندن سے پڑھائی کی ہے تو مارکس تو اچھے ہیں.... جہاں تک رہی بات ایکسپیرینس کی تو وہ کام کرنے سے ہی آئے گا آپ فلحال چلی جائیں اگر مجھے کوئی آپ سے زیادہ اس جاب کے قابل لگا تو ٹھیک ورنہ آپ کو کال کر دی جائے گی۔"

اس نے مصروف سے انداز میں کہتے اس کی سی وی اس کی جانب کھسکا دی۔  
نور نے ضرغام کو دیکھا جس کی آنکھیں بالکل اس کے باپ جیسی تھیں لیکن وہ کچھ بھی کہے بغیر خاموشی سے باہر چلی گئی۔

ضرغام نے اس کے جاتے ہی پر سوچ نگاہوں سے دروازے کو دیکھا۔۔۔۔۔ دھندلا سا منظر تھا لیکن اس منظر میں کیا تھا اسے بالکل بھی سمجھ نہ آیا۔ اگلا اُمیدوار آگے آیا تو ضرغام سر جھٹک کے اس کی جانب متوجہ ہو گیا۔

-----  
"آپی مل گئی جاب؟۔"

## Posted On Kitab Nagri

نور کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ، امتثال نے پوچھا  
"مل جائے گی۔"

نور نے سکون سے جواب دیا

"بیٹا کیا ضرورت ہے تمہیں جاب کی میرا بزنس ہے وہ سنبھال لو۔"

قاسم صاحب نے صوفے پر بیٹھتے کہا تو نور اور امتثال دونوں نے اپنے باپ کو دیکھا جو لندن سے آنے کے بعد کمزور ہوتے جا رہے تھے وہ بہت بدل گئے تھے ہر وقت پریشان رہتے۔  
"کوئی پریشانی ہے بابا؟"

امتثال نے پوچھا تو انھوں نے دھیمسا مسکرا کے نفی میں سر ہلایا اور بازو کھولے۔۔۔ نور اور امتثال محبت سے ان کے سینے سے لگ گئیں۔

قاسم صاحب نے ان دونوں کی پیشانی پر بوسہ دیا اور آسمان کو دیکھنے لگے۔ وہ اپنی بچیوں کے مستقبل کے لیے بہت پریشان رہتے تھے۔  
www.kitabnagri.com

-----  
"لاریب آپ اپنی یہاں منت آپ کے کمرے میں اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟..... باہر سب آگئے ہیں آپ بھی باہر آ جاؤ۔"

لاریب جو منت کے کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی عنایہ کو آتا دیکھ آنسو پونچھے اور اس کی بات سننے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

"چلو چلیں۔"

لاریب نے عنایہ کو پیار سے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"منت آپنی مل جائے گی نہ؟"

عنایہ نے معصومیت سے سوال کیا تو لاریب کی آنکھیں ایک بار پھر بھر آئیں۔

"انشاء اللہ۔۔۔۔۔" <https://www.kitabnagri.com>

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی اور دونوں باہر آ گئیں۔

باہر سب موجود تھے کچھ غصے میں تھے کچھ پریشان۔۔۔۔ جبکہ عثمان صاحب لگاتار سر جھکائے بیٹھے تھے کچھ بھی نہیں بول رہے تھے شاید اپنے کیے پر شرمندہ تھے۔

"ہم سب نے ہر ایک جگہ دیکھ لیا ہے ہسپتال، ریلوے سٹیشن، بس سٹاپ ہر جگہ مگر منت کہیں بھی نہیں ملی۔ ہم نے مردہ خانہ بھی دیکھا وہاں بھی نہیں ہے۔"

یاسر نے غصے اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں کہا۔ نگین بیگم اس کی بات پہ تڑپ اٹھیں البتہ نجمہ بیگم سکون سے سب دیکھ اور سن رہی تھیں۔

"پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے بچی۔"

زین صاحب نے پریشانی سے کہا۔

لاریب جو صبر کرنے کی کوشش میں تھی پھر سے رونے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

"آپی آپ رو نہیں انشاء اللہ مل جائے گی منت آپی۔"

مر تسم نے لاریب کو کہا تو وہ چہرہ جھکا گئی۔

"ایزل کے لگا تاں فون آرہے ہیں ماما.... پہلے ہمیں خود تو کچھ پتا چلنے دیتیں پھر آپ اسے بتا دیتیں۔"

یاسر نے نگین بیگم سے کہا اور فون ان کی طرف بڑھا دیا۔

"کچھ پتا چلا کہاں ہے منت؟۔۔۔۔"

ایزل کی پریشانی بھری آواز گونجی تو نگین بیگم مزید رونے لگیں۔۔۔۔ لاریب، مر تسم اور عنایہ نگین

بیگم کے پاس آئے اور انھیں تسلی دینے لگے انھوں نے روتے ہوئے فون لاریب کو تھما دیا۔

"ایزل آپی ہر جگہ دیکھ آئے ہیں ابھی تک کہیں بھی نہیں ملی۔"

لاریب نے بھرائی آواز میں کہا۔۔۔۔ دوسری طرف خاموشی چھا گئی پھر طویل خاموشی کے بعد ایزل

کی آواز گونجی <https://www.kitabnagri.com>

"ہوا کیا تھا.... کہاں اور کیوں گئی ہے وہ؟"

www.kitabnagri.com

ایزل نے پریشانی سے پوچھا۔

"پتہ نہیں یار.... یہاں کسی کو کچھ بھی نہیں پتا.... اس کا فون بھی اس کے کمرے میں ٹوٹا ہوا پڑا

ہے.... کل رات سے غائب ہے دوبارہ رات ہونے والی ہے پتہ نہیں کہاں ہوگی۔"

لاریب سے مزید برداشت نہیں ہوا اور وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

"تم فکر نہیں کرو.... جہاں بھی ہوگی ٹھیک ہوگی اور جلد ہی مل جائے گی انشاء اللہ۔"

ایزل نے لاریب کو تسلی دی

"ہمیں پولیس سٹیشن چلنا چاہیے۔"

زین صاحب نے کہا تو سب نے ہاں میں سر ہلایا اور پولیس سٹیشن جانے کے لیے روانہ ہو گئے۔

-----

منت مغرب پڑھ کے فارغ ہوئی تھی کہ دروازے پر دستک دینے کے بعد شبرا کھانے کی ٹرے لے کے کمرے میں داخل ہوئی اور کھانا بیڈ پر رکھ دیا۔

"آپ کھالیں.... دوپہر کو بھی آپ نے انکار کر دیا تھا اور ناشتہ بھی نہیں کیا اب آپ کھانا کھالیں۔" شبرا نے مسکراتے ہوئے کہا اور باہر چلی گئی۔

منت نے جائے نماز تہہ کر کے کھانا کھایا۔۔۔ ابھی وہ بستر پہ لیٹی ہی تھی جب دوبارہ دروازہ کھٹکا۔۔۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو باہر داجی کھڑے اسی کے منتظر تھے

"باہر آ جاؤ بیٹا۔"

انہوں نے منت کو پیار سے کہا۔۔۔ وہ جو انکار کرنا چاہتی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔ داجی اسے لیے، چلتے گئے اور پھر ایک درخت کے نیچے موجود بیچ پہ بیٹھ گئے وہ قدرے پُر سکون جگہ تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

"آپ باہر کیوں نہیں نکلی کمرے سے؟.... ایسے قید رہ کے تو انسان جی نہیں سکتا بچہ، آپ کل سے کمرے سے باہر نکلا کرو بچوں سے ملو یہ سب بہت پیارے ہیں آپ کا دل لگ جائے گا۔"

## Posted On Kitab Nagri

داجی نے بہت پیار سے اسے مخاطب کیا تو وہ بس سر ہلا کر رہ گئی پھر داجی اس سے باتیں کرنے لگے اور وہ چپ چاپ خاموشی سے کبھی اُنھیں دیکھتی اور کبھی وہاں کھیلنے بچوں کو۔۔۔ عشاء کی اذان شروع ہوئی تو داجی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اب آپ جا کے آرام کر لو کل آپ مجھے باہر دیکھنی چاہیے ٹھیک ہے؟۔۔۔"

اُنھوں نے بہت نرمی سے اس سے کہا۔۔۔ منّت نے ہاں میں سر ہلایا اور اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔۔۔ داجی نے اسے جاتے دیکھا اور گھر کی جانب روانہ ہوئے۔

-----

جیسے ہی وہ خان مینشن پہنچے سب لوگ ان ہی کے منتظر تھے۔ اُنھوں نے آکر آہستہ سے اپنی جگہ سنبھالی اور بات کا آغاز کیا۔۔۔

"میں منّت کو اڈوپٹ کرنا چاہتا ہوں۔"

اُنھوں نے اچانک سب کی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔

www.kitabnagri.com

"داجی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟۔۔۔"

سب نے بیک وقت حیرت سے پوچھا۔

"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے داجی.... وہ نہیں مانیں گی وہ اپنے ماضی سے نفرت کرتی ہیں کبھی بھی

دوبارہ اڈوپٹ نہیں ہونا چاہیں گی۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے پریشانی سے کہا

"وہ ہمارا مسئلہ ہے ہم بچی کو راضی کر لیں گے۔"

شازیہ بیگم جو قدرے خاموش تھیں سکندر صاحب کی طرف جھک کر بولیں۔

"وہی منت جس کا آپ نے دوپہر میں بتایا تھا؟۔۔۔"

"جی"

سکندر صاحب نے جواب دیا

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

شازیہ بیگم جلدی سے بولیں۔۔۔۔ وہ تو ہمیشہ سے چاہتی تھیں کہ ان کی بیٹی ہو لیکن انھیں ضرغام اور

ارمغان جیسی نعمتوں سے نوازا گیا اللہ نے انھیں رحمت سے نہیں نوازا تھا پر وہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں

پر بھی صبر اور شکر کیے ہوئے تھیں۔

سکندر صاحب نے حیرت سے انھیں دیکھا۔۔۔۔۔ داجی ان کی جلد بازی دیکھ مسکرا دیے جبکہ سکندر

صاحب نے بغور اپنی بیوی کے چہرے پر پھوٹی خوشی کو دیکھا۔

"ایسے نہ دیکھیں سکندر.... آپ کو بھی تو ہمیشہ سے بیٹی چاہیے تھی نہ اب اللہ نواز رہا ہے تو ہمیں خوش

ہونا چاہیے۔"

شازیہ بیگم نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام اور ارمغان کو بھی سرے سے کوئی مسئلہ نہیں لگا تھا داجی کی بات میں تو انھوں نے بھی خاموشی سے داجی کی تائید میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ شازیہ بیگم کے چہرے سے چھلکتی خوشی دیکھ سکندر صاحب نے بھی ہاں کر دی کیونکہ یہ سچ تھا کہ انھیں بھی بیٹی چاہیے تھی اور انھیں وہ بچی بہت پیاری بھی لگی تھی تو جلد ہی سب مان گئے لیکن مقدم بالکل خاموش تھا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟۔۔۔۔۔" <https://www.kitabnagri.com>

یارم نے پوچھا تو اس نے چونک کر اسے دیکھا پھر آہستہ سے نفی میں سر ہلا دیا اور دوبارہ چہرہ جھکا گیا۔ داجی اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"کیا بات ہے مقدم.... تم خوش کیوں نہیں ہو؟"

داجی کے پوچھنے پہ اس نے سر اٹھایا اور کہنا شروع کیا۔۔۔۔۔

"آپ لوگ ان سے پوچھے بغیر یہ فیصلہ کر کے خوش ہو رہے ہیں لیکن میں ان کے ردِ عمل کا سوچ رہا

ہوں.... داجی اگر وہ نہ مانیں تو زیادہ زور نہ دیجئے گا اگر وہ وہاں سے چلی گئیں تو میں کیا کروں گا۔"

مقدم نے غیر ارادی طور پہ یہ کہا۔۔۔۔۔ چلے جانے والی بات پہ مقدم کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا جو

کسی کی آنکھوں سے چھپانہ رہ سکا۔

"وہ کہیں نہیں جائے گی میں منالوں گا اسے۔"

داجی نے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"اور اگر نہ بھی مانی تب بھی کہیں جانے نہیں دیں گے اسے.... تم بے فکر رہو۔"

یارم نے کہا تو وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔ پھر شازیہ بیگم کے کھانا لگانے پر سب نے کھانا کھایا اور خان ولا کے مکین اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔

داجی نے صبح منّت سے بات کرنے کا سوچا اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔

-----

صبح جب داجی یتیم خانے جانے کے لیے اپنے کمرے سے باہر آئے تو شازیہ بیگم، سکندر صاحب، ار مغان اور ضرغام سب کو تیار دیکھ پوچھا۔۔۔۔۔

"تم سب لوگ کہاں جا رہے ہو؟" <https://www.kitabnagri.com>

"اپنی بہن کو لینے۔"

ضرغام نے پُر سکون انداز میں جواب دیا تو داجی مسکرا دیے اور سب لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں آغوش (یتیم خانہ) جانے کے لیے روانہ ہوئے۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

وہاں پہنچ کر انھوں نے شبرا کو منّت کو بلانے کا کہا اور کسبن کی طرف چل پڑے۔

شبرا ان سب کو اچانک وہاں دیکھ بالکل حیران نہیں تھی کیونکہ پوری فیملی مہینے میں ایک بار ضرور آغوش (یتیم خانہ) کا چکر لگاتی تھی لیکن داجی کا کوئی ٹائم نہیں تھا وہ جب چاہتے نہ دن دیکھتے نہ رات اور چلے آتے۔

## Posted On Kitab Nagri

آغوش (یتیم خانہ) میں ٹیچر کے علاوہ سب بچے تھے جن میں ایک بھی لڑکی نہیں تھی بس چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے۔ منت وہاں واحد لڑکی تھی جو یتیم بچی کی حیثیت سے آئی تھی اسی لیے داجی نے اسے اڈوپٹ کرنے کا سوچا تھا۔

شبر امنت کو بلانے اس کے کمرے میں آئی تو وہ جو سر ہاتھوں میں گرائے بستر پہ بیٹھی تھی دروازہ کھلنے کی آواز سن چونک کے سر اٹھایا اور شبر اکو سوالیہ نظروں سے دیکھا

"آپ کو داجی کیبن میں بلارہے ہیں۔"

شبر نے کہا تو اس نے گہرا سانس خارج کیا اور اس کے ساتھ ہی کیبن کی جانب چل پڑی۔

سب لوگ وہاں موجود تھے سوائے بالاج اور یارم کے۔۔۔۔

داجی اس بار مقدم کو کیبن میں دیکھ حیران نہیں ہوئے جو ان کے آنے سے پہلے ہی کیبن میں ان کا منتظر بیٹھا تھا۔۔۔۔ انھیں آتا دیکھ سلام کے بعد ناجانے کیوں وضاحت کرنے لگا۔

"آج تیسرا دن ہے۔ منت کو ہسپتال لے کر جانا ہے بینڈج تبدیل کروانی ہے اور ان کا چیک اپ بھی.... اس لیے آیا تھا میں۔"

"وہ آرہی ہے.... شبرالینے گئی ہے اسے۔"



## Posted On Kitab Nagri

مقدم کی وضاحت پہ داجی نے اثبات میں سر ہلا کے اطمینان بھرا جواب دیا۔۔۔ مقدم نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے جب منت شبرا کے ساتھ ہی کین میں داخل ہوئی وہ اسے دیکھ فوراً اس کی طرف بڑھا۔

"اب کیسی طبیعت ہے؟.... سر میں درد وغیرہ تو نہیں ہے؟.... اور ہاتھ کا درد کیسا ہے؟"

مقدم نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔ اسے پوری رات ڈاکٹر کے انھیں پریشانی سے دور رکھے گا۔"

والے الفاظ یاد آرہے تھے وہ ڈر رہا تھا اوپر سے داجی کی ضد۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ پریشان نہ ہو جائے اور اس کے ذہن پہ زیادہ اثر نہ ہو جائے اس سب کا۔

منت نے اس کی اتنی فکر مندی پہ اس کی آنکھوں میں جھانکا جہاں اسے واضح خوف نظر آرہا تھا اس نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا تو مقدم قدرے پرسکون ہوا اور داجی کو دیکھا انھوں نے مقدم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اس نے داجی کے میز کے سامنے والی کرسی سنبھالی۔

وہ سامنے سے ہٹا تو منت کی نظر کین میں موجود لوگوں پر پڑی۔۔۔ بس ایک عورت کا چہرہ انجان تھا باقی سب کو وہ جانتی تھی۔۔۔ ضرغام اور سکندر صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا جبکہ وہ عورت اسے گلے لگائی۔۔۔ منت حیران سی ہو کے انھیں دیکھنے لگی

"منت بیٹا یہاں بیٹھو۔"

## Posted On Kitab Nagri

داجی نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا کہا تو وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ان کے قریب آئی اور مقدم کے ساتھ والی کرسی سنبھالی۔

مقدم نے چہرہ جھکا کے آنکھیں میچ لیں اسے منت کے ردِ عمل اور طبیعت کی بہت فکر ہو رہی تھی اور کہیں نہ کہیں وہ اس کا ردِ عمل سمجھ رہا تھا۔

"منت بیٹا ہمیں آپ سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔"  
داجی نے کہا تو منت سوالیہ نگاہوں سے انھیں دیکھنے لگی۔

-----

آج منت کو غائب ہوئے تیسرا دن تھا نگین بیگم بالکل نڈھال ہو گئی تھیں نہ کچھ کھا رہی تھیں نہ پی رہی تھیں بس اللہ کے آگے جھکے، لگاتار آنسو بہا رہی تھیں۔ سب ان کی حالت کو دیکھ کر بہت پریشان تھے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ماما پلیز کچھ کھالیں۔"

لاریب نے التجائیہ لہجے میں کہا تو انھوں نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلادیا۔

وہ لوگ اپنے گھر واپس آ گئے تھے کیونکہ نجمہ بیگم اور عثمان صاحب کے چہروں سے لگ رہا تھا کہ ان کا منت کو ڈھونڈنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے سب پوچھ پوچھ کر تھک گئے تھے لیکن انھوں نے کسی کو نہیں بتایا کہ منت کہاں اور کیوں گئی ہے بس خاموش تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

لاریب نے التجائیں کر کے نگین بیگم کو کھانا کھلایا پھر میڈیسن دے کر سلا دیا اور آرام سے ان کے کمرے کا دروازہ بند کرتی باہر نکل آئی مرتسم اور عنایہ باہر کھڑے پریشانی سے اسی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ لاریب نے اپنے بہن بھائی کے اترے چہرے دیکھے تو انھیں بھی تسلی دے کر کھانا کھلایا، سب کو سلا کر اب وہ خود چھت کو دیکھ رہی تھی پھر آہستہ آہستہ اس کی بھی آنکھ لگ گئی۔

منّت کو جھٹکا لگا اسے لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے اس نے حیران ہو کے سب کو دیکھا سب اسے ہی دیکھ رہے تھے سوائے مقدم کے۔۔۔ وہ بس چہرہ جھکائے بیٹھا تھا۔

"اب.... ابھی.... کیا کہا آپ نے؟"

منّت سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا تو اٹکتے ہوئے بولی

"آپ نے صحیح سنا ہے بیٹا.... ہم آپ کو اڈوپٹ کرنا چاہتے ہیں۔"

شازیہ بیگم کے الفاظ اس کی سماعتوں میں زہر گھول رہے تھے۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا میں کسی کے ساتھ نہیں جاؤں گی.... اگر آپ لوگوں کو میرے یہاں رہنے سے مسئلہ ہے تو ٹھیک ہے میں ابھی یہاں سے چلی جاتی ہوں لیکن میں کسی کے ساتھ کسی کے گھر نہیں جاؤں گی۔"

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے غصے سے کہا تو اس کے الفاظوں پہ مقدم نے ایک جھٹکے سے سراٹھایا اور سرد نظروں سے منّت کو گھورا مگر وہ اس کی جانب متوجہ نہیں تھی۔ مقدم کا دل ڈوبنے لگا۔

"منّت بیٹا آپ جزباتی ہو کر نہ سوچو ہم سب کو آپ کے ماضی کے بارے میں علم ہو گیا ہے کہ آپ کہاں سے آئی ہو ہم لوگ سب جان چکے ہیں۔ آپ ہم پر یقین کرو ہم سب آپ کو بہت خوش رکھیں

گے۔" <https://www.kitabnagri.com>

شازیہ بیگم نے اسے پچکارنے کی کوشش کی تو اس کی ویران آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں۔ اس نے نفی میں سر ہلادیا۔

"میں ایک بار پھر وہ سب نہیں سہہ سکتی.... مجھے کہیں نہیں جانا.... پلیز آپ لوگ مجھے مجبور نہ کریں۔"

اس نے بھرائی آواز میں کہا اس کے آنسو بہنے لگے تھے۔

مقدم نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں اور گہری سانس بھری اسے اس لڑکی کا رونا تکلیف دے رہا تھا پروہ خاموش رہا

"منّت۔۔۔۔"

ضرغام نے اسے پکارا تو اس نے حیرت سے سراٹھایا اسے کبھی کسی نے ایسے نہیں پکارا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"مجھے بہن چاہیے تھی ہمیشہ سے ہی جس کے میں نخرے اٹھاؤں وہ مجھ سے ضد کر کے اپنی باتیں منوائے، مجھے تنگ کرے لیکن یہ میری ہمیشہ بس ایک خواہش ہی رہی.... آپ بھی ہمیشہ اپنے بہن بھائیوں سے الگ رہی ہو۔ ہمیں ایک موقعہ تو دو بچہ ہم آپ کو بہت خوش رکھیں گے.... ہمارے گھر کو، ہم سب کو آپ کی ضرورت ہے.... پلیز انکار نہ کرو۔"

شازیہ بیگم ضرغام کے اس قدر درد سے کہنے پر رونے لگیں تو منت نے ایک نظر سب کو دیکھا جو امید بھری نظروں سے آنکھوں میں آنسو لیے، اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ منت سے ان کا دل نہیں توڑا گیا تو خاموشی سے سر جھکا گئی۔۔۔۔ سب کے چہروں پہ اطمینان پھیل گیا۔ ضرغام نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا وہ بہت خوش تھا۔

"اب ہم دونوں مل کر ان سب کی ناک میں دم کریں گے.... منت آج سے تم میری ٹیم میں۔"

ارمغان نے پرجوش ہو کر کہا تو سب مسکرا دیے۔۔۔۔۔ مقدم نے منت کو دیکھا جو آج بھی نہیں مسکرائی تھی تو اس نے نظروں کا رخ پھیر لیا۔

"چلو پھر آپ تیاری پکڑو ہمارے ساتھ جانے کی۔"

ضرغام نے کہا

"آپ لوگ چلیں میں انھیں لے کر آتا ہوں چیک اپ کے بعد۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم کے کہنے پہ سب نے سر ہلایا اور منّت کو پیار کرتے باہر نکل گئے۔۔۔ منّت اور مقدم اکیلے کئین میں رہ گئے۔

"یہ لوگ واقعی بہت اچھے ہیں.... داجی نے ہم تینوں بھائیوں کا تب خیال رکھا تھا جب ہمارے پاس کوئی نہیں تھا.... آپ خوش رہیں گی وہاں۔" <https://www.kitabnagri.com>

مقدم نے اسے کہا لیکن اس نے کوئی بھی جواب نہ دیا تو مقدم اسے لے کر گاڑی کی طرف چل دیا۔

"ماما کچھ پتا چلا ملی ہے منّت؟.... آپ پھپھو کو فون کرو اور پوچھو۔"

منال نے ماہین بیگم سے پوچھا جو پریشان بیٹھی ہوئی تھیں۔

"نہیں ملی ابھی تک.... نجمہ آپ بس یہی کہی جا رہی ہیں کہ وہ بھاگ گئی ہے مجھے سمجھ نہیں آرہی نیچی ایسی تھی ہی نہیں تو کیسے بھاگ گئی اور کس کے ساتھ؟.... میں یقین ہی نہیں کر سکتی کہ منّت بھاگ سکتی ہے۔"

ماہین بیگم نے یقین سے کہا تو منال اتنی پریشانی کے باوجود مسکرا دی۔۔۔ کوئی تو تھا جسے منال کے علاوہ بھی یقین تھا کہ منّت بھاگ نہیں سکتی۔



## Posted On Kitab Nagri

راستے میں ہسپتال سے اس کا چیک اپ ہوا۔۔۔ اس کی بینڈیج اتار دی گئی تھی اور ڈاکٹر نے ایک اینٹی بائیوٹک دے دی تھی جو وقفے وقفے سے اس نے زخموں پہ لگانی تھی۔ چیک اپ کے بعد مقدم اسے لے کر دوبارہ گاڑی میں آگیا اور دونوں خان مینشن جانے کے لیے روانہ ہوئے۔ منّت کی زندگی کا نیا سفر شروع ہو گیا تھا نہ جانے قسمت نے اب کیسے دن دکھانے تھے اسے۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی وہ باہر دیکھنے میں مصروف تھی جبکہ مقدم اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن دوسری طرف منّت چہرے پر نولفٹ کا بورڈ لگائے بیٹھی تھی۔

"آپ خوش نہیں ہیں؟۔۔۔"

مقدم نے سوال کیا لیکن دوسری جانب سے جواب نہ ارد۔۔۔ پھر وہ بھی خاموش ہو گیا اور باقی کا سفر بالکل خاموشی سے گزرا۔

-----

خان مینشن پہنچتے ہی منّت کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس قدر بڑا اور خوبصورت محل اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔ گاڑی پورچ میں رکی اور وہ گاڑی سے باہر آئی پورچ کے ساتھ ہی ایک بہت خوبصورت لان تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم اسے لیے آگے بڑھا تو سب ہی دروازے پر کھڑے اس کے انتظار میں تھے۔۔۔ اس کا شاندار استقبال کیا گیا سب بہت خوش تھے بس ایک وہ ہی نہیں مسکرائی۔۔۔ سب اسے لے کے اندر چلے آئے۔

وہ اندر داخل ہوئی تو ایک بڑا سالانچ تھا جس میں سے باہر سارا لان دکھتا تھا لیکن باہر لان سے اندر نہیں دکھتا تھا۔ تھوڑا آگے کچن تھا جس کے باہر ڈائننگ ٹیبل پڑا تھا اور ڈائننگ ٹیبل کے قدرے دائیں جانب سیڑھیاں تھیں اور بائیں جانب کچھ کمرے تھے، سیڑھیوں سے اوپر راہداری میں کافی کمرے تھے۔

اس نے ایک نظر گھر کو دیکھا اور چہرہ دوبارہ سے جھکا گئی۔

"منت بیٹا! آؤ میں آپ کو آپ کا کمرہ دکھاؤں۔"

شازیہ بیگم نے بہت پیار سے اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"مٹو! آپ ابھی آرام کرو میں ارمغان اور داجی ابھی آفس جارہے ہیں.... شام میں آپ سے ملاقات ہوتی ہے۔"

سکندر صاحب نے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا اور شازیہ بیگم کے ساتھ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ مقدم نے خاموش نگاہوں سے اسے دیکھا اور داجی سے مل کے باہر کی جانب بڑھ گیا پھر نہ جانے کیوں دروازے پر رکا اور غیر ارادی طور پر پلٹا تو وہ جو اسے ہی جاتا دیکھ رہی تھی اچانک اس کے پلٹ کر دیکھنے

## Posted On Kitab Nagri

پہ گڑ بڑا گئی۔۔۔۔۔ بس ایک لمحے کے لیے دونوں کی نظریں ملیں اور مقدم وہیں تھم سا گیا جیسے پتھر کا ہو گیا ہو۔۔۔۔۔ وہ واپس شازیہ بیگم کی طرف متوجہ ہو گئی اور سیڑھیاں چڑھنے لگی سیڑھیوں سے اوپر دائیں جانب سب سے آخری کمرہ منت کا تھا۔

مقدم کی نظروں نے اس کا کمرے میں غائب ہونے تک پیچھا کیا اس کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار بہت زیادہ تیز تھی۔۔۔۔۔ جب وہ کمرے میں داخل ہو گئی اور دروازہ بند ہو گیا تو وہ بھی خاموشی سے پلٹا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

-----

منت جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی ایک لمحے کے لئے مبہوت ہو گئی۔ کمرے کے بالکل درمیان میں جہازی سائز بیڈ، کمرے کا بلیک تھیم، بیڈ کے سامنے ایل ای ڈی اور تھوڑا آگے شیشہ تھا۔ دروازہ کھولتے ہی دائیں جانب صوفے پڑے تھے صوفوں کے پیچھے ٹیرس تھا اور بیڈ کے بائیں جانب ڈریسنگ روم تھا اس کے ساتھ ہی واش روم، وہ کمرہ بہت زیادہ خوبصورت تھا۔ "آپ کے کپڑے اور سارا ضرورت کا سامان وارڈروب میں ہے آپ فریش ہو کے آرام کر لو اوکے۔" شازیہ بیگم نے پیار سے اس کا گال تھپتھپایا اور باہر نکل گئیں۔

ان کے جانے کے بعد اس نے کمرے کو دیکھا اور وارڈروب کھولا ایک سے بڑھ کر ایک سوٹ وہاں اس کا منتظر تھا لیکن وہ خوش ہوتی تو غور کرتی۔۔۔۔۔ اس نے جو سوٹ ہاتھ لگا اسے لیا اور چینج کرنے واش

## Posted On Kitab Nagri

روم کی جانب بڑھ گئی تھوڑی دیر بعد فریش سی باہر آئی گیلے بال کمر پہ لٹک رہے تھے جن میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور وہ سیاہ رنگ کے سادہ سے سوٹ میں ملبوس تھی۔۔۔۔ اس نے اپنے بال برش کیے اور بستر پہ آگئی کچھ دیر چھت کو گھورتی رہی پھر نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی اور وہ گہری نیند میں جانے لگی۔۔۔۔ اسے آخری منظر مقدم کی وہ آنکھیں دکھیں پھر ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔

-----

ضرغام جب آفس پہنچا تو بہت خوش تھا۔ اپنے کین میں پہنچ کر اس نے باقی انٹرویوز کا پوچھا۔۔۔۔

"سرکل انٹرویوز کی آخری تاریخ تھی اور آپ نے کسی کو بھی نہیں چنا۔"

ثمن نے کہا۔۔۔۔ اس کا پہلا پی اے ایماندار نہیں تھا اس نے اسے بہت وارننگ دی تھیں پر وہ نہیں سدھر رہا تھا تو اس نے اسے فارغ کر دیا اب وہ پی اے کی تلاش میں تھا۔ اچانک اسے نور یاد آئی۔

"آپ نور میڈم کو کال کر کے بلا لیں میں نے انھیں فائل کیا ہے۔"

ثمن نے اس کے کہنے پہ اثبات میں سر ہلایا اور نور کو فون کرنے چلی گئی جو ریسپشن پہ ضرغام کے کہنے پہ اپنا نمبر لکھوا کر گئی تھی۔۔۔۔ نور نے کل سے جاب پر آنا تھا تو ضرغام اپنی آج کی میٹنگز نیٹانے لگا اسے آج گھر جانے کی بہت جلدی تھی۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595

"کس کا فون تھا نور بیٹا؟"

## Posted On Kitab Nagri

قاسم صاحب جو چائے پی رہے تھے نور کو فون پہ خوشی سے بات کرتے دیکھ پوچھا تو انتہال جو ابھی قاسم صاحب کو چائے دے کر بیٹھی تھی متوجہ ہوئی۔

"جواب مل گئی ہے بابا۔"

نور نے خوشی سے کہا تو انتہال بھی مسکرائی

"مجھے خوشی ہے بیٹا کہ تم میرے نام کے بغیر بھی اپنی ایک الگ پہچان بنانا چاہتی ہو پر میں ابھی بھی یہی کہوں گا کہ میرا بزنس سنبھال لو۔"

قاسم صاحب نے کہا۔

"بابا میں سنبھال لوں گی پر ابھی میں جواب کرنا چاہتی ہوں مجھے شوق ہے۔"

نور نے کہا تو قاسم صاحب خاموش ہو گئے۔

**Kitab Nagri**

www.kitabnagri.com

"یارم کیسے ہو بیٹا؟۔۔۔۔"

سلام کے بعد داجی کی رعب دار آواز یارم کے کانوں میں پڑی تو وہ جو آفس کین میں میٹنگ سے فارغ

ہو کر آیا تھا سیدھا ہو کے بیٹھ گیا۔

"میں ٹھیک ہوں داجی آپ بتائیں۔"



## Posted On Kitab Nagri

"ہم سب بھی ٹھیک ہیں بس تم آج بالاج اور مقدم کو لے کر یہاں ڈنر پر آ جانا آج ہم سب منّت کے ساتھ کھانا کھائیں گے اس کا یہاں پہلا دن ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہ سب کو اچھے سے جان لے۔"

یارم نے انکار کرنا چاہا کیونکہ آج آفس میں کام زیادہ تھا اور وہ بہت تھک گیا تھا لیکن اس نے لاریب کے بارے میں بھی بات کرنی تھی تو ہاں کر دی اور وہ لوگ رات کھانے کے لئے خان مینشن میں پہنچ گئے۔۔۔ کھانا خوش گوار ماحول میں کھایا گیا سب بہت خوش تھے۔۔۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد ار مغان شرارت کرتا تو سب کے قہقہے گونجتے بس دو نقوش خاموش تھے بالکل خاموش منّت اور مقدم۔

کھانے کے بعد سب چائے پینے کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں لگے ہوئے تھے۔

"منّو۔۔۔"

ضرغام نے پکارا تو وہ جو ویران نگاہوں سے سب کو باری باری دیکھ رہی تھی اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"یہ تمہارے لیے.... تمہیں ضرورت ہے اس کی۔"

منّت نے اس کے ہاتھ میں پکڑا فون دیکھا تو آہستہ سے کہا

"مجھے ضرورت نہیں ہے اس کی۔"

## Posted On Kitab Nagri

"بچے موبائل کی ضرورت سب کو ہوتی ہے۔ اگر کبھی ہم سب گھر نہ ہوں آپ اکیلی ہو اور آپ کو کسی چیز کی ضرورت پڑ جائے تو آپ ہمیں کال کر کے بتا سکتی ہو یا پھر آپ کبھی باہر ہو اور کسی کی ضرورت پڑے تب بھی فون چاہیے.... فون کی ضرورت سب کو ہوتی ہے۔"

ضرغام نے سمجھانا چاہا

"نہیں مجھے نہیں چاہیے۔"

منّت نے فوراً اس کی بات کی نفی کی۔

"منّت بیٹا ضرغام ٹھیک کہہ رہا ہے فون کی ضرورت سب کو ہوتی ہے آپ رکھ لو۔"

سکندر صاحب نے کہا تو شازیہ بیگم نے بھی ان کی تائید میں سر ہلایا۔۔۔ منّت نے ضرغام کو دیکھا جو بہت محبت سے فون اس کی طرف بڑھائے ہوئے تھا اس نے فون تھام لیا۔ سب کے چہروں پہ اطمینان پھیل گیا

"میں نے اس میں سم ڈال دی ہے اور گھر والوں کے نمبر سیو کر دیئے ہیں تو جب کبھی ضرورت پڑے کسی کو بھی فون کر لینا اور میں نے آپ سب کو بھی منّت کا نمبر سینڈ کر دیا ہے تو آپ سب بھی سیو کر لیں۔"

ضرغام کے کہنے پہ سب نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ منّت نے موبائل گود میں رکھا اور پھر سے سب کو دیکھنے لگی۔ کافی دیر بعد سب تھک گئے تو یارم، بالاج اور مقدم سب سے مل کر باہر کی جانب بڑھ گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

جانے سے پہلے دروازے پر مقدم پھر سے پلٹا تو وہ جو اسے ہی دیکھ رہی تھی نگاہوں کا ارتکاز بدل گئی۔۔۔۔ مقدم کے چہرے پہ دھیمی سی خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا اور پھر وہ برق رفتاری سے اپنی مسکراہٹ چھپاتا سنجیدہ چہرہ لیے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

وہ تینوں بھائی بہت مغرور اور سنجیدہ سے تھے بہت کم مسکراتے تھے۔ یارم اور بالاج تو پھر بھی مسکرا لیتے لیکن مقدم کبھی نہیں ہنستا تھا۔۔۔۔ ان تینوں میں ایک چیز مشترک تھی وہ لڑکیوں سے بہت دور بھاگتے تھے وہ جتنا لڑکیوں سے دور بھاگتے لڑکیاں اتنا ہی ان تینوں کے آگے پیچھے گھومتی تھیں ان تینوں نے کبھی کسی لڑکی کو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا کیوں کہ ان تینوں کو لڑکیاں پسند نہیں تھیں۔۔۔۔ وہ بہت غصے والے تھے کسی لڑکی نے اتنی ہمت کی ہی نہیں تھی کہ یارم، بالاج اور مقدم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں کیونکہ وہ تینوں جب غصے میں آتے تھے تو سب کی شامت آ جاتی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب لوگ اپنے کمروں میں چلے گئے۔ منّت نے کمرے میں جاتے ہی ہاتھ میں تھامو بائبل دیکھا تو اس کا دل شدت سے چاہا کہ لاریب سے رابطہ کرے یا مناہل کو فون پہ اپنی خیریت بتا دے لیکن اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔ کافی دیر فون کو ہاتھ میں لیے ہمت جمع کرتی رہی پھر سر جھٹک کر فون سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھا اور سونے لیٹ گئی۔ وقت کا کام ہے گزرنا بہت جلد ایک مہینہ گزر گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

-----  
"آج ایک مہینہ گزر گیا ہے اور منّت کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلا.... اب تو سب اسے ڈھونڈنا بھی

چھوڑ چکے ہیں۔" <https://www.kitabnagri.com>

نگین بیگم نے ایزل سے فون پہ روتے ہوئے کہا۔

"ماما وہ جہاں بھی ہوگی انشاء اللہ ٹھیک ہوگی آپ صبر سے کام لو۔"

ایزل نے سمجھایا۔ انھیں سب ہی سمجھاتے تھے لیکن انھیں صبر نہیں آتا تھا۔ سب ہی منّت کو یاد کرتے تھے لیکن نہ جانے وہ کہاں تھی۔۔۔۔۔ لاریب اور منّت کا ایک دوسرے سے بات کیے بغیر دن نہیں گزرتا تھا اور اب دونوں نے ایک مہینہ ایک دوسرے کے بغیر نکال لیا تھا۔

-----  
"کچھ پتہ چلا ماما.... کیا کہا پھپھونے ملی ہے منّت؟"

منابل ماہین بیگم سے روزیہ سوال کرتی تھی وہ جانتی تھی کہ جواب وہی ہوگا لیکن اسے امید تھی کہ کبھی نہ کبھی منّت ضرور ملے گی۔ وہ روز اللہ سے اس کی خیریت کی دعا مانگتی تھی۔

"نہیں.... ابھی نہیں ملی۔"

ماہین بیگم کا روز والا جواب آیا تو وہ سر جھٹک گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

منت اب سب کے ساتھ کافی حد تک گھل مل گئی تھی اب وہ بات کرنے لگی تھی سب کے ساتھ بہتر ہو گئی تھی پر مسکراتی ابھی بھی نہیں تھی۔ سب یہی سمجھتے تھے کہ اس کے ماضی کی وجہ سے وہ اداس رہتی ہے مسکراتی نہیں ہے لیکن حقیقت بس وہ ہی جانتی تھی۔

رات کھانے کے ٹیبل پر سب خوشگوار ماحول میں کھانا کھانے میں مصروف تھے جب داجی کی آواز گونجی۔۔۔۔۔ <https://www.kitabnagri.com>

"ضرغام پتا کرو میرے تینوں بچے کہاں ہیں.... ایک مہینہ پہلے ساتھ میں کھانا کھایا تھا اس کے بعد تو پتہ نہیں کہاں غائب ہو گئے ہیں.... یارم اور بالاج تو پھر بھی آ جاتے ہیں لیکن مقدم کو تو میں نے ایک مہینے سے نہیں دیکھا۔"

"جی داجی! میں پتا کروا تا ہوں.... بس آفس کے کاموں میں مصروف ہونے ہیں۔"

ضرغام نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔  
"اتنے بھی کیا مصروف ہیں بھئی جو چکر ہی نہیں لگا رہے.... تم فون کرو مقدم کو اور میری بات کرواؤ۔"

داجی کے کہنے پہ ضرغام نے اثبات میں سر ہلایا اور مقدم کو فون کیا جو دوسری بیل پہ اٹھالیا گیا۔  
اسلام و علیکم!

"ضرغام کیسے ہو؟"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم کی آواز گونجی تو منت کا کھانا کھاتے ہاتھ رکا۔۔۔ ایک مہینے بعد وہ یہ آواز سن رہی تھی۔ اس نے پورا مہینہ غیر ارادی طور پہ اس کا انتظار کیا تھا لیکن وہ آتا ہی نہیں تھا۔ اس کی آواز سن ایک لمحے کے لئے منت کی دھڑکنیں بڑھیں پھر وہ خود کو سنبھال گئی اور بظاہر انجان بنی کھانا کھانے لگی لیکن کان اس کی آواز پہ ہی تھے۔

"کہاں ہو بر خور دار؟.... ایک مہینے سے چہرہ ہی نہیں دکھایا۔"

مقدم کے سلام کا جواب دینے کے بعد داجی بولے۔

"بس داجی مصروفیت ہی بہت تھی اسی لیے نہیں آسکا۔"

مقدم نے کچھ شرمندگی سے کہا۔

"خیر اب جو بھی ہے تم لوگ کل کا ڈنر ہمارے ساتھ کرنا۔"

داجی اکثر سب کو ڈنر پر اکٹھا کرتے تھے۔ جب ان کے سب بچے ساتھ میں بیٹھ کر کھانا کھاتے، ہنسی مذاق کرتے تو انھیں بہت اچھا لگتا تھا اسی لئے اکثر داجی ان کو کھانے پہ بلا لیتے۔

مقدم نے فوراً مان لیا اب وہ انھیں کیا بتاتا کہ وہ خود بھی ایک مہینے سے اس ستمگر کو دیکھنا چاہتا تھا جو اسے دیکھتی تک نہیں تھی بس جاتے ہوئے اسے دیکھتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ منت اس وقت ان کے پاس ہی ہے وہ اس کی آواز سننا چاہتا تھا اس سے بات کرنا چاہتا تھا پر اپنے دل کو ڈپٹ کے خاموش کروا گیا کہ کل جا کے اس ستمگر کو دیکھے گا وہ بھی ایک مہینے بعد۔۔۔۔ اس نے پورا مہینہ بہت کوشش کی تھی کہ جا کر



## Posted On Kitab Nagri

ایک بار اس سے مل آئے لیکن کام کی اس قدر مصروفیت تھی کہ سانس لینے کی بھی فرصت نہیں تھی اب کل اس کا انتظار ختم ہو گا اور وہ اس سے ملے گا۔

-----

یارم بیڈ پہ لیٹا ہاتھ میں لاریب کی تصویر لیے، اسے محویت سے دیکھنے میں مگن تھا جب بالاج اور مقدم کمرے میں داخل ہوئے۔

"کیا ہو رہا ہے یہ؟۔۔۔۔"

بالاج نے کہا تو یارم نے انھیں دیکھ کے لاریب کی تصویر اپنے والٹ میں رکھی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیا؟۔۔۔۔"

"یہ تم کس کی تصویر دیکھ رہے تھے؟۔۔۔۔"

مقدم کو ایک لمحے کے لئے گمان ہوا کہ وہ منت کی تصویر دیکھ رہا ہے تو مقدم کا سانس رک گیا جیسے کسی نے اس کے دل پہ پاؤں رکھ کر اس کی سانسیں کھینچ لی ہوں اسے اچانک سے ہوا میں آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی تھی۔

یارم نے اس کی آنکھوں میں اترتی سرخی دیکھی۔۔۔۔ اس کا چہرہ لال ہوتا جا رہا تھا۔ یارم کو فوراً معاملہ سمجھ آ گیا اور اس نے اپنے بھائی کی بدلتی رنگت دیکھ جلدی سے تصویر نکال کے مقدم کے سامنے کی۔

## Posted On Kitab Nagri

"لاریب ----"

مقدم بڑبڑایا اور اگلے ہی لمحے اس کی سانسیں چلیں جو اسے رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔  
لاریب اور منت بہت حد تک ایک جیسی دیکھتی تھیں اور تصویر میں دونوں نے ایک ہی جیسا لباس  
زیب تن کیا ہوا تھا جس وجہ سے دروازے سے مقدم کو وہ تصویر منت کی ہی لگی تھی لیکن لاریب کو  
دیکھ وہ پُر سکون ہو گیا۔

"مجھے لگا تم ----"

"میں لاریب کو پسند کرتا ہوں مقدم .... تم بے فکر رہو منت میری بہنوں کی طرح ہے وہ صرف  
تمہاری ہے اور تمہاری ہی رہے گی۔"

یارم کے کہنے پہ مقدم نے حیرت سے اسے دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔  
"تمہیں کیا لگتا ہے تم چھپاؤ گے تو مجھے پتہ نہیں چلے گا؟ .... میں تمہارا بڑا بھائی ہوں مجھے وہ باتیں بھی پتہ  
چل جاتی ہیں جو تم خود کو بھی نہیں بتاتے۔"

یارم کا کہنا تھا کہ مقدم جھینپ گیا۔ اسے جھینپتہ دیکھ بالاج اور یارم کا قہقہہ بے ساختہ تھا اس نے خفگی  
سے انھیں گھورا۔

"داجی کی کال آئی تھی .... ہم ایک مہینے سے نہیں گئے تو داجی بلارہے ہیں ہم سب کو کل ڈنر پہ۔"  
مقدم نے یارم کو بتایا۔

## Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے پھر کل چلے جائیں گے آفس کے بعد سیدھا وہاں۔"

یارم نے کہا

"چلو پھر تم آرام کرو میں بھی سونے جا رہا ہوں۔"

مقدم کہہ کے اٹھنے ہی والا تھا کہ بالاج نے ہاتھ تھام کے اسے واپس بٹھالیا۔

"ویسے میں سوچ رہا ہوں کہ میرے لڑکیوں سے دور رہنے والے بھائی اپنے لئے لڑکیاں ڈھونڈ چکے ہیں

تو میرا بھی تھوڑا خیال کر لو میں کیا کنوارا ہی مروں گا؟۔"

بالاج نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹاتے کہا۔

"ہم نے اپنی محبت خود ڈھونڈی ہے تمہیں بھی جب کوئی ایسی مل جائے جسے دیکھ کر تمہاری دھڑکنیں

بڑھنے اور تھمنیں لگیں تو تمہاری شادی کا بھی سوچ لیں گے۔"

"کوئی ثبوتِ نشان نہیں ہوتا محبت کا

Kitab Nagri

غالب <https://www.kitabnagri.com>

اسکا نام سنتے ہی دھڑکن بڑھ جائے تو سمجھو محبت ہے"

مقدم کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔ یارم اور بالاج نے حیرت سے اسے دیکھا

پھر سر جھٹک کر مسکرا دیے۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام آفس کے لئے جلدی نکل گیا کیونکہ رات ڈنر کی وجہ سے اسے جلدی واپس آنا تھا۔ جب وہ آفس پہنچا تو نور اس کے کیمین میں موجود، اس کا سامان سیٹ کر رہی تھی۔

نور کو ضرغام کے ساتھ کام کرتے ایک مہینہ گزر گیا تھا۔ شروع میں اس نے ضرغام کو بہت تنگ کیا لیکن اب اسے اپنے کام کی سمجھ آگئی تھی اور وہ بہت دل لگا کر کام کرتی تھی۔

ضرغام کو کیمین میں آتے دیکھ اس نے سلام کیا اور کافی بنانے چلی گئی۔ ضرغام کو آج بھی اسے دیکھ کسی کا دھندلا چہرہ یاد آتا تھا پر وہ سمجھنے سے قاصر تھا لیکن اس کی آنکھوں میں نور کے لیے پسندیدگی دیکھنے لگی تھی اسے بھی نہیں پتہ چلا تھا کہ کب وہ اس کا اسیر ہو گیا تھا۔ وہ جب اس کے کام کرتی تو وہ بظاہر اپنے کام میں مصروف ہوتا لیکن دھیان اس کا نور پر ہی ہوتا تھا وہ لڑکی اس کا دل دھڑکانے لگی تھی۔

وہ جب اس کی کافی لے کے کمرے میں واپس آئی تو اسے کچھ سوچتے دیکھ کافی ٹیبل پر اس کے سامنے رکھی۔ ضرغام نے کافی اٹھا کر لبوں سے لگائی اسے اس کے ہاتھ کی کافی کی عادت ہو گئی تھی پھر وہ اس کے سامنے والی کرسی سنبھال کر ضرغام کو آج کے دن کی ساری روٹین بتانے لگی جسے وہ متوجہ ہو کے سننے لگا۔

-----

رات کو جب وہ گھر پہنچا تو سب لاونج میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ منت کے علاوہ سب بیٹھے یارم، بالاج اور مقدم کے انتظار میں تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

"منو کہاں ہے؟۔۔۔"

ضرغام آتے ہی سب سے پہلے اس کا پوچھتا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"اس کی تھوڑی طبیعت خراب ہے.... سر میں درد تھا تو اپنے کمرے میں ہے آرام کر رہی ہے۔"  
شازیہ بیگم نے جواب دیا تو اس کے ماتھے پر بل پڑے۔

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو پہلے بتانا چاہیے تھا ناما.... میں اسے ڈاکٹر کے پاس لے جاتا۔"  
"میں نے میڈیسن دے دی ہے اب وہ پہلے سے کافی بہتر ہے۔"

شازیہ بیگم نے بتایا۔۔۔ ابھی ضرغام کچھ کہتا پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی۔  
وہ تینوں اپنی بھرپور وجاہت لیے چلے آ رہے تھے۔ تینوں نے سیاہ کرتے پہنے تھے آستینیں کہنیوں تک  
فولڈ کیے سرمئی اجرک میں وہ اندر داخل ہوئے۔ تینوں نے ایک جیسا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔  
مقدم نے منت کی تلاش میں نظر دوڑائی لیکن وہ وہاں ہوتی تو نظر آتی۔۔۔ مقدم جو بہت خوش سا  
اندر داخل ہوا تھا ایک دم اس کا چہرہ مرجھا گیا۔ وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ سب سے ملا اور خاموشی سے  
ضرغام کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔

سکندر صاحب ان سے آفس کے بارے میں بات کرنے لگے۔ کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں  
اسی دوران اسے سیڑھیوں پر قدموں کی آواز سنائی دی اس نے چہرہ اٹھا کے ایک نظر دیکھا پھر وہ نظر  
پلٹنا بھول گئی وہ سب کی موجودگی کو فراموش کیے لگاتار بس اسے دیکھ کے اپنی بے قرار آنکھوں کو  
قرار پہنچا رہا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

وہ سیاہ کرتا شلوار جس پہ ہلکا ہلکا موتیوں سے کام ہوا تھا پہنے، دوپٹہ سر پہ اوڑھے اس کی دھڑکنیں اٹھل پٹھل کر چکی تھی۔ مقدم کی دھڑکنیں کبھی بڑھتی تو کبھی تھمنے لگتیں۔

یارم نے اسے منت کو اتنا مبہوت ہو کے دیکھتا پایا تو اسے کہنی ماری۔۔۔ مقدم جو اسے دیکھنے میں مگن تھا یارم کے کہنی مارنے پہ گڑبڑا گیا اور نظروں کا رخ پھیر گیا۔

منت نے نیچے آ کے سب کو سلام کیا اور داجی کے ساتھ بیٹھ گئی چہرے پر وہی سنجیدگی تھی اور آنکھیں ویسی ہی ویران۔

مقدم کی نظریں بار بار اس کی طرف ہی اٹھ رہیں تھی۔۔۔ منت نے کسی کی نظروں کا ارتکاز خود پہ محسوس کیا تو جھکا ہوا سر اٹھا کے دیکھا۔۔۔ نظر مقدم پہ پڑی جو بہت فرصت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ سیاہ شلوار قمیض میں سرمئی اجرک پہنے وہ بہت زیادہ پیارا لگ رہا تھا۔ منت اس کو خود کو دیکھتا پا کے کنفیوز ہو رہی تھی تو چہرہ جھکا گئی۔

تھوڑی دیر سب خوش گپیوں میں مصروف رہے بالاج اور یارم منت سے بات کرنے لگے جو کچھ سہمی سی تھی وہ لوگ اسے اپنے ساتھ ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہے تھے جب کھانا لگ گیا اور سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔ مقدم کی نظریں وہ کھانے کے دوران بھی لگاتار خود پہ محسوس کر رہی تھی اس کا چہرہ اٹھانا بھی محال تھا لیکن آج شاید مقدم کا نظریں ہٹانے کا کوئی ارادہ ہی نہیں تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

کھانے کے بعد سب چائے پینے میں مصروف ہو گئے ار مغان نے ٹی وی لگا لیا ساتھ میں سب کی باتیں سننے لگا آفس ڈیل کے متعلق باتیں ار مغان کو بور کرتی تھیں۔

"تم سب کا شادی کا کیا ارادہ ہے بچو؟۔"

داجی کے اچانک سوال پہ سب ہی گڑبڑا گئے۔

"یارم اور ضرغام! اکتیس کے ہو گئے ہو تم دونوں.... چالیس کے بعد تم دونوں سے گھوڑی نہیں چڑھا جانا۔"

داجی کے کہنے پہ بالاج اور ار مغان کا زوردار قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"برخوردار آپ قہقہے نہ لگائیں تیس کے ہیں آپ بھی اور آپ سے بھی چالیس کی عمر میں گھوڑی نہیں چڑھا جانا۔"

داجی نے بالاج کو ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتا دیکھ اسے بھی ساتھ ہی گھسیٹا تو اب کی بار سب کے قہقہے گونجے البتہ بالاج کا منہ بن گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

"کر لیں گے داجی۔"

بالاج نے کہا

"کب؟۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

داجی نے پوچھا تو شادی کے ذکر پر ضرغام کی آنکھوں کے سامنے بے ساختہ نور کا چہرہ لہرایا وہ ایک دم گڑبڑا گیا وہ بہت دنوں سے اس کے لئے اپنے دل کی دنیا بدلتی محسوس کر رہا تھا۔

یارم کی آنکھوں کے سامنے لاریب کا چہرہ آیا تو اس کے چہرے پہ بے ساختہ گہری مسکراہٹ آگئی۔

مقدم نے ایک خاموش نظر منت پہ ڈالی جوٹی وی میں مگن تھی اور نظریں جھکا گیا۔

"جب صحیح وقت آئے گا تب کر لیں گے شادی۔"

مقدم نے کہا

"لڑکیاں خود پسند کرنی ہیں یا میں ڈھونڈوں؟"

داجی نے سب سے سوال کیا

"جیسی آپ کی مرضی داجی.... میں تو آپ ہی کے بھروسے ہوں۔"

بالاج نے کہا تو داجی کے ساتھ سب کا قہقہہ چھوٹا۔

"یارم، مقدم اور ضرغام! تم لوگوں کے کیا ارادے ہیں؟... کوئی پسند ہے یا میں دیکھوں؟"

داجی نے پوچھا تو وہ تینوں خاموش ہو گئے تو داجی سمجھ گئے۔۔۔۔ وہ اپنے پوتوں کی رگ رگ سے واقف تھے۔

"یار یہ ابھی بھی کتنا بگڑتا ہے نہ۔"

## Posted On Kitab Nagri

ارمغان کے کہنے پہ منت جو مقدم کی نظروں سے گھبرا کر چہرہ جھکا گئی تھی چہرہ اٹھا کے ٹی وی پر دیکھا تو اس کی آنکھیں پھیل گئی۔

مقدم نے بغور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے اور پھر ایک نظر ٹی وی پر ڈالی تو ٹی وی پر کوئی "شاہ رخ خان" کالیٹیسٹ شو آ رہا تھا۔ منت آنکھیں حیرت سے پھیلانے بنا پلکیں جھپکے اسے دیکھ رہی تھی۔ مقدم نے آہستہ سے اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھے پہلے جو سانس روکے حیرت سے بنا پلکیں جھپکے اسے دیکھ رہی تھی اب مبہوت سی اسے دیکھنے لگی۔

"کتنی عمر ہو گی بھلا اس کی؟" <https://www.kitabnagri.com>

ارمغان نے اچانک سے کسی کو مخاطب کیے بغیر سوال کیا۔

"اٹھاون سال"

منت کے جواب پہ سب نے چونک کے اسے دیکھا جو بہت مبہوت سی سکرین پر موجود اس شخص کو دیکھ رہی تھی

www.kitabnagri.com

"کتنا ہینڈ سم اور فٹ ہے یہ۔"

ارمغان کا کہنا تھا کہ منت کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی وہ مسکراہٹ جسے دیکھنے کے لئے مقدم ہمیشہ انتظار کرتا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

سب نے چونک کے منّت کی مسکراہٹ دیکھی سب بہت حیران ہو گئے اور مقدم سانس روکے، بنا پلکیں جھپکے حیرت سے اس کی ویران آنکھوں میں در آنے والی چمک اور اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ رہا تھا۔ جب جب ار مغان اس کی تعریف کرتا مقدم منّت کا چہرہ دیکھتا جو لگاتار مسکراتے ہوئے اپنے لبوں کو حرکت دیتی اور کچھ بڑبڑاتی۔

مقدم منّت کو مسکراتے دیکھ، بے ساختہ مسکرا دیا آج وہ خوش تھا اس کی خواہش پوری ہوئی تھی آج مقدم خان بہت خوش تھا اسے خود بھی نہیں پتا چلا کہ کب اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ جب منّت کی نظر مقدم پہ پڑی تو وہ ٹھہر گئی۔ اس نے بھی آج پہلی بار اس شخص کو مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کے سرخ عنابی ہونٹ گہرا مسکرا رہے تھے۔ اس کے دونوں گالوں میں جوڈ سپلز بات کرتے ہوئے نمایاں ہوتے تھے اب اور بھی زیادہ گہرے اور خوبصورت لگ رہے تھے۔ منّت کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا اس نے نظروں کا رخ پھیر لیا لیکن مقدم ابھی بھی مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

جب یارم کی نظر مقدم کے مسکراتے چہرے پر پڑی۔۔۔ آج تیرہ سال بعد اس نے اپنے جان سے پیارے بھائی کو مسکراتے دیکھا تھا۔

اچانک ہی سب کی نظر مقدم پہ پڑی جواب چہرہ جھکائے لگاتار مسکرا رہا تھا۔ سب نے حیرانگی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر مقدم کو۔۔۔ سب کو خوشگوار حیرت ہوئی لیکن سب چہرہ موڑ گئے جیسے

## Posted On Kitab Nagri

کچھ دیکھا ہی نہ ہو وہ مقدم سے پوچھ نہیں سکتے تھے ہو سکتا تھا وہ پھر سے سنجیدہ ہو جائے۔ کچھ دیر بعد یارم کی آواز گونجی۔۔۔۔

"کافی رات ہو گئی ہے اب.... داجی ہم چلتے ہیں۔"

یارم نے آج داجی کو زیادہ مخاطب نہیں کیا تھا اور داجی اس کا انداز سمجھ رہے تھے۔ اس نے ایک مہینہ پہلے لاریب کے اور اپنے بارے میں ان سے بات کی تھی لیکن داجی نے اسے صبر کا کہا اور آج خود شادی کا پوچھ کے بھی انھوں نے یارم کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا جس سے یارم کا منہ بن گیا۔

"یارم ابھی منتِ صدمے میں ہے ہم سب کو شش کر رہے ہیں کہ وہ نارمل ہو جائے.... تھوڑا بہتر ہوتی ہے تو میں خود اس سے تمہارے اور لاریب کے بارے میں بات کروں گا اگر وہ راضی ہو گئی تو میں بالکل بھی دیر نہیں لگاؤں گا تم دونوں کو ایک کرنے میں تم صبر رکھو۔"

اسے داجی کی ایک مہینہ پہلے کہی جانے والی بات یاد آئی۔ یارم صبر کے علاوہ اب کچھ نہیں کر سکتا تھا تو خاموش ہو گیا۔ اسے خود بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ ایک اکتیس سالہ مرد ایک بائیس سالہ لڑکی کے لئے اس قدر بے شرمی دکھائے گا کہ خود اپنی شادی کی بات کرے لیکن وہ اب لاریب کے بغیر نہیں رہ پارہا تھا اسے وہ لڑکی جلد سے جلد اپنی دسترس میں چاہیے تھی پر فی الحال وہ صبر کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا تھا تو خاموش ہو گیا۔



# Posted On Kitab Nagri

خان ولا کے مکین واپس جانے کے لیے اپنی گاڑی کی جانب بڑھے۔۔۔۔ مقدم ہمیشہ کی طرح داخلی دروازے پر رکا اور پلٹا تو وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی اس بار منت نے نظریں نہیں ہٹائی ایک لمحے کے لئے دونوں کی نظریں ملی اور منت مسکرا دی۔۔۔۔ مقدم تو نہال ہی ہو گیا اسے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں چاہیے تھا۔

وہ ابھی اس کو دیکھ ہی رہا تھا کہ یارم اور بالاج باتیں کرتے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے باہر لے آئے وہ بلبلا کر رہ گیا پر انھیں کچھ کہا نہیں خاموش رہا۔

"نور آپ کی فیملی میں کون کون ہے؟۔۔۔"

ضرغام نے آج اچانک نور کو کام کرتے دیکھ مخاطب کیا تو وہ پلٹی اور کہنا شروع کیا۔۔۔

"سر میں، بابا اور میری بہن... امی کا انتقال ہو گیا تھا جب میں پانچ سال کی تھی پھر بابا مجھے اور میری بہن کو لے کے لندن چلے گئے ہم لوگ پندرہ سال لندن رہے پھر بابا کو اپنے ملک کی یاد دستانے لگی تو ہم

واپس آگئے اب ہم یہیں رہتے ہیں۔" <https://www.kitabnagri.com>

"ٹھیک ہے۔"

ضرغام نے اس کی ساری بات سنی تو بس اتنا ہی کہا۔

"کیوں سب خیریت ہے سر؟۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

"جی سب خیریت ہے۔"  
ضرغام نے کہا تو نور خاموش ہو گئی۔

-----

لاریب روز رات کو منت کو یاد کرتی تھی آج بھی وہ اسے یاد کر کے آنسو بہا رہی تھی جب اس کے فون پہ آنے والی کال کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔  
اسلام و علیکم!

لاریب کے فون پہ انجان نمبر سے کال آئی تو اس نے فوراً ہی منت کے خیال سے فون اٹھا لیا لیکن دوسری جانب سے خاموشی تھی  
"ہیلو۔۔۔"

لاریب نے کہا لیکن جواب نہ آ رہا۔۔۔۔۔  
یارم آنکھیں بند کیے، اس کی آواز محسوس کر رہا تھا جو بڑھتے دنوں کے ساتھ اس کی جان بنتی جا رہی تھی۔

"کوئی سن رہا ہے؟۔۔۔"

# Posted On Kitab Nagri

لاریب نے کہا تو یارم خاموش رہا اس نے اسے سننے کے لئے ہی تو فون کیا تھا۔ لاریب نے جواب نہ پا کر فون کاٹ دیا۔ وہ جو آنکھیں موندے، سیٹ سے پشت لگائے اس کی آواز محسوس کر رہا تھا اس کی اس حرکت پر شدید بد مزہ ہوا لیکن ابھی وہ اسے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔

مقدم داجی سے آفس کے کام کے سلسلے میں ملنے آیا تھا اسے ضرغام اور داجی سے ایک کلائنٹ کی فائل ڈسکس کرنی تھی۔ جیسے ہی وہ اندر لاونج میں داخل ہوا اس کی نظر لاونج میں موجود شیشے سے باہر نظر آتے لان میں بیٹھے ارمغان اور منت پہ پڑی۔۔۔۔۔ ارمغان کچھ کہہ رہا تھا اور منت کی ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے، گردن پیچھے کو پھینکے لگاتار قہقہے لگا رہی تھی۔

مقدم اسے کھکھلاتا دیکھ ایک دم ساکت ہو گیا پھر ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتا ان دونوں تک آیا۔  
اس کے اچانک آجانے پر منت جو ہستے ہستے آنکھوں میں آجانے والی نمی صاف کر رہی تھی رک کر  
اسے دیکھنے لگی <https://www.kitabnagri.com>

مقدم اسے ہی گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ گلابی ڈریس میں سر پر دوپٹے اوڑھے وہ ہمیشہ کی طرح مقدم کا دل الگ لے پر دھڑکار رہی تھی۔

"ارے مقدم بھائی آپ یہاں.... خیریت؟۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

ارمغان نے پوچھا تو وہ جو منت میں مگن تھا گڑبڑا گیا اور ارمغان کو دیکھا۔۔۔۔۔ منت نے ارمغان کی آواز پر چہرہ جھکا لیا وہ ارمغان کی نظروں سے بچنا چاہتی تھی جو شرارتی نگاہوں سے ایک نظر منت کے جھکے سر کو دیکھتا اور ایک نظر مقدم کو۔

"ہاں وہ داجی سے کچھ امپورٹنٹ فائلز ڈسکس کرنی تھی۔"

مقدم نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"داجی اپنے کمرے میں ہیں آپ وہاں چلے جائیں۔"

ارمغان نے کہا تو وہ جو پھر سے اس کے جھکے سر کو دیکھ رہا تھا مسکراتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا۔  
"اچھا کیا کہہ رہے تھے تم؟۔۔۔۔"

منت نے اس کے جاتے ہی دوبارہ ارمغان کو مخاطب کیا تو وہ پھر سے شروع ہو گیا اور منت پھر سے کھکھلانے لگی۔ تھوڑی دیر بعد جب دونوں تھک گئے تو اٹھ کر اندر چلے گئے۔

منت کو اس گھر میں آئے دو مہینے ہو چکے تھے اور وہ سب کے ساتھ کافی گھل مل گئی تھی پہلے جو منت خاموش رہتی تھی اب وہ ارمغان کے تنگ کرنے پر ضرغام کو بتا کے اسے ڈانٹ پڑواتی تھی اسے یہ سب بہت اچھا لگتا تھا گھر میں سب ہی اس کے آگے پیچھے گھومتے تھے اسے کبھی اتنا پیار نہیں ملا تھا جتنا ان لوگوں نے اس سے کیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ لاونج میں بیٹھی یہی سب سوچ رہی تھی جب داجی، ضرغام، اور مقدم، داجی کے کمرے سے باہر آگئے اور لاونج میں انہی کے پاس بیٹھ گئے۔

ارمغان اور منّت "شاہ رخ خان" کی مووی میں مگن تھے کیونکہ جب منّت بیٹھی ہو اور "شاہ رخ خان" کی مووی آرہی ہو تو چینل تبدیل کرنے پر سخت پابندی تھی چاہے وہ مووی روز ہی کیوں نہ لگتی ہو منّت کی وجہ سے سب کو خوش ہو کر دیکھنی پڑتی تھی۔

وہ تینوں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ مقدم بار بار نظریں اٹھا کے اسے دیکھتا جو مووی میں بالکل مگن تھی اچانک سے سکندر صاحب ہانپتے ہوئے اندر آئے۔۔۔۔۔ ضرغام نے انھیں دیکھا تو فوراً پوچھا "آپ ٹھیک ہیں ڈیڈ؟۔۔۔۔۔"

وہ جو بھاگتے ہوئے آرہے تھے ضرغام کی بات پہ ہاں میں سر ہلایا ان کے چہرے کی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ بہت زیادہ خوش ہیں۔

"کیا ہوا ہے سکندر؟۔۔۔۔۔"

داجی کے سوال پہ وہ فوراً ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور ہاتھ ان کی گود میں رکھ دیئے۔

"داجی پلیز غصہ نہ ہوئیے گا۔"

انھوں نے التجائیہ لہجے میں کہا تو داجی کو کچھ غلط لگا۔

"کیا ہوا ہے؟۔۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

انھوں نے رعب دار آواز میں پوچھا

"داجی وہ.... وہ قاسم آ رہا ہے آپ سے ملنے۔"

سکندر صاحب کا یہ کہنا تھا کہ پہلے داجی کی آنکھیں حیرت سے پھیلی پھر حیرت کی جگہ شدید غصے نے لے لی۔

"خبردار.... اس گستاخ کو منع کر دو.... مجھے اپنی شکل دکھانے کی غلطی بھی نہ کرے۔"

داجی غصے سے دھاڑے [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

"داجی اتنا وقت گزر گیا ہے اب بس جانے دیں معاف کر دیں اسے۔"

سکندر صاحب نے منت بھرے انداز میں کہا

"میں اپنی بیٹی کی موت جانے نہیں دے سکتا سکندر.... تم لوگوں نے ملنا ہے تو ملو پر میں کبھی بھی اس کی شکل نہیں دیکھوں گا۔"

انھوں نے غصے سے کہا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

"یہ قاسم کون ہے؟۔۔۔۔"

منت نے ارمغان کی طرف جھکتے سرگوشی کی تو جواب میں ارمغان نے بھی کندھے اچکا دیے وہ بھی نہیں جانتا تھا انھیں۔

-----



## Posted On Kitab Nagri

"ماضی"

عالم صاحب (داجی) کے تین بچے تھے سکندر، قاسم اور شازمہ۔

شازمہ ان دونوں بھائیوں کی سب سے لاڈلی بہن تھی لیکن قاسم صاحب کی بیوی فرزانہ شروع سے ہی شازمہ کو ناپسند کرتی تھیں ان سے ان کے بھائیوں نے کبھی اتنا پیار نہیں کیا تھا لیکن شازمہ کے بھائی ان پہ جان دیتے تھے یہی چیز انھیں حسد میں مبتلا کر دیتی تھی وہ شازمہ کو بہت زیادہ ناپسند کرنے لگی تھیں۔

سکندر صاحب کے دوست رضوان صاحب کا بچپن سے ہی خان مینشن میں آنا جانا تھا انھوں نے سکول، کالج، یونیورسٹی سب سکندر صاحب کے ساتھ ہی کیا تھا ان دونوں میں بہت گہری دوستی تھی۔ فرزانہ بیگم کی نظر رضوان صاحب پہ تھی وہ گہری سیاہ آنکھوں والے بہت خوبصورت مرد تھے۔ فرزانہ بیگم نے رضوان کو اپنی اداؤں سے بھٹکانے کی کوشش کی لیکن فرزانہ بیگم شادی شدہ تھیں ان کے گھر ایک مہینہ پہلے نور نے جنم لیا تھا جبکہ سکندر صاحب کا بیٹا ضرغام اور رضوان صاحب کا بیٹا یارم دونوں پانچ سال کے تھے بالاج تین سال کا تھا اور مقدم دو سال کا تھا۔

فرزانہ بیگم رضوان صاحب کو چاہنے لگی تھیں انھوں نے رضوان صاحب سے اظہار کیا تو وہ غصے سے آگ بگولہ ہو گئے انھوں نے آسیہ بیگم سے پسند کی شادی کی تھی ان کے تین بچے تھے فرزانہ بیگم کی

## Posted On Kitab Nagri

بات نے اُنھیں بہت غصہ دلایا تھا وہ انکار کر کے چلے گئے فرزانہ بیگم سے رنجٹ ہونا برداشت نہیں ہوا اور انھوں نے بدلے کی ٹھانی۔۔۔

رضوان صاحب نے فرزانہ بیگم کی حرکت کا اگلے دن سکندر صاحب کے آفس میں جا کے انھیں بتایا تو ان دونوں نے گھر جا کر قاسم صاحب کو بتانے کا سوچا اور گھر کی جانب روانہ ہوئے لیکن انھیں دیر ہو گئی تھی وہ دونوں گھر پہنچے تو ان دونوں کے سروں پہ آسمان ٹوٹ پڑا۔۔۔۔۔ صف ماتم بچھا ہوا تھا اور سکندر صاحب کی جان سے عزیز بہن اس دنیا میں نہیں رہی تھی قاسم صاحب ان دونوں کو دروازے پر پتھر بنا کھڑا دیکھ غصے سے ان کی جانب بڑھے اور رضوان صاحب کا گریبان پکڑا۔

"تو نے ہمارے گھر کی عورت پہ نظر ڈالی.... تجھے اپنا سمجھا اور تو نے ہماری ہی پیٹھ پر چھرا گھونپا۔"

قاسم صاحب نے ان کا گریبان پکڑے، جھٹکا دیا اور غصے سے دھاڑے۔۔۔۔۔ رضوان صاحب جو سکتے کی کیفیت میں سب سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے قاسم صاحب کی اس حرکت پہ بھونچکا رہ گئے۔ سکندر صاحب نے غصے اور دکھ کی ملی جلی کیفیت میں رضوان صاحب کا گریبان چھڑوایا اور اُنھیں لیے، آگے بڑھے جہاں شازمہ اس دنیا کو چھوڑ کے جا چکی تھی۔

شازمہ رضوان صاحب کی بھی بہنوں کی طرح تھی وہ سکندر صاحب کا دکھ سمجھ رہے تھے انھوں نے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھے بلک بلک کر روتے سکندر کو حوصلہ دینا چاہا جب ان کی نظر شازمہ کے گلے اور خون سے بھیگتی چادر پر پڑی۔۔۔۔۔ انھیں قاسم کے انداز سے کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

داجی بھی سکتے کی کیفیت میں شازمہ کے قریب بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔ رضوان صاحب نے سکندر صاحب کا کندھا ہلایا انھوں نے چہرہ اٹھا کر رضوان کو دیکھا اور پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا انھیں لگا جیسے کسی نے دھڑا دھڑا ساتوں آسمان ان کے سر پہ دے مارے ہوں ان کی بہن کی موت گردن کٹنے سے ہوئی تھی۔

"یہ.... یہ.... کیسے۔۔۔۔"

انھوں نے اٹکتے ہوئے پوچھا

"میں نے قتل کیا ہے اس کا۔"

قاسم صاحب نے بڑے فخر سے بتایا۔۔۔۔ داجی جو بے جان نگاہوں سے اپنی لاڈلی کو دیکھ رہے تھے قاسم کی اس بات پہ چہرہ اٹھایا۔

"داجی اس نے ہماری عزت کو داغ لگانے کی کوشش کی تھی.... یہ رضوان کے ساتھ غلط تعلقات بنائے ہوئے تھی فرزانہ کو پتہ چلا تو اس نے مجھے بتایا.... اس نے بہت بار اسے اکیلے میں رضوان سے نازیبا باتیں کرتے دیکھا تھا۔"

سکندر صاحب تو یوں ہو گئے جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔۔ رضوان صاحب پھٹی پھٹی نگاہوں سے سارا منظر دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا یہ سب۔۔۔۔ وہ تو شازمہ کو اپنی سگی بہن سے بھی زیادہ پیار کرتے تھے ان پہ ایسا الزام۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"بکو اس بند کرو اپنی قاسم۔۔۔۔"

داجی غصے سے دھاڑے۔

"میں کیوں چپ رہوں.... آپ اس سے پوچھیں نہ.... اس کی وجہ سے ہوا ہے سب۔"

وہ جواباً دھاڑے تو داجی اٹھ کھڑے ہوئے اور زناٹے دار تھپڑ قاسم صاحب کے چہرے پر دے مارا۔

"تم نے میری بیٹی کو قتل کیا۔"

ان کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔

"اپنی اس بدکردار بیوی کے بھڑکانے پہ تم نے میری پاک بیٹی پر اس قدر گھٹیا الزام لگا کر اسے قتل کر

دیا۔"

"داجی۔۔۔۔"

اپنی بیوی کے بارے میں ایسے الفاظ سن قاسم صاحب دھاڑے تو سکندر صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں داجی.... شازمہ اور رضوان بے قصور ہیں.... فرزانہ کی نظر تھی رضوان پہ

لیکن جب رضوان نے اسے بے عزت کیا تو اس نے بدلہ لے لیا.... شازمہ تو شروع سے ہی اسے پسند

نہیں تھی اور اب رضوان سے ریجکٹ ہونا اس کی انا کو گوارا نہ کیا تو ایسا گھٹیا کھیل کھیل.... اور تم نے بس

اپنی بیوی کے بتانے پہ بہن کو قتل کر دیا؟.... کوئی ثبوت کوئی گواہ کچھ بھی نہیں مانگا؟.... قاسم میں نے

تم جیسا ہے وقوف اور بزدل مرد کبھی نہیں دیکھا۔"

## Posted On Kitab Nagri

سکندر صاحب جو غصے سے دھاڑ رہے تھے آخری بات بہت افسوس سے کہی۔  
قاسم صاحب تو بھونچکا رہ گئے۔ انھوں نے فرزانہ بیگم کو دیکھا جو تمسخرانہ مسکراتے ہوئے رضوان صاحب کو دیکھ رہی تھی قاسم صاحب کے اچانک دیکھنے پہ گڑبڑا گئی قاسم صاحب کو شدت سے کچھ غلط لگا۔

"فرزانہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟.... یہ سب جھوٹ ہے نا؟۔۔۔۔"

قاسم صاحب نے بہت برداشت سے یہ سوال کیا تھا انھیں لگا فرزانہ بیگم اثبات میں سر ہلا کر کہیں گی  
"ہاں یہ سب جھوٹ ہے"

لیکن انھوں نے بہت ہٹ دھرمی سے نفی میں سر ہلا دیا۔ قاسم صاحب کی تو حالت خراب ہو گئی وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتے چلے گئے۔

"چلے جاؤ قاسم یہاں سے.... میں تم سے ابھی اسی وقت اپنا ہر رشتہ توڑتا ہوں۔"

عالم صاحب نے کہا تو قاسم صاحب نے حیرانگی کی کیفیت میں انھیں دیکھا

"بابا۔۔۔۔"

"خبردار اگر تم نے اپنی اس غلیظ زبان سے مجھے پکارا ابھی اور اسی وقت اپنی بیوی کو لو اور چلے جاؤ یہاں

سے میں تمہیں اپنی جائیداد سے عاق کرتا ہوں تم سے اپنا ہر رشتہ توڑتا ہوں۔"

انھوں نے قاسم صاحب اور فرزانہ بیگم کو دھکے دے کر گھر سے نکال دیا۔



## Posted On Kitab Nagri

-----

پہلے تو کچھ دن قاسم صاحب فرزانہ بیگم کو لے کر کرائے کے گھر میں رہے اور اپنا بزنس سٹارٹ کیا انھیں بزنس کرنا آتا تھا تو ایک سال کے اندر اندر وہ پھر سے اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئے۔

انھیں گھر سے نکلے ایک سال ہو گیا تھا جب انھیں خبر ملی کہ سکندر صاحب کے ہاں بیٹے نے جنم لیا ہے وہ سکندر صاحب سے ملنے جانا چاہتے تھے لیکن ہمت نہ کر سکے انھوں نے بس نور کی وجہ سے فرزانہ بیگم کو طلاق نہیں دی تھی لیکن وہ انھیں مخاطب نہیں کرتے تھے وہ گھر میں کسی فالتو چیز کی طرح تھیں۔

انھیں اپنے کیے کا احساس ہو گیا تھا اتنا پیار کرنے والا شوہر ان سے چھین گیا تھا انھوں نے بہت بار سب ٹھیک کرنے کی کوشش کی لیکن قاسم صاحب کا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا۔ اپنے شوہر کی توجہ نہ پا کر وہ دن با دن بیمار پڑنے لگی پھر آخر انھیں اپنی بیوی پہ ترس آ گیا اور وہ ان کے ساتھ ٹھیک ہونے لگے۔۔۔۔۔ کچھ عرصے بعد انھیں امتثال کی خوشخبری ملی قاسم صاحب بہت خوش تھے لیکن جیسے ہی امتثال نے اس دنیا میں آنکھیں کھولیں فرزانہ بیگم ابدی نیند سو گئیں یہ دکھ بہت بڑا تھا۔۔۔۔۔ پہلے تو دو سال انھوں نے امتثال کو پالا نور بھی بس سات سال کی تھی پھر انھوں نے اپنا بزنس لندن ٹرانسفر کر لیا اور وہاں چلے گئے وہاں انھوں نے اپنی دونوں بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کی۔۔۔۔۔ لندن میں ہی انھیں رضوان صاحب اور ان کی بیوی کی موت کی خبر ملی تو وہ حیران رہ گئے انھیں بہت افسوس ہوا تھا مقدم پندرہ سال کا تھا جب رضوان صاحب کی موت ہوئی جبکہ بالاج سترہ اور یارم اٹھارہ سال کا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

سکندر صاحب نے ان تینوں کے ساتھ ہی ضرغام اور ارمغان کو اپنی پڑھائی پوری کرنے امریکہ بھیج دیا۔

ضرغام، یارم اور بالاج کا ڈبل ایم اے ختم ہوا تو انھوں نے واپس آکر بزنس سنبھال لیا مقدم کا ڈبل ایم اے مکمل ہوا تو جو بزنس ان کے باپ کے بعد سکندر صاحب نے سنبھالا تھا وہ اب ان تینوں کے پاس تھا ان تینوں نے دن رات محنت کر کے اس کمپنی کو جو ان تینوں کے نام تھی آسمان پہ پہنچا دیا تھا وہ تینوں بہت کامیاب بزنس مین بن گئے تھے۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

ضرغام اور ارمغان بھی واپس آکر سکندر صاحب کا بزنس سنبھالنے لگے تھے۔ ارمغان نے ایم فل کیا تھا اور وہ واپس آگیا تھا ابھی اس کا بزنس کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

جب نور بائیس سال کی ہو گئی تو پندرہ سال بعد قاسم صاحب نے واپس پاکستان کا رخ کیا انھیں اپنی موت سے پہلے اپنے بابا کو منانا تھا۔۔۔ یہاں آکر انھیں ہمت جمع کرتے مزید چار سال لگ گئے۔ انھوں نے سکندر صاحب سے رابطہ کیا نور اب چھبیس جبکہ امتثال اب اکیس سال کی تھی۔

"حال"

سکندر صاحب نے سب کچھ بھلا کر انھیں گھر آنے کا کہا انھیں لگا تھا کہ حاجی اتنے سالوں بعد اپنے بیٹے کا سن کے خوش ہو جائیں گے لیکن حاجی کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا تو وہ سر ہاتھوں میں گرائے صوفے پر بیٹھ گئے۔ ابھی وہ آگے کا سوچ ہی رہے تھے جب فون کی آواز نے سب کو ان کی طرف متوجہ کیا۔

## Posted On Kitab Nagri

اسلام و علیکم!

انہوں نے قاسم کا نمبر دیکھ، سلام کیا لیکن آگے سے جو انہیں خبر سننے کو ملی وہ ان کی جان نکالنے کے لئے کافی تھی۔

"کیا ہوا ہے ڈیڈ؟"

ضرغام نے ان کے چہرے کی اڑی ہوئی رنگت دیکھی تو سوال کیا۔

"میرے بھائی، میرے قاسم کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے.... وہ یہاں آ رہا تھا راستے میں ہی اس کا ایکسیڈینٹ ہو گیا.... ہسپتال لے گئے ہیں۔"

سب ہی ایک دم پریشان ہو گئے تھے۔ سکندر صاحب نے داجی کو بتایا اور سب بڑے ہسپتال کے لئے نکل گئے منت اب اکیلی تھی تو وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

Kitab Nagri

ہسپتال کی راہداریوں سے گزرتے ہوئے سب ہی پریشان تھے مقدم بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ ریسپشن سے کمرہ پوچھ کر سب جلدی جلدی مطلوبہ کمرے تک پہنچے اور دروازہ کھولا اندر قاسم صاحب مشینوں میں جکڑے بستر پہ لیٹے تھے جسم پٹیوں سے بھرا ہوا تھا ان کے پاس دو لڑکیاں کھڑی بہت بری طرح رو رہی تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

دروازہ کھلنے کی آواز پر نور اور امتثال نے دروازے پر دیکھا تو نور ضرغام کو دیکھ کر حیران رہ گئی اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرنے کے بعد سوال کیا

"سر آپ یہاں؟۔۔۔"

اس کے "سر" کہنے پر سکندر صاحب نے ضرغام کو دیکھا

"یہ میری پی اے ہے۔" <https://www.kitabnagri.com>

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

Posted On Kitab Nagri  
knofficial9@gmail.com  
whatsapp \_ 0335 7500595

ضرغام کے جواب پہ انھوں نے نور کو دیکھا اور آگے قاسم کی طرف بڑھ گئے۔ امتثال اور ارمان  
انجان نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے تو کبھی گھر والوں کو۔

"بابا۔۔۔"

قاسم صاحب نے نقاہت بھری آواز میں کہا تو داجی تڑپ اُٹھے۔۔۔۔۔ جتنا بھی غصہ ہوتے آخر قاسم  
صاحب ان کی اولاد تھے جبکہ نور اور امتثال کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا  
"کیا ان کے دادا بھی تھے؟۔۔۔۔"

"بابا۔۔۔۔ مجھے معاف کر۔۔۔۔ کر دیں۔۔۔۔ بابا۔۔۔۔ مجھ سے غلطی۔۔۔۔ ہو گئی تھی۔"

قاسم صاحب کی حالت بہت خراب تھی ان سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔ نور اور امتثال اپنے باپ کی  
حالت دیکھ روئے جا رہی تھیں شازیہ بیگم آگے بڑھی اور انھیں گلے لگا کر تسلی دینے لگیں۔

"آپ سب لوگ باہر چلیں پیشنٹ کی طبیعت بہت خراب ہے زیادہ لوگ ان کے پاس نہیں رک  
سکتے۔"

ڈاکٹر نے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"بابا.... میں چاہتا.... ہوں کہ آپ.... میری نور کو اور.... امتثال کو.... ضرغام اور ار مغان.... کے.... لیے اپنائیں۔"

قاسم صاحب کا سانس اکھڑ رہا تھا انھوں نے مضبوطی سے داجی کے ہاتھ پکڑ کر کہا تو ضرغام نے نور اور ار مغان نے امتثال کو دیکھا۔۔۔۔

ضرغام چہرہ جھکا گیا جبکہ ار مغان تو امتثال کو جانتا بھی نہیں تھا اسے سکندر صاحب نے ہسپتال کے راستے میں ساری کہانی سنائی تھی تو اسے پتہ چلا کہ بستر پہ لیٹا وجود اس کے چچا ہیں۔۔۔۔ دوسری طرف امتثال کا بھی یہی حال تھا اسے تو پتہ ہی آج چل رہا تھا کہ اس کے تایا اور دادا بھی ہیں۔ نور اور امتثال کو ہمیشہ یہی لگتا تھا کہ ان کے باپ کے علاوہ ان کا کوئی رشتہ نہیں ہے پر اب اچانک سے تایا اور دادا کا آنا اور ان کے باپ کا نکاح کا کہنا۔۔۔۔ وہ انھیں جانتیں بھی نہیں تھیں آج ہی ملی تھیں اور آج ہی شادی۔۔۔۔

"لیکن اچانک شادی؟۔۔۔۔"

سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو سکندر صاحب نے ہاں کر دی۔۔۔۔ ار مغان کو اعتراض تھا لیکن ضرغام نے اسے بولنے سے روک دیا اسے امتثال اچھی لگی تھی لیکن اتنی جلدی نکاح۔۔۔۔ پر وہ خاموش ہو گیا جب امتثال کی آواز گونجی۔۔۔۔

"بابا.... میں شادی نہیں کروں گی.... میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی کبھی نہیں۔"

امتثال نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہا تو نور نے اسے تھاما

## Posted On Kitab Nagri

"بیٹا میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے.... اپنے باپ کی آخری خواہش سمجھ کر ہی یہ نکاح کر لو.... میں سکون سے مر سکوں گا.... سب آپ دونوں بہنوں کو بہت خوش رکھیں گے۔"

قاسم صاحب نے نقاہت بھری آواز میں کہا تو ان کے مرنے والی بات پہ سب تڑپ اٹھے۔  
امثال نے ار مغان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اس نے گردن موڑ کر اپنے باپ کو دیکھا اور آہستہ سے اثبات میں سر ہلادیا قاسم صاحب کے چہرے پہ اطمینان پھیل گیا۔

"بابا.... میں ابھی.... اسی وقت.... سادگی سے.... نکاح چاہتا ہوں آپ.... مجھ پہ یہ احسان کر دیں۔"

ان کی آواز سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بہت تکلیف میں ہیں۔

"نکاح خواں کا انتظام کرو مقدم"

داجی کے کہنے پہ مقدم نے نکاح خواں کا انتظام کیا اور یارم اور بالاج کو فون کر کے سب بتا دیا تو وہ بھی نکاح سے پہلے پہنچ گئے۔

www.kitabnagri.com

مقدم نے منت کو فون کیا لیکن اس کا فون بند تھا اس نے دوبارہ کیا لیکن فون بند۔۔۔۔ وہ قدرے پریشان ہو گیا وہ گھرا کیلی تھی وہ فوراً گھر کے لیے نکلنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ سامنے سے نکاح خواں آتے دکھائی دیئے وہ انھیں لیے ہسپتال کے کمرے میں آ گیا۔



## Posted On Kitab Nagri

نکاح خواں کے آتے ہی سب کی موجودگی میں نکاح ہو گیا۔ نکاح کے بعد اچانک سے قاسم صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی سب باہر آگئے ڈاکٹر ان کا چیک اپ کر رہے تھے سب بہت پریشانی سے ٹیہل رہے تھے۔ شازیہ بیگم لگا تار نور اور امتثال کو تسلیاں دے رہی تھیں جب ڈاکٹر باہر آئے

"دیکھیں سر ان کا بچنا ممکن تھا لیکن پھر بھی ہم نے اپنی پوری کوشش کی.... ہمیں کہتے ہوئے دکھ ہے لیکن ہم آپ کے مریض کو بچا نہیں سکے۔"

سب کے سروں پہ آسمان ٹوٹا تھا نور اور امتثال پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھیں ان کا باپ ان سے چھین لیا گیا تھا۔ شازیہ بیگم نے روتے ہوئے انہیں گلے لگا لیا۔

قاسم صاحب کی حالت زیادہ خراب تھی تو انہیں گھر نہیں لے کر جایا جاسکتا تھا انہیں آخری غسل ہسپتال میں ہی دے کر ان کی تدفین کر دی گئی۔

سب لوگ تھکے قدموں سے گھر میں داخل ہوئے تو منت صوفی پر ٹانگیں اوپر کیے مووی دیکھنے میں مصروف تھی۔ اسے صحیح سلامت دیکھ مقدم نے سکون بھرا سانس ہوا کے سپرد کیا وہ اس کے فون بند ہونے پہ پریشان ہو گیا تھا لیکن اسے ٹھیک دیکھ اب پُر سکون ہو گیا تھا۔ انہیں آتا دیکھ منت نے ٹی وی بند کر دیا اور ان کی جانب متوجہ ہوئی

"سب ٹھیک ہے وہاں؟۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

اس نے ایک نظر سب پر ڈالی جو تھکے قدموں سے آکر صوفوں پر براجمان ہو گئے تھے۔  
"چاچو کی ڈیبتہ ہو گئی ہے۔"

ضرغام نے منّت کو بتایا تو اسے بہت افسوس ہوا اس نے ایک نظر ان دو انجان لڑکیوں کو دیکھا اور پھر  
سوالیہ نظروں سے ضرغام کو۔۔۔ وہ اس کا سوال سمجھ گیا تھا تو دھیرے سے بولا۔۔۔

"یہ چاچو کی بیٹیاں ہیں نور اور انتثال۔۔۔ اب سے ہمارے ساتھ ہی رہیں گیں۔"

منّت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"نور، انتثال۔۔۔ آبیٹا میں تم دونوں کو ضرغام اور ارمغان کے کمرے میں لے چلوں آپ دونوں  
تھک گئی ہو گی آرام کر لو۔"

شازیہ بیگم نے کہا تو منّت نے پھر سے ضرغام کو دیکھا

"آپ کے کمرے میں کیوں؟۔۔۔"

"اب یہ ہماری بیویاں ہیں۔۔۔ نور آپ کی ضرغام بھائی کی اور انتثال میری۔"

ارمغان کے جواب پہ منّت کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں جبکہ ارمغان کے "میری" کہنے پہ  
انتثال اور ارمغان کا دل بیک وقت دھڑکا تھا دونوں کی نظریں ملیں انتثال نے فوراً سے نظروں کا رخ  
بدل لیا ارمغان دھیمسا مسکرایا۔۔۔ منّت نے ضرغام اور ارمغان کو دیکھا پھر داجی کو جیسے تصدیق

چاہتی ہوا انھوں نے ہاں میں سر ہلا دیا۔



## Posted On Kitab Nagri

"میرا اس وقت کچھ بھی کہنا تمہارا درد کم نہیں کر سکتا لیکن امتثال.... اللہ کو صبر کرنے والے لوگ بہت پسند ہیں تم صبر کرو چاچو کے لیے دعا کرو انھیں تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے آنسوؤں کی نہیں۔"

ارمغان نے کہتے ہوئے امتثال کو ساتھ لگایا تو وہ جو بے سکون تھی اسے اپنے محرم کی باہوں میں سکون مل گیا اس نے آہستہ سے ارمغان کے سینے پہ سر رکھا اور آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔ کچھ ہی دیر میں ارمغان نے اس کی بھاری ہوتی سانسیں محسوس کیں تو سمجھ گیا کہ وہ سوچکی ہے اسے بستر پر لٹا کر ارمغان باہر آگیا۔

وقت پر لگا کر اڑا اور ایک سال گزر گیا نور اور امتثال گھر میں گھل مل گئی تھیں منت سے بھی ان کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔ جب انھیں منت کے بارے میں معلوم ہوا تو وہ دونوں کافی دکھی ہوئیں تھی پھر ان دونوں کی اس سے دوستی ہو گئی۔

ضرغام نور کے ساتھ اور ارمغان امتثال کے ساتھ خوش تھا انھوں نے اپنی زندگی کی نئی شروعات کر لی تھی اور اب بہت خوشی خوشی زندگی گزار رہے تھے۔

-----

منت کو لاپتہ ہوئے ایک سال ہو گیا تھا اب تک سب سنبھل گئے تھے اسے ڈھونڈنا چھوڑ دیا گیا تھا سب اس کی خیریت کی دعا کرتے تھے لیکن آج لاریب بہت زیادہ اداس تھی اس کی سالگرہ تھی جو اس نے

## Posted On Kitab Nagri

کبھی بھی منّت کے بغیر نہیں منائی تھی آج وہ بہت زیادہ اداس تھی بہت روئی تھی کیونکہ آج ہی کے دن منّت لاپتہ ہوئی تھی لیکن وہ کیا کرتی اسے بس صبر سے کام لینا تھا۔

-----

"منّت آج ناشتے کے لیے بھی نہیں آئی.... ابھی بھی کمرے میں بند ہے.... سب ٹھیک ہے نا؟" شازیہ بیگم نے سب کو باری باری دیکھتے پوچھا۔

منّت، ارمغان نور اور امتثال کے ساتھ ہی ہوتی تھی وہ اب سب سے کافی اٹیچ ہو گئی تھی جب سے وہ نارمل ہوئی تھی سب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ بہت شرارتی ہے ہر وقت گھر میں شور مچا رہتا۔۔۔ داجی کو جو رونق اپنے گھر میں چاہیے تھی ان کے بچے مل کر وہ رونق لگائی رکھتے تھے۔ ارمغان منّت کو تنگ کرتا وہ چڑھتی اور داجی اور ضرغام کو اس کی شکایت کر دیتی وہ دونوں ارمغان کو ڈانٹتے تو اسے مزہ آتا تھا لیکن آج وہ کمرے سے باہر نہیں آئی تھی تو ہر طرف اداسی تھی ارمغان کو تنگ کرنے کے لئے کوئی نہیں مل رہا تھا وہ بھی چپ چاپ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے؟.... آج گھر میں اس قدر خاموشی کیوں؟۔۔۔"

یارم جو آج لاریب کے بارے میں منّت اور داجی سے بات کرنے آیا تھا خاموشی دیکھ کر ٹھٹکا۔۔۔ بالاج اور مقدم بھی اندر داخل ہوئے تو وہ بھی ٹھٹک گئے۔

"خیریت ہے نا؟۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے پوچھا

"ہاں بھائی.... آج میڈم کا صبح سے موڈ خراب ہے.... اتوار ہے آج ہمارا آؤٹنگ اور مووی کا پلان تھا لیکن پتہ نہیں کیا ہوا ہے کمرے سے نکل ہی نہیں رہی۔"

ارمغان نے بتایا تو مقدم پریشان ہوا مقدم نے منت کو فون کیا لیکن فون ہمیشہ کی طرح بند۔۔۔۔۔ مقدم کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگا اس کا فون ہمیشہ ہی بند ہوتا تھا اسے لگا کچھ غلط ہے تو وہ فوراً اوپر کی جانب بھاگا اور دھاڑ سے اس کے کمرے کا دروازہ کھولا۔ وہ جو صوفے کے ساتھ پشت لگائے آنکھیں موندے اداس سی بیٹھی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر اچانک چونکی

"فون کہاں ہے آپ کا؟۔۔۔۔۔"

مقدم اس کے سر پہ پہنچا اور غصے سے بولا

"وہ.... می.... میرے پاس.... ہی ہے۔"

اس نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ سب لوگ اوپر آچکے تھے۔

"کیا ہوا ہے مقدم؟۔۔۔۔۔"

ضرغام نے پوچھا لیکن وہ اس کی جانب متوجہ نہیں تھا منت پہ پھٹ پڑا۔

"آپ کو فون کس لیے دیا تھا کہ ہر وقت بند ہی رکھیں؟.... جب بھی کال کرو فون بند ہوتا ہے یہ کیا

طریقہ ہے۔"



## Posted On Kitab Nagri

وہ بہت غصے میں دھاڑ رہا تھا اور وہ سہمی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی پھر چہرہ جھکا گئی۔ مقدم نے پہلی بار اس انداز میں منت سے بات کی تھی وہ چپ چاپ سر جھکائے آنسو بہاتی رہی اور اس کا غصہ برداشت کرتی رہی۔

اس کے بہتے آنسو دیکھ مقدم رکا پھر گہرا سانس بھر کے رہ گیا وہ اسے رلا چکا تھا اسے خود پہ شدید غصہ آیا۔ اس کے آنسو دیکھ، وہ جو غصے سے دھاڑ رہا تھا ایک دم ٹھنڈا ہو گیا۔ سارا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا تھا اب بس وہ منت کو دیکھے جا رہا تھا اسے خود پہ افسوس ہو رہا تھا جس لڑکی کے آنسو اور اداسی اسے شدید اذیت دیتے تھے آج وہ خود ان آنسوؤں کی وجہ بن گیا تھا۔ مقدم نے آنکھیں بند کر کے کھولیں ان میں شدید کرب تھا۔

"کوئی بات نہیں ابھی فون آن کر لیتی ہے وہ۔"

ضرغام نے مقدم کو آنکھیں دیکھاتے ہوئے منت سے فون کا پوچھا

"دراز میں ہے فون۔"

www.kitabnagri.com

منت نے سسکتے ہوئے کہا

ضرغام نے آگے بڑھ کر فون نکالا اور آن کیا

"ابھی تک لاگ ان ہی نہیں کیا تم نے مٹا اسے۔"

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام نے کہتے ہوئے فون چارج پہ لگایا۔۔۔ سب لوگ غصیلی نظروں سے بس مقدم کو گھورنے میں مصروف تھے اور مقدم بغیر پرواہ کیے، بس اسے دیکھ رہا تھا جو شاید نہیں یقیناً اس سے ناراض ہو چکی تھی۔

منت نے ضرغام کے سامنے اپنی پرانی آئی ڈی لاگ ان کی۔۔۔ اس نے اپنے تمام سوشل میڈیا اکاؤنٹس پرانی آئی ڈی پر ہی لاگ ان کیے تھے لاگ ان ہوتے ہی میسجز ملنے لگے۔  
"سیکریٹ ڈائری" کے نام سے بہت سارے میسجز ہیں مٹو۔"

ضرغام نے حیرانگی سے کہا تو وہ سب کو نظر انداز کرتی جلدی سے فون تھام گئی۔ لاریب کے ہر میسج میں اسے یاد کرنے کا ذکر تھا۔ آج اس کی سا لگرہ تھی جس وجہ سے وہ صبح سے اداس تھی وہ لاگ ان ہوئی اور لاریب آن لائن ہو گئی اس سے پہلے کہ منت آف لائن ہوتی لاریب کا فون آنے لگا۔

لاریب جو صبح سے اداس تھی روئے جا رہی تھی اپنے کمرے میں آگئی جب اچانک دروازے پر گھنٹی بجی۔۔۔ لاریب کا دروازہ کھولنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اچانک اسے گمان گزرا کہ ہو سکتا ہے دروازے پر منت ہو تو وہ جلدی سے باہر کی جانب بڑھی لیکن باہر کوئی بھی نہیں تھا بس ایک پارسل پڑا تھا اس نے ارد گرد دیکھا لیکن کوئی نہیں تھا اس نے پارسل اٹھایا اور اپنے کمرے میں لے آئی اور کھولا اندر اس کی کچھ پسندیدہ کتابیں تھیں اور ساتھ میں ایک کارڈ موجود تھا اس نے وہ کارڈ کھولا تو اندر بہت

## Posted On Kitab Nagri

خوبصورتی سے "ہیپی برتھ ڈے لاریب" لکھا ہوا تھا۔ وہ حیران ہوئی اسے کتابیں پڑھنا پسند تھا یہ بس منت جانتی تھی۔ وہ آبدیدہ ہو گئی اور روز کی طرح منت کا نمبر دیکھا وہ جانتی تھی کہ اس کا فون ٹوٹ چکا ہے لیکن پھر بھی غیر ارادی طور پہ وہ روز منت کا نمبر دیکھتی تھی کہیں نہ کہیں اسے یقین تھا کہ منت ایک دن ضرور اس سے رابطہ کرے گی وہ بھی جانتی تھی کہ یہ ممکن نہیں ہے لیکن پھر بھی انتظار کرتی تھی۔ آج اسے آن لائن دیکھا تو صدمے سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں اس نے جلدی سے فون ملا یا۔

"منٹو اٹھاؤنا کون ہے یہ" سیکرٹ ڈائری؟۔۔۔۔۔"

ضرغام نے کب سے فون آتا دیکھ، منت سے کہا لیکن منت نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کال اٹھانے سے انکار کر دیا ضرغام نے اس کے ہاتھ سے فون لے کر کال اٹھائی اور فون سپیکر پہ ڈال دیا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔" <https://www.kitabnagri.com>

لاریب کی آواز گونجی تو یارم کا دل بہت بری طرح دھڑکا اس نے آج کافی عرصہ بعد اپنی رگ جان کی آواز سنی تھی وہ لڑکی اس کا عشق بنتی جا رہی تھی۔

"ہیلو.... منت؟۔۔۔۔۔"

آواز دوبارہ گونجی تو منت کی ہچکیاں بندھ گئیں ایک سال بعد آج وہ اس کی آواز سن رہی تھی۔۔۔۔۔ لاریب نے روتے ہوئے اسے پکارا تو اس سے جواب ہی نہ دیا گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"منت کچھ بول یار پلیز۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
Fb/Pg/Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

"لا....ریب۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

اس نے اٹکتے ہوئے پکارا اور وہ دونوں پھوٹ پھوٹ کے رونے لگیں۔۔۔ منّت کی حالت دیکھ، سب کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔

"کس سے بات کر رہی ہو؟۔۔۔"

ایزل جو اسے کمرے میں اداس جاتا دیکھ، اسے سمجھانے اس کے پیچھے آئی تھی اسے کسی سے بات کرتے دیکھ، پوچھا

ایزل کی آواز گونجی تو اس نے ہچکیاں لیتے فون اسے تھما دیا  
"منّت۔۔۔"

ایزل کی غصے سے بھرپور آواز گونجی۔

"کہاں ہو تم ٹھیک ہو تم؟.... جہاں بھی ہو فوراً واپس آؤ.... تمہیں اندازہ بھی ہے سب یہاں کس قدر پریشان ہیں تمہارے لیے؟۔۔۔"

منّت جو لاریب کی واضح ہچکیاں سنتے رو رہی تھی ایزل کے بغیر سانس لیے، کیے جانے والے سوالات پہ مسکرا دی لیکن پریشان والی بات سن فوراً اس کا چہرہ سیاٹ ہوا اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے۔

"واقعی سب پریشان ہیں؟۔۔۔"

منّت کی جذبات سے عاری آواز سنائی دی۔

## Posted On Kitab Nagri

"ماما کی طبیعت نہیں ٹھیک منّت! وہ تمہیں یاد کر کے روتی رہتی ہیں.... تم واپس آ جاؤ۔"

ایزل نے منت بھرے لہجے میں کہا

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے میں کبھی بھی اس گھر واپس نہیں جانے والی۔"

منّت کے کہنے پہ ایزل نے گھر اسانس لیا پھر کہنا شروع کیا

"یار تم اس گھر نہ جانا یہاں آ جاؤ۔"

ایزل کے کہنے پہ سب کے چہروں پر سایہ سا لہرایا کہ کہیں منّت لاریب کی وجہ سے واپس جانے کا سوچ ہی نہ لے

"ایزل آپ کی کون کتنا پریشان ہے میں اچھے سے جانتی ہوں.... میری فی الحال لاریب سے بات کرواؤ۔"

"تم دونوں بات کرو میں ماما کو بتاتی ہوں کہ تمہارا فون آیا ہے"

ایزل نے فون لاریب کو تھماتے ہوئے کہا اور قدم لاؤنچ کی جانب بڑھائے لیکن منّت کی سپاٹ آواز

سن کر ٹھٹک کر رکی

"نہیں بالکل نہیں۔"

منّت جلدی سے بولی

"کیوں یار؟۔۔۔۔"

لاریب کی آواز گونجی



## Posted On Kitab Nagri

"میں نے بس تجھ سے بات کرنی ہے اور کسی سے بھی نہیں.... تو کسی کو نہیں بتائے گی کہ میرا فون آیا تھا ورنہ میں قسم سے دوبارہ تجھے بھی فون نہیں کرنا۔"

اس کا کہنا تھا کہ لاریب نے فوراً ایزل کو روک دیا۔

"منّت کہاں ہے تو یار؟۔۔۔"

لاریب نے روتے ہوئے کہا

"میں جہاں بھی ہوں بالکل ٹھیک ہوں سب کیسے ہیں؟"

منّت نے پوچھا

"کیسے ہو سکتے ہیں؟.... ماما پاپا پریشان ہیں کہ پتہ نہیں تو کہاں ہے.... ممانی نے کہا ہے کہ تو بھاگ گئی

ہے اب تو یا سر بھائی کو بھی یقین آنے لگا ہے ممانی کی بات پر۔"

"بھائی کو چھوڑ تو بتا تجھے کیا لگتا ہے؟۔۔۔"

منّت نے لاریب سے پوچھا

"مجھے پتہ ہے ممانی ماموں نے کچھ کیا ہے.... تو بھاگی نہیں ہے بات کچھ اور ہے۔"

منّت کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

"تو صبر رکھ میں تجھے سب کچھ تفصیل سے بتاؤں گی ابھی میں فون رکھ رہی ہوں جب فارغ ہوئی تب

بات کریں گے اور کسی کو بھی پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ تیرا مجھ سے رابطہ ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے لاریب کو کہا، ایزل سے علیانہ کا پوچھا، لاریب کو برتھ ڈے وش کیا اور فون کاٹ دیا۔  
سب لوگ بیٹھے اس کی لاریب سے ہونے والی گفتگو سن رہے تھے آج ان کی مٹو بہت خوش تھی فون  
کال کاٹتے ہوئے بھی اس کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی اور یارم بھی دوسری طرف لاریب کی آواز سے  
اس کا مسکراہٹ محسوس کر سکتا تھا۔

-----

"میڈم اب آپ خوش ہو گئی ہیں تو آجائیں نیچے مہربانی ہوگی.... میں بہت بور ہو رہا ہوں۔"

ارمغان نے کہا تو وہ جو اثبات میں سر ہلا کر اٹھ گئی تھی یارم کے کہنے پہ دوبارہ بیٹھ گئی۔

"منّت مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" <https://www.kitabnagri.com>

سب ہی منّت کے کمرے میں موجود تھے سب نے ایک نظر یارم اور منّت کو دیکھا اور متوجہ ہو گئے۔

منّت نے یارم کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔ یارم چند لمحے اسے خاموشی سے دیکھتا رہا جیسے الفاظ

ڈھونڈ رہا ہو پھر دھیرے سے کہنا شروع کیا۔۔۔۔۔

"منّت جب مقدم نے آپ کے ماضی کے بارے میں پتہ کروایا تھا تو ہمیں کچھ تصویریں ملیں تھی ان

تصویروں میں میں نے لاریب کو دیکھا.... مجھے وہ پسند ہے میں آپ کی بہن سے شادی کا خواہشمند

ہوں۔"

منّت کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

## Posted On Kitab Nagri

"کونسی تصویر؟۔۔۔۔"

منت نے طویل خاموشی کے بعد بس یہ پوچھا تو یارم نے اپنے والٹ میں سے تصویر نکال کے منت کی جانب بڑھادی جسے اس نے جلدی سے تھام لیا۔۔۔۔ کچھ لمحے تصویر کو دیکھنے کے بعد منت نے یارم کو دیکھا اور جانچتی نگاہوں سے اس کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیا یارم ایک دم کنفیوز ہو گیا اتنا زور تو وہ اپنی بزنس ڈیلز کے ٹائم بھی نہیں ہوتا تھا جتنا اس وقت منت کی آنکھوں سے ہو رہا تھا۔۔۔۔ سب ان دونوں کو بغور دیکھ رہے تھے۔

"یارم بھائی چل کر دیکھائیں۔"

منت کی آواز اور مطالبے پر سب نے چونک کر اسے دیکھا پھر چہرہ جھکا کر مسکراہٹ دبائی

"کیا؟۔۔۔۔"

یارم نے حیرت سے پوچھا

"ارے آپ نے میری بہن سے شادی کرنی ہے نا میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ آپ اس کے لحاظ سے ٹھیک ہیں یا نہیں اس کے ساتھ چلتے ہوئے کیسے لگیں گے اسی لیے چلیں جلدی سے چل کے دیکھائیں۔"

اس کے لہجے کی شرارت سب لوگ سمجھ رہے تھے۔

"یار ایک سال سے تمہارے سامنے چل ہی رہا ہوں۔"

یارم نے بے بسی سے کہا

## Posted On Kitab Nagri

"آپ نے لاریب سے شادی کرنی ہے یا نہیں؟.... اگر کرنی ہے تو چلیں چپ چاپ اٹھیں اور مجھے چل کر دیکھائیں۔"

یارم بغیر کچھ کہے اس کے سامنے چلنے لگا تو سب کے قہقہے گونجے۔

"آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟۔۔۔"

دوسرا سوال آیا

"ہاں جی آتا ہے"

"کیا واقعی؟۔۔۔"

منت نے حیرت سے پوچھا

"ہاں جی آتا ہے۔"

"آپ خوش رکھو گے اسے؟۔۔۔"

اس نے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ کے یارم سے پوچھا۔

"آپ کو کوئی شک ہے؟۔۔۔"

یارم نے سکون سے جواب دیا تو منت مسکرا دی۔

"چلو پھر میری طرف سے تو رشتہ پکا ہے باقی آپ پھپھو سے بات کر لو۔"

وہ جو خوش ہو گیا تھا ایک دم چونکا

## Posted On Kitab Nagri

"کیا مطلب ہے پھوپھو سے بات کر لو؟.... رشتہ تو تم کرواؤ گی نہ۔"  
"میں کیا آپ کو رشتہ کروانے والی خالہ لگتی ہوں؟"

اس نے بھنویں اچکا کے پوچھا

کمرے میں سب کی دبی دبی ہنسی گونجی یارم نے کھا جانے والی نگاہوں سے سب کو دیکھا۔  
"دیکھیں یارم بھائی.... اس کی فیملی سے بات آپ کو داجی کے ذریعے کرنی چاہیے کیوں کہ میں اب اچانک گئی نا تو مجھے تو پھوپھو سے بہت ڈانٹ پڑنی ہے کہ ایک سال بعد واپس آرہی ہے وغیرہ وغیرہ اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے شیر کے منہ میں گردن رکھنے کا تو داجی کو بھیجو آپ کا رشتہ لے جائیں۔"  
یارم نے مظلومیت کی انتہا کرتے ہوئے داجی کو دیکھا تو داجی کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔  
"اچھا اچھا بھئی اب ایسا چہرہ نہ بناؤ.... لے کر جاتے ہیں لاریب کے لئے تمہارا رشتہ۔"  
سب نے مسکرا کر داجی اور یارم کو دیکھا یارم کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ اٹھ کر ناچنے لگ جائے اسے  
ایک سال بعد امید نظر آئی تھی کہ وہ اپنی لاریب کو پا لے گا۔

-----

اتوار کا دن تھا اور تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں آخر خان ولا کے پہلے مکیں کی شادی تھی۔  
سب اپنے کام نپٹا کر اب جانے کے لئے تیار تھے۔۔۔۔ داجی، یارم، بالاج، مقدم، سکندر صاحب اور  
شازیہ بیگم، یارم کے رشتے کے لیے جا رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"اگر میرے آنے تک تم پانچوں نے گھر کی حالت خراب کی تو میں نے آتے ہی تم سب کو گھر بدر کر دینا ہے۔"

شازیہ بیگم نے تنبیہی نگاہوں سے سب کو گھورتے ہوئے دھمکی دی۔۔۔۔۔ ار مغان اور منّت نے تو فوراً ہی ان کی دھمکی ہو ا میں اڑادی البتہ ضرغام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ضرغام ان کے ساتھ بچے نہ بننا.... دھیان رکھنا.... میں اپنا گھر جیسا چھوڑ کے جارہی ہوں مجھے ویسا ہی چاہیے۔"

سب جانے کے لئے تیار تھے لیکن ان پانچوں کو دھمکی دی جارہی تھی کہ وہ گھر کی حالت خراب نہ کریں۔۔۔۔۔ شازیہ بیگم کو پتہ تھا کہ اس دھمکی کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہونا لیکن ہر بار وہ دھمکی دے کے ہی جاتیں تھی اور گھر آ کے سر پکڑ کے بیٹھ جاتیں تھی۔

"ماما آپ بے فکر ہو کر جائیں آپ کا گھر آپ کو ایسے ہی ملے گا۔"

ار مغان اور منّت کو ہنستے دیکھ ضرغام نے انہیں آنکھیں دکھائیں اور شازیہ بیگم کو تسلی دی پھر سب لوگ گھر سے روانہ ہو گئے۔

"لیٹس پارٹی گایز۔۔۔۔۔"

ار مغان نے صوفے پہ چڑھ کے ہاتھ ہوا میں بلند کر کے کہا تو سب نے اس کی تائید میں ہاتھ ہوا میں لہرایا۔



## Posted On Kitab Nagri

"اب کچھ یوں ہے کہ آپ لوگ یہاں بیٹھ کے مووی سوچیں ہم لوگ نوڈلز اور برگرز بنا کے لاتے ہیں۔"

منت کے کہنے پہ ضرغام اور امتثال مووی سوچنے لگے منت، ارمغان اور نور کچن کی طرف چل دیئے۔

اسلام و علیکم!

داجی نے نرمی سے سلام کیا تو سامنے کھڑے شخص نے جواب میں سر ہلایا  
"میں عالم خان ہوں.... آپ سے ضروری بات کرنی تھی آپ کی اجازت ہو تو ہم اندر آجائیں زین صاحب؟۔"

زین صاحب انھیں انجان نظروں سے دیکھ رہے تھے اپنا نام سن ٹھٹکے پھر انھیں لیے ڈرائنگ روم میں آگئے۔

"جی کہیے"

زین صاحب نے اپنی نشست سنبھالتے کہا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

"زین صاحب میں آپ کی بیٹی لاریب کے رشتے کے سلسلے میں آیا ہوں.... میں نے بچی کو دیکھا تھا تو مجھے وہ پیاری لگی میں نے پتا کروایا سب تو مجھے پتہ چلا کہ آپ اس کے والد ہیں.... میں آپ سے اپنے پوتے یارم کے لیے"

ساتھ ہی یارم کی طرف اشارہ کیا

"آپ کی بیٹی لاریب کو مانگتا ہوں.... بچہ آپ کے سامنے ہے آپ تسلی کر لیں.... کچھ پتا کروانا ہے تو وہ بھی کروالیں ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

زین صاحب نے ایک نظریارم کو دیکھا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔  
"کہیں یہ ہمیں مار کر تو نہیں بھیجیں گے نہ؟"

بالاج نے کہا تو مقدم اور یارم نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا جبکہ سکندر صاحب اور شازیہ بیگم کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی داجی بھی قدرے پریشان ہو گئے تھے۔  
زین صاحب باہر آئے تو نگین بیگم، لاریب، ایزل، یاسر، مرتسم، عنایہ سب ساتھ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے انھیں آتا دیکھ کے خاموش ہو گئے۔

"لاریب کا رشتہ آیا ہے"

زین صاحب نے کہا تو نگین بیگم کے ساتھ باقی سب بھی چونک گئے  
"یوں اچانک؟.... کون ہے؟۔"

نگین بیگم نے کہا تو زین صاحب نے انھیں سب بتا دیا۔ یاسر، مرتسم، عنایہ، نگین بیگم سب ڈرائنگ روم کی طرف چل پڑے۔

"میرا رشتہ آیا ہے یار۔"

لاریب نے سب سے پہلا میسج منّت کو کیا۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

منت جو "شاہ رخ خان" کی "ڈنکی" مووی بہت بار دیکھنے کے باوجود اب پھر سے دیکھنے میں مگن تھی موبائل کی آواز پہ چونک گئی۔ لاریب کا میسج دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اور فون رکھ کر دوبارہ مووی کی جانب متوجہ ہو گئی وہ لاریب کو کچھ بھی نہیں بتانا چاہتی تھی۔ باقی سب اپنے کھانے کے ساتھ بھرپور انصاف کر رہے تھے۔

"یہ میرا برگر ہے ضرغام..... آپ اپنا کھا چکے ہیں۔"

نور نے کہا تو سب مسکرائے

"کوئی بات نہیں میری جان آپ بھی میری ہی ہیں تو آپ کا سب کچھ میرا ہے۔"

ضرغام نے کہا تو نور دانت پیس کر رہ گئی۔

"نور آپ کی کو شروع سے ہی عادت ہے وہ اپنا کھانا شیئر نہیں کرتیں۔"

امتیال نے کافی کا گھونٹ لیتے کہا تو ارمغان نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا وہ مسکرا دی اس ایک سال میں وہ لڑکی ارمغان سکندر خان کی جان بن گئی تھی۔

سب جب ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے تو اتنے وجیہہ مردوں کو دیکھ، شازیہ بیگم نے زین صاحب کی جانب دیکھا انھوں نے سب کو متعارف کروایا اور یارم کا بتایا نگین بیگم کو یارم پہلی ہی نظر میں پسند آگیا تھا انھوں نے سوال کیا

## Posted On Kitab Nagri

"کیا کرتے ہو آپ بیٹا؟"

ان کے سوال پہ یارم کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ نمودار ہوئی  
"بز نس"

یارم کے جواب پہ یاسر نے اب کی بار دلچسپی ظاہر کی  
"کیسا بز نس؟"

"ملٹی پل بز نس ہیں ہم تینوں بھائیوں کے۔"

یارم نے اطمینان سے یاسر کے سوال کا جواب دیا ساتھ بالاج اور مقدم کی طرف اشارہ کیا۔  
"یہ آپ کے ماما بابا ہیں نہ؟"

زین صاحب نے سکندر صاحب اور شازیہ بیگم کی طرف اشارہ کر کے پوچھا تو سب کے چہروں پر  
مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"یہ سکندر انکل ہیں بابا کے دوست.... ہمارے بابا کے جیسے ہی ہیں اور یہ شازیہ آنٹی ہیں ہماری ماما کے  
جیسی ہی ہیں یہ بھی۔"

اب کی بار مقدم نے گفتگو میں حصہ لیا اور بہت اپنایت سے کہا۔۔۔ شازیہ بیگم محبت سے مسکرائیں۔  
"تو پھر آپ کے ماما بابا؟"

زین صاحب نے پوچھنا چاہا تو سب کے چہروں سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"ان کی ڈیٹھ ہو گئی ہے.... جب ہم چھوٹے تھے تب ہی وہ اس دنیا سے چلے گئے تھے۔"

بالاج نے جواب دیا تو سب کو ہی افسوس ہوا تھا۔

"کیسے؟۔۔۔"

یاسر نے سوال کیا

"پلین کریش"

جواب مقدم کی طرف سے ملا۔

"یہ تین بھائی ہیں، یارم، بالاج اور مقدم۔۔۔ رضوان میرے بیٹے سکندر"

ساتھ ہی پاس بیٹھے سکندر صاحب کی طرف اشارہ کیا

"کا بہت اچھا دوست تھا دونوں نے بچپن ساتھ گزارا تھا پھر ایک دن اپنی بہن سے ملنے جانے کے لیے

امریکہ کی فلائیٹ میں بیٹھے تو پہنچنے سے پہلے ہی جہاز تباہ ہو گیا اور ان کی اور آسیہ بیگم (رضوان صاحب

کی بیوی) کی موت ہو گئی.... اب بس یہ تین بھائی ہیں یارم اکتیس سال کا ہے، بالاج تیس اور مقدم

اٹھائیس سال کا ہے اور یہ تینوں رضوان کے بزنس کو بہت اچھے سے ڈیل کر رہے ہیں آپ کی بیٹی بہت

خوش رہے گی۔"

داجی نے سب بتایا تو زین صاحب پُر سکون ہوئے۔۔۔۔۔ ننگین بیگم تو راضی تھیں پھر بھی زین صاحب

نے سوچ کر بتانے کا کہا تو داجی اٹھ کھڑے ہوئے اور واپس جانے کے لیے اجازت چاہی۔



## Posted On Kitab Nagri

جب وہ سب ڈرائنگ روم سے باہر نکلے تو لاریب جو ٹینشن میں اپنے دھیان کمرے سے باہر نکل گئی تھی اور سب کے باہر آنے کے انتظار میں چکر کاٹ رہی تھی یارم کی اچانک اس پہ نظر پڑی دونوں کی نظریں ملی اور یارم رضوان خان کی دنیا بس وہیں ٹھہر گئی۔۔۔ اس نے بہت خوبصورت لڑکیاں دیکھی تھیں لیکن اس لڑکی نے صرف ایک تصویر سے اس کا قرار لُٹ لیا تھا۔

"غور تھا خود پہ کہ عشق نہیں ہوا کسی سے <https://www.kitabnagri.com>

وہ نظر کیا ملی اس نظر سے سارا غور چور چور ہو گیا"

لاریب بھی یارم کو دیکھ کر ٹھہر گئی تھی اس نے اتنے وجیہہ مرد بس ناول میں پڑھے تھے لیکن آج جب حقیقت میں دیکھا تو اس کے دل کی دھڑکنیں بہت تیز رفتار سے چلنے لگیں تھیں۔

بالاج نے لاریب کو دیکھا تو آگے بڑھ کر اس کے سر پہ پیار دیا اور باہر نکل گیا۔۔۔ یارم جو اس کے چہرے کے نقوش میں بری طرح سے کھویا ہوا تھا مقدم کے کندھے پر ہاتھ رکھنے سے اس کی جانب متوجہ ہوا۔

داجی زین صاحب سے مل کر انھیں اپنے گھر کا پتہ بتا رہے تھے تاکہ وہ کوئی تفتیش وغیرہ کروانی ہو تو کروالیں۔ شازیہ بیگم لاریب کی طرف بڑھیں اور اسے محبت سے گلے لگایا سکندر صاحب نے لاریب کے سر پہ پیار دیا اور وہ دونوں بھی باہر کی جانب بڑھ گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے مقدم کو دیکھا وہ اسے شرارتی نظروں سے دیکھ رہا تھا یارم کو خوشگوار حیرت ہوئی۔  
"کہو تو ابھی ساتھ لے چلیں؟"

مقدم نے شرارت سے کہا تو یارم نے اسے مصنوعی خفگی سے گھورا۔۔۔ وہ مسکرایا اور لاریب کو دیکھا  
جو بالکل منت کے جیسی دکھتی تھی وہ اسے دیکھ، مسکرا دیا پھر یارم کو لے کر باہر نکل گیا۔

لاریب نے یارم کو باہر نکلتے دیکھا اور پھر نگین بیگم کو دیکھا

"یہ ہی تھا جس کے لئے تمہارا رشتہ آیا ہے۔"

اتنا کہتے وہ کمرے میں داخل ہو گئیں ایزل کو تصویر دکھانے کے لئے جو داہی انھیں دے کر گئے تھے  
البتہ باہر کھڑی لاریب کے چہرے کو ایک خوبصورت مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

"یہ ہے لڑکا"

لاریب نے ان کے جانے کے بعد نگین بیگم سے یارم کی تصویر لی اور قدرے چھپ کے اپنے فون میں  
کلک کی اور منت کو بھیج دی۔

www.kitabnagri.com

-----  
"کیسا رہا ایکسپرنس؟۔۔۔"

منت نے سب کو آتے دیکھا تو پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

"بہت اچھا.... مجھے لگتا ہے ان کی ہاں ہے بس وہ ایک بار اپنی تسلی کے لئے سب پتہ کروانا چاہتے ہیں۔"

مقدم نے منّت کو جواب دیا اور پاس ہی صوفے پہ جگہ سنبھالی۔ منّت نے اسے انکسور کیا جو کہ مقدم نے بخوبی نوٹ کیا وہ جانتا تھا کہ وہ ناراض ہے۔

منّت نے یارم کو دیکھا جو قدرے مطمئن لگ رہا تھا اچانک موبائل کی میسج ٹیون پر منّت فون کی طرف متوجہ ہوئی تو لاریب کا یارم کی تصویر کے ساتھ بھیجا میسج دیکھ مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"واہ یار یہ تو بہت اچھا ہے.... کیا کہا گھر والوں نے انھیں کیسا لگا ہے؟.... تو بتاتے کیسا لگا ہے؟۔"

منّت نے انجان بنتے پوچھا۔ <https://www.kitabnagri.com>

"یار سب کو ہی اچھا لگا ہے بس اب پاپا کہہ رہے ہیں بیٹی کا معاملہ ہے تو تھوڑا پتہ کروالیں اگر سب صحیح نکلا تو ہاں کر دیں گے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"یہ تو اچھی بات ہے۔"

منّت نے کہا اور موبائل رکھ کر سب کی جانب متوجہ ہوئی

"مبارک ہو یارم بھائی سب کی ہاں ہی ہے۔"

یارم تو پہلے ہی لاریب کو دیکھنے کے بعد خوشی سے پھولے نہیں سمارتا تھا اس بات پر مزید کھل اٹھا

"آپ تیار رہو کبھی بھی آپ کو فون آجانا ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

منت نے پُر جوش ہو کر کہا تو یارم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا آج اس کے چہرے سے مسکراہٹ جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

-----

"ہاےےے.... میرے اللہ.... یہ کیا حال کر دیا میرے کچن کا۔۔۔"

شازیہ بیگم جو سب کے لیے چائے کا انتظام کرنے کچن میں گئی تھیں وہاں کی حالت دیکھ بھونچکارہ گئیں۔۔۔ کھائی ہوئی چیزوں کے ریپر فرش پر گرے ہوئے تھے، میٹونیز کھولا پڑا تھا، کیچپ جلدی جلدی میں شیلف پہ گرا دی گئی تھی اور انڈوں کے چھلکے فرش پہ پڑے تھے۔۔۔ کچن کی یہ حالت دیکھ وہ آگ بگولہ ہوتیں باہر آئی

"کس نے کیا ہے یہ؟۔۔۔"

سب نے مل کر منت کی طرف انگلی اٹھادی جو ارد گرد کی حالت بھلائے بڑے مزے سے اپنے برگر کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔۔۔ خاموشی پہ جب اس نے سر اٹھایا تو اپنی طرف ساری انگلیاں دیکھ، بھونچکارہ گئی اور فوراً شازیہ بیگم کو دیکھا جو سب کو گھور رہیں تھی۔

"مام.... آپ کو لگتا ہے میں ایسا کر سکتی ہوں؟۔۔۔"

منت نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے کہا تو مقدم کے چہرے پر ایک گہری خوبصورت مسکراہٹ بکھری باقی سب نے بھی چہرہ جھکا کر اپنی ہنسی دبانی چاہی۔

## Posted On Kitab Nagri

"جی بالکل.... مجھے لگتا نہیں یقین ہے کہ یہ میری ہی اولاد نے کیا ہے اور یہ معصوم چہرہ نابناؤ شیطان کی نانی ہو تم۔"

انہوں نے مصنوعی خفگی سے کہا تو مقدم چہرہ جھکائے گہرا مسکرایا۔۔۔۔۔ منت کا منہ بن گیا پھر ایک دم جوش سے بولی

"مام میں نے نہیں کیا ار مغان نے بھی ساتھ میں کیا تھا۔"

اس نے معصوم صورت بنا کر ان سے کہا۔ شازیہ بیگم جو غصے سے سب کو گھور رہی تھیں ار مغان کی طرف چیل پھینکی وہ ہڑبڑا کر صوفے سے اٹھا

"ماما سب کی غلطی ہے میں نے اکیلے نے نہیں کیا"

"میں تم لوگوں کو کیا کہہ کے گئی تھی کہ گھر گندہ کرنا.... کچن دیکھو لگ رہا ہے جیسے بھوت ناچے ہوں۔" <https://www.kitabnagri.com>

"ہاں تو یہ تین بھوت ناچے ہی ہیں۔"

www.kitabnagri.com

ضرغام نے منت نور اور ار مغان کی طرف اشارہ کیا تو تینوں نے خفا نگاہوں سے اسے دیکھا۔ ضرغام نے کندھے اچکا دیئے۔

"اب تم پانچوں اٹھو اور سارا سارا کچن صاف کرو ابھی۔"

## Posted On Kitab Nagri

ان کا کہنا تھا کہ ان پانچوں کے منہ بن گئے لیکن انکار کر کے اپنی دُرگت نہیں بنوانی تھی تو چپ چاپ کچن کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔ سب لوگوں کے کب سے رکے قہقہے گونجے تو ان پانچوں نے کچن کی جانب جاتے مڑ کے خفگی بھری نظروں سے سب کو دیکھا اور کچن میں داخل ہو گئے۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ وہ پانچوں ساتھ ساتھ کچن صاف کر رہے تھے اور ساتھ ایک دوسرے کو قصور وار ٹھہرا رہے تھے اور باقی سب باہر بیٹھے ان کی آوازیں سن محفوظ ہو رہے تھے۔

کچن صاف ہوا تو سب ہی اپنی حالت سنوارنے اپنے کمروں میں چلے گئے شازیہ بیگم نے چائے کا انتظام کیا تو سب فریش ہو کر آگئے سب نے خوش گپیاں کرتے چائے پی اور اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے۔

یارم، بالاج اور مقدم بھی خان ولا کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔ مقدم دروازے پر رکا اور پلٹ کر دیکھا لیکن وہ اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

"شاید زیادہ ہی ناراض ہیں مجھے دیکھا بھی نہیں آج.... کوئی بات نہیں میں منالوں گا۔"

مقدم بڑبڑایا پھر سر جھٹکا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

-----

یاسر یارم کے بارے میں سب پتہ کروا چکا تھا اور مطمئن بھی ہو گیا تھا تو انھوں نے ہاں کرنے کا فیصلہ کیا۔



## Posted On Kitab Nagri

ایک ہفتے بعد داجی کو ان کی کال موصول ہوئی انھوں نے ہاں کر دی تھی داجی چاہتے تھے کہ کوئی بھی فضول رسم سے اچھا ہے منگنی ہو جائے اور منگنی کے ساتھ نکاح۔۔۔۔

خان مینشن کے مکین تو ان کا گھر وغیرہ اور بچی دیکھ چکے تھے اس لیے داجی نے بات وغیرہ پکی کرنے اور نکاح کی تاریخ فائنل کرنے کے لیے ان سب کو ڈنر پر مدعو کر لیا۔ ان کا فون بند ہوتے ہی داجی نے یارم اور باقی سب کو یہ خوشخبری سنائی اور ڈنر کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔۔۔۔ منّت ار مغان کے ساتھ باہر گئی تھی تو وہ اس سب سے بالکل انجان تھی۔

منّت اور ار مغان اکثر بائیک یا کار ریسنگ کے لیے چلے جاتے تھے ار مغان نے اسے اچھا خاصہ ٹرین کر دیا تھا اب بھی دونوں وہیں گئے ہوئے تھے۔۔۔۔ شام سے پہلے ان کا واپس آنا ناممکن تھا۔

ڈنر پہ نگین بیگم، زین صاحب، ایزل، عمار (ایزل کا شوہر) یاسر، مرتسم اور عنایہ آئے تھے علیانہ ایزل کی گود میں تھی۔

www.kitabnagri.com

سب نے ان کا بہت خوش دلی سے استقبال کیا اور انھیں لے کے لاونج میں آگئے۔

شازیہ بیگم کے کہنے پہ سب ہی باری باری منّت اور ار مغان کو فون کر رہے تھے لیکن مقدم چاہتا تھا کہ وہ ان کے جانے کے بعد ہی آئے کیونکہ پتہ نہیں تھا وہ کیسا ردِ عمل دیتی ہیں اگر وہ غصہ ہو گئیں تو؟۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

ابھی مقدم اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب پورچ میں گاڑیاں رکنے کی آواز آئی اور پھر قہقہے گونجے۔۔۔۔۔ لاونج سے پورچ نظر آتا تھا لیکن باہر سے اندر لاونج نظر نہیں آتا تھا۔

ارمغان اور منت ہنستے ہوئے آرہے تھے منت بار بار اسے اس کے ہار جانے پر چڑھا رہی تھی اور وہ جو اسے خوش کرنے کے لیے خود اپنی مرضی سے ہار تھا چڑھنے کی بھرپور ایکٹنگ کر رہا تھا۔

اچانک منت کو دیکھ، سب لوگ ہی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔ سب پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے اندر آتا دیکھ رہے تھے۔

ارمغان اور منت جب اندر داخل ہوئے تو غیر معمولی خاموشی محسوس کی اور لاونج میں چلے آئے لیکن لاونج میں داخل ہوتے ہی منت ٹھٹک کے رکی اور پھر اس کی آنکھیں آخری حد تک پھیل گئیں اس نے پھٹی پھٹی نظروں سے سب کو دیکھا۔۔۔۔۔ نگین بیگم کے آنسو بہنے لگے ایزل کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے لیکن منت تو ایسے ہو گئی تھی جیسے پتھر کی ہو گئی ہو۔

نگین بیگم بے اختیار آگے بڑھیں اور اسے گلے لگا لیا پہلے تو وہ روتی رہیں منت کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا پھر پیچھے ہو کر اس سے غصے سے پوچھا

"کہاں تھی اتنا عرصہ؟.... اور تم یہاں کیسے؟۔"

ابھی وہ سوال کر رہی تھیں جب ایزل نے آگے بڑھ کر منت کو گلے لگا لیا۔۔۔۔۔ ایک دم ہی ماحول افسردہ ہو گیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"تمہیں اندازہ بھی ہے کہ کتنا زیادہ ڈھونڈا ہے ہم نے تمہیں؟"

یاسر نے غصے سے کہا لیکن اس کے پاس بولنے کے لیے کچھ بھی نہ تھا وہ بس خاموشی سے سب کو دیکھ رہی تھی پھر نگین بیگم کے گلے لگ گئی۔ نگین بیگم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں کچھ دیر رونے کے بعد وہ اسے لیے، صوفے پہ آ گئیں۔

"ٹھیک ہو تم؟.... تمہیں ایک بار بھی یاد نہیں آئی کہ میں واپس جاؤں.... سب پریشان ہوں گے۔؟"

نگین بیگم بول رہی تھیں اور وہ خالی نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔  
"کہاں تھی تم اور یہاں تک کیسے آئی؟"  
انہوں نے پوچھا لیکن منت بالکل خاموش۔۔۔۔

منت کو خاموش دیکھ، مقدم نے گہرا سانس بھرا اور گاڑی سے ٹکرانے اور اس کے بعد کا سارا واقعہ ان سب کو سنا دیا۔۔۔۔ انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور قدرے مطمئن ہو گئیں کیونکہ منت محفوظ ہاتھوں میں تھی۔

منت نے علیانہ کو دیکھا تو مسکرا نے لگی پھر آہستہ آہستہ اس نے سب سے بات چیت شروع کی ایک نہ ایک دن تو اسے اس صورتحال کا سامنا کرنا ہی تھا۔ کچھ دیر بعد وہ اٹھی اور کپڑے تبدیل کرنے کے لیے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھوڑی دیر بعد باہر آئی تو سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔ اس کا

## Posted On Kitab Nagri

ارادہ کچن میں موجود شازیہ بیگم کے پاس جانے کا تھا لیکن نگین بیگم کے بلانے پر ان کے پاس آ کے بیٹھ گئی انھوں نے اس سے باتیں کی تو اس نے پہلے کی نسبت قدرے مسکرا کے جواب دیئے۔۔۔۔۔ سب تو وہ جان ہی چکی تھیں لیکن ان کے دل میں ابھی ابھی ایک سوال تھا۔

"منت تم گھر سے آئی کیوں تھی؟۔۔۔۔"

انھوں نے دل میں کب سے مچلتا سوال پوچھا تو منت کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی اور ایک سایہ سالہرایا۔۔۔۔۔ اس بات کا جواب تو سب جاننا چاہتے تھے لیکن منت کے خاموش رہنے پر کسی نے اسے مزید بولنے کے لیے اسرار نہیں کیا سب سمجھ چکے تھے کہ وہ ابھی نہیں بتانا چاہتی۔۔۔۔۔ سب ایک دم خاموش ہو گئے تھے جب شازیہ بیگم نے اطلاع دی کہ

"کھانا لگ چکا ہے۔"

سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا پھر چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔

www.kitabnagri.com

داجی نے چائے کا ایک گھونٹ بھرا پھر کہنا شروع کیا۔۔۔۔۔

"میں سوچ رہا تھا کہ منگنی کی بجائے نکاح کر دیتے ہیں.... نکاح کے بعد اگر بچے چاہیں تو ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنا دیں۔"

سب کو تجویز پسند آئی تو سب نے مطمئن سے ہو کے اثبات میں سر ہلادیا۔

# Posted On Kitab Nagri

"لیکن نکاح کے بعد ہم نے انتظار نہیں کرنا ہم جلدی ہی شادی چاہتے ہیں آپ تاریخ فائنل بتادیں ہم نے نکاح کے اگلے روز سے ہی ڈھولک اور مہندی وغیرہ کی رسمیں شروع کر دینی ہیں۔"

"داجی اتنی جلدی... ہم نے کچھ تیاریاں بھی کرنی ہیں۔"

زین صاحب نے کہا تو داجی بولے

"کیسی تیاریاں؟.... جو تیاریاں آپ نے کرنی ہیں وہ ہی ہم نے بھی کرنی ہیں تو اتنا ہی وقت لگنا ہے لیکن اگر تیاریوں سے آپ کی مراد جہیز ہے تو آپ ایسی تیاریاں بھول ہی جائیں کیونکہ جہیز حضور پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سخت ناپسند فرمایا ہے اور ہمارے بچوں کے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔"

"پھر بھی داجی"

زین صاحب نے کہنا چاہا تو داجی نے سختی سے انھیں ٹوک دیا تو وہ بھی خاموش ہو گئے۔

اگلے مہینے کی تاریخ فائنل ہوئی تھی مہینے کے درمیان میں شادی رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔ نومبر شروع ہونے میں ابھی کچھ وقت تھا اور اس مہینے کے درمیان میں شادی تھی۔

"اب ہم چلتے ہیں دا جی بہت رات ہو گئی ہے۔"

زین صاحب نے کہا تو داجی نے اثبات میں سر ہلایا سب اٹھ کھڑے ہوئے تو منت نگین بیگم کے گلے ملی

"خدا حافظ پھیو"

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے مسکراتے ہوئے کہا تو نگین بیگم کی مسکراہٹ سمٹی  
"کیا مطلب ہے خدا حافظ؟.... اب تمہاری فیملی مل گئی ہے اب گھر چلو ہمارے ساتھ۔"  
یاسر کی آواز گونجی تو سب کے چہروں پہ سایہ سالہرایا  
"گھر چلو مطلب؟.... وہ ابھی اپنے گھر میں ہی ہے۔"  
ضرغام نے کہا

"وہ آپ کے گھر میں ہے.... یہ اس کا گھر نہیں ہے۔"

زین صاحب نے کہا <https://www.kitabnagri.com>

"ایسے کیسے نہیں ہے ہم نے اڈوپٹ کیا ہے مٹو کو۔"

سکندر صاحب پریشانی سے بولے جبکہ مقدم کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا

"کیا منّت واپس چلی جائیں گی؟.... کیا میں انھیں کبھی دیکھ نہیں سکوں گا؟۔۔۔۔"

اس خیال کے آتے ہی مقدم کے جسم سے کسی نے سارا خون نچوڑ لیا تھا۔

"آپ نے اڈوپٹ کیا ہے لیکن ہم اب منّت کو دینا نہیں چاہتے ہم نے ایک بار دے کر دیکھ لیا ہے....

ہم مانتے ہیں کہ بچی یہاں خوش ہے لیکن ہم منّت کو واپس چاہتے ہیں۔"

زین صاحب نے کہا تو داجی کی آنکھوں میں سرخی اتری۔۔۔۔ انھوں نے غصے سے زین صاحب کو دیکھا

"زین صاحب! بچی سے پوچھ لیں وہ جانا چاہتی ہے؟.... اگر وہ چاہتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"



## Posted On Kitab Nagri

داجی کے الفاظوں نے سب کی سماعتوں میں بم پھوڑا تھا۔  
"داجی میری بیٹی کہیں نہیں جائے گی وہ یہیں رہے گی۔"  
شازیہ بیگم ایک دم رونے لگی تھیں سکندر صاحب نے انھیں تھاما  
"مام بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں منو کہیں نہیں جائے گی۔"  
ارمغان نے کہا

"منت"

نگین بیگم کی بھرائی آواز آئی تو منت جو ہونک بنی سب کو دیکھ رہی تھی ان کی طرف متوجہ ہوئی  
"ہم نے تمہیں دے کر غلط کیا تھا تم واپس چلو.... ہمارے پاس واپس آ جاؤ۔"  
نگین بیگم نے کہا اور با آواز رونے لگیں۔۔۔۔۔ سب لوگ منت کے جواب کے منتظر تھے جو خاموش  
کھڑی تھی وہ خاموشی سے سب کے چہرے دیکھنے لگی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ گھبرا رہی تھی اس  
نے ایک نظر سب پہ ڈالی سب بے چینی سے اس کے جواب کے منتظر تھے جب اس کی نظر مقدم پہ  
پڑی۔۔۔۔۔ اس کا چہرہ بالکل سفید تھا وہ منت کے چہرے پہ نظریں جمائے ہوئے تھا اس کی آنکھوں  
میں اس وقت التجاء تھی۔۔۔۔۔ منت کو لگا جیسے اس کی آنکھیں اس وقت اس سے منت کر رہی ہیں کہ  
منت مت جائیے گا۔۔۔۔۔ وہ دم سادھے سانسیں روکے، ٹکر ٹکر اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا آنکھیں سرخ ہو

## Posted On Kitab Nagri

رہی تھیں۔ وہ چند لمحے یوں ہی اسے دیکھتی رہی پھر نگاہوں کا رخ نگین بیگم کی جانب کیا اور کہنے لگی۔۔۔۔

"پھپھو آپ کو پتہ تو ہے میں نے واپس نہیں آنا۔"

منت نے کہا تو مقدم کے چہرے پہ قدرے سکون بکھرا لیکن اگلے ہی لمحے اس کا سانس رکا۔۔۔۔  
شازیہ بیگم آگے بڑھیں اور منت کو تھاما

"ہماری مٹو کہیں نہیں جائے گی۔"

شازیہ بیگم غصے سے بولیں تو سب لوگ پریشان ہو گئے۔

"شازیہ! میں آپ سے اپنی بیٹی واپس مانگتی ہوں.... میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں چاہتی بس آپ مجھے میری بیٹی واپس کر دیں۔"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

نگین بیگم نے روتے ہوئے کہا تو سب کی آنکھیں نم ہو گئیں

"شازیہ منت کو جانے دو"

داجی کی سپاٹ آواز گونجی تو سب نے بیک وقت داجی کو دیکھا۔۔۔۔۔ منت نے کرب سے آنکھیں بند

کیں آنسو اس کے رخسار بھیگو گئے۔  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

"داجی آپ یہ کیا؟۔۔۔۔"

ضرغام کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی جب داجی نے ہاتھ اٹھا کے اسے مزید بولنے سے روک دیا

"منت انہی کی ہے اسے جانے دو۔"

داجی نے کہا تو سب مجبوراً خاموش ہو گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

یارم اور بالاج نے بیک وقت مقدم کو دیکھا تو پریشان ہو گئے وہ سفید پڑا ہوا تھا۔ نگین بیگم نے منت کا ہاتھ تھاما تو مقدم تڑپ اٹھا وہ اسے دور نہیں جانے دے سکتا تھا جبکہ منت خود بھی نہیں جانا چاہتی تھی وہ سسک رہی تھی۔

کوئی اپنی جگہ سے نہیں ہلا کسی میں اسے جاتے ہوئے ملنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔۔ نگین بیگم بغیر کچھ کہے اسے باہر لے آئی گاڑی میں بٹھایا اور ساتھ ہی جگہ سنبھالی۔۔۔۔۔ منت لگاتار خان مینشن کو دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر دروازے پر پڑی۔۔۔۔۔

نور اور امتثال ضرغام اور ارمان کے گلے لگیں رور ہی تھیں ضرغام اور ارمان بھی گاڑی کو دیکھ آنسو بہا رہے تھے۔۔۔۔۔ منت نے مقدم کو ڈھونڈنا چاہا پر وہ وہاں نہیں تھا منت کا دل زور سے دھڑکا وہ اسے ابھی دیکھنا چاہتی تھی پر پتہ نہیں وہ کہاں تھا۔

گاڑی روانہ ہوئی اور خان مینشن پیچھے رہ گیا منت کی سسکیاں گاڑی میں گونج رہی تھیں پر کسی کے پاس کوئی تسلی نہیں تھی۔

جیسے ہی سب گھر پہنچے لاریب لاونج میں ہی بیٹھی سب کے انتظار میں تھی منت کو دیکھ ساکت ہو گئی پھر بھاگ کر اس کے گلے لگی۔ منت پہلے ہی رور ہی تھی لاریب کو دیکھ مزید شدت سے رونے لگی لاریب بھی بہت رور ہی تھی سب کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے اس منظر پر۔

## Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر رونے کے بعد لاریب منت کو لیے، اپنے کمرے کی جانب بڑھی پھر منت نے لاریب کو گاڑی سے ٹکرانے کے بعد کا سارا واقعہ سنا دیا۔۔۔۔۔ آج وہ دونوں بہت عرصے بعد ملی تھیں تو آج ان کی باتیں نہیں ختم ہونی تھیں۔ ایزل بھی علیانہ کو سلا کر وہیں آگئی تھی اب ان کا پوری رات باتوں کا ارادہ تھا۔

خان مینشن بالکل خاموش ہو گیا تھا سب لوگ روتے ہوئے اپنے کمروں میں چلے گئے کسی نے داجی کو مخاطب نہیں کیا تھا۔

مقدم اپنی جگہ ساکت کھڑا تھا یارم اور بالاج اس کے قریب گئے اور کندھے پر ہاتھ رکھا مقدم جلدی سے مڑا اور یارم کے سینے کا حصہ بن گیا بالاج کی آنکھیں بھر آئیں وہ اپنے بھائی کو اس قدر تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"صبر کریا۔۔۔۔۔ اگر وہ ہماری ہوئی تو آجائے گی واپس۔"

یارم نے تسلی دینی چاہی لیکن اتنی کوششوں کے بعد بھی مقدم کی آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں اور وہ لگاتار اپنے آنسو چھپانے کی کوشش میں تھا جب برداشت ختم ہوئی تو لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ یارم اور بالاج نے دکھ سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

## Posted On Kitab Nagri

منت کو گھر آئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا خان مینشن کے مکین اسے بہت یاد کرتے تھے وہ خود بھی بہت خاموش سی ہو گئی تھی پہلے دن لاریب کے ساتھ خوش تھی لیکن اب جیسے جیسے دن گزر رہے تھے اسے خان مینشن کے مکین یاد آنے لگے تھے۔

ایک ہفتے سے مقدم کو بھی نہیں دیکھا تھا نہ جانے کیوں اس کا دل مقدم کو دیکھنا چاہتا تھا اس کی التجائیہ، منت کرتی آنکھیں منت ایک لمحے کے لیے بھی بھول نہیں سکی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کسی طرح اس کے سامنے آجائے۔ اج اسے شدت سے سب یاد آرہے تھے۔

-----

مقدم نے خان مینشن جانا چھوڑ دیا تھا وہ ایک ہفتے سے نہ تو وہاں گیا تھا نہ کسی سے بات کی تھی وہ آفس جاتا وہاں سے واپس آتا تو لان میں سگریٹ سلگا کر ٹہلتا رہتا نیند آنکھوں سے کوسوں دور ہو گئی تھی ایک ہفتہ ہو گیا تھا اس دشمن جان کو دیکھے اس کی آواز سنے۔۔۔۔۔ وہ بالکل خاموش ہو کر رہ گیا تھا۔ ابھی بھی وہ آستینیں کہنیوں تک موڑے، لان میں سگریٹ سلگائے، ٹہل رہا تھا جب اس کا فون بجا۔۔۔۔۔ اس نے دیکھا داجی کا فون تھا۔۔۔۔۔ اس نے فون واپس جیب میں ڈال لیا اور سگریٹ کا گہرا کش لیا جب سب لوگ خان ولا میں داخل ہوئے۔



## Posted On Kitab Nagri

گاڑیاں پورچ میں رکیں اور سب باہر آئے۔۔۔۔۔ داجی نے غصے سے مقدم کو دیکھا اور اس کی طرف آئے۔۔۔۔۔ مقدم نے سگریٹ نیچے پھینک کے اپنے جوتے سے اسے مسلا اور خاموش نظروں سے سب کو دیکھا

"فون کہاں ہے تمہارا؟۔۔۔۔۔"

داجی نے سوال کیا تو یارم اور بلال ج بھی باہر آ گئے۔

"آپ سب یہاں؟.... داجی خیریت ہے؟"

یارم نے پریشانی سے پوچھا تو داجی نے اثبات میں سر ہلایا اور مقدم کو دیکھا جو خفا نگاہوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"ہم نے سوچا منٹ کو گئے ایک ہفتہ ہو گیا ہے نہ تو بات ہوئی ہے نہ کوئی ملاقات.... ہمیں یاد آرہی تھی تو سوچا مل آئیں۔"

داجی نے مقدم کو دیکھتے ہوئے کہا جو سب سن کے ایک دم بے قرار ہوا تھا۔

"ہم بھی ساتھ چلتے ہیں۔"

مقدم جلدی سے بولا تو سب نے حیرت سے اسے دیکھا اس نے ایک ہفتے بعد آج کسی کو مخاطب کیا تھا اس کی بے قراری دیکھ سب کے چہروں پر دھیمی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"ہم اسی لئے یہاں آئے تھے کہ پوچھ لیں اگر آپ لوگ ساتھ آنا چاہو۔۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

"ہم بھی چلتے ہیں۔"

ابھی داجی کا سوال ختم نہیں ہوا تھا جب مقدم جلدی سے بولا  
"چلو پھر"

داجی نے کہا تو اس نے یارم اور بلانج کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

سب منت کے پاس بیٹھے اس کا دل بہلانے کی کوشش کر رہے تھے مگر تسم اسے تنگ کر رہا تھا۔  
"ضرغام بھائی دیکھیں کیسے یہ مجھے۔۔۔۔۔"

ابھی وہ یہی بولی تھی جب اسے خیال آیا کہ وہ خان مینشن میں نہیں ہے اس کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔۔۔  
اسے عادت تھی جب بھی کوئی اسے تنگ کرتا تھا وہ ضرغام کو ایسے ہی پکارتی تھی۔  
سب ایک دم سے خاموش ہو گئے تھے منت کبھی بھی ان کے پاس نہیں رہی تھی تو اسے عادت نہیں  
تھی یہاں رہنے کی۔

منت اٹھی اور لاؤنج میں چلی گئی وہ بار بار خود کو رونے سے روک رہی تھی۔

"منت ان سب کو بہت یاد کرتی ہے۔"

نگین بیگم نے کہا تو سب نے ان کی تائید میں سر ہلایا

## Posted On Kitab Nagri

"مجھے لگتا ہے ہم غلط کر رہے ہیں ہمیں منّت کو واپس بھیج دینا چاہیے اس کا دل نہیں لگ رہا۔"

زین صاحب نے کہا

"ہم اپنی بیٹی اب کہیں نہیں جانے دیں گے۔"

نگین بیگم نے کہا تو سب خاموش ہو گئے پر اندر سے وہ بھی اداس تھیں۔۔۔۔ لاریب نے ایک نظر سب پہ ڈالی اور منّت کے پاس چلی گئی۔

"کیا ہوا ہے تجھے؟"

لاریب نے پوچھا

"کچھ بھی نہیں"

منّت نے آنکھیں صاف کرتے کہا۔۔۔۔ وہ دونوں لانچ میں ٹہلنے لگی تھیں لاریب اس سے باتیں کر رہی تھی اسے ہنسانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ خاموش تھی۔ اچانک دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ دونوں پلٹیں اور داخلی دروازے کو دیکھ ساکت ہو گئیں۔

مقدم اور یارم سفید کرتا شلوار میں سیاہ اجرک اوڑھے، آستینیں کہنیوں تک موڑے اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ چلے آ رہے تھے۔

منّت نے محسوس کیا مقدم کی آنکھیں ویران سی تھیں لیکن اسے دیکھ، ان میں چمک آگئی تھی۔۔۔۔ وہ دھیرے سے مسکرائی تو مقدم اسے دیکھ گہرا مسکرایا۔

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے اندر داخل ہوتے ہی لاریب کو دیکھا اور وہیں رک گیا دونوں کے دل بہت شدت سے دھڑکے تھے۔۔۔۔۔ یارم کے چہرے پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ آگئی جبکہ لاریب یارم کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی تو چہرہ جھکا گئی اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔

ابھی وہ دونوں اپنی آنکھوں کو قرار بخش رہے تھے جب آہستہ آہستہ سب لوگ اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔ منت آگے بڑھی اور ضرغام سے ملی وہ اسے بہت یاد کر رہی تھی سب کی آنکھیں بھر آئیں پھر شازیہ بیگم سے ملی جو باقاعدہ رونے لگی تھیں سکندر صاحب، داجی، یارم، بالاج سب سے پیار لیا لاریب بھی سب سے ملی اور منت نے اونچی سی آواز میں پکارا

"پھپھو.... پھپھو داجی آئے ہیں۔"

سب لوگ حیران ہوئے

"ابھی بھی پھپھو؟"

ارمغان نے پوچھا جو نور اور امتثال کو لے کر ابھی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔ منت آگے بڑھی اور وہ تینوں گلے ملیں سب مسکرا دیئے۔

نگین بیگم باہر آئی تو سب کو دیکھ، خوش دلی سے سب کا استقبال کیا۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

سب نے لاونچ میں موجود صوفوں پہ جگہ سنبھالی۔۔۔۔۔ منّت کے بائیں جانب لاریب جبکہ دائیں جانب قدرے فاصلے پر مقدم بیٹھ گیا تھا۔ اس کے بیٹھنے پہ منّت کا دل جو پہلے ہی بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا مزید شدت سے دھڑکنے لگا۔

"کیسی ہیں آپ؟"

مقدم نے سرگوشی نما آواز میں سوال کیا نظریں منّت کے چہرے پر مرکوز تھیں  
"میں ٹھیک ہوں۔"

منّت نے اس سے بھی آہستہ آواز میں جواب دیا جسے مقدم بمشکل سن سکا تھا۔  
"ویسے حال پوچھنے والے کا بھی جواباً حال پوچھتے ہیں۔"  
مقدم نے کہا تو وہ شرمندہ سی ہو گئی۔

"کیسے ہیں آپ؟"

اس نے اس کی طرف دیکھ کے پوچھا ایک لمحے کے لئے نظریں ملیں لیکن وہ اس کی آنکھوں میں نہ دیکھ سکی تو فوراً چہرہ جھکا گئی۔ مقدم نے مسکرا کے کہا۔۔۔۔۔

"اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

منّت نے زیادہ غور نہ کیا اور باقی سب کی جانب متوجہ ہو گئی۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

یارم لاریب کو آنکھوں میں بسائے بیٹھا تھا وہ کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر بہت غور سے لاریب کے چہرے کے ہر نقش میں کھویا ہوا تھا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)



## Posted On Kitab Nagri

"کیسا گزرا ٹائم میرے بغیر؟"

ارمغان نے کہا تو منت کی آنکھیں بھرنے لگیں اس نے خود پہ قابو پایا اور کہا  
"بہت اچھا.... مجھے تمہاری بالکل بھی یاد نہیں آئی۔"

منت نے کہا تو سب نے خفگی سے اسے دیکھا

"ہم تمہیں بہت یاد کرتے ہیں گھر بالکل سنسان ہے میرا بچن بھی اب کوئی خراب نہیں کرتا ارمغان  
بھی تنگ نہیں کرتا بور ہو جاتا ہے تنگ کرنے کے لئے کوئی ہے ہی نہیں۔"

شازیہ بیگم کی بھرائی آواز گونجی تو منت نے انہیں دیکھا ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں  
سکندر صاحب نے انہیں ساتھ لگا لیا۔۔۔ وہ خود بھی ان سب کو بہت زیادہ یاد کر رہی تھی۔

ابھی سب انہی باتوں میں مصروف تھے جب اچانک سے نجمہ بیگم اور عثمان صاحب داخلی دروازے  
سے اندر داخل ہوئے۔۔۔ منت ایک دم ساکت ہو گئی ایک سال بعد ان لوگوں کو دیکھنا۔۔۔ اس  
کی آنکھیں حیرت سے پھٹ پڑیں۔  
www.kitabnagri.com

وہ دونوں جولاریب کی شادی کی خبر سن کر آئے تھے وہاں منت کو دیکھ ایک دم ساکت ہو گئے۔ پہلے  
جن چہروں پہ حیرانگی تھی اب وہاں شدید غصہ تھا۔  
"یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟"

## Posted On Kitab Nagri

عثمان صاحب دھاڑے تو منت اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی باقی سب بھی اس کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے کیونکہ وہ سب بھی انھیں دیکھ چکے تھے۔

منت نے غیر ارادی طور پہ مقدم کی اجرک تھامنی چاہی جب اس کی انگلیاں مقدم کے ہاتھ کی پشت سے مس ہوئیں۔

مقدم نے اپنے ہاتھ کی پشت پر نازک سالمس محسوس کیا تو چہرہ جھکا کر دیکھا۔۔۔۔۔ وہ اس کی اجرک کو زور سے تھامے کھڑی تھی۔۔۔۔۔ لا ریب نے منت کا بایاں ہاتھ تھام لیا اس کا خیال تھا کہ شاید منت ایسے ریلیکس رہے گی لیکن وہ منت کے ہاتھوں میں واضح لرزش محسوس کر رہی تھی۔

"ہم پچھلے ایک سال سے اسے ڈھونڈ رہے ہیں اور یہ آپ لوگوں کے پاس ہے.... نگین تم نے بتایا کیوں نہیں ہمیں؟۔۔۔۔۔"

عثمان صاحب دھاڑے  
"کیا بتاتی؟.... تم لوگ کب ڈھونڈ رہے تھے؟.... کسی نے نہیں ڈھونڈا اسے ہم نے ڈھونڈا تھا ہمیں مل گئی۔"

نگین بیگم نے بھی غصے سے کہا تو عثمان صاحب منت کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھے۔۔۔۔۔ منت کا سانس رکا اس نے انھیں اپنے قریب آتا دیکھ، پیچھے ہونا چاہا پر صوفہ تھا۔ وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی

## Posted On Kitab Nagri

وہ کوشش کر رہی تھی کہ سانس لے لیکن سانسیں رکی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ وہ قریب آتے جا رہے تھے اور منت کا سر گھومنے لگا تھا۔

مقدم کی نظر اس پر پڑی تو ایک دم پریشان ہو گیا وہ بالکل سفید پڑ چکی تھی ایک لمحے کے لئے مقدم کو گمان گزرا کہ وہ سانس نہیں لے رہی ابھی وہ کچھ کہتا جب منت آگے بڑھی اور بھاگنا چاہا لیکن اس کا پاؤں صوفوں کے درمیان رکھی میز سے بہت بری طرح ٹکرایا وہ بہت بری طرح زمین بوس ہوئی سب جلدی سے اس کی طرف بڑھے

"منت۔۔۔۔۔"

لاریب چیخی لیکن منت کو سانس نہیں آ رہا تھا

"منت سانس لیں"

مقدم اس کے قریب بیٹھ کر پریشانی سے چیخا۔۔۔۔۔ ضرغام آگے بڑھا اور اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

"منو سانس لو۔۔۔۔۔"

سب چلا رہے تھے لیکن منت کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔ سب اس کے قریب بیٹھے تھے کوئی اس کا گال تھپتھپا رہا تھا سب اس پہ جھکے کچھ بول رہے تھے لیکن اسے بس سب کے ہونٹ حرکت

## Posted On Kitab Nagri

کرتے محسوس ہو رہے تھے آوازیں سنائی نہیں دے رہی تھیں آہستہ سے اس نے آنکھیں موند لیں اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔

"منّت۔۔۔"

سب چیخ اٹھے لاریب رو رہی تھی

"اسے ہسپتال لے کر چلو"

داجی بولے تو سب منّت کو لے کر ہسپتال کی جانب روانہ ہو گئے۔

-----

لاریب لگاتار سسک رہی تھی اس نے منّت کا سر اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اس کے آنسو بہہ رہے تھے۔

یارم پریشان تھا اس سے لاریب کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا پر وہ روئے جا رہی تھی۔

مقدم بہت رش ڈرائیونگ کر رہا تھا باقی سب الگ گاڑیوں میں تھے۔

جیسے ہی ہسپتال آیا سب فوراً منّت کو لیے، اندر داخل ہوئے اور راہداریوں میں بھاگنے لگے۔ منّت کے

ہونٹ سانس نہ آنے کے باعث نیلے پڑ چکے تھے۔

"ڈاکٹر۔۔۔۔۔"

مقدم چلایا تو آصف صاحب باہر آئے مقدم بھاگ کر ان کے پاس گیا

"آصف انکل وہ۔۔۔۔۔ وہ منّت۔۔۔۔۔ انہیں دیکھیں"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔۔۔ آصف صاحب اس کی حالت دیکھ حیران ہو گئے تھے انہوں نے جلدی سے وارڈ بوائے کو اشارہ کیا اور منت کو کین میں لے جایا گیا۔

لاریب بیچ پر ڈھے سی گئی تھی۔۔۔ شازیہ بیگم سکندر صاحب کے ساتھ لگیں رو رہی تھیں۔۔۔۔۔  
نگین بیگم زین صاحب کے پاس خاموش بیٹھی کچھ پڑھ رہی تھیں آنسو آنکھوں سے جاری تھے۔۔۔۔۔  
یارم سامنے موجود بیچ پر لاریب کے بالکل سامنے بیٹھ گیا تھا وہ ہر تھوڑی دیر بعد آنسو صاف کر کے سسکی بھرتی۔۔۔۔۔ نور کی طبیعت کچھ خراب سی تھی تو ضرغام اسے سنبھال رہا تھا۔۔۔۔۔  
انتال بیچ پہ ڈری ہوئی بیٹھی تھی اور ارمغان اسے پرسکون کرنے کی کوشش میں تھا۔

"ہم بابا کو بھی ایسے ہی لائے تھے ارمغان.... پر بابا مر گئے کیا منت بھی؟۔۔۔۔۔"

انتال نے سوالیہ نظروں سے ارمغان کی جانب دیکھتے کہا تو سب تڑپ اٹھے۔۔۔۔۔ لاریب کی ہچکیاں گونجنے لگیں یارم کا دل چاہا کہ وہ اسے تھامے چپ کر وائے پر وہ ایسا کوئی حق نہیں رکھتا تھا ابھی، اس لئے خاموشی سے برداشت کر رہا تھا۔

www.kitabnagri.com

ایزل، مرتسم، عنایہ سب گھر میں تھے یا سر کسی کام کے سلسلے میں اسلام آباد گیا ہوا تھا تو اسے اس معاملے کی خبر نہیں تھی سب لوگ بہت پریشان ہو گئے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے کھا جانے والی نظروں سے عثمان صاحب کو گھورا جو پریشان سے کھڑے تھے لیکن نجمہ بیگم پُر سکون تھیں جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔ ابھی وہ گھور ہی رہا تھا جب دروازہ کھلا اور سب ڈاکٹر کی جانب بڑھے۔

"آصف انکل کیسی ہیں اب منت؟۔۔۔"

مقدم نے بے حد پریشانی سے پوچھا تو انھوں نے چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔ سب کو کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا۔

"آصف بولو کیسی ہے منت؟۔۔۔"

داجی بولے

"وہ ڈپریشن میں ہے اسے بہت شدید پینک اٹیک ہوا ہے ابھی تو ہم نے سنبھال لیا ہے وہ پہلے سے بہتر ہے لیکن بالکل ٹھیک نہیں ہے.... آپ لوگ اسے کسی پُر سکون جگہ پر ہر طرح کی پریشانی سے دور رکھیں اسے خوش رکھیں تو جلد ہی بہتر ہو جائے گی ابھی بہت ڈری ہوئی ہے کیونکہ جب ایک بار پینک اٹیک ہو جائے تو مریض کو ڈر رہتا ہے کہ کہیں دوبارہ نہ ہو جائے کیونکہ یہ بہت تکلیف دہ ہوتا ہے.... میں بس یہی کہوں گا کہ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ دوبارہ ایسا نہ ہو تو انھیں خوش اور پُر سکون رکھیں۔"



## Posted On Kitab Nagri

آصف صاحب یہ کہہ کر آگے بڑھے عثمان صاحب نے نجمہ بیگم کا ہاتھ تھاما اور خاموشی سے ہسپتال سے باہر نکل گئے جب مقدم بولا

"کیا میں منت سے مل سکتا ہوں؟"

آصف صاحب رکے اور پلٹ کر غور سے مقدم کی آنکھیں دیکھیں جو آنسو روکنے کے چکر میں بالکل سرخ پڑی ہوئی تھیں۔

"سب مل سکتے ہیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ ابھی وہ کچھ بھی بول نہیں سکے گی ابھی نہ ملو تو بہتر ہے۔ اگر تم چاہو تو اکیلے مل لو باقی سب جب وہ بہتر ہوگی تب مل لیں گے۔"

آصف صاحب نے مقدم کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ، اسے ملنے کی اجازت دے دی۔۔۔ وہ مقدم کو تب سے جانتے تھے جب وہ چھوٹا سا تھارضوان صاحب کی موت کے بعد وہ بیمار رہنے لگا تھا اسی ہسپتال میں اس کا علاج ہوتا تھا۔۔۔ آصف صاحب حیران تھے مقدم بہت کم گو اور مغرور تھا اسے اس حادثے کے بعد کسی کے ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تھا پر ایک لڑکی کے لئے اس کا ایسا ردِ عمل دیکھ آصف صاحب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ لڑکی اس کے لئے کیا ہے اسی لئے اس کی حالت کے پیشِ نظر اسے ملنے کی اجازت دے دی۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

مقدم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا منت کو آکسیجن ماسک لگائے، آنکھیں موندے گہرے گہرے سانس لیتے دیکھ، اس کا دل تڑپ گیا تھا۔۔۔ وہ آہستہ سے اس کے قریب بیٹھا اور اس کا چہرہ دیکھنے لگا جو کہ زرد ہو گیا تھا مقدم کا دل شدت سے چاہا کہ وہ اسے خود میں بھیجے اس کے سارے دکھ ساری تکلیفیں خود پہ لے لے لیکن وہ ایسا کوئی حق نہیں رکھتا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ کب وہ اس لڑکی کا اسیر ہو گیا تھا وہ اس کی پوری کائنات بن گئی تھی خوبصورت سے خوبصورت لڑکی اس کی توجہ چاہتی تھی مگر مقدم نے کبھی کسی کو دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا لیکن یہ لڑکی ایک لمحے میں اپنے بکھرے سے حلیے میں اس کا دل لے گئی تھی۔

منت نے اپنے پاس کسی کو محسوس کیا تو آہستہ سے آنکھیں کھولیں اس کی نظر مقدم پہ پڑی منت کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کے تکیے میں جذب ہوا۔

مقدم کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے لبریز تھیں منت بہت مشکل سے سانس لے رہی تھی وہ بہت تکلیف میں تھی مقدم سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کب سے جو آنسو روک رکھے تھے اب مقدم کی بیرڈ میں جذب ہونے لگے تھے اس کا چہرہ بھیگ رہا تھا۔

منت اس وقت کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی حالت میں نہیں تھی تو دوبارہ سے آنکھیں موند گئی۔۔۔ مقدم اسے دیکھنے میں مگن تھا جب اپنے کندھے پر ہاتھ محسوس کر، سر اٹھایا اور بالاج کو دیکھ ایک دم سے کھڑا ہوا اور اس کے گلے لگ گیا

# Posted On Kitab Nagri

"بہت تکلیف میں ہیں یار"

مقدم کی آواز گونجی تو بالاج تڑپ اٹھا

"وہ ٹھیک ہو جائے گی پریشان نہ ہو۔"

بلا ج نے کہا تو مقدم دھیرے سے اس سے الگ ہوا ہاتھ کی پشت سے اپنا چہرہ صاف کیا اور باہر نکلا۔۔۔ سب اس کی آنکھیں دیکھ اس کے دل کا حال سمجھ چکے تھے اس کی آنکھیں اس کے رونے کی چغلی کر رہی تھیں۔۔۔ سب لوگ اندر کی جانب بڑھے اور مقدم مسجد کی طرف چلا گیا۔

— — — — —

"کیسا ہے اب میرا بچہ؟"

داجی نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے محبت سے پوچھا تو اس نے آنکھیں کھولیں اور آہستہ سے سر اثبات میں ہلایا۔ اس کی سانسیں اب قدرے بہتر ہو گئی تھیں لیکن بالکل ٹھیک نہیں ہوئی تھی اسے ابھی بھی سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ اس نے ایک نظر سب پہ ڈالی اور پھر سے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔ لاریب اس کے قریب بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام گئی تھی۔۔۔۔۔ شازیہ بیگم بس اسے دیکھ رہی تھیں ان کا دل کٹ رہا تھا۔

"ارمغان ہم منت کو واپس لے جائیں؟"

امثال نے کہا تو ار مغان نے کرب سے آنکھیں بند کیں

## Posted On Kitab Nagri

"کاش ہم ایسا کر سکتے"

ارمغان نے دکھ سے کہا

"منت تم خان مینشن واپس چلی جاؤ۔"

نگین بیگم کی آواز گونجی تو منت نے آنکھیں کھولی سب نے حیران ہو کر انھیں دیکھا لاریب نے زور

سے منت کا ہاتھ تھام لیا

"ہم لے جائیں؟"

داجی نے جیسے تصدیق چاہی تو نگین بیگم نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا

"وہ یہاں خوش نہیں ہے اور اب تو نجمہ اور عثمان کو بھی معلوم ہو گیا ہے کہ وہ یہاں ہے اب روز کی

ٹینشن ملے گی اسے.... بہتر ہے آپ لوگ لے جائیں مجھے پتہ تو ہو گا کہ دور ہی صحیح پر میری بیٹی خوش تو

ہے۔"

نگین بیگم نے دل پہ پتھر رکھ کے یہ الفاظ کہے تھے وہ منت کو نہیں بھیجنا چاہتی تھیں لیکن اس کی خوشی

اور سکون کے لئے انھیں یہ کرنا تھا۔

گھر فون کر کے ایزل، مر تسم اور عنایہ کو بتا دیا گیا تھا کہ اب منت بہتر ہے لیکن وہ خان مینشن واپس جا

رہی ہے سب کو اعتراض تھا لیکن منت کے سکون اور نجمہ بیگم کو اس سے دور رکھنے کے لئے یہ سب

ضروری تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

نگین بیگم آگے بڑھی اور منت کی پیشانی چومی پھر کمرے میں رکھے صوفے پہ بیٹھ کر دعائیں پڑھنے لگیں۔۔۔ خان مینشن کے مکینوں کے چہرے چمک اٹھے تھے وہ خوش ہو گئے تھے اب ان کی مٹوان کے پاس واپس آگئی تھی۔

-----

لاریب خاموشی سے اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی یارم نے اسے باہر جاتے دیکھا تو پیچھے لپکا "کیا ہوا ہے تمہیں؟"

وہ جو اداس سی باہر بیچ پر سر جھکائے بیٹھ گئی تھی یارم کی آواز پہ سر اٹھا کے اسے دیکھا۔۔۔ اس شخص نے آج پہلی بار اسے مخاطب کیا تھا لاریب کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑکا۔

وہ اس کے قریب بیٹھا اور بھنویں اچکائی جیسے اپنا سوال اپنی آنکھوں سے دہرا رہا ہو یارم کے سوال پہ وہ گڑبڑا گئی پھر قدرے سنبھل کے آہستہ سے نفی میں سر ہلایا

"تم پریشان نہ ہو بس کچھ ہی دنوں کی بات ہے پھر تم میرے پاس آ جاؤ گی پھر میں تمہیں روزانہ خان مینشن لے جایا کروں گا مٹو سے ملانے۔"

یارم نے کہا تو لاریب ہولے سے مسکرا دی وہ منت کے چلے جانے کی وجہ سے اداس تھی۔

-----

"مقدم چلو واپس چلیں منت۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

بالاج جو اسے لینے مسجد میں آیا تھا مقدم کو سجدے میں دیکھ، کچھ کہتے کہتے رک گیا اور خاموشی سے اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا پھر آگے بڑھ کر اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھالی۔۔۔۔

جب مقدم نے سجدے سے سر اٹھایا تو چہرہ بھیگا ہوا تھا پھر سلام پھیر کر اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے دعا کے دوران اس کے آنسوؤں میں روانی آگئی تھی۔

بالاج یک ٹک اپنے سنجیدہ اور مغرور سے بھائی کو خدا کے آگے روتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ مقدم نے ہاتھ چہرے پر پھیرا اور اپنے آنسو صاف کر کے اپنے دائیں جانب دیکھا جہاں بالاج بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ "نگین آنٹی نے کہا ہے کہ منت کو خان مینشن لے جاؤ وہ یہاں خوش اور محفوظ نہیں ہے۔"

بالاج کا کہنا تھا کہ مقدم دوبارہ سے سجدے میں جھک گیا اور پھر اٹھ کر جلدی سے باہر کی جانب بڑھا اسے اب منت کو لے کر جانا تھا۔

Kitab Nagri

وہ جیسے ہی کمرے کے قریب پہنچا باہر بیچ پیرام اور لاریب کو بیٹھے پایا پیرام اسے دیکھ کھڑا ہو گیا۔۔۔۔ اس کی آنکھیں دیکھ، لاریب ٹھٹکی صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ مقدم رو کے آیا ہے اس کی "گہری سیاہ" آنکھوں میں لگاتار رونے کی وجہ سے سرخ ڈورے نمایاں ہو رہے تھے۔۔۔۔ مقدم نے ایک نظر لاریب کو دیکھا جو جانچتی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی مقدم آگے بڑھا اور اس کے سر پر پیار سے



## Posted On Kitab Nagri

ہاتھ رکھا پھر خاموشی سے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ لاریب کو اس کے رونے کی وجہ سمجھ آ گئی تھی تو وہ خوشی سے مسکرا دی۔

مقدم کمرے میں داخل ہوا تو منت بیٹھی ہوئی تھی آکسیجن ماسک اتر گیا تھا اور سانسیں نارمل تھیں اس نے خدا کا شکر ادا کیا۔

منت جو ارمغان کی شرارتوں پہ مسکرا رہی تھی دروازہ کھلنے پہ مقدم کو دیکھا تو مسکرائی پر اس کی آنکھیں دیکھ، اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی اور دل بہت زور سے دھڑکا "وہ رویا تھا، بہت رویا تھا، کیا وہ اس کے لئے رویا تھا؟۔۔۔ کیا کوئی منت خان کے لئے رو سکتا تھا؟۔۔۔"

منت کے پاس بہت سارے سوال تھے وہ اس کے آنسوؤں کی وجہ جاننا چاہتی تھی پر خاموشی سے اسے دیکھتی گئی

www.kitabnagri.com

"اب کیسی ہیں آپ؟"

مقدم نے اس کے قریب آ کے بہت نرمی سے پوچھا تو وہ خاموشی سے سر ہلا گئی زبان جیسے مفلوج ہو گئی تھی اس سے کچھ کہا نہیں جا رہا تھا۔

"میں پتہ کرتا ہوں ڈسچارج کا۔"

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام نے کہا اور باہر کی جانب بڑھ گیا اور مغان پھر سے شروع ہو چکا تھا اور منت ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔۔  
مقدم اس کے پاس بیٹھا اسے ہنستا دیکھ، خدا کا بار بار شکر ادا کر رہا تھا۔۔۔۔۔ نگیں بیگم بھی خوش ہو گئی  
تھیں کیونکہ وہ جانتی تھیں منت کی خوشی اب خان مینشن میں ہے سب کے ساتھ۔

کچھ ہی دیر میں منت کو ڈسچارج کر دیا گیا لاریب منت سے ملتے ہوئے بہت روئی تھی لیکن اسے روکا  
نہیں کیونکہ اس کے جانے میں ہی اس کی بہتری تھی۔

"لاریب بیٹا آپ رو نہیں کچھ ہی دنوں کی بات ہے پھر آپ نے منت کے پاس آ جانا ہے اب تو بس  
تھوڑا سا ہی وقت ہے۔"

شازیہ بیگم نے آگے بڑھ کر لاریب کو پیار سے کہا تو وہ خاموش ہوئی۔۔۔۔۔ منت سے ملنے سب ہسپتال  
میں ہی آگئے تھے منت سب سے ملی اور گاڑی میں سوار ہو گئی۔

بیک سیٹ پہ اس کے ایک جانب شازیہ بیگم اور دوسری جانب نور اور انتال تھیں۔۔۔۔۔ ضرغام پسینہ  
سیٹ پہ تھا اور مقدم ڈرائیونگ سیٹ پہ۔۔۔۔۔ باقی سب الگ گاڑیوں میں تھے۔

سفر بہت خاموشی سے کٹ رہا تھا مقدم بار بار فرنٹ مرر سے منت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ کچھ ہی دیر بعد  
گاڑی خان مینشن کے پورچ میں رکی اور منت کو اندر لایا گیا۔

"مام میں تھک گئی ہوں سونا چاہتی ہوں۔"

منت نے شازیہ بیگم سے کہا تو وہ اسے لے کر اس کے کمرے کی جانب چل دیں۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہ دروازے پر رکی اور پلٹ کر دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا دونوں کی نظریں ملیں مقدم مسکرایا لیکن منت نہیں مسکرائی چہرہ پھیر کے آگے بڑھ گئی۔

مقدم چند لمحے خاموشی سے اس کے کمرے کے بند دروازے پر بظریں جمائے کھڑا رہا باقی سب صوفوں پہ جگہ سنبھال چکے تھے اور آگے کالائچہ عمل طے کرنے لگے تھے مقدم بھی خاموشی سے ان کے ساتھ بیٹھ گیا پر نظروں کا مرکز ابھی بھی منت کے کمرے کا بند دروازہ تھا۔

-----  
سب نے سکون کا سانس لیا اب منت سکون میں تھی۔

"اب آگے کیا کرنا ہے؟.... لا ریب اور یارم کی شادی ہے اور نجمہ بیگم نے ظاہر ہے آنا ہی ہے شادی پہ اور منت کی بہن ہے لا ریب اس لئے شادی تو وہ نہیں چھوڑ سکتی تو اب منت کو اس قابل کرنا ہے کہ نجمہ بیگم یا عثمان صاحب کو دیکھ کر اس کی دوبارہ یہ حالت نہ ہو۔"

ضرغام نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلایا

"شادی قریب ہے اب ہمیں جلد ہی منت کا ڈر ختم کرنا ہو گا۔"

ارمغان نے کہا۔

-----  
"ادا اس ہو؟"

## Posted On Kitab Nagri

ایزل نے لاریب سے پوچھا۔ وہ اپنے کمرے میں اداس سی بیٹھی تھی۔ جب سے منّت گئی تھی وہ ایسی ہی ہو گئی تھی۔ ایزل نے نرمی سے پوچھا تو اس کی آنکھیں بھرنے لگیں ایزل پریشانی سے اس کے قریب آئی

"کیا ہو گیا ہے یار اب تو بس کچھ ہی دن ہیں مل لیا کرنا پھر اس سے.... زیادہ یاد آرہی ہے تو فون کر لو۔" ایزل نے مسئلے کا حل پیش کیا تو لاریب نے اثبات میں سر ہلا کر فون پکڑا ایزل کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔

ابھی وہ منّت کا نمبر ملاتی جب کسی انجان نمبر سے کال آنے لگی لاریب کا پارہ ساتویں آسمان پر چڑھ گیا اب تک وہ کتنے ایسے نمبر بلا کر چکی تھی اس نے غصے سے فون کاٹا اور نمبر بلا کر کرنے لگی جب دوبارہ کال آنے لگی لاریب نے غصے سے فون اٹھایا

"کون ہے؟.... کیا مسئلہ ہے جب کچھ بولنا نہیں ہے تو کیوں بار بار فون کر رہے ہو؟"

لاریب آگ بگولہ ہوتی بولی

www.kitabnagri.com

"کیا ہو گیا ہے جان یارم اتنا غصہ؟۔۔۔۔"

یارم کی آواز گونجی تو لاریب ایک دم شل رہ گئی۔۔۔۔ یوں اچانک اس کی آواز سننا، لاریب کا دل اپنی

پوری رفتار سے دھڑکا

"آ.... آپ؟۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

لاریب نے اٹکتے ہوئے بمشکل کہا۔

"جی میں ہی ہوں جس معصوم پہ جناب ابھی اتنا غصہ ہو رہیں تھی.... ایسا بھی کیا کر دیا میں نے جو میری ہونے والی بیوی اس قدر غصے میں ہے؟"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے شرارت سے پوچھا

"ک.... کچھ نہیں.... میں بس۔"

لاریب سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔

"زندگی اتنا خوفزدہ کیوں ہو یار؟"

یارم نے محبت سے پوچھا جبکہ لاریب کا دل پسلیاں توڑ کے باہر آنے کے لیے بیتاب ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

یارم کا اتنی محبت اور حق سے اسے پکارنا، لاریب کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

اس نے جلدی سے بغیر کچھ کہے کال کاٹ دی اور فون سائیڈ پر رکھ کر گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔

دوسری جانب یارم یوں اچانک فون بند ہونے پر بد مزہ ہو گیا تھا وہ آج لاریب سے باتیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ فون کاٹ چکی تھی۔

www.kitabnagri.com

"میری ہونے والی بیوی بہت ظالم ہے۔"

یارم بڑبڑایا پھر خود ہی مسکرا دیا۔

-----



## Posted On Kitab Nagri

منّت کو واپس آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اس دوران سب گھر والوں نے اسے غیر محسوس انداز میں ہی سمجھا نا شروع کر دیا تھا اور انھیں یقین تھا کہ منّت کو اب دوبارہ نجمہ بیگم یا عثمان صاحب کو دیکھ کر پینک اٹیک نہیں ہو گا کیونکہ پوری زندگی تو اب وہ ان سے ڈر ڈر کے نہیں رہ سکتی تھی۔

دو نومبر کی صبح سب ناشتے کے لیے اکٹھے تھے جب منّت مسکراتی ہوئی ڈائننگ ہال میں داخل ہوئی سب نے اس کا مسکرانا اور آنکھوں کی چمک دیکھی تو خوشی کی وجہ پوچھی

"داجی آپ کو پتہ ہے آج "شاہ رخ خان" کا برتھ ڈے ہے۔"

اس نے خوشی خوشی سب کو بتایا تو سب نے ایک ساتھ اپنا ماتھا چھوا۔۔۔ اس ایک سال میں سب ہی جان گئے تھے کہ وہ "شاہ رخ خان" کے لیے کس قدر ٹچی ہے لیکن اس کی سا لگرہ پہ اس قدر خوش ہونا یہ ان کے گھر میں بس منّت ہی کر سکتی تھی۔۔۔ اسے اپنا نام بہت پسند تھا کیونکہ "شاہ رخ خان" کے گھر کا نام بھی "منّت" تھا۔ اس کی خوشی دیکھ، داجی بولے۔۔۔۔

"پھر آج تو پارٹی بنتی ہے بھی آخر "شاہ رخ خان" کی سا لگرہ ہے۔"

اور منّت کے چہرے پر اتنا سنتے ہی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

مقدم نے بہت غور سے اسے دیکھا جو بہت جوش سے پلاننگ کرنے لگی تھی۔

مقدم، یارم اور بالاج کام کے سلسلے میں سکندر صاحب سے ملنے آئے تھے تو داجی نے انھیں ناشتے پر روک لیا لیکن اب منّت نے انھیں رات تک "شاہ رخ خان" کی برتھ ڈے کے لئے روک لیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اس کے روکنے پر یارم نے انکار کیا کیونکہ ان کی آج بہت ضروری میٹنگ تھی جسے اٹینڈ کرنا تینوں کے لئے ضروری تھا تو یارم نے معذرت کر لی۔ منت ایک دم خاموش سی ہو گئی۔  
"کوئی بات نہیں میٹنگ ملتوی کر دیتے ہیں۔"

مقدم نے منت کے چہرے پر چھاتی اداسی دیکھ، جلدی سے کہا وہ اس لڑکی کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔ منت کا چہرہ چمکا وہ خوش ہو گئی تھی۔

مقدم نے کہا تو یارم اور بالاج نے حیرت سے اسے دیکھا سب حیران ہو گئے تھے کیونکہ مقدم کام کے معاملے میں بہت زیادہ سنجیدہ تھا لیکن آج اس کا یوں ایک لمحے میں میٹنگ ملتوی کرنے کا کہنا سب کے لئے بہت زیادہ بڑی بات تھی یہ۔

"مجھے تو ہمارا بزنس ڈوبتا ہوا نظر آرہا ہے کیونکہ مقدم جناب میری سالی کے عشق میں۔۔۔۔"

"ہونے والی سالی"

بالاج نے فوراً تصحیح کی تو یارم نے اسے گھور کر دیکھا

"سن تو لے میری"

یارم نے گھورتے ہوئے کہا تو بالاج مسکرایا

"جی جی بولیں جناب"

بالاج نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

"میں کہہ رہا تھا کہ مقدم جناب میری ہونے والی سالی کے عشق میں گرفتار ہیں.... جناب نے وہ میٹنگ ملتوی کروائی ہے جو کینسل ہو گئی تو ہمارا کروڑوں کا نقصان ہو جانا ہے لیکن خیر کوئی بات نہیں ہم نے تو عشق لڑانا ہے چاہے ہم سڑک پر آجائیں۔"

یارم بہت دھیمی آواز میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا، مقدم پہ طنز کے تیر چلاتا، سرگوشیاں کر رہا تھا جب مقدم نے اس کے پیٹ میں کہنی ماری یارم بلبلا اٹھا۔۔۔۔۔ اسے دیکھ مقدم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جبکہ بالاج کا زندگی سے بھرپور قہقہہ گونجنا سب نے حیرت سے انھیں دیکھا۔

"کیا ہو گیا ہے؟"

داجی نے پوچھا تو بالاج نے بمشکل اپنی ہنسی کو بریک لگائی

"کچھ نہیں ہوا داجی"

بالاج نے کہا۔۔۔۔۔ یارم لگاتار انھیں گھور رہا تھا ساتھ اپنا پیٹ سہلا رہا تھا جب منت کی خوشی سے بھرپور آواز گونجی۔۔۔۔۔

"آج میں خود کیک بناؤ گی آج کوئی اداس نہیں ہو گا کیونکہ میں ہر سال اس دن بہت خوش رہنے کی کوشش کرتی ہوں.... ہم "منت" کے باہر کالا یو منظر دیکھیں گے جب "شاہ رخ خان" اپنے ٹیرس پر آئیں گے اوکے؟"

## Posted On Kitab Nagri

سب نے اس کی بات سن اثبات میں سر ہلادیا اور آفس جانے کا ارادہ ترک کرتے منّت کے ساتھ "شاہ رُخ خان" کی سا لگرہ منانے کی تیاریوں میں لگ گئے۔

منّت نے بہت دل سے کیک بنایا تھا وہ کیک لے کر لاونج میں آئی جہاں "منّت" کے باہر کالا یو منظر چل رہا تھا بس "شاہ رُخ خان" کے ٹیرس پہ آتے ہی منّت نے کیک کاٹنا تھا۔ کیک دیکھنے میں قدرے اچھا تھا لیکن اب کھانے میں کیسا تھا یہ تو سب کو کھا کر ہی پتا چلنا تھا۔

اس دوران میسج ٹیون بجی تو منّت مزید مسکرا نے لگی۔ لاریب ہر سال "شاہ رُخ خان" کی برتھ ڈے پر منّت کو میسج کر کے "شاہ رُخ خان" کو خوش کرتی تھی اس سال بھی یہ ہی میسج آیا تھا۔ جیسے ہی "شاہ رُخ خان" ٹیرس پہ آیا تو لا یو منظر میں ہر طرف شور بلند ہونے لگا منّت نے بہت خوشی سے کیک کاٹا۔

مقدم نے آج سے پہلے اسے اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا تھا آج اسے وہ پہلی بار اس قدر خوش نظر آرہی تھی

www.kitabnagri.com

منّت نے سب کو خوش دلی سے کیک سرو کیا اور خود ٹی وی کے آگے جگہ سنبھال لی۔۔۔ اب جب تک لا یو منظر چلنے تھے اور "شاہ رُخ خان" نے نیچے نہیں جانا تھا تب تک اس نے اپنی جگہ سے ہلنا بھی نہیں تھا۔۔۔ تھوڑی ہی دیر گزری کہ بالاج بولا

"داجی اب ہم چلتے ہیں کل سے شاپنگ بھی شروع کرنی ہے شادی کی۔"

## Posted On Kitab Nagri

داجی سے اجازت لے کے وہ لوگ اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھ گئے۔  
مقدم ہمیشہ کی طرح دروازے پر رکا اور پلٹ کر دیکھا لیکن منت اسے نہیں دیکھ رہی تھی وہ اسے تب سے انور کر رہی تھی جب سے مقدم نے فون کی وجہ سے اسے ڈانٹا تھا جب وہ چلی گئی تھی تب بھی اس نے اس سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا اور اب واپس آ کر بھی ناراضگی دیکھا رہی تھی مقدم کو اس کا نہ دیکھنا تکلیف دے رہا تھا تو جلد ہی ایکسیوز کرنے کا سوچتا وہ بجھے ہوئے چہرے کے ساتھ باہر نکل گیا۔  
منت نے اس کے باہر نکلتے ہی دروازے پر نظر ڈالی وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا پھر سر جھٹک کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اگلے دن سب اکٹھے شاپنگ کی پلاننگ کر رہے تھے۔

"مٹوا بھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی؟"  
ضرغام نے منت کو رات والے ڈھیلے ڈھالے کپڑوں میں آتے دیکھا تو سوال کیا  
"تیار کیوں ہونا تھا؟"

منت نے سوالیہ بھنویں اچکا کے پوچھا

"جانا ہے نہ شاپنگ پہ"

ارمغان نے یاد کروایا تو وہ صوفے پر بیٹھ گئی

## Posted On Kitab Nagri

"مجھے شاپنگ نہیں پسند"

اس نے ایک ناراض سی نظر مقدم پہ ڈالتے ہوئے کہا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ سب ایک دم چونک گئے

"کیا.... تمہیں لڑکی ہو کر شاپنگ نہیں پسند؟۔۔۔۔"

سب نے حیرت سے کہا

"یار ہمیں تو بہت پسند ہے۔"

امثال اور نور نے جوش سے کہا

"سب کی پسند الگ ہوتی ہے۔"

منت نے بے نیازی سے جواب دیا

"تو تم نے اپنی بہن کی شادی پر کیا پہننا ہے؟"

یارم نے سوال کیا تو اس نے ایک نظر یارم پہ ڈالی پھر نظروں کا ارتکاز واپس ٹی وی پر کرتے بولی۔۔۔۔۔

"میرے پاس وارڈروب میں ایسے بہت سے کپڑے ہیں جو استعمال شدہ نہیں ہیں انہیں استعمال کروں

گی پر مجھ سے ایک ایک ڈریس کے پیچھے شاپنگ مالز میں نہیں گھوما جاتا.... مجھے جلدی کچھ پسند بھی نہیں

آتا تو آپ لوگ چلے جائیں میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

اتنا کہہ کر وہ واپس ٹی وی کی جانب متوجہ ہو گئی۔



## Posted On Kitab Nagri

اسے ہلتے نہ دیکھ مقدم خاموشی سے اٹھا اور ٹی وی بند کر دیا۔  
منّت کے ساتھ باقی سب نے بھی چونک کر اس کی حرکت دیکھی  
منّت کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں اسے یہ حرکت سخت ناپسند آئی تھی لیکن مقدم خان ازلی بے  
نیاز۔۔۔ اسے کسی کے پسند آنے یا نہ آنے سے کیا فرق پڑتا تھا کرنی تو اس نے اپنی ہی تھی۔  
وہ منّت کے بالکل سامنے ہاتھ سینے پر لپیٹے کھڑا ہو گیا  
"چلیں اب جلدی سے اٹھیں اور چینیج کر کے آئیں ورنہ پھر مجھ سے شکایت مت کیجئے گا کہ آپ کو انہی  
کپڑوں میں مالز میں گھمایا اور شاپنگ کروائی ہے۔"  
مقدم نے بہت آرام سے کہا  
"زبردستی ہے کیا؟"  
منّت نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو اس نے دھیرے سے سر ہلا دیا۔۔۔ منّت غصے سے اٹھی اور اپنے  
کمرے کی جانب بڑھ گئی کیونکہ اسے پتہ تھا اس شخص نے اسے اسی حلیے میں لے بھی جانا ہے۔  
وہ چینیج کرنے چلی گئی تو سب نے سکون بھر اسانس خارج کیا۔  
"مجھے لگا نہیں تھا کہ اتنی جلدی مان جائے گی۔"  
سکندر صاحب نے کہا تو سب نے ہی اثبات میں سر ہلا دیا اور ان کی بات کی تائید کی  
"پر شکر ہے جلدی ہی مان گئی ہے لیکن اب اس کا موڈ پورا ٹائم خراب رہنا ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام نے کہا۔

منّت سے جب بھی اس کی مرضی کے بغیر کوئی بات منوائی جاتی تو وہ خاموش ہو جاتی تھی اس کا موڈ بہت بری طرح خراب ہو جاتا اور پھر پورا ٹائم جب تک موڈ ٹھیک نہیں ہوتا تھا وہ اپنے چہرے پر نو لفٹ کا بورڈ لگائے گھومتی رہتی تھی کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی آج بھی کچھ ایسا ہی ہونے والا تھا۔

وہ نیچے آئی تو سب باہر گاڑی کی جانب بڑھے۔۔۔۔۔ منّت کے چہرے پہ نو لفٹ کا بورڈ لگ چکا تھا۔

سارے راستے سب ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے ہنستے رہے لیکن وہ بس غصے والا منہ بنائے باہر دیکھتی رہی۔

مقدم لگاتار فرنٹ مرر سے اسے دیکھ رہا تھا لیکن مجال ہے جو وہ اس پر نظر ثانی کرے یا کسی کی بھی بات کا جواب دے۔

گاڑی مال کے باہر کی تو ضرغام نور کے لیے اور ار مغان امتثال کے لیے شاپنگ کرنے لگے

www.kitabnagri.com

"یہ کیسا ہے نور؟"

ضرغام نے ایک ڈریس اس کی جانب بڑھائی تو اس نے منہ بنایا

"یار اتنا اچھا تو ہے۔"

ضرغام نے کہا تو وہ خاموش ہو گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"اگر نہیں اچھا لگا تو نہیں لیتے کچھ اور دیکھ لو میری جان"

ضرغام نے محبت سے کہا تو اس نے آگے بڑھ کر ایک نیلے رنگ کا جوڑا پسند کیا جو بہت خوبصورت اور نفیس سا تھا

"مجھے یہ پسند ہے ضرغام"

اس نے محبت سے کہا تو ضرغام نے سر ہلا کر ڈریس تھام لیا۔۔۔۔۔ وہ باقی تقریبات کے لئے کپڑے دیکھنے لگی جبکہ ضرغام محبت سے اسے دیکھ رہا تھا وہ لڑکی اس کی جان تھی۔

نور نے اپنے چہرے پر نظریں محسوس کی تو چہرہ موڑ کے ضرغام کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا نور نے بھنویں اچکائی

"کیا ہوا ہے؟"

نور نے مسکراتے ہوئے سوال کیا

"کچھ نہیں.... میں اپنی پیاری سی بیوی کو دیکھ نہیں سکتا کیا؟"

www.kitabnagri.com

ضرغام نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ شرما کے چہرہ جھکا گئی۔

اس شخص نے اسے خود پہ غرور کرنا سکھا دیا تھا وہ اس کی پناہوں میں بہت خوشی سے رہتی تھی اسے ایک لمحے کے لیے بھی اس شخص کی دوری گوارا نہیں تھی۔ وہ خاموشی سے مسکراتے ہوئے اپنے اور

ضرغام کے لیے کپڑے پسند کرنے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

-----  
"ارمغان یہ کیسا ہے؟"

امثال نے ایک جوڑا اسے تھمایا تو وہ مسکرا دیا

"میری جان.... تمہیں جو بھی اچھا لگے لے لیتے ہیں۔"

ارمغان نے محبت سے کہا تو وہ کپڑے پسند کرنے لگی

"ارمغان مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا آپ مدد کریں نہ"

امثال نے جھنجھلائے لہجے میں کہا تو وہ جو اسے محبت سے دیکھنے میں مصروف تھا آگے بڑھا اور خود اس کے لیے کپڑے دیکھنے لگا۔  
-----

یارم نے لاریب کے لیے اپنی مرضی کے بارات اور ولیمہ دونوں تقریبات کے لئے جوڑے لیے تھے وہ چاہتا تھا کہ اپنی زندگی کو اپنی پسند کے رنگوں میں سجا سنورا دیکھے۔  
www.kitabnagri.com  
بالاج اپنے لئے شاپنگ کرنے لگا اور مقدم اپنے لئے۔  
-----

منت چپ چاپ وہاں موجود بیچ پر بیٹھ کر موبائل میں مصروف ہو گئی تھی جب اچانک مقدم کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"لگتا ہے کوئی بہت زیادہ والا ناراض ہے مجھ سے۔"

مقدم نے اس کے قریب ہی جگہ سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔ وہاں بس وہ دونوں ہی موجود تھے باقی سب ہی اپنی شاپنگ میں مصروف تھے۔

منت نے سر نہیں اٹھایا اور بغیر جواب دیے توجہ موبائل پر مرکوز رکھی۔

"کوئی اتنا غصہ ہے کہ جواب بھی نہیں دے گا۔"

مقدم نے افسوس سے سر ہلایا تو میسج کرتے اس کی انگلیاں تھمیں اور اس نے ماتھے پہ شکنیں ڈالے، آنکھوں میں خفگی لیے، تاسف سے اسے گھورا جیسے کہنا چاہتی ہو بہت جلدی خیال آگیا میری ناراضگی کا۔

مقدم نے اس کی گھوری پہ اپنے دونوں ہاتھ سرینڈر کرنے والے انداز میں اٹھائے "چلیں آئیں میرے ساتھ.... میں نے آپ کے لئے ڈریس دیکھی ہے بہت اچھی لگی ہے مجھے چلیں لیتے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

مقدم نے کہا لیکن منت اس کی باتوں پہ کان دھرے بغیر بیٹھی رہی

"من۔۔۔"

مقدم نے بہت نرمی سے پکارا تو منت کی دھڑکنیں ایک دم تیز ہو گئیں۔۔۔۔ اس نے چہرہ اٹھا کر مقدم کو دیکھا پر اس کی لودیتی نگاہوں کی تاب نہ لاسکی اور جلد ہی چہرہ پھیر گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"اتنی ناراض ہیں مجھ سے کہ مجھے دیکھ بھی نہیں رہیں.... آئی ایم سوری من دوبارہ کبھی آپ پر نہیں چلاؤں گا.... میں نے آپ کو بہت فون ٹرائے کیے تھے پہلے بھی، لیکن آپ کا فون ہمیشہ بند ہی ملتا تھا اس دن مجھے لگا آپ شاید ٹھیک نہیں ہیں اور پھر آپ کا فون نہ اٹھانا، میں ڈر گیا تھا یار.... جب میں آپ کے کمرے میں آیا تو فون سرے سے آپ کے ہاتھ میں ہی نہیں تھا تو مجھے غصہ آگیا.... آئی ایم سوری میں نے اس دن آپ کو رلا دیا پلیز مجھے معاف کر دیں۔"

وہ بہت نرمی سے اس پر سے نظریں ہٹائے بغیر بول رہا تھا۔  
منّت سے اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھا جانا تھا تو چہرہ جھکائے بولی۔۔۔۔  
"آپ نے بد تمیزی کی تھی مجھ سے میرا ناراض ہونا بنتا بھی ہے۔"  
مقدم ہلکا سا مسکرایا

"بالکل بنتا ہے.... مجھے اپنی من سے اس طرح بات بالکل نہیں کرنی چاہیے تھی۔"  
"اپنی من" لفظ پر منّت نے حیرت سے چہرہ اٹھایا تو مقدم اپنی جلد بازی پہ گڑبڑا گیا پھر قدرے سنبھل کر بولا۔۔۔۔

"آئیں اب میں آپ کو ڈریس دکھاؤں۔"

وہ کہہ کر کھڑا ہو گیا اور منتظر نگاہوں سے منّت کو دیکھا۔۔۔۔ آگے کافی سارے لوگ تھے منّت نے سہم کر مقدم کو دیکھا اسے آج بھی زیادہ لوگ دیکھ کے خوف آتا تھا گھٹن سی محسوس ہوتی تھی۔ اسے



## Posted On Kitab Nagri

گھبرا تا دیکھ کر مقدم نے مسکراتے ہوئے اسے کھڑے ہونے کا اشارہ کیا پر وہ اپنے ڈر کا کیا کرتی۔۔۔۔۔  
مقدم اس کے قریب کھڑا ہو گیا اور اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا آخر منت نے تھوڑی ہمت دکھائی  
اور ناچاہتے ہوئے بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

منت نے کھڑی ہو کر مقدم کی اجرک تھام لی۔۔۔۔۔ منت اس کے پیچھے پیچھے چلتی گئی اور اس کی اس  
حرکت پہ مقدم لگا تار مسکرائے جا رہا تھا۔

یہ احساس کہ اس کی محبت بس ایک اسے ہی اپنا محافظ سمجھتی ہے اور اسی کے ساتھ بے خوف ہو کر چلتی  
ہے، مقدم کی دھڑکنیں بڑھا دیتا تھا۔ منت جب جب خوفزدہ ہو کر مقدم کی اجرک تھامتی تھی اور خود  
کو محفوظ محسوس کرتی تھی تب تب مقدم کو منت سے محبت ہو جاتی تھی۔ اس کی محبت ساری دنیا سے  
خوفزدہ ہو کر اس کے پاس آتی تھی اور خود کو محفوظ محسوس کرتی تھی یہ احساس اور اس احساس کی  
خوبصورتی بس مقدم ہی سمجھ سکتا تھا۔

اس نے منت کو اپنی مرضی کے کپڑے لے کر دیئے اور پھر سب اپنی شاپنگ ختم کر کے واپس گھر کی  
جانب روانہ ہو گئے۔

-----

گھر پہنچتے ہی شادی کے کپڑے لاریب کے گھر پہنچا دیئے گئے تھے۔۔۔۔۔ جیسے ہی کپڑے پہنچے سب نے  
بارات کا ڈریس دیکھا تو حیران ہو گئے۔

# Posted On Kitab Nagri

یارم کی خواہش تھی کہ اس کی دلہن اس کے بھیجے ہوئے کپڑوں میں ہو۔  
جب سب کو یہ علم ہوا تو سب لاریب کی قسمت پہ مسکرا دیئے اور ماشاء اللہ کہا۔

آخر کار نکاح کا دن آپہنچا۔ سب نے ہی نکاح کے لیے وائٹ تھیم کیا تھا تو سب تیار ہو کر ہال کے لیے نکلے۔

ہال میں پہنچ کر مقدم نے متلاشی نگاہوں سے منت کو دیکھنے کے لیے نظر دوڑائی لیکن وہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آئی۔۔۔۔۔ کچھ دیر انتظار کے بعد آخر مقدم کا انتظار ختم ہوا اور منت امتثال کے ساتھ باتیں کرتی مسکراتے ہوئے ہال میں داخل ہوئی اس نے سفید رنگ کا نفیس سے کام والا کرتا شلووار پہن رکھا تھا جو نکاح اور منگنی دونوں لحاظ سے پرفیکٹ تھا۔

اپنے چہرے پر نظریں محسوس کر منت نے سامنے دیکھا تو مقدم نثار جانے والی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ مقدم کو دیکھ کر مسکرائی پھر دیکھتے ہی دیکھتے برائیدل روم میں داخل ہو گئی۔

مقدم کی نگاہوں نے آخر تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

برائیڈل روم میں لاریب دنیا جہان کی خوبصورتی سمیٹے، شرمائی گھبرائی سی نکاح کے لیے تیار بیٹھی، بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

ایزل سے باتوں میں مصروف لاریب نے جب چہرہ اٹھایا تو منت کو اپنے سامنے دیکھ اس کی آنکھیں  
بھینگے لگیں۔ منت کی بھی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے لاریب اپنی جگہ سے اٹھی منت بھی آگے  
بڑھی اور دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ کر رونے لگیں۔۔۔۔۔ کچھ دیر رونے کے بعد جب لاریب  
کے آنسو نہ تھمے تو منت نے جھنجھلا کے کہا

"بس کر دے یار.... میک۔ اپ اتر گیا تو یارم بھائی نے بارات واپس لے جانی ہے۔"

وہ جو کب سے رو رہی تھی منت کی بات پہ اسے گھورا لیکن پھر خود بھی مسکرا دی۔ منت کچھ دیر اس  
کے پاس بیٹھی رہی پھر برائیدل روم سے باہر آگئی۔  
مقدم وہاں ہی کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا اسے آتا دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔  
"آپ کو داجی بلارہے ہیں۔"

پھر اس کی سرخ ہوئی آنکھوں کو دیکھا جو اس کی رونے کی چغلی کر رہی تھیں۔

منت نے داجی کا سن کر مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا لیکن اچانک اس کی مسکراہٹ سمٹی اور  
چہرے پر ایک تاریک سا سایہ لہرایا۔۔۔۔۔ مقدم نے بغور اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھے اور  
اس کی نظروں کا تعاقب کیا۔

نجمہ بیگم حیران پریشان سی اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

"اتنی بیمار تھی کیسے بچ گئی؟"

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے خود سے سوال کیا اور اس کی طرف بڑھنے لگیں۔

منّت نے جلدی سے مقدم کی اجرک تھامنی چاہی لیکن آج وہ اجرک میں نہیں تھا۔۔۔ اس نے سفید رنگ کا پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا تو اس نے جلدی سے مقدم کے کوٹ کی آستین تھام لی۔

بالاج جو داجی کے کہنے پر منّت کو بلانے آیا تھا اس کی یہ حرکت دیکھ، اس نے سوالیہ نظروں سے مقدم کو دیکھا تو مقدم نے بالاج کو آنکھوں سے ہی خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

ابھی نجمہ بیگم اس کی طرف آہی رہی تھیں جب منّت کا نام پکارا گیا۔۔۔ اپنے نام کی پکار پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پیچھے ایک لڑکی کھڑی تھی۔

مقدم نے غیر شناسی نظروں سے اس انجان لڑکی کو دیکھا پھر منّت کو جو اس لڑکی کے قریب چلی گئی تھی۔

"کیسی ہو مناہل؟۔۔۔"

منّت کہتے ہوئے اس کے گلے ملی تو مقدم فوراً پہچان گیا غالباً یہ وہی مناہل تھی جس کا ذکر فائل میں بھی تھا پر اس کی تصویر نہیں تھی جس وجہ سے مقدم اس لڑکی کو پہچان نہیں پایا تھا۔

"میں ٹھیک.... تم بتاؤ کیسی ہو؟۔۔۔"

اسلام علیکم!

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

مناہل نے ایک نظر پیچھے کھڑے شخص کو غصے سے گھورتے ہوئے منت کو دیکھا اور پھر کہا۔۔۔ منت نے اس کا گھورنا نوٹ کیا تو پیچھے دیکھا۔۔۔ بالاج آنکھوں میں نرمی لیے یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

مناہل نے منّت کا ہاتھ تھاما اور اسے لے کر ایک ٹیبل کی طرف چلی گئی پھر وہی سوال جواب کہاں تھی وغیرہ وغیرہ۔۔۔ منّت نے جھنجھلا کر اسے دیکھا پھر ساری کہانی سنادی لیکن منّت بار بار مناہل کا پیچھے کھڑے بالاج کو غصے سے دیکھنا نوٹ کر رہی تھی آخر پوچھ ہی لیا۔۔۔

"تم بالاج بھائی کو گھور کیوں رہی ہو؟۔۔۔"

"تم جانتی ہو اسے؟۔۔۔"

مناہل نے سوال پہ سوال کیا

"ہاں یہ مقدم اور یارم بھائی کے بھائی ہیں.... یارم بھائی جن کی آج لاریب سے شادی ہے یہ ان کے چھوٹے بھائی ہیں.... اب تم بتاؤ کیوں گھور رہی ہو؟۔۔۔"

"یار اندھا ہے یہ شخص.... اتنی بری طرح ٹکرایا ہے نہ مجھ سے کہ میرا بازو ہلا دیا ہے۔"

منّت کے پوچھنے پہ مناہل نے بتایا تو اس نے اُلجھی نظروں سے اسے دیکھا پھر مڑ کے بالاج کو دیکھا لیکن اب وہ وہاں نہیں تھا تو واپس مناہل کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں الجھن دیکھ مناہل نے بتانا شروع کیا۔۔۔

"یار لاریب کی شادی کے لیے تیری پھپھو نے ہمیں بھی سب کو ہی مدعو کیا تھا ہمارا آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن پھر اللہ کی کرنی کہ سب کا ہی کسی نہ کسی طرح آنے کا ارادہ بن گیا تو ہم سب یہاں آ گئے.... ابھی جب میں ہال میں داخل ہو رہی تھی تو ماما میرے ساتھ تھیں ہم دونوں تیرے ہی بارے



## Posted On Kitab Nagri

میں باتیں کر رہے تھے.... یہ کسی سے فون میں مصروف چلا آ رہا تھا، آتا ہوا بہت برا ٹکرا یا یہ بالاج....  
اتنی بری طرح ہماری ٹکرا ہوئی۔۔۔۔۔  
"آپ دیکھ کر نہیں چل سکتے؟"

منابل نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔ بالاج جو اپنے کسی دوست سے بات کرتا، باہر کی جانب بڑھ رہا تھا ٹکرا  
ہونے پر اس کا موبائل ہاتھ سے نکل کر زمین پر جا گرا وہ موبائل اٹھانے جھکا جب کسی لڑکی کی غصے سے  
بھرپور آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی اس نے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا وہ چپ چاپ اسے  
دیکھنے لگا۔

کیا اسے بھی کوئی اس طرح گھور سکتا تھا جیسے یہ لڑکی گھور رہی تھی؟۔۔۔۔۔ سب لڑکیاں اس سے ڈرتی  
تھیں کیونکہ وہ بہت جلدی غصے میں آ جاتا تھا لیکن اس کے سامنے کھڑی یہ لڑکی پورے حق سے اسے  
گھور رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"منابل بیٹا کوئی بات نہیں جانے دو۔"  
ماہین بیگم نے اسے پُر سکون کرنا چاہا تو وہ جو اسے گھور رہی تھی ماہین بیگم کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

"یہ ہوا تھا مجھے یقین ہے کہ اندھا ہے یہ شخص۔"

منابل نے کہا بالاج جو ان کے پیچھے ٹیبل پر بیٹھا ان کی ہی باتوں کی طرف متوجہ تھا اپنے بارے میں  
منابل کے خیال جان کر بد مزہ ہو گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"مٹو تمہیں برائیدل روم میں بلارہے ہیں۔"

ضرغام فون سننے باہر جا رہا تھا منت کو دیکھ پیغام دیا۔۔۔۔ وہ سر اثبات میں ہلاتی، مناہل کے ساتھ برائیدل روم کی جانب بڑھ گئی۔

اسٹیج پر نکاح شروع ہو چکا تھا تو بالاج بھی انھیں وہاں سے جاتا دیکھ کر اسٹیج کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔ اسٹیج پر پہنچ کر کچھ لمحوں بعد ہی بالاج نے غیر ارادی طور پر متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔ داجی جو لگاتار اس کی بے چینی نوٹ کر رہے تھے آخر بول پڑے

"بج گئی ہے تمہاری گھنٹی بھی؟۔۔۔۔"

داجی کے کہنے پہ بالاج نے الجھی نظروں سے داجی کو دیکھا پھر بات سمجھ آنے پر اس کا بے ساختہ قہقہہ گونجا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہمممم.... کرتا ہوں اب تمہارا انتظام بھی۔"

یہ کہتے ہوئے داجی اٹھے اور سلطان صاحب (منت کے نانا ابو) کی طرف چلے گئے۔

منت جیسے ہی برائیدل روم میں داخل ہوئی تو نکاح ہو چکا تھا اور لاریب نگین بیگم کے گلے لگی رو رہی تھی۔۔۔۔ سب اسے حوصلہ دے رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

منت کو اچانک دیکھ کر کوئی بھی حیران نہیں تھا کیونکہ نگین بیگم سب رشتہ دار کو پہلے ہی منت کا بتا چکی تھیں بس نجمہ بیگم اور عثمان صاحب حیرت میں مبتلا تھے کیونکہ نگین بیگم نے انہیں کچھ نہیں بتایا تھا۔  
منت لاریب کے پاس بیٹھ گئی اور اس کا موڈ فریش کرنے کی کوشش کرنے لگی جب باہر سے مبارک کا شور اٹھا۔۔۔ لاریب اب لاریب یارم خان بن چکی تھی۔

یارم کے چہرے سے ہی اس کی خوشی کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا سب ہی بار بار ماشاء اللہ کہہ رہے تھے اس کی خوشیوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے دعائیں دے رہے تھے۔۔۔ یارم نے آج اپنی پسندیدہ عورت کو پالیا تھا وہ اس کے لیے ہی دنیا میں آئی تھی اور اب اس کے نام لکھ دی گئی تھی اس کے انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔ مقدم اور بالاج نے اسے گلے لگا کے مبارکباد دی وہ بہت خوشی سے ان کی مبارکباد وصول کر رہا تھا۔

سب لوگ اب اسٹیج سے نیچے اتر چکے تھے کیونکہ دلہن آنے والی تھی پھر چند لمحے انتظار کے بعد جب یارم نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو پھر دیکھتا ہی رہ گیا۔

وہ اس کی پسند کے سفید شرارے جس پہ گلابی نگینوں کا خوبصورت اور نفیس کام ہوا تھا پہنے زین صاحب اور نگین بیگم کے ہمراہ سہج سہج کے قدم اٹھا رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ لوگ سٹیج کے قریب پہنچے تو یارم اٹھ کھڑا ہوا اور لاریب کے پاس جا کر ہاتھ بڑھایا۔ لاریب نے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ سفید شیر وانی پہنے اپنی ہیزل گرین آنکھوں میں محبت کے دیپ جلانے لاریب کا دل بری طرح دھڑکا گیا تھا۔

زین صاحب نے لاریب کا ہاتھ یارم کے ہاتھ میں دیا جسے اس نے مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔۔۔ وہ لاریب کے ہاتھوں میں واضح لرزش محسوس کر رہا تھا۔ یارم اسے کسی قیمتی گڑیا کی طرح اسٹیج پر لے آیا اسے صوفے پر بٹھا کر خود قریب ہی جگہ سنبھالی۔۔۔۔۔ ان کے بیٹھتے ہی منگنی کی رسم شروع ہوئی۔

منگنی کی رسم نکاح کے بعد اس لیے رکھی گئی تھی کیونکہ یارم کا کہنا تھا کہ لاریب اس کی نامحرم ہے۔۔۔۔۔ وہ جب تک اس کی نامحرم ہے تب تک یارم اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہتا تھا اس لیے پہلے نکاح کیا گیا اور اب یارم پورے حق سے اپنی محرم کا ہاتھ تھامے انگوٹھی پہنا رہا تھا۔ یارم نے بہت خوشی سے جبکہ لاریب نے کانپتے ہاتھوں سے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی۔

منگنی کی رسم کے بعد سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔ سب نے کھانا کھایا اور واپس جانے کی اجازت چاہی۔

منت کے اسٹیج پر جانے کے بعد سب نے اسے اتنا مصروف رکھا کہ نجمہ بیگم سے ملنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔

## Posted On Kitab Nagri

اب سب واپس جانے کے لیے تیار تھے۔۔۔ لاریب بہت تھک گئی تھی تو منّت اسے آرام کی غرض سے واپس برائیلڈل روم لے گئی تھی۔ واپس جانے سے پہلے سب لاریب سے ملنے کے لیے برائیلڈل روم کی طرف چل پڑے۔

سب روم میں داخل ہوئے تو لاریب، ایزل، منّت اور مناہل خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔ منّت لگاتار کچھ کہتی اور چاروں کے قہقہے گونجتے۔۔۔۔۔ سب کو اندر داخل ہوتے دیکھ، ان چاروں کی ہنسی کو بریک لگی۔

داجی نے آگے بڑھ کر لاریب اور مناہل کے سر پہ شفقت سے بھرپور ہاتھ رکھا تو منّت نے داجی کا ہاتھ تھام کے اپنے سر پر بھی رکھا

"یہ کیا بات ہوئی.... میں بھی تو یہیں بیٹھی ہوں نہ مجھے بھی پیار دیں۔"

اس نے خفگی سے داجی سے کہا تو باقی سب اس کی حرکت پر مسکرائے۔۔۔۔۔ داجی نے جھک کر بہت نرمی اور محبت سے اس کی پیشانی چومی اور کہا

"میرا بچہ تم تو جان ہو ہم سب کی.... ہمارا سارا پیار تمہارے ہی لئے ہے انھیں تو بس تھوڑا تھوڑا سا دے رہے ہیں۔"

داجی نے محبت سے کہا تو وہ گہرا مسکرائی۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم اس کے چہرے کی چمک میں کھویا ہوا تھا آج وہ بہت خوش تھی مقدم کے دل نے اس وقت شدت سے دعا کی کہ یہ مسکراہٹ اس کی من کے چہرے سے کبھی بھی جدا نہ ہو۔

باقی سب لوگوں نے بھی لاریب کے سر پہ ہاتھ رکھا اور زین صاحب کی جانب متوجہ ہوئے "زین صاحب اب ہم چلتے ہیں.... کل آپ لوگ وقت سے پہنچ جائیے گا۔"

داجی کے کہنے پہ زین صاحب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

مہندی کی تقریب خان مینشن میں دونوں کی ساتھ میں ہی تھی۔۔۔ انہوں نے زین صاحب کو وقت کا کہتے، منت کو دیکھا جو لاریب کے کانوں میں سرگوشیاں کر رہی تھی اور لاریب، ایزل اور مناہل مسلسل اپنی ہنسی دبانے کی کوشش میں ناکام ہو رہیں تھیں۔

"مناہل بیٹا آ جاؤ اب چلیں"

ماہین بیگم برائیڈل روم میں داخل ہوئیں اور مناہل سے کہا تو مناہل سر ہلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ بالاج لگاتار اسے آنکھوں میں بسائے کھڑا تھا لیکن اسے پرواہ ہی نہیں تھی۔

داجی نے ماہین بیگم کو دیکھا اور ان کے سر پہ ہاتھ رکھا وہ سلطان صاحب کے ساتھ ہی ان سے ملے تھے ساتھ ہی انہوں نے مناہل کے سر پہ بھی ہاتھ رکھا مناہل سب سے ملی اور ماہین بیگم کی ہمراہ برائیڈل روم سے باہر نکل گئی۔

"چلنا نہیں ہے مٹو؟"



## Posted On Kitab Nagri

ضرغام نے منّت کو کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی ایزل اور لاریب ساتھ میں کھڑی ہوئیں  
"تورک جایار.... کل ہمارے ساتھ ہی چلی جائی۔"

ایزل نے کہا تو لاریب نے بھی اس کی تائید میں سر ہلایا جبکہ وہاں کھڑے سب مکینوں کو ایک دم سے  
سانپ سونگھ گیا تھا۔

"نہیں نہیں رکنا نہیں ہے اس نے۔"

اس سے پہلے کہ منّت کچھ کہتی سب ایک ساتھ بولے۔

مقدم، یارم اور بالاج نے چونک کے حاجی ار مغان، ضرغام اور سکندر صاحب کو ایک ساتھ بولتے دیکھا  
تو مسکرا نے لگے منّت بھی ان چاروں کو دیکھ کر ہنسنے لگی تھی۔

"نہیں رک رہی میں"

اس نے جیسے سب کو تسلی دینی چاہی تھی۔

"کل ملتے ہیں"

www.kitabnagri.com

اس نے ایزل اور لاریب کو باری باری گلے لگایا اور نگین بیگم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

لاریب کب سے اپنے چہرے پر کسی کی نظریں محسوس کر رہی تھی سر اٹھا کر دیکھا تو یارم کو یک ٹک خود  
کو دیکھتا پا کر سر جھکا گئی۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

ساری تقریب خیر سے ہو گئی تھی سب واپس آئے اور اس قدر تھک چکے تھے کہ چیخ کر کے سو گئے کیونکہ صبح مہندی کی تقریب تھی اس کے لئے بھی جلدی اٹھنا تھا۔  
منت کمرے میں آئی چیخ کیا اور بیڈ پر لیٹ گئی وہ بہت تھک گئی تھی اور سونا چاہتی تھی لیکن لاریب کی کال آگئی منت مسکرائی اور کال اٹھالی۔

"یار آپ کے جانے کے بعد ممانی نے اتنا تماشا لگایا ہے۔"

لاریب کی جھنجھلائی سی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا ہے؟۔۔۔"

منت نے سوال کیا

"جیسے ہی آپ لوگ نکلے ممانی بہت غصے سے برائیڈل روم میں داخل ہوئیں۔"

"تم لوگوں کو منت مل گئی تھی تو ہمیں کیوں نہیں بتایا؟"

نجمہ بیگم چیخی

www.kitabnagri.com

"ہم تمہیں کیوں بتاتے؟.... جب تمہارے پاس تھی تب تمہیں اس کے مرنے جینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اور اب جب وہ خوش ہے تو جہاں بھی ہو تمہیں کیا؟"

اسلام علیکم!

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

نگین بیگم ان سے زیادہ اونچی آواز میں دھاڑیں۔۔۔۔ عثمان صاحب خاموش تماشائی بنے سب دیکھ رہے تھے جب سے منّت گئی تھی وہ بالکل ہی خاموش ہو گئے تھے انھیں منّت کی حالت یاد آتی تو انھیں افسوس ہوتا کہ وہ سانس نہیں لے پارہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"دیکھو نجمہ! منت اب بہت خوش ہے تو وہ ملے، گے، جہاں بھی جس کے بھی ساتھ رہے تمہارا اب اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے.... وہ ایک سال پہلے ہی تمہیں چھوڑ کر جا چکی ہے تو اب تم بس بھول جاؤ اسے۔"

اب کی بار وہ کچھ نرمی سے بولیں۔۔۔۔۔ نجمہ بیگم نے نفرت بھری نگاہ ان پہ ڈالی اور تن فن کرتی باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ انہیں جاتا دیکھ نگین بیگم نے گہرا سانس خارج کیا۔  
منت نے خاموشی سے ساری بات سنی اور کہا  
"چل چھوڑ یا راب زیادہ سے زیادہ میرا کیا ہی بگاڑ لیں گی۔"

منت نے بے فکر ہو کر کہا۔۔۔۔۔ لاریب ابھی کوئی جواب دیتی جب اسے کھڑکی پہ ہلچل ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔ اس نے ڈر کر جلدی سے پیچھے دیکھا تو اچانک سے یارم کو نمودار ہوتے دیکھ اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

یارم گھر پہنچ کے بہت بے چین تھا وہ ایک بار اپنی منکوحہ سے ملنا چاہتا تھا پہلے تو اپنی خواہش پہ بندھ باندھے لیتا رہا پھر تھک کر اٹھا اور دے پاؤں اپنی منکوحہ کو دیکھنے چلا آیا۔

یارم کھڑکی پہ کھڑا پر شوق نگاہوں سے اس کا حیران ہونا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اندر کو داتا لاریب کے ہاتھ سے فون بے ساختہ گر گیا اس نے ایک نظر فون کو دیکھا جہاں منت کی کال کٹ چکی تھی اور دوسری

## Posted On Kitab Nagri

نظریارم پہ ڈالی جو خمار آلود نظریں لیے، اسے ہی دیکھتا آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اس کے قریب آ رہا تھا۔

وہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہا تھا غیر ارادی طور پہ لاریب کے قدم ہلنے سے انکاری تھے وہ دیوار کے ساتھ چپک کے کھڑی تھی اس کا دل پسلیاں توڑ کے باہر آنے کو بیتاب تھا اس قدر تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا۔

یارم چلتا ہوا لاریب کے بالکل قریب آ گیا اتنا نزدیک کے اس کی سانسوں کی تپش سے لاریب کو اپنا چہرہ جھلستا محسوس ہوا۔۔۔ اس نے سہم کے زور سے آنکھیں میچ لیں تو یارم کے چہرے کو خوبصورت مسکراہٹ نے چھوا

"مائی بیوٹی فل پیجن "ڈر کے مارے آنکھیں بند کرنے سے مصیبت ٹل نہیں جاتی۔"

یارم کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو اس نے فوراً آنکھیں کھولیں۔۔۔ وہ اسے پر شوق نظروں سے تک رہا تھا ایک لمحے کے لیے دونوں کی نظریں ملی اس کی آنکھوں کے خمار کی تاب نہ لاتے ہوئے لاریب نے اپنی گھنی پلکیں اپنی غزالی آنکھوں پہ سایہ فگن کر لیں۔

یارم اس کے مزید نزدیک ہوا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے تھما اور پیشانی پہ محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔۔۔ اگر یارم نے اسے پکڑا نہ ہوتا تو اس نے گر جانا تھا اس کا اس کی ٹانگوں پہ کھڑا رہنا محال ہو گیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

یارم جیسے آیا تھا ویسے ہی چپ چاپ چلا گیا۔

لاریب کتنی ہی دیر کھڑی کھڑی کو دیکھتی رہی جہاں سے وہ غائب ہوا تھا پھر چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہیں بٹھتی چلی گئی اس کا شرم کے مارے چہرہ اٹھانا محال ہو گیا تھا۔

یارم واپس آیا تو لاریب کے ساتھ گزرے اپنے خوبصورت لمحات یاد کرتے کرتے ہی نیند کی گہری وادیوں میں کھو گیا۔

صبح سب ہی فجر پڑھ کر مہندی کی تیاریوں میں لگ گئے تھے کیونکہ رات کو مہندی کی تقریب تھی اور بہت سارا کام تھا۔ خان مینشن کی ڈیکوریشن ہو رہی تھی۔ باقی سب لوگ اپنا اپنا تیار ہونے میں مصروف تھے ہر طرف شور مچا ہوا تھا۔

لاریب یارم کا دیا جانے والا شرارہ پہنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس شخص کی پسند لا جواب تھی اس بات کا تو اندازہ لاریب کو کپڑوں سے ہی ہو گیا تھا۔ بیوٹیشن اسے تیار کر کے جاچکی تھی وہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ پیلے رنگ کے شرارے اور کرتی میں جس کے گلے اور آستینوں پہ خوبصورت سا کام ہوا تھا پہنے بالکل تیار کھڑی تھی۔ سب تیار تھے تو لاریب کو لے کر تقریب کے لئے نکلے۔



## Posted On Kitab Nagri

-----

خان مینشن میں سب لڑکوں نے سیاہ رنگ کا کرتا شلوار اور اوپر سے سیاہ ہی شیر وانی پہنی تھی اور سب ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے۔

مقدم ہر طرف منّت کی تلاش میں نظریں گھوم رہا تھا جبکہ بالاج کا دھیان دروازے پہ تھا کیونکہ مناہل نے مہمانوں کے ساتھ آنا تھا۔

منّت اپنے دھیان سیڑھیوں سے اپنا شرارہ سنبھالتی اتر رہی تھی مقدم کو دیکھ کر بالکل ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔ وہ سیاہ کرتا شلوار میں اوپر سیاہ شیر وانی، جسے شیشے اور ستاری کے کام سے سجایا گیا تھا اور اس پر کڑھائی ہوئی تھی جس وجہ سے اس کا رنگ سرمئی لگ رہا تھا پہنے، بھورے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے، ہمیشہ کی طرح وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا اور اس کی وہ چمکتی آنکھیں، جو ہمیشہ ہی منّت کو اپنی تلاش میں بھٹکتی ملتی تھیں اسے اس کی وہ آنکھیں بہت پسند تھیں جن میں منّت کو اپنے علاوہ کبھی کسی کا عکس نہیں دکھتا تھا۔ وہ اس قدر حسین لگ رہا تھا کہ اگر کہا جائے کہ سیاہ رنگ اسی کے لئے بنا ہے تو غلط نہیں ہوگا۔ وہاں سب موجود تھے لیکن منّت کی نظریں بس مقدم پہ جمی تھیں۔

اپنے چہرے پر نظریں محسوس کر مقدم جو کب سے منّت کی تلاش میں تھا سیڑھیوں پہ کھڑے اسے خود کو دیکھتے پایا تو بے ساختہ مسکرا دیا اور قدم قدم چلتا اس کے قریب چلا گیا۔۔۔۔۔ وہ بالکل اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

## Posted On Kitab Nagri

"اچھا لگ رہا ہوں؟"

مقدم کے اچانک سوال پہ وہ جو پلکیں جھپکے بغیر اسے دیکھ رہی تھی گڑبڑا کے فوراً نظروں کا رخ بدل گئی  
"نہ.... نہیں تو"

منت نے کہا تو مقدم کا منہ کھل گیا

"کیا.... مطلب نہیں اچھا لگ رہا؟"

مقدم نے مصنوعی خفگی سے کہا تو منت گھبرا گئی

"نہیں.... آ.... میرا مطلب ہے اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔"

اس نے جلدی سے بولا تو مقدم جو اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش کر رہا تھا اس کی بات سن گہرا مسکرایا  
اور گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا

"آپ بھی اچھی لگ رہی ہیں۔"

اتنا کہتے ہی وہ مسکراتا ہوا پلٹ گیا، جانتا تھا وہ ڈرپوک لڑکی اس سے زیادہ اسے برداشت نہیں کر سکے  
گی۔

-----  
"کیسی لگ رہی ہوں میں؟"

امثال نے جوش سے پوچھا تو ارمان جو فون میں مصروف تھا چہرہ اٹھا کے دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گیا

# Posted On Kitab Nagri

"مجھے اندازہ تھا کہ میری بیوی بہت خوبصورت ہے لیکن آج اس قدر غضب ڈھائے گی میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔"

ارمغان نے کھڑے ہوتے ہوئے محبت سے کہا اور اسے خود میں بھیج گیا۔۔۔ امتثال نے نرمی سے اس کے گرد حصار باندھ لیا پھر الگ ہو کے وہ دونوں تقریب کے لئے کمرے سے باہر نکل آئے۔

"کہاں تھی یا امتثال اتنی دیر کیوں؟"

نور کب سے امتثال کے انتظار میں تھی اسے باہر آتا دیکھ، فوراً سے بولی

"تیار ہونے میں ٹائم لگ گیا آپی"

امتثال نے اطمینان سے کہا

"نور بات سنو"

ضرغام کی آواز گونجی تو وہ پلٹی اور اسے دیکھا۔۔۔ وہ سنہری آنکھوں والا شہزادہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہا تھا نور کا دل زور سے دھڑکا۔

دوسری طرف ضرغام کا بھی یہی حال تھا وہ کچھ کہنے آیا تھا لیکن اس کی خوبصورتی دیکھ اپنی بات بھول گیا۔۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے میں پوری طرح سے کھو گئے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

انھیں یک ٹک ایک دوسرے کو دیکھتا پا کر امتثال کھانسی تو دونوں گڑبڑا گئے اور پھر جلدی سے نور امتثال کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گئی ضرغام مسکرا کر رہ گیا۔

سب لوگ پہنچے تو مناہل کو اندر داخل ہوتا دیکھ، بالاج کا دل تیزی سے دھڑکا وہ اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ بالاج پلکیں نہیں جھپک رہا تھا۔

"تجھے خاموشی سے دیکھنا بھی عشق ہے  
ضروری نہیں اظہارِ محبت صرف لفظوں سے کیا جائے"  
مناہل نے اپنے چہرے پر نظریں محسوس کیں تو بالاج کو خود کو یک ٹک دیکھتے پایا، وہ کنفیوز ہو کے سر جھکا گئی۔

داجی سلطان صاحب سے بہت خوش دلی سے ملے آج مناہل کی پوری فیملی ساتھ تھی۔

www.kitabnagri.com

منت لاریب کو لینے آگے بڑھی لیکن سب کو دیکھ ان سے ملنے لگی پھر لاریب اور مناہل کو لیے کمرے کی جانب چل دی۔

بالاج، یارم اور مقدم سیڑھیوں کے قریب ہی کھڑے باتوں میں مصروف تھے۔

منت جیسے ہی سیڑھیوں کے قریب پہنچی یارم نے فوراً اس کو پکارا۔

## Posted On Kitab Nagri

"مُنّتو۔۔۔"

وہ تینوں یارم کے پکارنے پر وہیں رک گئیں اور منّت نے یارم کو سوالیہ دیکھا۔۔۔ لاریب کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑکا۔۔۔ بالاج کی نظریں مناہل پر جم سی گئی تھی۔۔۔ مقدم کبھی یارم کو دیکھتا تو کبھی منّت کو۔

لاریب نے صرف ایک لمحے کے لیے نظریں اٹھا کر یارم کو دیکھا اور پھر نظریں جھکا گئی وہ ابھی اس کی رات والی جسارت سے نہیں سنبھلی تھی اس کی آواز سن کر لاریب کی آنکھوں میں رات والا منظر کسی فلم کی طرح چلا اور پھر وہ نظریں نہ اٹھا سکی۔

"ظالم لڑکی.... کہاں لے کر جا رہی ہو میری معصوم بیوی کو؟۔۔۔"

یارم نے منّت کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ بے ساختہ مسکرائی۔۔۔ اس کے چہرے پر کھلتی مسکراہٹ کو دیکھ کر مقدم نے محبت سے اسے دیکھا۔۔۔ منّت نے ایک نظر لاریب کو دیکھا جو چہرہ اٹھانے کے قابل بھی نہیں رہی تھی پھر منّت نے نظروں کا رخ یارم کی جانب کیا اور کہنے لگی۔

"معصوم بیوی کے شوہر.... یہاں سب کے اندر تو نہیں بیٹھ سکتی نہ آپ کی معصوم بیوی اس لیے اوپر لے کر جا رہی ہوں تاکہ پہلے ہی تھوڑا آرام کر لے باہر لان میں بیٹھ بیٹھ کر اس کی کمر درد ہو جانی ہے تو ابھی تھوڑا آرام کر لے.... آپ کی اجازت ہو تو لے جاؤ آپ کی معصوم بیوی کو؟۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

منت نے کہا تو وہ تینوں ہنسنے لگے۔۔۔۔۔ مناہل کے چہرے پر بھی خوبصورت مسکراہٹ تھی جسے بالاج نے بہت غور سے دیکھا تھا۔

"مٹو.... ظالم لڑکی میں نے ابھی تک صحیح سے دیکھا بھی نہیں ہے اپنی معصوم بیوی کو اور تم اسے میری نظروں سے دور لے کر جا رہی ہو۔"

یارم نے کہا تو منت کا منہ کھل گیا جبکہ لاریب جھکا ہوا سر مزید جھکا گئی۔

"کیا ہو گیا ہے یارم بھائی.... اب تو یہ آپ ہی کی ہے نہ اور باہر لان میں اسٹیج پر بھی آپ ہی کے پہلو میں بیٹھنا ہے آپ کی معصوم بیوی نے.... آپ کا جتنا دل کرے دیکھ لینا پر، بارات کے بعد۔"

منت نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تو یارم بد مزہ ہوا۔

"کوئی بات نہیں ظالم لڑکی.... تمہارا وقت آنے دو.... دیکھنا تم، ایک جھلک بھی نہیں دیکھنے دوں گا تمہارے شوہر کو تمہاری۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔



## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

یارم نے جل کر کہا تو مقدم نے یارم کو گھورا یارم نے دانتوں کی نمائش کی جبکہ منت نے مزے سے  
کندھے اچکائے اور لاریب کو لے کر سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔۔ اس دوران لاریب نے صرف ایک  
بار نظریں اٹھا کر یارم کو دیکھا تھا پھر دوبارہ نظریں نہ اٹھا سکی تھی۔  
بالاج کی نظروں نے کمرے میں غائب ہونے تک مناہل کا پیچھا کیا تھا۔  
"ظالم کمینے.... تو نے یہ کیوں کہا کہ ان کے شوہر کو ان کی جھلک بھی نہیں دیکھنے دے گا؟.... من کا تو  
کچھ بھی نہیں جانا مسئلہ تو میرے لیے ہونا ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے جل کر کہا تو یارم اور بالاج کے قہقہے گونجے البتہ مقدم غصے میں بول تو گیا تھا پر ان کے ہنسنے پر جب اپنے الفاظوں پر غور کیا تو جھینپ گیا۔  
"اوہووو.... میرا بھائی شرماتا بھی ہے۔"

بالاج نے کہا تو مقدم کے گال سرخ ہوئے تھے اس نے ان دونوں کو گھورا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔ اس کے جانے کے بعد یارم اور بالاج محبت سے مسکرا دیئے۔

-----  
"منت تو یہاں رہ رہی ہے؟"

لاریب نے حیرانگی سے سوال کیا تو منت نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلادیا۔۔۔ مناہل کی تجسس سے بھرپور آواز آئی

"کیا رخصتی کے بعد لاریب بھی یہی رہے گی؟"

"نہیں لاریب خان ولا میں رہے گی یارم بھائی کے پاس۔"

منت نے اطمینان بھرا جواب دیا

"تو خان ولا کیسا ہے؟"

مناہل نے پوچھا تو منت نے شانے اچکا دیئے اس نے خود ابھی تک خان ولا نہیں دیکھا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

رسم شروع کرنے کے لئے لاریب کو بلایا گیا پھر یارم اور لاریب کو ساتھ اسٹیج پہ بٹھایا گیا۔۔۔ یارم لاریب کے ہم رنگ کرتے میں موجود تھا لاریب اس کا دل دھڑکا رہی تھی وہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی یارم کی نظریں نہیں ہٹ رہی تھیں اس پر سے۔۔۔ وہ رسم کے دوران گاہے بگاہے اسے دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتا۔

رسم شروع ہوئی تو سب نے باری باری لاریب کو ہلدی لگائی جبکہ لڑکوں نے یارم کا حال ہی خراب کر دیا تھا اس کو ہلدی سے نہلا دیا گیا تھا اس کی حالت دیکھ، سب کے قہقہے گونج رہے تھے۔۔۔۔ پھر فریش ہو کے لاریب اور یارم کی مہندی کی رسم شروع کی گئی اور اسے مہندی لگائی گئی۔

مناہل اس کے قریب ہی بیٹھی ہوئی تھی بالاج لگاتار اسے دیکھنے میں مصروف تھا مناہل اب اس کی نظروں سے کنفیوز ہونے لگی تھی۔۔۔۔ اچانک بیوٹیشن کی آواز گونجی

"لڑکے کا نام؟"

بیوٹیشن نے پوچھا

"یارم"

یارم لاریب کے پیچھے ہی کھڑا تھا قدرے جھک کر اپنا نام لیا اور لاریب پہ نظر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔ لاریب یارم کی اچانک آواز پہ سٹیٹا گئی اور بیوٹیشن کو دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ وہ ایک دم سرخ ہو گئی۔

# Posted On Kitab Nagri

خیر خیریت سے یہ رسم ادا ہوئی اور تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

سب گھر والے مہمانوں کے جانے کے بعد ساتھ میں بیٹھے آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔ مقدم گا ہے بگا ہے منت پہ نظر ڈالتا تو وہ چہرہ جھکا جاتی اور وہ گہرا مسکرا دیتا۔

"یار مجھ سے اب صبر نہیں ہو رہا۔"

یارم اچانک بولا تو داجی نے ایک زوردار تھپڑ اس کے کندھے پر دے مارا یارم بلبلا کے رہ گیا

"یار داجی ایک تو مجھے کل تک اپنی بیوی کا انتظار کرنا ہے اوپر سے آپ میرا دکھ سمجھنے کی بجائے مجھے مار رہے ہیں۔"

یاد رہے کہ یہ سب اس کی اس قدر بے صبری پر مسکرا دیئے۔

"ویسے بالاج نے بتایا ہے کیا تم لوگوں کو کہ وہ بھی کسی کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔"

داجی نے کہا تو سب کی نظریں بالاج پہ اٹھیں وہ گڑبڑا گیا

www.kitabnagri.com

"یہ سچ ہے بالاج؟۔۔۔۔"

ضرغام نے سوال پوچھا تو اس نے آہستہ سے سر اثبات میں ہلا دیا۔  
 "کون ہے وہ؟۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

ارمغان بے صبری سے بولا۔ نور اور امتثال سب کے لئے چائے بنا کے لائی تھیں تو سب کو چائے دینے لگیں۔

"مناہل"

منت چائے تھام رہی تھی اسے مناہل کا نام سن کر ایک دم جھٹکا لگا جس وجہ سے اس کا ہاتھ لڑکھڑا گیا اس سے پہلے کہ چائے اس پہ گرتی مقدم نے جلدی سے کپ کو ہاتھ مار دیا۔۔۔۔۔ جو چائے منت کے اوپر گرنی تھی اب زمین پہ گر گئی تھی۔

"لگی تو نہیں؟۔۔۔۔"

مقدم نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔۔۔ چائے کافی زیادہ گرم تھی سب ہی پریشان ہو گئے تھے۔

"بتانا منو لگی تو نہیں؟۔۔۔۔"

منت بالکل خاموش سی مقدم کی آنکھوں میں در آنے والی تڑپ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے خاموش

دیکھ ارمغان نے پوچھا

"نہیں نہیں.... کچھ بھی نہیں ہوا۔"

منت نے جواب دیا تو سب قدرے پرسکون ہوئے جبکہ مقدم ابھی بھی پریشانی سے اس کا ہاتھ دیکھ رہا تھا کہ کہیں لگی نا ہو لیکن وہ اسے چھو کر اس کا ہاتھ نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ وہ اس کی محرم نہیں تھی تو خاموشی سے اس کا ہاتھ دیکھتا رہا اور منت لگاتار اس کے چہرے پر پریشانی دیکھ رہی تھی اور سمجھنے کی

## Posted On Kitab Nagri

کوشش میں تھی کہ ایک چائے ہی تو ہے اور اوپر بھی نہیں گری۔۔۔۔۔ کیوں یہ شخص اس کے لئے اس قدر پریشان ہو جاتا ہے کہ اس کی چھوٹی سی تکلیف پہ بھی تڑپ اٹھتا ہے۔ پھر سر جھٹک گئی اور باقی سب کی جانب متوجہ ہو گئی کیونکہ اندر ہی اندر وہ جواب سے واقف تھی۔

"آپ کو منا ہل پسند ہے؟۔۔۔۔"

منت نے بالاج سے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"تو نانا ابو سے بات کر لیں.... آپ لا ریب کی شادی کے بعد ان کی دیکھ لیں۔"

منت نے داجی کو دیکھتے کہا

"تھینک یو منت ایک تم ہی اس گھر میں اچھی ہو میری پیاری بہن۔"

بالاج نے کہا تو سب نے اسے گھور کر دیکھا ضرغام نے اس کے کندھے پہ چپت رسید کی پر وہ ڈھیٹائی سے دانت نکالتا رہا۔ منت ان کی حرکتوں پہ مسکرا رہی تھی جب داجی بولے

"میں نے پہچان بڑھائی ہے ان سے.... یارم کی شادی سے فارغ ہو جائیں پھر بالاج اور مقدم دونوں کا

ایک ساتھ سوچنا ہے میں نے.... مقدم تمہاری بھی نظر میں کوئی ہے تو بتا دو ورنہ پھر میں تمہاری پھپھو

کی بیٹی تائشہ کو سوچ رہا ہوں تمہارے لئے۔"

انہوں نے بظاہر سنجیدگی سے کہا لیکن آنکھیں میں شرارت تھی۔۔۔۔۔ وہ شروع سے ہی مقدم کا منت کی

طرف جھکاؤ دیکھ چکے تھے لیکن اسے پریشان کرنے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتے تھے۔



## Posted On Kitab Nagri

مقدم ابھی بھی منت کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا ان کی بات پہ ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔ اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئیں۔

"تائشہ کیوں دا جی؟۔۔۔"

اس نے غصے میں کہا

"ارے بھی تم بچپن سے اس سے اٹیچ ہو تو میں نے سوچا۔۔۔"

"پلیز دا جی"

ابھی ان کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ مقدم نے انہیں ٹوک دیا۔

"تائشہ کے بارے میں سوچئے گا بھی نہیں.... وہ میری بہنوں کی طرح ہے اور میں نے کبھی اسے اس

نظر سے نہیں دیکھا۔"

"کس نظر سے؟۔۔۔"

بالاج نے کہا

"اسی نظر سے جس سے تم مناہل کو دیکھتے ہو۔"

سب کی موجودگی میں مقدم کی اس جوابی کاروائی پر بالاج جھینپ گیا جبکہ مقدم سنجیدہ سا، سپاٹ چہرہ

لیے، لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

اس کے جاتے ہی سب نے سر جھٹکا جبکہ منّت کی نظروں نے مقدم کی گاڑی کا غائب ہونے تک پیچھا کیا تھا۔

صبح کا سورج بہت ساری خوشیاں لیے، طلوع ہوا تھا۔ آج لاریب اور یارم کی بارات تھی آج یارم کی لاریب نے اس کی دسترس میں آ جانا تھا وہ بہت خوش تھا لاریب بھی خوش تھی اسے اس قدر چاہنے والا جیون سا تھی ملا تھا وہ دونوں اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتے کم تھا۔ ہر طرف شور مچا تھا سب تیار یوں میں مصروف تھے۔

مقدم نازیہ پھپھو اور تائشہ کو لینے ایئر پورٹ گیا ہوا تھا وہ امریکہ سے پاکستان پہنچ رہی تھیں یارم کی شادی کے لئے۔ وہ نکاح اور مہندی میں شمولیت نہیں کر سکی تھیں۔ مقدم انہیں لے کے گھر پہنچا تو سب نازیہ بیگم اور تائشہ سے خوش دلی سے ملے اور ان سے باتوں میں مصروف ہو گئے سب باتیں کر رہے تھے لیکن مقدم خاموشی سے بیٹھا تھا نازیہ بیگم کا دل کٹا تھا اس کی خاموشی پہ۔۔۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھیں کہ مقدم کو مخاطب کریں پر مقدم کا فون بجنے لگا وہ فون لیے، باہر چلا گیا تا کہ قدرے خاموشی میں بات کر سکے۔

"مقدم ابھی بھی نہیں مسکراتا کیا؟۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے دکھ سے سوال کیا  
"بہت کم"

یارم نے باہر دروازے کو دیکھتے جواب دیا جہاں سے مقدم ابھی گزر کر گیا تھا۔  
"تیرہ سال ہو گئے ہیں.... ابھی تک میرے بچے کا غم ہلکا نہیں ہوا۔"  
انہوں نے دکھ سے کہا

"ماں باپ کا دور ہو جانا بہت بڑا غم ہے پھپھو.... تا عمر تازہ ہی رہتا ہے۔"  
بالاج نے دکھ سے کہا اور اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

"پھپھو آپ بھی آرام کر لیں پھر بارات کے لئے خان مینشن جانا ہے وہاں سے ہال کے لیے نکلنا ہے  
تب تک اس گھر کی بھی ساری سجاوٹ اور دلہن کے استقبال کی تیاریاں مکمل ہو جائیں گی۔"  
یارم نے کہا تو نازیہ بیگم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تائشہ تم مقدم کے ساتھ ساتھ رہنا میں چاہتی ہوں کہ جلد ہی تمہارے اور مقدم کے لئے داجی سے  
بات کروں۔"

یارم کے جاتے ہی نازیہ بیگم نے تائشہ سے کہا تو تائشہ مسکرا دی۔۔۔۔۔ نازیہ بیگم مقدم کے بارے میں  
سوچنے لگی کہ ان کا لاڈلا کس قدر خوش مزاج تھا لیکن ماضی کی تلخ یادوں نے اسے کس قدر بدل دیا تھا۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

"ماضی"

"آسیہ، یارم اور بالاج تمہارے جیسے ہیں میں ہمیشہ سے چاہتا تھا کہ میرے ایک بیٹے کی آنکھیں میرے جیسی ہوں لیکن یارم اور بالاج دونوں کی ہی تمہاری طرح "ہیزل گرین" آنکھیں ہیں پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مقدم کی آنکھیں بالکل میرے جیسی ہیں "گہری سیاہ"۔  
رضوان صاحب مقدم کو گود میں لیے، خوشی سے بول رہے تھے اور آسیہ بیگم اپنے شوہر کا اس قدر خوش ہونا دیکھ مطمئن تھیں۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

مقدم کی پیدائش کے بعد ان کا گھر خوشیوں سے بھر گیا تھا ان کی فیملی پوری ہو گئی تھی مقدم خاندان میں سب ہی کا لاڈلا تھا وہ بالکل رضوان صاحب جیسا تھا جبکہ یارم اور بالاج بالکل آسیہ بیگم جیسے تھے۔۔۔۔۔ انہی خوشیوں میں وقت گزرتا رہا اور مقدم پندرہ سال کا ہو گیا۔

"بھائی آپ جلد از جلد امریکہ پہنچیں میں نے اب مزید اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا۔"

نازیہ بیگم نے فون پہ رضوان صاحب سے کہا۔

رضوان صاحب اس وقت اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھے، کھانا کھانے میں مصروف تھے ان کی بات پہ ایک دم ر کے اور چونک کر پوچھا

"کیا ہو گیا ہے نازیہ؟۔۔۔۔"

"بھائی میں طلاق چاہتی ہوں اس شخص سے.... اس نے مجھ پہ آج دوسری بار اپنی ماں کے کہنے پہ ہاتھ

اٹھایا ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

نازیہ بیگم غصے سے بولیں تو رضوان صاحب کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئیں  
"اس نے بہت غلط حرکت کی ہے لیکن طلاق بہت بڑا فیصلہ ہے تائشہ کے بارے میں سوچو وہ معصوم  
باپ کے سائے کے بغیر کیسے رہے گی؟۔۔۔"

رضوان صاحب نے انھیں سمجھانا چاہا لیکن وہ کچھ سمجھنے کے لیے تیار ہی نہیں تھیں۔  
"اچھا ہم امریکہ پہنچتے ہیں تم تب تک خاموش ہی رہو۔"

اتنا کہتے رضوان صاحب نے فون کاٹ دیا  
سب سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھ رہے تھے۔  
"کیا ہوا ہے آپا کو؟۔۔۔"

آسیہ بیگم کے سوال پہ انہوں نے ایک نظر انھیں دیکھا اور سب بتا دیا  
"مطلب ہم امریکہ جا رہے ہیں؟۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

مقدم نے جوش سے کہا  
"نہیں.... بس میں اور آپ کی ماما جائیں گے آپ سب سکندر انکل کے پاس رہو گے۔"

رضوان صاحب نے کہا تو مقدم کا جوش پھیکا پڑا پر وہ خاموش ہو گیا۔

"آپ بیگ پیک کریں ہمیں کل صبح کی فلائٹ سے نکلنا ہے۔"

رضوان صاحب کہتے، سکندر صاحب کو فون پہ اطلاع کرنے کے ارادے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔



## Posted On Kitab Nagri

اگلے دن صبح انہوں نے سامان لیا اور بچوں کو سکندر صاحب کے ہاں چھوڑنے آگئے۔

"ماما بابا جلدی آجائیں گے تب تک یارم آپ نے بھائیوں کا خیال رکھنا ہے ٹھیک ہے؟.... اور مقدم نو مستی، کسی کو بھی تنگ نہیں کرنا.... بالاج آپ نے بھی بھائیوں کا دھیان رکھنا ہے آپ سب ایک دوسرے کا خیال رکھو گے، اوکے؟"

رضوان صاحب نے پیار سے ان تینوں کو سمجھایا تو سب نے اثبات میں سر ہلادیا۔  
"بابا مجھے اچھا نہیں لگ رہا آپ لوگ ابھی نہ جائیں یا مجھے بھی ساتھ لے جائیں۔"  
مقدم صبح سے بار بار یہی کہہ رہا تھا

"مقدم بیٹا کیا ہو گیا ہے؟.... بس تھوڑے دنوں کی بات ہے آپ لوگ یہاں ضرغام اور ارمغان کے ساتھ کھیلنا، پڑھائی کرنا، ہم جلدی واپس آجائیں گے۔"

رضوان صاحب نے سمجھایا تو اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلادیا۔  
رضوان صاحب اور آسیہ بیگم ایئر پورٹ کے لئے نکل گئے بچے پڑھنے چلے گئے۔ پڑھائی سے فارغ ہو کے سب باہر آگئے اور ٹی وی دیکھنے لگے جب اچانک سکندر صاحب بھاگتے ہوئے اندر آئے۔  
"داجی.... داجی۔۔۔۔۔"

سکندر صاحب کی پکار پہ شازیہ بیگم اور داجی فوراً باہر آئے، بچے تو پہلے ہی صوفوں پر بیٹھے تھے  
"کیا ہو گیا ہے سکندر؟.... سب ٹھیک ہے؟.... کیوں چلا رہے ہو؟۔۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

داجی نے پوچھا تو سکندر صاحب کے آنسو بہنے لگے اور وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔ سب کو بہت شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

"کیا ہوا ہے بتاؤ گے کچھ؟۔۔۔۔"

داجی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو گیا ہے

"میرا دوست میرا بھائی.... رضوان.... داجی رضوان اور آسیہ بھابھی جس جہاز میں سوار تھے وہ تباہ ہو گیا ہے کوئی نہیں بچا سب تباہ ہو گیا ہے۔"

ان کے الفاظ سن، سب کے سروں پہ قیامت برپا ہو گئی تھی  
"یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟۔۔۔۔"

داجی نے بہت ضبط سے پوچھا لیکن سکندر صاحب لگاتار رو رہے تھے، یارم اور بالاج رونے لگے جبکہ مقدم تو پتھر کا بت بناسب دیکھ رہا تھا۔

ان کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی تھی، بچے یتیم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ ان کا رونا بلکنا، سب کا دل کٹ رہا تھا۔۔۔۔۔ تھوڑا وقت گزرا تو یارم اور بالاج نے خود کو سنبھال لیا لیکن مقدم بیمار رہنے لگا تھا وہ بالکل پہلے دن کی طرح خاموش تھا سکندر صاحب نے ان کی حالت کے پیش نظر سب کو امریکہ پڑھنے کے لیے بھیج دیا۔

"حال"

## Posted On Kitab Nagri

اب اتنے سال گزر گئے تھے لیکن مقدم کا ابھی بھی نہ مسکرا نا سب کے دل ہلا دیتا تھا۔  
نازیہ بیگم ماضی کی سوچوں کو جھٹکتے، اپنے کمرے کی جانب چلی گئیں۔

-----

"دبیر کب آرہے ہو امریکہ سے؟.... آج یارم کی بارات ہے یار۔"

مقدم دبیر کی کال سننے کے لئے باہر آیا تھا اس نے جھنجھلا کر پوچھا۔

دبیر اپنی ماں کے علاج کے لئے امریکہ گیا ہوا تھا اس کی مام کو کینسر تھا جس کا بہتر علاج وہاں ہو سکتا تھا  
اب جب مقدم کو خبر ملی کہ آنٹی بہت حد تک ٹھیک ہو گئی ہیں تو اس نے یارم کی شادی کی اطلاع دے  
کر دبیر کو فوراً واپس آنے کا کہا۔

"یار پہنچ گئے ہیں یہاں بس یہی بتانا تھا.... اب رات ہال میں ملتے ہیں۔"

دبیر نے خوش دلی سے کہا تو مقدم نے اثبات میں سر ہلاتے فون کاٹ دیا اور تیار ہونے چلا گیا۔

www.kitabnagri.com

-----

بارات کی تقریب شروع ہوئی ہر طرف روشنیوں کا سما تھا سب تیار یوں میں لگے تھے بارات لے کے  
جانے کی تیاری ہو رہی تھیں۔

یارم سیاہ شیروانی میں ملبوس سب کی تعریفیں بٹور رہا تھا آج وہ بہت خوش تھا اپنی محبت پالینے کی خوشی  
بیان نہیں کی جاسکتی آج یارم کا بھی یہی حال تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

لاریب یارم کی پسند کے جوڑے میں پور پور سبھی غضب ڈھا رہی تھی۔ سرخ رنگ کا لہنگا جس پہ گولڈن اور بھاری سا کام ہوا تھا پہنے، آج وہ یارم کے ہوش اڑانے کے لئے تیار تھی۔

-----  
"چلو کب تک نکلنا ہے؟.... آ جاؤ اب سب۔"

ضرغام نے کہا تو ار مغان بھاگتا ہوا آیا

"بھائی میں تو تیار ہوں آپ کی بہن ہی دیر لگا رہی ہے ابھی میک اپ کر کے آیا ہوں اسے لیکن سو غلطیاں نکال چکی ہے۔ خود کو آتا نہیں ہے میں ترس کھا کے کر دیتا ہوں تو مطمئن نہیں ہوتی۔"

ار مغان نے منت کی شکایت لگائی۔۔۔ اس کے ذکر پر مقدم کا دل بے ساختہ دھڑکا آج اس نے مقدم کا دلویا ہوا ڈریس پہننا تھا جو مقدم کو پہلی ہی نظر میں اس کے لئے پسند آیا تھا۔

"تم کچھ زیادہ ہی تنگ نہیں کرتے مٹو کو؟۔۔۔"

ضرغام نے ار مغان کو گھورتے ہوئے کہا تو اس نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کندھے اچکا دیئے جب دونوں کی نظریں اپنی بیویوں پر اٹھیں۔۔۔ وہ دونوں ایک ساتھ باہر آرہی تھیں۔۔۔ ضرغام

نے نور کا ہاتھ تھاما

"آج تو میری بیوی ہوش اڑا رہی ہے میرے۔"

## Posted On Kitab Nagri

نور اور امتثال نیلے رنگ کی میکسی میں جوڑا کیے بالکل پریاں لگ رہی تھیں ار مغان تو بار بار اپنا دل تھام رہا تھا امتثال شرمائے جا رہی تھی جبکہ ضرغام معنی خیز نگاہوں سے نور کو دیکھ رہا تھا اس کا چہرہ اٹھانا بھی محال تھا۔

سب لوگ باہر نکل گئے تو منت فوراً اپنے کمرے سے نکلی اور جلدی جلدی سیڑھیاں اترنے لگی اس نے آج پہلی بار ساڑھی پہنی تھی جو اس سے سنبھل ہی نہیں رہی تھی شازیہ بیگم نے پہنا تو دی تھی پر اس سے سنبھالی نہیں جا رہی تھی وہ بار بار جھنجھلا رہی تھی۔

مقدم جو داجی کے کہنے پہ اسے لینے آیا تھا لانچ کے شیشے میں اسے خود کا جائزہ لیتے اور پلو سیٹ کرتے دیکھ سانس تک روک گیا۔

وہ آج اس کی ہی دلائی ہوئی سیاہ ساڑھی، جس میں بالکل بے حیائی نہیں تھی پوری آستینیں اور چھپی ہوئی کمر، اس ساڑھی پہ نفیس سا کام ہوا تھا پہنے، کھلے کمر تک لٹکتے بھورے بالوں اور لائٹ میک اپ میں پور پور سچی اس کی دنیا ہلا گئی تھی۔۔۔ مقدم کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑکا اور پلکیں جھپکنے سے انکاری تھیں۔ وہ سانس روکے یک ٹک اسے مبہوت سا دیکھ رہا تھا اس کی گردن کی گلی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

منت پلو سیٹ کرتی، خود کا جائزہ لینے کے بعد جب پٹی تو مقدم کو خود کو مبہوت سا تکتے پا کر گڑبڑا گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"میں بس آہی رہی تھی۔"

اس نے جلدی سے وضاحت دی۔ سب کو اس کی وجہ سے دیر ہو رہی تھی تو وہ قدرے شرمندہ سی بولی۔۔۔۔

مقدم آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آیا اور ٹھہر گیا پھر گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا اور پھر تھوڑا جھک کے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔۔

"قرار دے کر بے قرار کر دے گی

نگاہ یار ہے کوئی مذاق تھوڑی ہے"

مقدم کی اس سرگوشی پہ منت کے چہرے پہ گلال بکھر گیا اور وہ جلدی سے اپنا چہرہ جھکا گئی۔ مقدم نے آج پہلی بار اس کو بلش کرتے دیکھا تھا۔

"پہلے ہی کم دیوانہ ہوں آپ کا جو ایسی اداؤں سے مزید میرا قرار لوٹ رہی ہیں۔"

مقدم نے آہستہ سے کہا تو وہ جھکا ہوا سر مزید جھکا گئی۔ مقدم نے جیب سے اپنا موبائل نکالا اور منت کی تصویر کھینچی۔

وہ سر جھکائے کھڑی تھی جب فلیش چمکا اور اس نے چہرہ اٹھایا مقدم نے ایک اور تصویر کھینچی تو وہ بالکل سرخ ہو گئی اور پھر سے چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔ اس میں کچھ بھی کہنے کی ہمت نہیں بچی تھی وہ بس سر جھکائے



## Posted On Kitab Nagri

کھڑی تھی اس شخص کی نظریں اسے چہرہ اٹھانے ہی نہیں دے رہی تھی اور مقدم فرصت سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔

"مقدم.... تجھے منّت کو لینے بھیجا تھا تو خود ہی غائب ہو گیا ہے۔"

بالاج نے اندر آتے کہا تو مقدم کو منّت کو دیکھتے اور منّت کو چہرہ جھکائے دیکھ بالاج مسکرایا اور انہیں جلدی سے باہر آنے کی تلقین کی۔

منّت فوراً باہر کو بھاگ گئی۔ مقدم نے اس کی رفتار دیکھ، اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا پھر گہرا مسکرایا اور گہرا سانس بھر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر نکل گیا۔

گاڑی میں بھی مقدم بار بار فرنٹ مرر سے منّت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ مرر کو دیکھتی دونوں کی نظریں ملتیں اور منّت مزید سرخ ہو جاتی وہ اس کی نظروں سے بچنا چاہتی تھی۔ دونوں کے دل اپنی پوری رفتار سے دھڑک رہے تھے۔ مقدم ارد گرد کا ہوش بھلائے بار بار اسے دیکھ رہا تھا وہ جب بھی نظریں اٹھاتی مقدم کو خود کو دیکھتا پا کر پھر سے چہرہ جھکا لیتی۔۔۔ باقی سب اپنی باتوں میں مصروف تھے مقدم اسے دیکھتے ہوئے لگاتار مسکرا رہا تھا منّت اس کی نظروں سے بچنے کے لئے رُخ موڑ گئی اور باہر درختوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

لاریب خود کو یارم کے لئے تیار کیے، شرمائی گھبرائی سی تھی اسے بار بار یارم کا اپنی پیشانی پہ چھوڑا ہوا لمس یاد آتا تو وہ مزید شرماتی۔

نگین بیگم نے آکر اسے گلے لگا لیا لاریب کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ماں باپ کا گھر چھوڑنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔ سب ہی برائیدل روم میں آگئے تھے یا سر اور مرتسم نے لاریب کے سر پر ہاتھ رکھا، زین صاحب اور نگین بیگم اسے ساتھ لگائے بیٹھے تھے وہ رو رہی تھی سب اس کا دھیان بھٹکانے کی کوشش کر رہے تھے جب بارات کے آنے کا شور مچا لاریب کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑکا تھا۔ سب اسے چھوڑتے، بارات کے استقبال اور رسموں کے لئے باہر چلے گئے اور لاریب روم کی کھڑکی میں کھڑی باہر کا منظر دیکھنے لگی۔

بارات ہال میں داخل ہوئی تو آگے لڑکیوں کا رش جما تھا اور راستہ بند کیا گیا تھا یارم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

www.kitabnagri.com

"چلیں یارم بھائی پیسے نکالیں ورنہ آپ کی اینٹری نہیں ہے۔"

ایزل بولی

"ڈیمانڈ کیا ہے؟۔۔۔"

بالاج بولا

## Posted On Kitab Nagri

"تین لاکھ"

عنایہ نے پُر سکون سا کہا تو سب کی آنکھیں پھیل گئیں

"تین لاکھ.... عنایہ بیٹا ہم غریب بندے ہیں۔"

منّت نے کہا تو سب نے اس کی تائید میں مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"منّت آپ ہی ہم تین بہنیں ہیں ایزل آپ ہی آپ اور میں۔ ہم نے تو ہم تینوں کا ایک ایک لاکھ ملا کر تین

لاکھ کہا ہے پر آپ اپنا حصہ چھوڑنا چاہتی ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

عنایہ نے شرارت سے کہا۔۔۔۔ منّت نے ایک نظر بارات کو دیکھا اور ایک نظر ایزل اور عنایہ کو اور جلدی سے ان کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

"چلیں یارم بھائی نکالیں تین لاکھ۔"

اس کی اس غداری پر جہاں سب نے ہونک بنے اسے دیکھا وہیں مقدم کا زور دار قہقہہ گونجا۔

منّت کے لئے تو جیسے وقت رک گیا تھا وہ پہلے ہی سیاہ تھری پیس میں اس وقت قیامت ڈھارہا تھا اب

اس کا یوں قہقہہ لگانا۔۔۔۔ منّت نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ ہنستا ہوا اس قدر حسین لگتا ہو گا اس کی

آنکھیں جو آج چمک رہیں تھی ہنستے ہوئے تھوڑی چھوٹی ہو گئیں تھیں اور اس کے ڈمپلز جو بات کرتے

ہوئے ہی اس کے دونوں رخساروں پر بہت گہرے نمایاں ہوتے تھے اس وقت اور بھی گہرے ہو گئے

تھے منّت جو اس کی گہری سیاہ آنکھوں کی دیوانی تھی اپنا دل ہار گئی تھی اس شخص کی ہنسی پر۔

## Posted On Kitab Nagri

سب لوگ ہونک بنے جبکہ منّت مبہوت سی اسے تک رہی تھی سب بہت حیران تھے نازیہ بیگم تو اس پر نہال ہی ہو گئیں تھی آج ان کا لاڈلا بہت عرصے بعد دل کھول کر ہنساتھا انھیں اس میں اپنے بھائی کی جھلک دکھی تھی۔

مقدم نے ہنستے ہوئے یارم کو دیکھا اور پھر سب کے ہونک چہرے دیکھتا مزید مسکرا دیا  
"اب دیکھ کیا رہا ہے؟.... کرڈیمانڈ پوری۔"

مقدم نے ہنستے ہوئے کہا تو یارم نے خفگی سے اسے گھورا  
"منو تم لوگوں نے بس راستہ روکنے کے ہی پیسے لینے ہیں کیا؟۔۔۔۔۔"  
ضرغام نے پوچھا

"آپ فی الحال یہ تو دیں پھر آگے آگے بتاتے ہیں آپ کو۔"

منّت نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا تو یارم نے اسے مصنوعی گھورا۔  
"یہ اتنی بڑی بڑی آنکھوں سے مجھے گھورنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اگر آپ نے اندر جا کر اپنی بیوی کو دیکھنا ہے تو جلدی سے پیسے نکالیں۔"

منّت کی بات پہ سب ہی مسکرا دیے۔

"لو بھئی.... میں اپنی بیوی کے لیے تو دنیا لٹا دوں تین لاکھ کیا چیز ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے کہتے ہوئے پیسے تھمائے۔ لاریب کھڑکی پہ کھڑی ساری کارروائی دیکھ ہنس رہی تھی یارم کی بات پر شرمائی دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔

بارات اندر داخل ہوئی تو داجی سلطان صاحب کو دیکھ، ان سے باتوں میں لگ گئے انہوں نے آج عارف صاحب (مناہل کے والد) سے انھیں ملوانا تھا۔

مناہل اپنے دھیان برائیل روم کی جانب بڑھ رہی تھی کہ اچانک بالاج راستے میں آگیا وہ رک کر اسے دیکھنے لگی

"کیا ہے؟۔۔۔"

مناہل نے غصے سے پوچھا

"تم مجھ سے شادی کرو گی؟۔۔۔۔"

بالاج نے سکون سے سوال کیا تو مناہل کے جسم سے سارا خون سمٹ کر چہرے پر آگیا اس نے جلد ہی خود کو سنبھال کر اسے غصے سے گھورا اور آگے بڑھ گئی۔

"بد دماغ آدمی"

بالاج اس کی بڑبڑاہٹ سن، ہنستا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔ یارم کی شادی کے بعد ہی اب اس کی باری تھی داجی کے مطابق، اور داجی اپنے کام پر لگ چکے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

لاریب کو اسٹیج پر لایا گیا۔ وہ جیسے جیسے قدم اٹھا رہی تھی یارم کی دھڑکنیں بڑھتی جا رہی تھیں اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔۔۔ خدا کتنا مہربان تھا اس پر، اسے اس کی محبت مل گئی تھی یارم کی ساری دنیا سمٹ کر اس لڑکی میں آگئی تھی آج اسے لاریب کی صورت میں سب مل گیا تھا۔

لاریب آج یارم کی کیفیت جانے بغیر اس پر غضب ڈھا رہی تھی۔

یارم نے آگے بڑھ کر اسے تھاما اور اسٹیج پر لا کر اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا پھر عقیدت سے اپنی دونوں آنکھوں پہ لگایا، آنسو ٹوٹ کر اس کی بیرڈ میں جذب ہوئے۔۔۔ سب لوگ حیران رہ گئے۔

لاریب کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے تھے یارم کی محبت پر۔۔۔ وہ اتنا شاندار مرد اسے اپنا محرم بنا کر اس کے لئے آنسو بہا رہا تھا۔۔۔ سب کے چہروں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی یارم نے بہت نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اسے لا کر صوفے پر بٹھایا خود بیٹھنے لگا تو ایزل اور منت جلدی سے اس کی جگہ پر بیٹھ گئیں وہ تینوں انہیں آج لوٹنے کا سارا منصوبہ بنا چکی تھیں۔

"اب کیا ہے یار۔۔۔؟"

یارم نے بے بسی سے کہا

"کیا ہے مطلب؟.... رسم ہے یارم بھائی.... لاریب کے ساتھ بیٹھنا ہے تو تھوڑی جیب ہلکی کریں۔"

ایزل نے کہا



## Posted On Kitab Nagri

"ابھی تو آپ لوگوں کو پیسے دیئے ہیں۔"

"وہ تو راستہ روکا تھا نہ ہال میں داخل ہونے کے پیسے تھے اب بیٹھنا ہے تو پھر سے پیسے دیں ورنہ کھڑے رہیں ہمیں کیا۔"

ایزل اور منت نے کندھے اچکا دیئے

"آپ لوگوں کا جتنا بھی فائل ہو لے کر مجھے میرا حصہ دے دینا میں پانی پی کر آتی ہوں۔"

عناہ بے نیازی سے کہتی چلی گئی۔

"اب دینے ہیں پیسے یا پھر ہال سے باہر صوفوں کا انتظام کریں آپ لوگوں کے لیے؟۔۔۔"

سب ہی منت کی بات پر بے ساختہ ہنس دیئے

"لڑکیوں تھوڑا خیال کرو یا ر جتنا تم لوگوں نے ہمیں لوٹ لیا ہے ہم تو کنگال ہو جائیں گے۔"

بالاج نے کہا تو یارم نے چہرے پر بلا کی معصومیت سجائے اس کی تائید میں سر ہلایا

"کیا کنگال؟.... صرف شیر وانی ہی پانچ لاکھ کی ہے یارم بھائی کی اور ہمیں دینے سے کنگال ہو جائیں گے۔"

منت نے کہا تو سب ہنسنے لگے

"یارم بھائی آپ کو کس نے کہا تھا کہ اسے اپنی شیر وانی کی قیمت بتاؤ۔"

## Posted On Kitab Nagri

ارمغان نے کہا تو یارم نے بے بسی سے انہیں دیکھا اور پھر پیسے نکال کر انہیں تھما دیئے وہ تینوں چپ چاپ اٹھ گئیں اور یارم کو جگہ دی۔

یارم نے بیٹھتے ہی لاریب کا ہاتھ تھام لیا جو بہت ٹھنڈا پڑا ہوا تھا۔  
تھوڑا ٹائم گزرا تو دودھ پلائی کی رسم شروع ہو گئی  
"یہ لیں۔۔۔۔"

ایزل نے دودھ کا خو بصورتی سے سجا گلاس یارم کی جانب بڑھایا تو یارم جو تھامنے لگا تھامنت کے کہنے پہ رکا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

"پینے سے پہلے چار جز لگیں گے.... مفت نہیں ہے یہ۔"

یارم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں

"اب اس کے بھی پیسے دوں؟۔۔۔"

یارم نے حیرت سے کہا تو ایزل منٹ اور عنایہ نے بیک وقت سر ہلایا یارم نے بے بسی سے سب کو دیکھا

تو سب نے کندھے اچکائے

"بہت شوق تھا نہ شادی کا، لے مرے اب۔"

ضرغام نے شرارت سے کہا تو سب ہنسنے لگے یارم نے خفگی سے اسے دیکھا

"خود تو تم نے اور ارمغان نے چپ کر کے ہی کر لی میرے تو ارمان پورے ہونے دو.... بالاج تو میرا

بھائی ہے لیکن مقدم تو میرا بھائی ہی نہیں لگ رہا.... تمہیں کتنا حصہ ملنا ہے ان تینوں سے؟.... جو اپنے

بھائی کا ساتھ دینے کی بجائے ان کا دے رہے ہو۔"

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے مقدم کو دیکھتے خفگی سے کہا تو وہ جو پر شوق نگاہوں سے منت کو دیکھنے میں مصروف تھا اس کی جانب متوجہ ہوا

"میں کیا کہہ سکتا ہوں بھئی، تمہاری شادی ہے تم دیکھو کیا کرنا ہے۔"

اس نے بے نیازی سے کہا تو یارم نے براسا منہ بنایا

"کوئی بات نہیں.... تمہارا ٹائم آنے دو پھر دیکھنا کیسے تارے دکھاتا میں تمہیں۔"

یارم نے کہا تو مقدم کا دل زور سے دھڑکا اور نظریں منت پہ جم گئیں جو کبھی یارم کو دیکھ رہی تھی اور کبھی دودھ کے گلاس کو جبکہ یارم کی بات پہ تائشہ کا دل بھی دھڑکا تھا وہ مقدم کو دیکھنے لگی پھر اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو اس کا دل تھا۔۔۔ مقدم آنکھوں میں دنیا جہان کی محبت سموئے جان لٹاتی نگاہوں سے منت کو دیکھ رہا تھا۔

Kitab Nagri

مقدم اور تائشہ ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست تھے مقدم ہر بات اس سے کر لیتا تھا اس نے منت کے بارے میں بھی اسے بتایا تھا لیکن اس سے پسندیدگی کے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا تو تائشہ مطمئن ہو گئی تھی لیکن اب مقدم کو اسے دیکھتا پا کر تائشہ کو منت سے نفرت محسوس ہوئی تھی کیونکہ مقدم بچپن سے اس کا تھا اس نے ہمیشہ سے اسی کے خواب دیکھے تھے۔۔۔۔ وہ اپنے اور مقدم کے

## Posted On Kitab Nagri

درمیان کسی کو آنے کی اجازت نہیں دے سکتی تھی۔۔۔۔ وہ اداس ہو گئی اور بو جھل دل کے ساتھ سیٹج سے نیچے اتر گئی۔

-----

"اچھایار آپ لوگ لڑنا بند کرو اور بتاؤ کتنے پیسے چاہیے۔"

انھیں بحث کرتے دیکھ، مقدم بولا تو یارم نے تشکر بھری نگاہوں سے اسے دیکھا

"پانچ لاکھ۔۔۔۔"

منّت مزے سے بولی تو مقدم نے محبت سے اسے دیکھا۔۔۔۔ دبیر نے مقدم کی آنکھوں کی چمک دیکھی تو فوراً آگے بڑھا

"بھابھی تھوڑی رعایت کر لیں۔"

دبیر نے کہا تو مقدم گڑبڑایا جبکہ منّت کا دل بہت زور سے دھڑکا۔۔۔۔ باقی سب نے چہرے جھکا کر ہنسی دبائی۔۔۔۔ منّت نے اجنبی نگاہوں سے دبیر کو دیکھا وہ اسے نہیں جانتی تھی۔۔۔۔ مقدم جھینپ گیا اور دبیر کو گھورا۔۔۔۔ بالاج نے اپنے بھائی کی جھینپ مٹانے کے لئے جلدی سے بات کا رخ بدلا اور سب کی توجہ واپس رسم کی جانب مبذول کروائی۔

"آپ لوگ تو دودھ کا گلاس بلیک میں بیچ رہے ہیں۔"

## Posted On Kitab Nagri

بالاج نے کہا تو پیچھے کھڑی ساری کاروائی دیکھ مسکراتی مناہل نے اسے دیکھتے ہی سر جھکا لیا۔۔۔ اس کے پروپوز کرنے کے بعد سے ہی مناہل کا اس کے سامنے چہرہ اٹھانا مشکل ہو گیا تھا۔

"چلیں خریدیں نہ اب.... میری ٹانگوں میں درد ہونے لگ گیا ہے کب سے کھڑی ہوئی ہوں میں۔"

منت بولی تو مقدم نے پانچ لاکھ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

"اب خوش؟۔۔۔"

یارم نے کہا تو وہ تینوں مسکرا دیں اور اس کی جانب دودھ کا گلاس بڑھا دیا۔

-----

"مما آپ نے مقدم کو دیکھا کتنا بدلہ بدلہ لگ رہا ہے وہ؟۔۔۔"

تائشہ نازیہ بیگم کے پاس آکر بولی

"ہوں.... دیکھ رہی ہوں۔"

نازیہ بیگم نے جواب دیا۔

"ہنسنے تک تو ٹھیک تھا لیکن وہ کتنی محبت بھری نظروں سے منت کو دیکھتا ہے.... مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا۔"

تائشہ نے پریشانی سے نازیہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں جلد ہی کچھ کرتی ہوں۔"



## Posted On Kitab Nagri

نازیہ بیگم نے اسے تسلی دی تو وہ قدرے پُر سکون ہو کر انہی کے قریب بیٹھی رہی اور نازیہ بیگم اسے تسلی دے کر خود پریشان ہو گئی تھیں انھیں مقدم اپنی تائشہ کے لئے چاہیے تھا ہر حال میں لیکن یہاں تو سب الٹا ہو گیا تھا۔

رسم ختم ہوئی تو مقدم دبیر کے ساتھ باتیں کرتا اسٹیج سے نیچے اتر گیا داجی بالاج کو سلطان صاحب سے ملانے لگے۔ ایزل اور عنایہ یاسر کے پاس چلی گئیں جس نے علیانہ کو پکڑا ہوا تھا اور وہ روئے جا رہی تھی ایزل نے جا کر علیانہ خود پکڑ لی۔

منت جیسے ہی اسٹیج سے اتری تو نجمہ بیگم اس کے قریب آ گئیں انھیں دیکھ کر منت میں شدید غصے کی لہر دوڑ گئی۔ وہ مہندی کی تقریب میں نہیں آئی تھیں تو منت سکون میں تھی لیکن آج انھیں اپنے سامنے دیکھ کر منت کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔

انہوں نے اس کا ہاتھ بہت غصے سے پکڑا اور منت نے اس سے بھی زیادہ بری طرح ان کا ہاتھ جھٹکا اور آگے بڑھ گئی۔

یہ منظر قدرے اندھیری طرف تھا تو کسی نے نہیں دیکھا سوائے تائشہ اور نازیہ بیگم کے۔۔۔۔ ان دونوں نے یہ منظر دیکھ، حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

"میرے خیال سے یہ منّت کی ماں ہے.... مقدم نے بتایا تھا لیکن میں نے دیکھا نہیں ہوا تو کنفرم نہیں ہوں۔"

تائشہ نے نازیہ بیگم سے کہا اور انھیں منّت کے بارے میں سب بتا دیا نازیہ بیگم کی آنکھیں چمکی اور وہ جو کچھ دیر پہلے پریشان تھیں اب مسکرانے لگیں۔

منّت علیانہ کے پاس چلی گئی اور اسے پکڑا وہ روئے جا رہی تھی۔ ایزل کو نگین بیگم بلارہیں تھیں تو وہ علیانہ کو منّت کو پکڑا گئی۔

منّت اسے چپ کر واتی ہال سے باہر لے آئی جہاں دبیر اور مقدم کھڑے گفتگو میں مصروف تھے دبیر دانت نکال رہا تھا اور مقدم اسے ڈانٹ رہا تھا۔۔۔ جب مقدم کی نظر منّت پہ پڑی تو خاموش ہو گیا دبیر نے مقدم کا خاموش ہونا محسوس کیا تو چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا پھر اس کی نظروں کا تعاقب کیا اور گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تو منّت کو دیکھ اس کی شرارت سے آنکھیں چمک اٹھیں۔

منّت علیانہ کو چپ کر واتی خود رونے والی ہو گئی تھی وہ چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔ منّت کی نظر ابھی مقدم اور دبیر پر نہیں پڑی تھی وہ بس علیانہ کی جانب متوجہ تھی۔

"بھابھی یہ ٹھیک ہے؟.... کیا ہوا ہے.... کیوں رو رہی ہے یہ؟۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

دبیر نے پھر سے اسے بھا بھی پکارا تو مقدم نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔ ابھی تو وہ اسے ڈانٹ رہا تھا کہ منّت کو ابھی بھا بھی نہ بولے کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ اس سے بھی خوفزدہ نہ رہنے لگے۔۔۔ بس ایک اسی کے ساتھ تو وہ محفوظ محسوس کرتی تھی تو وہ اس کی حفاظتی جگہ تباہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ ضرغام اور ارمغان کے ساتھ وہ محفوظ محسوس کرتی تھی لیکن مصیبت یا خوف کے وقت اسے بس مقدم چاہیے ہوتا تھا تاکہ وہ اس کے قریب رہ کر اس کی اجرک تھام کر محفوظ محسوس کر سکے۔۔۔ مقدم کے جذبات سے وہ واقف تھی لیکن پھر بھی مقدم چاہتا تھا کہ دبیر ابھی احتیاط کرے اور جب تک مقدم داجی سے رشتے کی بات نہ کر لے تب تک دبیر اسے بھا بھی کہہ کر نہ پکارے۔

منّت نے دبیر کے الفاظوں پر غور نہیں کیا تھا۔۔۔ اس نے اس کی آواز پر چہرہ اٹھایا تو آنکھوں میں نمی تھی مقدم فوراً آگے بڑھا

"کیا ہو گیا ہے یار؟۔۔۔"

مقدم نے پوچھا لیکن منّت نے جواب نہ دیا۔۔۔ مقدم کو محسوس ہوا اس نے سیٹج پر بھی کہا تھا کہ اس کی ٹانگوں میں درد ہے شاید ہیلز کی وجہ سے؟۔۔۔ اب علیانہ کو سنبھالنا پھر بار بار اس کا ساڑھی کی وجہ سے جھنجھلانا، ضرور وہ تھک گئی تھی۔

مقدم نے آگے بڑھ کر علیانہ کو پکڑ لیا۔۔۔ دبیر شذر رہ گیا کیونکہ مقدم کو بچے اٹھانا پسند نہیں تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے حیرت سے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک نظر علیانہ کو جو ابھی رورو کر پاگل ہو رہی تھی اور اب مقدم کے پاس جاتے ہی رونابند کر چکی تھی۔

مقدم کو بھی حیرت ہوئی لیکن خاموش رہا۔

منّت نے اسے دیکھا جو قریب سے مقدم کے چہرے کو دیکھتی، اب اس کی بیرڈ پر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ لگانے لگی تھی۔

"ٹھہر کی۔۔۔"

منّت ایک دم بولی تو مقدم جو علیانہ کو دیکھ، مسکرا رہا تھا منّت کی آواز پر اسے دیکھا جو تاسف سے علیانہ کو گھور رہی تھی۔۔۔ مقدم اور دبیر کا زوردار قہقہہ گونجا جبکہ منّت نے ناراضگی سے علیانہ کو دیکھا جو مقدم کو قہقہہ لگاتے دیکھ خود بھی کھکھلائی تھی۔

"ہو گئی چپ یہ؟۔۔۔"

ایزل نے قریب آکر پوچھا اور علیانہ کے آگے ہاتھ پھیلائے تاکہ وہ اس کے پاس آسکے لیکن وہ مقدم کی گردن میں منہ چھپا گئی۔ منّت اور ایزل کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ وہ کسی کے پاس بھی نہیں جاتی تھی۔

"ایزل آپی.... آپ کی بیٹی ٹھہر کی ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے کہا تو دبیر اور مقدم نے پھر سے قہقہہ لگایا جبکہ ایزل بھی مسکرا دی اور علیانہ کو مقدم کے ہاتھ سے لے لیا علیانہ نے ماں کے پاس جاتے ہی پھر سے اپنا بھونپو بجانا شروع کر دیا تھا کیونکہ شاید وہ ابھی مقدم کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

ایزل اسے لے کر ہال کے اندر چلی گئی۔ منّت نے اسے روتے دیکھا پھر واپس مقدم کو دیکھا اور مسکرائی

"تھینک یو! اس آفت کو چپ کروانے کے لئے۔"

منّت نے کہا تو مقدم مسکرایا ابھی اس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے جب دبیر بولا۔۔۔۔۔  
"ارے کوئی بات نہیں بھابھی یہ تو آپ کے لئے کچھ بھی کر گزرے بچہ سنبھالنا کونسی بڑی بات ہے....  
میں آپ کو ایک بات بتاؤں؟"

دبیر نے سوالیہ پوچھا پھر جواب کا انتظار کیے بغیر پھر سے شروع ہو گیا۔  
"اسے بچوں سے چڑھے لیکن دیکھیں، آپ کے لئے بچہ بھی چپ کروا دیا.... کتنا پیار کرتا ہے نہ بھابھی  
یہ آپ۔۔۔۔۔"

ابھی دبیر مزید بولتا جب مقدم نے اس کی کمر میں گھونسا مارا وہ بلبلا اٹھا جبکہ منّت کا چہرہ بالکل سرخ ہو گیا تھا مقدم نے دبیر کو ہال سے باہر کی جانب دھکا دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

منّت میں تو ہلنے کی طاقت ہی نہیں بچی تھی۔۔۔ ایک تو پہلے ہی آج ساری تقریب میں مقدم کی نظروں نے، قہقہوں نے دل کی حالت خراب کر رکھی تھی لیکن اب اس انجان شخص کا اسے بار بار بھا بھی کہنا منّت کی جان نکال گیا تھا۔

"ویسے دبیر نے غلط کچھ بھی نہیں کہا۔"

مقدم نے اس کا سرخ چہرہ دیکھ، شرارت سے کہا تو منّت واپس ہال کے اندر بھاگی۔ مقدم نے لب دانتوں تلے دبائے پھر گہرا مسکرایا اور خود بھی ہال کے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ دبیر کی خبر وہ بعد میں لینے کا سوچ چکا تھا حالانکہ وہ بھی جانتا تھا کہ دبیر کو کوئی اثر تو ہونا نہیں ہے۔

بارات کی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی تو رخصتی شروع ہو گئی

لاریب، ایزل عنایہ سب رونے لگے لاریب روتے ہوئے سب سے ملی اور پھر یارم کے سنگ اپنی نئی زندگی کے سفر پر روانہ ہو گئی باقی سب بھی چلے گئے۔

زین صاحب اور نگین بیگم مطمئن ہو گئے وہ عزت کے ساتھ اپنی دوسری بیٹی کے فرض سے بھی سبکدوش ہو گئے تھے۔

تائشہ سب کے جانے کے بعد نجمہ بیگم کی طرف بڑھی اور پوچھا

"منّت کیا لگتی ہے آپ کی؟۔۔۔"



## Posted On Kitab Nagri

نجمہ بیگم نے اسے دیکھا اور کہا

"گستاخ.... بیٹی ہے میری پالا ہے میں نے اسے۔"

اور پھر نجمہ بیگم نے اسے سب بتا دیا۔۔۔۔ تائشہ نے سب سن کر اثبات میں سر ہلایا اور نازیہ بیگم کی جانب بڑھ گئی اور انہیں سب بتا دیا وہ دونوں سب جان کر وہاں سے نکلیں انہوں نے گھر پہنچ کر سب کو بتانے کا سوچا لیکن پھر صحیح وقت آنے پر بتائیں گے سوچ کر ارادہ ترک کر دیا۔

بارات خان ولا پہنچی۔۔۔۔ سب کی گاڑیاں خان ولا کے پورچ میں رکیں اور یارم نے ہاتھ بڑھا کر لاریب کو باہر نکالا ایک لمحے کے لئے لاریب وہ محل دیکھ کر مبہوت ہو گئی۔۔۔۔ جیسے جیسے وہ اندر داخل ہو رہی تھی اس کی آنکھیں اس قدر خوبصورت محل کو دیکھ پھیلتی جا رہی تھیں۔

یہ تین منزلہ گھر تھا فرسٹ فلور یارم کی ملکیت تھا سیکنڈ فلور بالاج کی اور تھرڈ فلور مقدم کی۔ لاریب کو لاونج میں بٹھایا گیا اور رسمیں کی گئیں بالاج اور مقدم لاریب کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے "چلیں لاریب گڑیا.... اب ہماری باری.... جلدی سے اپنے چھوٹے چھوٹے معصوم دیوروں کو دولاکھ دے دیں۔"

## Posted On Kitab Nagri

لاریب جو منت کی بات سن رہی تھی اپنے گھٹنے پر ہاتھ محسوس کر کے ان کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔  
منت نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا اور ایک نظر لاریب کو۔۔۔۔۔ وہاں موجود سب ہی مسکرا دیئے  
جبکہ دولاکھ سن کر منت کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"دو.... لا.... کھ؟"

منت نے کھینچا

"جی دولاکھ"

بالاج نے اثبات میں سر ہلایا۔

"دولاکھ میں تو لاریب کو نیا گھٹنا ڈل جائے اور آپ لوگ ہاتھ رکھنے کا دولاکھ مانگ رہے ہو؟.... لوٹ مچا  
رکھی ہے بھی اتنی مہنگائی۔"

منت نے دہائی دی تو سب کے قہقہے گونج اُٹھے۔۔۔۔۔ بالاج نے منہ بنا کے اور مقدم نے مسکراتے  
ہوئے اسے دیکھا

www.kitabnagri.com

"منو! یہ ظلم نہ کرو.... تم لوگوں نے دس لاکھ لوٹا ہے آج.... اب ہمارا اتنا تو حق بنتا ہے نہ"

بالاج نے کہا تو منت خاموش ہو گئی لاریب نے مسکراتے ہوئے پیسے انھیں تھما دیئے پھر کچھ دیر وہاں  
سب ہنستے مسکراتے باتیں کرتے رہے جب شازیہ بیگم کی آواز گونجی۔

## Posted On Kitab Nagri

"مٹولا ریب کو کمرے میں لے جاؤ بیٹا بچی تھک گئی ہو گی کب سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی ہے۔"

لاریب کی تھکاوٹ کا خیال کرتے شازیہ بیگم نے اسے کمرے میں لے جانے کا کہا۔۔۔ منّت خود خان ولا پہلی بار آئی تھی تو انجان نگاہوں سے شازیہ بیگم کو دیکھا

"آئیں میں آپ کو یارم کاروم دکھا دیتا ہوں۔"

مقدم نے کہا تو منّت نے اثبات میں سر ہلا کر لاریب کو صوفے سے اٹھنے میں مدد دی کیونکہ لہنگا بہت بھاری تھا اور پھر لاریب کو لے کر مقدم کے ہمراہ یارم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ان کو کمرے میں چھوڑ کر مقدم باہر سے ہی واپس چلا گیا۔۔۔ منّت نے لاریب کو بیڈ پر بیٹھایا وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی۔

"ریلیکس ہو جا یار۔"

منّت نے کہا تو اس نے منّت کا ہاتھ تھام لیا ایک لمحے کے لئے تو منّت بھی پریشان ہو گئی وہ بہت زیادہ ٹھنڈی پڑ رہی تھی۔

"یارم بھائی آدم خور نہیں ہیں انہوں نے کبھی کوئی انسان نہیں کھایا تجھے بھی نہیں کھائیں گے۔"

منّت نے کہا تو لاریب نے خفگی سے اسے دیکھا

"اب میں باہر جا رہی ہوں تو اپنے مجازی خدا کا انتظار کر۔"

## Posted On Kitab Nagri

منت نے کہا تو لاریب نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا  
"مجھے ڈر لگ رہا ہے یار، رک جا بھی۔"

لاریب نے کہا تو منت اسی کے پاس بیٹھ گئی ابھی ان دونوں کو ساتھ میں پانچ منٹ بھی نہیں گزرے  
ہونے جب دروازے پر دستک ہوئی  
"منت بات سنیں۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri  
knofficial9@gmail.com  
whatsapp \_ 0335 7500595

مقدم نے اندر جھانک کر کہا تو منت اٹھ کر اس کے ساتھ باہر چلی گئی لاریب کمرے میں اکیلی بیٹھی  
یارم کا انتظار کرنے لگی

"جی؟۔۔۔۔"

منت نے کمرے سے باہر آ کر کہا تو مقدم نے اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا وہ خاموشی سے اس کے  
ساتھ قدم اٹھانے لگی مقدم اسے لے کر نازیہ بیگم کے قریب آ گیا اور انہیں پکارا۔۔۔۔

"پھپھو۔۔۔۔"

مقدم کے پکارنے پر وہ جو تائشہ سے کوئی بات کر رہی تھیں پلٹیں اور مقدم کو دیکھا اور سوالیہ بھنویں  
اچکائی پھر ایک نظر پاس کھڑی منت پہ ڈالی

www.kitabnagri.com

"یہ منت ہے۔"

اس نے نازیہ بیگم سے کہا تو منت نے انہیں سلام کیا

"مٹو۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

سلام کے جواب کے بعد ابھی مقدم کچھ کہتا کہ داجی نے منّت کو پکارا ان کے پکارنے پر منّت ان کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔ مقدم نے اسے جاتے دیکھا تو بغیر کچھ کہے خود بھی اس کے پیچھے داجی کے قریب چلا گیا۔

نازیہ بیگم نے بغور یہ سب دیکھا اور پھر تائشہ کو دیکھا جو آنکھوں میں آنسو لیے، ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ کچھ نہیں بولیں کیونکہ ان کے پاس تسلی دینے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔  
"چلو مٹو گھر چلیں۔"

داجی نے کہا تو مقدم کا دل ڈوبا

"داجی آپ لوگ کچھ دیر رک جائیں۔"

مقدم آج منّت کو جانے نہیں دینا چاہتا تھا مگر مجبور تھا کس حق سے روکتا اس لئے تھوڑی مہلت مانگی۔  
"نہیں مقدم اب کافی دیر ہو گئی ہے.... کل اب ولیمہ پر ملاقات ہوگی۔"

داجی نے کہا تو مقدم کے چہرے سے رونق اور آنکھوں سے چمک ایک دم غائب ہو گئی اور تاثرات سپاٹ ہو گئے۔

داجی نے بغور اس کا اترتا چہرہ دیکھا پھر سر جھٹک گئے۔

"ولیمہ پر ملتے ہیں کا کیا مطلب ہے؟.... منّت نے صبح اپنی بہن کے پہلے ناشتے پر نہیں آنا کیا؟۔۔۔۔۔"

یارم نے منّت کو مخاطب کیا تو وہ خاموش ہی رہی سب نے اسے دیکھا



## Posted On Kitab Nagri

"ہاں یہ تو میں بھول ہی گیا تھا، صبح ملتے ہیں پھر۔"

داجی نے کہا اور منّت کو لے کر گاڑی کی جانب بڑھ گئے۔۔۔ منّت نے پلٹ کر دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے پلٹ کر دیکھنے پر گہرا مسکرایا۔۔۔ پھر اس کے جاتے ہی مقدم نازیہ بیگم کی جانب متوجہ ہو گیا۔

یارم جیسے ہی سب دوستوں سے جان چھڑا کر کمرے میں داخل ہوا تو اپنی زندگی کو اپنی سیج سجائے پایا۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس تک آیا اور بستر پر اس کے قریب ہی جگہ سنبھالی۔۔۔ وہ جو سمٹی ہوئی بیٹھی تھی مزید سمٹ گئی۔

"مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ میں اتنا خوش قسمت ہوں.... میں نے اپنی زندگی میں پہلی لڑکی کو چاہا اور وہ مجھے عطا کر دی گئی۔"

یارم نے محبت سے چور لہجے میں کہا اور لاریب کا ہاتھ تھام لیا جو بہت ٹھنڈا پڑا ہوا تھا۔  
"ریلیکس جان یارم.... اپنے محرم کے پاس ہو گھبراؤ نہیں۔"

یارم کے کہنے پہ وہ قدرے پُر سکون ہوئی تو یارم نے دراز سے ایک ڈبیہ نکالی۔  
"یہ تمہارے محرم کی طرف سے تمہارا پہلا تحفہ۔"

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے مسکراتے ہوئے ڈبیہ کھولی تو اس میں ایک گھڑی تھی جس پر ارد گرد چھوٹے چھوٹے ہیرے جگمگا رہے تھے وہ بہت زیادہ خوبصورت گھڑی تھی۔

یارم نے لاریب کو گھڑی پہنائی اور اس کا ہاتھ چوم پھر نزدیک ہو کر اس کی پیشانی پر لمس چھوڑا۔  
"کتابیں کیسی لگی تھیں میری پری کو؟۔۔۔"

یارم نے اسے محبت سے دیکھتے ہوئے سوال پوچھا تو وہ جو سر جھکائے شرمائی سی بیٹھی تھی چہرہ اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی  
"کوئی کتابیں؟۔۔۔"

لاریب نے سوال کیا پھر ایک دم اسے ماضی یاد آیا اس کی سالگرہ پر ایک کتابوں کا تحفہ ملا تھا اسے۔۔۔ اس نے حیرت سے یارم کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔  
"وہ کتابیں آپ نے؟۔۔۔"

وہ حیرت سے جملہ بھی مکمل نہیں کر سکی۔ اس نے سوال کیا تو یارم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا لاریب کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔

"پسند آیا تھا تحفہ؟۔۔۔"  
یارم نے محبت سے پوچھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"بہت.... زیادہ.... پر مجھے لگا تھا کہ منّت نے بھیجا ہے کیونکہ صرف وہ ہی جانتی ہے کہ مجھے کتابیں پڑھنا پسند ہے پر آپ کو کیسے پتہ چلا.... منّت نے بتایا آپ کو؟۔۔۔۔"

لاریب نے سوال کیا تو یارم نے نفی میں سر ہلایا

"میں نے خود سب پتا کروایا تھا اپنی جان کے بارے میں.... تمہیں فون بھی کیے تھے لیکن میں کچھ بولتا نہیں تھا تو تم نے نمبر ہی بلاک کر دیئے پھر جب آخری فون کیا نکاح سے پہلے، تب تم سے بات ہوئی تھی اگر میں اس کال کے دوران بھی نا بولتا تو مجھے پورا یقین تھا کہ باقی نمبروں کی طرح وہ نمبر بھی کب کا بلاک ہو چکا ہوتا۔"

یارم نے مصنوعی خفگی سے کہا تو لاریب کو حیرت ہوئی  
"مطلب وہ سارے فون نمبر ز آپ کے تھے۔"

وہ کہنے کے بعد بے ساختہ مسکرائی تو یارم دیوانوں کی طرح اس کے چہرے کے ہر نقش کو دیکھنے لگا  
"پتہ ہے؟.... میں خود گیا تھا تمہاری پسندیدہ کتابیں خریدنے میں نے انھیں خود پیک کیا اور تمہارے دروازے پر رکھا.... تم نے دروازہ کھولا، تحفہ دیکھا پھر دائیں بائیں نظریں گھمائیں لیکن اس وقت وہاں کوئی موجود نہیں تھا تو تم اندر چلی گئی لیکن کاش تم نے سامنے موجود گھر کی دیوار پر بھی نظر ڈالی ہوتی میں اسی کے پیچھے کھڑا تمہیں تحفہ اٹھاتے دیکھ رہا تھا۔"

## Posted On Kitab Nagri

لاریب نے محبت سے یارم کو دیکھا وہ کتنی محبت کرتا تھا اس سے لاریب کے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔ یارم نے اس کے آنسو صاف کیے اور نرمی سے اس کے ہونٹ چھوئے پھر اس کی پیشانی سے پیشانی لگا کے آنکھیں موند گیا۔

لاریب اس کو خود کے اس قدر قریب محسوس کر سرخ ہو گئی تھی پھر مسکرائی اور خود بھی اس کی قربت میں آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔ کچھ لمحے یوں ہی دونوں ایک دوسرے میں کھوئے رہے پھر یارم بستر سے اٹھ کھڑا ہوا لاریب قدرے حیران ہوئی اور پوچھا

"کیا ہوا؟... کہاں جا رہے ہیں؟۔۔۔۔۔"

لاریب نے پوچھا تو یارم مسکرایا اور بولا

"شکرانے کے نوافل ادا کرنے۔" <https://www.kitabnagri.com>

یارم نے کہا تو لاریب کھل اٹھی

"میں بھی آپ کے ساتھ ادا کروں گی۔"

لاریب نے کہا تو یارم نثار جانے والی نظروں سے اپنی متاعِ جاں کو دیکھنے لگا۔۔۔ لاریب بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی اور یارم کی امامت میں جائے نماز بچھایا وہ دونوں پہلے سے وضو میں تھے اور پھر لاریب نے اپنے محرم کی سنگت میں نماز ادا کی۔

یہ رات یارم اور لاریب کی زندگی کی سب سے خوبصورت رات تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

-----  
واپس آنے کے بعد منّت چینیج کر کے سونے لیٹ گئی لیکن نجمہ بیگم کا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا جو اس کے غصے کا باعث بن رہا تھا پھر اس نے سر جھٹکا تو اسے مقدم کی سرگوشی یاد آئی پھر بھابھی لفظ سوچتے ہی منّت کے چہرے پر گلال بکھرا اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔۔۔ اسے بار بار مقدم کا شمار جانے والی نگاہوں سے دیکھنا یاد آ رہا تھا ان ہی سوچوں کے دوران کب اس کی آنکھ لگی اسے پتا بھی نہیں چلا۔

-----  
مقدم بستر پر لیٹا چھت پر نظریں جمائے ہوئے تھا اسے منّت کا شرمانا، اسے دیکھ کر نظریں جھکانا یاد آ رہا تھا آج اس کے چہرے سے مسکراہٹ جانے سے انکاری تھی۔۔۔ انہی سوچوں میں اس کو نازیہ بیگم کا منّت کو تنفر بھری نگاہوں سے دیکھنا یاد آیا تو وہ قدرے پریشان ہوا۔۔۔ جب اس نے منّت کو ملوایا تھا ان سے تو داجی کے پکارنے پر منّت ان کے پاس چلی گئی لیکن نازیہ بیگم نے نفرت سے منّت کی پشت کو دیکھا تھا۔۔۔ مقدم نے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا اور منّت کا چہرہ آنکھوں میں بسائے نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

اگلے دن سب ناشتے کے لیے پہنچ گئے تھے مقدم جب سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا تو منّت کو دیکھ کھل اٹھا وہ سب سے ملا اور منّت کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ ہرے رنگ کے نفیس سے سوٹ میں ملبوس تھی اور اتفاق سے مقدم نے بھی ہرے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ مقدم بہت محبت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا جب بھی منّت سامنے ہوتی مقدم کی نظریں بس اسی پہ ٹکی ہو تیں تھیں وہ دنیا جہان کا ہوش بھلائے بس اس کے چہرے میں مگن ہوتا تھا منّت کا دھیان چاہے جہاں بھی ہو، اس کی نظریں چاہے جہاں بھی ہوں لیکن مقدم کی نظریں بس اسی پہ ہوتی تھیں۔

منّت سب کی جانب متوجہ ہونے کے باوجود بھی مقدم کی نظریں لگاتار خود پر محسوس کرتی تھی وہ اس کی گہری نظروں سے ہمیشہ کنفیوز ہو جاتی تھی آج بھی وہ ہمیشہ کی طرح اس کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی تو چہرہ جھکائے ہوئے تھی۔

لاریب کی فیملی بھی پہنچ چکی تھی اور سب ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف تھے جب یارم اور لاریب کمرے سے نکلے۔۔۔۔۔ لاریب بہت پرسکون تھی جبکہ یارم کے چہرے سے خوشی چھلک رہی تھی۔ سب سے ملنے کے بعد خوش گوار ماحول میں ناشتہ کیا گیا اور سب آپس میں مصروف ہو گئے۔

-----



## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے منت کو باہر لان میں جاتے دیکھا تو پیچھے چلا آیا وہ گھاس پر چلتی مناہل سے فون پر محو گفتگو تھی جب اس نے اپنے پیچھے آہٹ محسوس کی تو پلٹ کر دیکھا۔۔۔ مقدم آنکھوں میں چمک لیے، اس تک آ رہا تھا وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس پہنچا

"میں بعد میں کرتی بات۔"

منت نے کہتے فون کاٹ دیا اور مقدم کی جانب متوجہ ہوئی

"آئیں آپ کو ایک جگہ دکھاؤں۔"

مقدم نے کہا تو اس نے سوالیہ بھنویں اچکائیں

"ارے آپ چلیں تو میرے ساتھ.... پھر دکھاتا ہوں۔"

مقدم نے کہہ کر اپنا ہاتھ آگے کیا تو اس نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے اس کی آستین تھام لی

مقدم مسکراتے ہوئے اسے اندر لاؤنج کے آگے موجود لفٹ تک لے گیا اور تھرڈ فلور کا بٹن پریس کیا

"ویسے ہم سیڑھیوں سے بھی جاسکتے تھے۔"

وہ بٹن پریس کر کے مڑا تو منت نے کہا لیکن مقدم جواب دیئے بغیر بس اسے محبت سے دیکھے

گیا۔۔۔ وہ ہمیشہ اس کی ان نظروں سے کنفیوز ہو جاتی تھی آج بھی خاموش ہو کر رخ موڑ گئی تو مقدم کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

## Posted On Kitab Nagri

لفٹ کھلی اور وہ دونوں باہر نکلے۔۔۔ لفٹ لاؤنچ سے قدرے پیچھے تھی۔ باہر نکل کر وہ لاؤنچ میں آئے تو نیچے سے اوپر آتی سیڑھیاں اور آگے بڑا کھلا لاؤنچ، پھر اس سے آگے موجود کمرے اور سائیڈ پہ کچن، بلاشبہ یہ بہت خوبصورت حصہ تھا اس محل کا۔

"کیسا لگا؟۔۔۔"

مقدم کے سوال پر اس نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

"یہ آپ کا فلور ہے نہ؟۔۔۔"

منت نے کہا تو وہ نرمی سے مسکرایا

"ہمارا، یہ ہمارا فلور ہے جسے آپ گھر بنائیں گی میری زندگی میں آنے کے بعد.... تو یہ ہمارا گھر ہے۔"

پہلے تو منت کو سمجھ نہیں آئی تھی لیکن جب غور کیا تو چونکی۔۔۔ وہ اپنی ان "گہری سیاہ" آنکھوں میں دنیا جہان کی محبت سموئے، اسے دیکھ رہا تھا وہ سرخ ہو گئی منت اس کی آنکھوں میں کبھی بھی نہیں دیکھ سکی تھی آج بھی نظریں جھکا گئی۔

www.kitabnagri.com

"آئیں آپ کو دکھاؤں۔"

وہ اسے لیے، کچن کی طرف بڑھا پھر کچن کے بعد پریر روم، پھر گیسٹ رومز دکھائے اور پھر دونوں ماسٹر بیڈ روم کی طرف بڑھے۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی مقدم نے کمرے کا لاک کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو کلک کی آواز پہ دروازہ کھلا۔۔۔۔۔ مقدم چونک گیا کیونکہ اس کے کمرے میں یہاں تک کہ اس کے پورشن میں بھی اس کے بھائیوں کے علاوہ کوئی نہیں آتا تھا اور اب بالاج اور یارم نیچے تھے تو اندر کون اس کی اجازت کے بغیر موجود تھا؟۔۔۔۔۔ دروازہ کھلتے ہی تائشہ کا چہرہ نظر آیا۔

تائشہ کب سے ان کی باتیں سن رہی تھی مقدم کو اپنے گھر کو "ہمارا" کہتے سنا تو اسے منت سے مزید نفرت محسوس ہوئی۔

"تم یہاں؟۔۔۔۔۔" <https://www.kitabnagri.com>

مقدم نے اپنے لہجے کو نارمل رکھنے کی کوشش کی حالانکہ اسے تائشہ کا اپنے کمرے میں جانا سخت ناگوار گزرا تھا پھر بھی خود پہ قابو پا گیا کیونکہ وہ جانتا تھا منت اسے غصے میں دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتی ہے اور پھر اس سے دور ہی رہتی ہے وہ یہ سب نہیں چاہتا تھا اسی لیے خود پہ قابو پاتے، پوچھا البتہ آنکھوں میں واضح ناگواری تھی۔

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

"میرے موبائل کی بیٹری ڈیڈ ہو گئی تھی اور چارجر پتہ نہیں میں نے کہاں رکھ دیا ہے یارم بھائی کے روم میں جا نہیں سکتی تھی کیونکہ مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا اور بالاج کا روم لاک تھا تو تمہارے روم میں تمہارے چارجر سے اپنا موبائل چارج کرنے آئی تھی۔"

## Posted On Kitab Nagri

اس نے وضاحت دی تو مقدم سر ہلاتا پلٹ گیا اور منّت کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا پھر اسے لے کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔

تائشہ کو بہت برا لگا مقدم کا یوں کرنا اس کی نظروں نے دونوں کا لفٹ تک پیچھا کیا پھر وہ لفٹ میں داخل ہو گئے۔

منّت لگاتار مسکرا رہی تھی اسے مقدم کا کسی کو بھی اپنے کمرے میں بغیر اجازت، نہ آنے دینا بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔ مقدم کا چہرہ ابھی بھی سپاٹ تھا اس نے منّت کو دیکھا جو دھیماسا مسکرا رہی تھی۔  
"کیا ہوا ہے؟۔۔۔۔۔"

مقدم نے اس کو مسکراتے دیکھ پوچھا تو اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی اس نے آہستہ سے نفی میں سر ہلادیا مقدم نے سر جھٹکا اور اسے دیکھ خود بھی مسکرا دیا۔

Kitab Nagri

وہ دونوں لاؤنج میں داخل ہوئے تو سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

یارم، داجی زین صاحب یا سر اور مرتسم سے باتیں کر رہا تھا اور لاریب، ایزل اور عنایہ کے درمیان گہری بیٹھی تھی شازیہ بیگم اور نگلین بیگم آپس میں باتیں کر رہی تھیں ضرغام نور کے کان میں سرگوشیاں کر رہا تھا اور ارمغان امتثال کو چڑھا رہا تھا۔

# Posted On Kitab Nagri

منّت آگے بڑھی اور ایزل کو سائیڈ پر کرتی خود ان دونوں کے درمیان گھس گئی اور لاریب کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ مقدم داجی کے قریب بیٹھ گیا منّت کی یہ حرکت سب نے مسکرا کر دیکھی تھی۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں میرے بغیر؟۔۔۔۔"

منت نے پوچھا  
"یہ دیکھ"

لاریب نے منت کے آگے اپنا ہاتھ کر دیا۔ منت مبہوت ہو گئی۔  
 "یہ گھڑی منہ دکھائی میں ملی ہے؟۔۔۔"

اس نے پوچھا تو لاریب نے شرماتے ہوئے اثبات میں سر ہلادیا  
 "یہ ہی باتیں ہو رہی تھیں۔"

ایزل نے گھڑی کی طرف اشارہ کرتے کہا تو منّت مسکرا دی۔  
 "یہ کتنی اچھی ہے منّت! کب لی تو نے؟.... تجھے تو گھڑیوں کا شوق ہی نہیں ہے۔"

ایزل نے منّت کے ہاتھ میں ایک بہت خوبصورت گھڑی دیکھی تو سوال کیا لاریب بھی فوراً متوجہ ہوئی۔

"... یہ تو۔۔۔"

منت کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا جواب دے جبکہ مقدم نے مسکرا کر اس کا گھبراہٹ سا روپ دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

"بتانہ۔۔۔"

لاریب نے پوچھا لیکن منّت کچھ بھی نہیں بول سکی۔ ایزل اور لاریب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر منّت کو، جو چہرہ جھکائے اپنے لب کاٹ رہی تھی اور مقدم پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا لاریب نے مقدم کا منّت کو دیکھنا اور منّت کا گھبراہٹ کیا تو مسکرائی وہ جانتی تھی مقدم منّت سے محبت کرتا ہے لاریب کی شرارت سے آنکھیں چمکیں۔

"ماجر کیا ہے؟۔۔۔"

لاریب نے منّت کے کندھے کو کندھا مارتے ہوئے اسے تنگ کرنا شروع کر دیا  
"کوئی ماجرا نہیں ہے۔"

منّت نے آہستہ آواز میں کہا وہ سرخ ہونے لگی تھی ایزل انھیں دیکھ محظوظ ہو رہی تھی کیونکہ سب ہی منّت کے لیے مقدم کی پسندیدگی نوٹ کر چکے تھے۔

"کیا بات ہے جناب.... یہی تو پوچھا ہے کہ گھڑی کہاں سے آئی، اتنا لال کیوں ہو رہی ہے؟"

اب کی بار ایزل نے بھی شرارت سے کہا تو منّت کا چہرہ اٹھانا بھی محال ہو گیا۔۔۔ مقدم ان دونوں کا منّت کو تنگ کرنا اور منّت کا شرمانا دیکھ محظوظ ہو رہا تھا۔  
ابھی وہ دونوں اسے مزید تنگ کرتیں جب یارم کی آواز گونجی۔



## Posted On Kitab Nagri

"میں سوچ رہا ہوں کہ ولیمہ سے اگلے دن ہنی مون پر چلے جائیں.... پر ایسویٹ جیٹ ہے تو ویزا وغیرہ کا بھی مسئلہ نہیں ہے بس لاریب کی پسند جانتی ہے۔"

یارم کی آواز گونجی تو سب اس کی جانب متوجہ ہوئے

"ترکی"

منت بولی تو اب کی بار لاریب چہرہ جھکائی اور سب نے منت کو دیکھا

"ترکی؟۔۔۔۔"

یارم نے دہرایا تو منت نے اثبات میں سر ہلایا

"لاریب کی ڈریم کنٹری ترکی ہے۔"

"بس پھر ٹھیک ہے ترکی چلتے ہیں.... کچھ دن وہاں قیام کریں گے پھر عمرہ کر کے واپس آجائیں گے۔"

یارم نے کہا تو سب مسکرا دیئے

"کتنے دنوں کا ٹور ہو گا آپ کا؟۔"

www.kitabnagri.com

منت نے پوچھا

"دوماہ... <https://www.kitabnagri.com>"

یارم نے کہا تو سب نے سر ہلایا

## Posted On Kitab Nagri

"چلو پھر آپ لوگ جانے کی تیاریاں کرو آپ کے واپس آتے ہی میں نے بالاج کا رشتہ لے کر جانا ہے بالاج کی شادی پر مقدم کا نکاح یا منگنی کر دینی ہے میں نے.... ابھی تو نازیہ بھی یہاں ہی ہے تو مقدم اور بالاج کا بھی اب ساتھ ہی سوچ لیتے ہیں۔"

داجی بولے تو سب نے خوشگوار حیرت سے انھیں دیکھا

"بالاج کا تو ٹھیک ہے.... آپ نے اس سے اس کی پسند کے متعلق پوچھ لیا لیکن مقدم کے لیے کسے سوچا ہے آپ نے؟"

نازیہ بیگم نے پوچھا تو داجی نے بے نیازی سے کندھے اچکا دیئے۔

"مقدم تمہارے پاس بس دو مہینے ہیں میں نے بالاج کی شادی پہ تمہاری منگنی یا نکاح کر دینا ہے تو کوئی لڑکی ہے تو بتا دو ورنہ پھر میں اپنی مرضی سے ڈھونڈ لوں گا کوئی لڑکی تمہارے لیے۔"

مقدم نے ایک نظر منت <https://www.kitabnagri.com> کو دیکھا اور دوسری داجی پر ڈالی "جلد ہی بتا دوں گا آپ کو۔"

www.kitabnagri.com

داجی نے اثبات میں سر ہلادیا اور اٹھ کھڑے ہوئے

"آپ لوگ ولیمہ کی تقریب کی تیاری کرو اب.... رات کو ملاقات ہوگی۔"

داجی نے کہا تو باقی سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے سب ایک دوسرے سے ملے اور اپنی اپنی فیملی کے ہمراہ باہر کی جانب بڑھ گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

منت لاریب سے ملی اور گاڑی کی جانب بڑھ گئی مقدم کی نظروں نے گاڑی کے پورچ سے نکل جانے تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

-----

سب ولیمہ کے لیے پہنچ چکے تھے لاریب ہر دن کی طرح آج بھی اتنی ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔ بالاج مناہل کے پیچھے پیچھے گھوم رہا تھا اور دوسری طرف مقدم تائشہ اور نازیہ بیگم سے گفتگو میں مصروف تھا گفتگو کے دوران اس کی نظر منت پر پڑی تو اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئیں۔ منت ایزل کے ساتھ بیٹھی علیانہ سے کھیل رہی تھی جب نجمہ بیگم کو کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے دیکھ اس کی مسکراہٹ سمٹی اور اس نے ناگواری سے انھیں دیکھا

"اتنا عرصہ کہاں رہی ہو تم؟۔۔۔۔"

نجمہ بیگم نے پوچھا تو وہ جو لگا تارا انھیں غصے سے گھور رہی تھی جواب نہیں دیا۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے۔"

www.kitabnagri.com

نجمہ بیگم نے غصے سے کہا

"میں آپ کو جوابدہ نہیں ہوں۔"

منت ان سے زیادہ غصے میں بولی تو ایزل نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اس نے چہرہ جھکا کر گہرا سانس بھرا۔

## Posted On Kitab Nagri

"دیکھو.... میرا اب آپ سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے تو میں کہاں تھی، کیوں تھی، آپ کو کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔"

اب کی بار اس نے دھیمے لہجے میں کہا کیونکہ وہ لاریب کے ولیمہ میں کوئی تماشا نہیں چاہتی تھی۔  
"منت! چلیں نور بلار ہی ہے آپ کو۔"

ابھی نجمہ بیگم نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب مقدم منت کے نزدیک آکر اسے نور کا پیغام دینے لگا۔۔۔ اس کی آواز پہ نجمہ بیگم نے سر اٹھایا تو مبہوت سی ہو کر اسے دیکھنے لگیں جبکہ منت خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کے ساتھ چلی گئی۔  
"یہ کون تھا؟۔۔۔"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

نجمہ بیگم نے ایزل سے پوچھا۔۔۔ وہ منّت کے پینک اٹیک پر بھی اس لڑکے کو پریشان ہوتا دیکھ رہی تھیں تو تجسس کے مارے پوچھا "یہ مقدم ہے.... یارم کا چھوٹا بھائی۔"

ایزل نے جواب دیا تو وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں لیکن نظریں مقدم پہ جم سی گئی تھیں وہ بار بار اسے دیکھنے لگیں۔

ولیمہ کی تقریب ختم ہوئی تو سب لاریب سے مل کر اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے کل صبح کی فلائٹ سے انہوں نے ترکی کے لیے نکل جانا تھا۔

-----  
"ہو گئی تیاری؟"

## Posted On Kitab Nagri

یارم کمرے میں داخل ہوا تو وہ بیگ بند کر رہی تھی اسے دیکھ یارم نے پوچھا  
"جی ہو گئی ہے.... کب تک نکلنا ہے؟"

لاریب نے خوشی سے کہا تو یارم نے اس کے چہرے کی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک دیکھی تو  
مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور اس کے نزدیک آیا

"اگر مجھے اندازہ ہوتا کہ ہنی مون پر میری بیوی نے اتنی خوشی سے جانا ہے تو نکاح کے ساتھ ہی رخصتی  
لے کر تمہیں ترکی لے جاتا۔"

یارم نے کہا تو وہ مسکرائی

"میرا ہمیشہ سے ہی ترکی جانے کا خواب تھا اب میرا خواب پورا ہو رہا ہے یارم.... میں بہت بہت زیادہ  
خوش ہوں۔"

وہ بولتے ہی غیر ارادی طور پہ یارم کے گلے میں بازو ڈال گئی اور سر اس کے سینے پہ رکھ دیا۔۔۔۔۔ یارم  
ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔ لاریب نے جب یارم کی خاموشی محسوس کی تو اس سے پیچھے ہونا چاہا جب یارم نے  
اس کے گرد حصار تنگ کر دیا وہ غیر ارادی طور پر جو کر بیٹھی تھی اس پہ شرمندہ ہوتے اس کی گردن  
میں منہ چھپا گئی۔



## Posted On Kitab Nagri

"چلو آ جاؤ اب تم دونوں.... فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے.... کیا آج دونوں پائلٹس کو انتظار ہی کروانا ہے؟.... کیونکہ تم دونوں کا جانے کا ارادہ نہیں لگ رہا.... جلدی کر لو ورنہ ان دونوں نے تم دونوں کے بغیر ہی جیٹ اڑالے جانا ہے۔"

بالاج اچانک دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہ دونوں فوراً الگ ہوئے۔۔۔۔۔ یارم نے کھا جانے والی نظروں سے بالاج کو گھورا۔

"اوہ سوری سوری میں بھول گیا تھا کہ یارم اب شادی شدہ ہے مجھے دروازہ کھٹکھٹا کر آنا چاہیے تھا۔"

بالاج نے مصنوعی شرمندگی سے کہا جب مقدم کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا ہو رہا ہے؟.... اتنی دیر کیوں کر رہے ہو تم دونوں؟"

"رومانس سے فرصت ملے ہمارے بھائی کو تب ہی باہر آئے گانہ"

بالاج نے کہا تو مقدم نے ایک نظر لاریب کے جھکے چہرے پر ڈالی اور ایک نظر یارم پر۔

"کیا واقعی؟"

www.kitabnagri.com

مقدم نے حیرت سے پوچھا۔ یارم کی اس پرسنیلٹی کی عادت ہونے میں سب کو وقت لگنا تھا۔

"میں بتاتا ہوں تجھے.... یارم نے لاریب کی۔۔۔۔۔"

"اوےےے۔۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

بالاج مزید بولتا جب یارم فوراً سے بولا تو بالاج جو مزے لے رہا تھا بولتے بولتے خاموش ہوا اور یارم کو دیکھا یارم فوراً اس کے پیچھے بھاگا تو بالاج اس سے بچنے کے لیے کمرے سے باہر بھاگ گیا مقدم بے ساختہ ہنس دیا۔۔۔ لاریب کا تو چہرہ اٹھانا بھی محال ہو گیا تھا مقدم آگے بڑھا اور لاریب کے سر پر ہاتھ رکھا پھر اسے لے کر لاونچ میں آگیا جہاں وہ دونوں لڑنے میں مصروف تھے یارم بالاج کو صوفے پر پھینکے، لگاتار تشدد کر رہا تھا اور بالاج کی زبان ابھی بھی بند نہیں ہو رہی تھی پھر جب دونوں تھک گئے تو ایک دوسرے کو دیکھ، ہنس دیئے اور گلے لگ گئے۔

"اب تم دونوں بھائیوں کا تماشا ختم ہو گیا ہو تو میری گڑیا کو لے کر چلے جاؤ.... جیٹ بالکل تیار ہے۔"

مقدم نے لاریب کو دیکھتے ہوئے محبت سے کہا تو یارم آگے بڑھا اور اسے بھی گلے لگا لیا۔ مقدم اور بالاج انھیں گاڑی تک چھوڑنے پورچ میں آئے وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے اور لاریب یارم کے سنگ اپنی زندگی کے نئے اور خوبصورت سفر کے لیے روانہ ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

"یارم"

"جی یارم کی جان"

لاریب کے پکارنے پر یارم نے محبت سے جواب دیا۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے میں پہلے کبھی جہاز میں نہیں بیٹھی۔"

## Posted On Kitab Nagri

لاریب نے کہا تو یارم مسکرا دیا ان دونوں کا سفر آرام سے گزرنا تھا لاریب جتنا خوش تھی اب اتنا ہی جہاز میں بیٹھ کر ڈر رہی تھی یارم نے اسے محبت سے اپنے ساتھ لگالیا وہ اس میں چھپ گئی اور پُر سکون ہو کر آنکھیں موند گئی کچھ ہی دیر میں <https://www.kitabnagri.com> اس کی سانسیں بھاری ہو گئیں یارم سمجھ گیا کہ وہ سوچکی ہے اب اس نے ترکی پہنچ کر ہی اٹھنا تھا کیونکہ لاریب کی نیند بہت زیادہ پکی تھی اب چاہے کچھ بھی ہو لاریب نے نہیں اٹھنا تھا۔

ان کے ترکی جانے کے بعد سب اپنی روٹین پر آگئے تھے بالاج اور مقدم آفس میں مصروف ہو گئے تھے۔

نگین بیگم اب کبھی کبھی منت سے ملنے آ جاتی تھیں سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا سب بہت خوش تھے۔ لاریب یارم کے ساتھ اپنی زندگی کے خوبصورت لمحات جی رہی تھی اکثر وہ منت کو فون پہ سب دیکھاتی کبھی ویڈیوز بنا کر بھیج دیتی تو کبھی اپنی اور یارم کی تصویریں بھیج دیتی پھر ہر ایک چیز تفصیل سے اسے بتاتی۔۔۔ وہ دونوں پورا دن گھومتے، فوٹو شوٹ کرواتے پھر رات کو جب ہوٹل آتے تو لاریب سب تصویریں منت کو بھیج کر اسے فون کر لیتی اور ہر تصویر کی تفصیل بتاتی۔۔۔ وہ یارم کے ساتھ بہت زیادہ خوش تھی۔ اسی دوران نور کی طرف سے ملنے والی خوشخبری نے سب کی خوشیوں کو چار چاند لگا دیئے۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم روز کسی بہانے سے خان مینشن آتا تھا منّت کو دیکھنے کیونکہ اب اسے دیکھے بغیر مقدم کا دن نہیں گزرتا تھا۔

ایسے ہی ہنسی خوشی دو مہینے گزر گئے لاریب اور یارم ہنی مون سے واپس آگئے سب انھیں ملنے آئے ہوئے تھے سب کے لیے لائے گئے تحائف دکھائے جا رہے تھے۔

"اب تم لوگ آگئے ہو اپنی تھکاوٹ اتار روٹین صحیح کرو پھر ہم نے اسلام آباد جانا ہے۔"

داجی نے کہا تو منّت جو لاریب کے اس خوبصورت سفر کی دیکھی ہوئیں تصویریں پھر سے دیکھ رہی تھی سر اٹھا کر داجی کو دیکھا اور پھر بالاج کو۔

"اسلام آباد کیوں جانا ہے؟"

لاریب نے منّت کے کان میں سرگوشی کی

"بالاج بھائی کو مناہل پسند ہے تو اسی کے رشتے کے سلسلے میں جانا ہے داجی نے۔"

منّت نے بتایا تو لاریب نے سن کر اثبات میں سر ہلادیا۔

"مقدم جناب آپ کو بھی کوئی پسند ہے یا پھر میں خود دیکھوں؟"

اب کی بار داجی مقدم سے مخاطب ہوئے تو منّت اور لاریب واپس تصویروں میں مگن ہو گئیں۔

## Posted On Kitab Nagri

"مجھے منت پسند ہیں مجھے منت دے دیں۔"

مقدم کی آواز گونجی تو سب کو ایک دم سانپ سونگھ گیا۔

منت نے چونک کر چہرہ اٹھایا اور مقدم کو دیکھا پھر باقی سب کو جو کبھی مقدم کو دیکھتے کبھی داجی کو اور کبھی اسے۔۔۔ کوئی کچھ نہیں بولا سب داجی کے جواب کے منتظر تھے۔

"برخوردار میں اپنی پوتی تمہیں کیسے دے دوں؟.... کیا گارنٹی ہے کہ تم خوش رکھو گے اسے؟۔۔۔"

داجی نے ذرا سخت لہجے میں کہا۔ <https://www.kitabnagri.com>۔۔۔ چہرہ بالکل سنجیدہ تھا۔

"آپ کو ابھی بھی لگتا ہے کہ میں انھیں خوش نہیں رکھ سکتا؟"

مقدم نے سوال کیا

"اگر میں انھیں خوش نہ رکھ سکا تو یہ مجھے خوش رکھ لیں گیں۔"

اس کی بات پہ یارم اور بالاج کا بیک وقت زوردار قہقہہ گونجا۔

"صحیح کہہ رہا ہے یہ داجی.... جو اس جیسے دیو کو ہنسنا سکھا سکتی ہے وہ کیا نہیں کر سکتی۔"

مقدم جو یارم اور بالاج کو اتنی سنجیدہ صورت حال میں قہقہہ لگاتے ہوئے دیکھ، کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہا تھا آخری بات پر خود بھی دھیماسا مسکرا دیا البتہ داجی سنجیدگی سے سب دیکھ رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم اپنی جگہ سے اٹھا اور داجی کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا سب لوگوں کے مقدم کی اس حرکت پہ منہ کھل گئے تھے داجی بھی حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے جو ان کے ہاتھ تھامے آنکھوں میں سرخی لیے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"منت میرے جینے کی وجہ ہے داجی.... میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتا.... آج میں آپ کے سامنے بیٹھا آپ سے منت کو مانگ رہا ہوں.... پلیز مجھے خالی ہاتھ نہ لوٹائیے گا.... میں نے اللہ کے بعد آج آپ سے مانگا ہے انہیں.... مجھے منت دے دیں۔"

اس نے امید بھری نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تو سب کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔

"لاریب یارم اور بالاج کل سب لوگ تیار رہنا.... بالاج کا رشتہ پکا کرنے جانا ہے.... سلطان صاحب کو اندازہ ہے کہ ہم سب کیوں آرہے ہیں انہوں نے خوش دلی سے ہمیں آنے کا کہا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے تو اگر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوا تو میں نے کل ہی رشتہ پکا کر کے بالاج کے نام کی انگوٹھی منابل کو پہنا دینی ہے اور ڈیٹ فائنل کر دینی ہے تو کل آپ لوگ تیار رہیے گا۔"

داجی کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور مقدم وہیں بیٹھا رہ گیا اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو داجی باہر چلے گئے تھے مقدم نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں اس کی آنکھوں میں ایک دم سے ویرانی چھا گئی تھی وہ اپنی اندرونی کیفیت کسی کو نہیں دکھانا چاہتا تھا تو خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔



# Posted On Kitab Nagri

سب نے دکھ سے مقدم کو جاتے دیکھا۔۔۔۔۔ ضرغام نے منّت کو تھاما اور داعی کے پیچھے چلا گیا۔۔۔۔۔

منّت پتھر بنی مقدم کو جاتا دیکھ رہی تھی وہ اس قدر اس سے محبت کرتا تھا منّت کو اندازہ بھی نہیں تھا یہ سب سوچتے وہ کب گاڑی میں بیٹھی اور کب گاڑی روانہ ہوئی اسے بالکل اندازہ نہیں ہوا۔

گاڑی میں سب باتیں کر رہے تھے لیکن اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اسے بس مقدم کا داجی سے اسے اپنے لیے مانگنا یاد تھا اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں مقدم کے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔ ضرغام نے اسے دیکھا لیکن اسے کہنے کے لیے ضرغام کے پاس کچھ نہیں تھا وہ کیا تسلی دیتا اسے۔۔۔۔۔ منّت کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے وہ اپنی بہن کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر سکتا تھا پر کیا کرتا اس وقت وہ مجبور تھا کیونکہ وہ داجی کے خلاف نہیں جاسکتا تھا تو خاموش ہو کے سر جھکا گیا۔

سب لوگ خاموش ہو گئے تھے آج خان ولا اور خان مینشن دونوں ہی خاموش تھے کسی کو بھی دا جی کا بغیر کچھ کہے اٹھ کر جانا اور مقدم کی آنکھوں کی سرخی اچھی نہیں لگ رہی تھی کسی کو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا یارم اور بالاج الگ پریشان تھے کہ مقدم پھر سے پہلے کی طرح پتھر نہ ہو جائے اس سب میں اگر کوئی خوش تھا تو وہ نازیہ بیگم اور تائشہ تھیں کیونکہ اب نازیہ بیگم کا ارادہ تائشہ اور مقدم کے لیے دا جی سے بات کرنے کا تھا لیکن قسمت میں جو لکھا تھا ہونا تو وہی تھا اس لیے سب خاموشی سے قسمت کے بدلنے کا انتظار کر رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

-----  
"کیا ہوا یہاں اکیلا کیوں بیٹھا ہے؟"

مقدم لان میں موجود بیچ پہ اداس بیٹھا، سگریٹ کے گہرے کش لگا رہا تھا جب یارم کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔ وہ خاموش رہا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ یارم اس کے قریب بیٹھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"یار تو دل کیوں چھوٹا کر رہا ہے؟.... پریشان نہ ہو خدا سب بہتر کرے گا۔"

یارم نے سمجھنا چاہا تو مقدم کی آنکھوں میں نمی تیر گئی اس نے سگریٹ نیچے پھینک کر اپنے جوتے سے مسلا اور اٹھ کھڑا ہوا ابھی وہ اندر جانے کے لئے قدم بڑھاتا جب یارم نے کھڑا ہو کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

"میں انھیں نہیں کھو سکتا.... میں بہت محبت کرتا ہوں ان سے.... مجھے اتنی مشکل سے ہنسنا آیا تھا، جینا آیا تھا.... ماما بابا کے جانے کے بعد سے میں نے زندگی بس گزاری ہے.... جب وہ میرے قریب ہوتی ہیں تو میرا ہنسنے کا، جینے کا دل کرتا ہے.... داجی جانتے تھے انھیں شروع سے اندازہ تھا.... انھیں معلوم ہے کہ میں منت کے بغیر نہیں رہ سکتا.... منت نے مجھے تنہائی سے نکالا ہے.... داجی جانتے ہیں کہ ان کی پوتی جان ہے میری لیکن.... لیکن وہ خاموشی سے چلے گئے.... مجھے منت چاہیے یارم.... میں پھر

## Posted On Kitab Nagri

سے زندگی گزارنا نہیں چاہتا.... میں جینا چاہتا ہوں، ہنسنا چاہتا ہوں منّت کے ساتھ.... مجھے پھر سے اس تنہائی میں نہیں جانا.... مجھے منّت چاہیے یارم۔"

وہ کسی ننھے بچے کی طرح اپنے بھائی کے سینے سے لگا تڑپ رہا تھا۔

یارم کے آنسو بہہ رہے تھے پر وہ بے بس تھا کیونکہ داجی نے ہاں نہیں کی تھی تو انکار بھی نہیں کیا تھا لیکن مقدم کو کیسے سمجھاتا۔۔۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے مقدم کو سنبھالے اس نے مقدم کے آنسو صاف کیے پھر اسے اس کے کمرے میں لے گیا اس وقت اس کے لیے سکون ضروری تھا یارم نے بہت مشکل سے اسے نیند کی گولی دی اور <https://www.kitabnagri.com> بستر پر لٹایا

جلد ہی مقدم نیند کی وادیوں میں کھونے لگا لیکن اس کے لب لگاتار منّت کو پکار رہے تھے۔ یارم اس کے قریب بیٹھ کر اس کے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا اور جلد ہی دوائی کے زیر اثر مقدم گہری نیند سو گیا۔ اس کے سونے کے بعد یارم نے دکھ سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ سب مقدم کو اچھے سے جانتے تھے اگر وہ ٹھان لے تو مشکل سے مشکل کام بھی کر لیتا تھا وہ اپنی ضد کا بہت پکا تھا وہ اگر چاہتا تو بہت آسانی سے منّت سے نکاح کر لیتا اور کوئی اسے روک بھی نہیں سکتا تھا لیکن وہ ایسا نہیں کر رہا تھا کیونکہ داجی نے اسے بہت محبت دی تھی ان کے برے وقت میں سہارا دیا تھا اگر منّت داجی کے گھر نہ ہوتی تو اب تک وہ مقدم کے نکاح میں ہوتی لیکن وہ داجی کی پوتی کی حیثیت سے اس گھر میں تھی مقدم بے بس تھا منّت کو اپنا بنانے کے لیے مقدم کو داجی کی جانب سے رضامندی درکار تھی ورنہ منّت سے نکاح اس کے

## Posted On Kitab Nagri

لیے مشکل نہیں تھا۔ یارم اپنے جان سے پیارے بھائی کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اس کو دیکھ کر سوچ رہا تھا۔ مقدم گہری نیند سوچکا تھا تو یارم خاموشی سے اٹھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

-----

"یارم آپ داجی سے بات کر کے دیکھیں ہو سکتا ہے وہ مان جائیں۔"

لاریب نے یارم کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ، پریشانی سے کہا۔

"انہوں نے انکار نہیں کیا لاریب، تو کیا بات کروں میں؟"

یارم نے کہا تو لاریب خاموش ہو گئی داجی نے نہ تو ہاں کہا تھا نہ انکار کیا تھا تو کیا بات کرتے سب ان سے۔

"پریشان نہ ہو میری جان انشاء اللہ، اللہ سب بہتر کرے گا۔"

یارم نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے محبت سے کہا تو وہ اس کے سینے پہ سر رکھ کر آنکھیں موند گئی۔

www.kitabnagri.com

-----

"کل عالم صاحب آرہے ہیں اپنی فیملی کے ساتھ اور مجھے لگتا ہے کہ وہ بالاج کے لئے مناہل کا رشتہ چاہتے ہیں تو آپ سب لوگ کل کھانے کی تیاری کر لینا ان کا فون آیا تھا کہ کل وہ آنا چاہیے ہیں تو میں نے خوش دلی سے انہیں مدعو کیا ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

سلطان صاحب نے لاونچ میں داخل ہوتے کہا۔۔۔ سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے ان کی آواز پہ ان کی جانب متوجہ ہوئے مناہل کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔  
"ابو جی منت بھی آئے گی ساتھ؟"

ماہین بیگم نے پوچھا تو عارف صاحب بھی متوجہ ہوئے۔

"نہیں وہ نہیں آئے گی بس یارم کا خاندان اور ساتھ میں عالم صاحب.... بس یہ لوگ آئیں گے۔"  
سلطان صاحب نے کہا تو مناہل کا منہ بن گیا وہ چاہتی تھی کہ منت بھی ساتھ آئے لیکن وہ نہیں آرہی تھی اس صورتحال میں لڑکیوں کو اپنی دوستوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک اس کی دوست تھی جو اس موقع پر اس کے ساتھ ہی نہیں تھی۔

رات کے کھانے کا وقت تھا پر خان مینشن سنسان تھا داجی سربراہی کرسی پر بیٹھے سب کے آنے کے انتظار میں تھے جب شازیہ بیگم ڈائننگ روم میں داخل ہوئیں اور داجی کو کھانا دینے لگیں۔  
"شازیہ بیٹا باقی سب کہاں ہیں؟"

داجی نے پوچھا  
"کسی کو بھی بھوک نہیں ہے۔"



## Posted On Kitab Nagri

شازیہ بیگم نے جواب دیا تو داجی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے شازیہ بیگم نے انہیں روکنا مناسب نہ سمجھا اور خاموشی سے کھانا اٹھانے لگیں۔

-----

"ضرغام میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔"

ضرغام واش روم سے شاو رلے کر باہر آیا تھا اب شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال برش کر رہا تھا جب اس نے نور کی آواز سنی تو متوجہ ہوا اور آہستہ سے اس کے قریب آیا۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں موندے بستر پہ لیٹی ہوئی تھی ضرغام کو قریب آتا محسوس کر آنکھیں کھولیں تو ضرغام اس کے قریب بیٹھ گیا اور محبت سے اس کا سر دبانے لگا وہ مسکرا دی۔

اس کی اچانک ہی طبیعت خراب ہو جایا کرتی تھی بہت موڈ سوئنگز ہوتے تھے لیکن ضرغام خاموشی سے برداشت کرتا رہتا تھا کیونکہ وہ یہ سب اپنی حالت کی وجہ سے کرتی تھی اور ویسے بھی ضرغام نور پہ کبھی غصہ نہیں کرتا تھا کیونکہ وہ جان تھی ضرغام سکندر خان کی۔

"ضرغام آپ کو غصہ آتا ہو گا نہ جب میں چھوٹی سی بات پر بہت بری طرح غصہ ہو جاتی ہوں۔"

نور نے آنکھوں میں نمی لیے، پوچھا تو وہ مسکرایا

"ایسا بالکل نہیں ہے زندگی.... مجھے تم پر بالکل بھی غصہ نہیں آتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ موڈ سوئنگز

کی وجہ سے ہوتا ہے ماں بننا آسان نہیں ہے۔"



## Posted On Kitab Nagri

ضرغام نے محبت سے اسے ساتھ لگاتے کہا تو وہ اس کا ہاتھ تھام گئی اور آنکھیں موند گئی۔۔۔ سکون کے باعث وہ جلد ہی نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔

اس کی بھاری سانسیں محسوس کر ضرغام سمجھ گیا کہ وہ سو چکی ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ بہت دیر تک اس کا سر دبا تارہا پھر کچھ دیر بعد اس کے قریب ہی جگہ سنبھالی اور اسے محبت سے اپنی باہوں میں بھرتا گہری نیند سو گیا۔

"ارمغان ہم بھی چلیں گے کیا کل اسلام آباد؟"

امثال نے پوچھا تو ارمغان بستر پہ لیٹا ہوا تھا اس کی طرف متوجہ ہوا اور آہستہ سے نفی میں سر ہلادیا۔

"ہم کیوں نہیں جاسکتے؟"

امثال نے پوچھا تو ارمغان مسکرایا

"تم جانا چاہتی ہو؟"

ارمغان نے محبت سے پوچھا تو اس نے جوش سے اثبات میں سر ہلادیا۔

"ابھی تو سب رشتے کے لئے جارہے ہیں.... بالاج بھائی کی شادی ہو جائے پھر تم اور میں گھومنے چلیں

گے میں اپنی چھوٹی سی بیوی کو اسلام آباد دکھلاؤں گا۔"

## Posted On Kitab Nagri

ارمغان نے محبت سے کہا تو وہ مسکرا کر چہرہ جھکا گئی پھر چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بستر پر آئی اور اس کے قریب ہی نیم دراز ہو گئی ارمغان نے اسے محبت سے اپنی پناہوں میں چھپایا اور دونوں نیند کی وادیوں میں کھو گئے۔

-----

"مناہل بیٹا سو جاؤ کل انہوں نے آنا ہے تو جلدی اٹھنا ہے تم نے۔"

ماہین بیگم نے مناہل کو ابھی تک لاؤنج میں بیٹھے، تکیہ ہاتھوں میں دبوچے کسی گہری سوچ میں گم دیکھا تو اس کے قریب بیٹھ کر پیار سے بولی۔

"بس ماما جا رہی ہوں سونے۔"

مناہل نے کہا

"کیا بات ہے؟.... میری گڑیا اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہے؟۔۔۔۔"

ماہین بیگم نے اسے محبت سے اپنے ساتھ لگا کر پوچھا۔

"مما مجھے عجیب سا ڈر لگ رہا ہے۔"

"ڈر کیسا؟۔۔۔۔"

ماہین بیگم نے نرمی سے پوچھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"مما پھپھو اپنی پوری فیملی کے ساتھ آئی ہوئی ہیں انہیں تو منّت شروع سے ہی برداشت نہیں ہے تو کل جب وہ لوگ آئیں گے تو پھپھو کوئی تماشا نہ کر دیں کیونکہ انہیں منّت تب بھی برداشت نہیں تھی جب وہ نجمہ پھپھو کے پاس رہتی تھی.... آپ لوگوں <https://www.kitabnagri.com> نے لاریب کے نکاح کے بعد سے ہی انہیں بتا دیا تھا کہ منّت وہاں ہے اور انہیں یہ بھی پتہ ہے کہ منّت دا جی کے گھر پر رہتی ہے.... ممّا انہوں نے کوئی تماشا کر دیا تو؟۔۔۔۔"

منابل نے اپنی پریشانی کی وجہ ماہین بیگم کو بتائی تو وہ بھی پریشان ہو گئی۔

"اب پھر کیا کریں؟۔۔۔۔"

ماہین بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔

"ہم کچھ نہیں کر سکتے ممّا.... ہمیں نہیں پتہ کہ وہ کچھ کہیں گی بھی یا نہیں.... اب وہ کیا کرتی ہیں یہ تو کل ہی پتہ چلے گا۔"

منابل نے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی پر آج اسے نیند کہاں آئی تھی اس کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا پھر اس نے سر جھٹک دیا اور سونے کی نیت سے لیٹ گئی پر بالاج کی نظریں وہ ابھی سے خود پہ محسوس کر رہی تھی وہ بستر پہ لیٹ گئی اور چھت کو گھورنے لگی اب بس صبح ہونے کا انتظار تھا۔

اگلے دن لاریب، یارم، بالاج اور داجی اسلام آباد چلے گئے مقدم نے جانے سے انکار کر دیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ سب جب وہاں پہنچے تو ان کا خوش دلی سے استقبال کیا گیا۔  
بالاج کی نظریں تو مناہل پر سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی اس کی صاف رنگت تیکھے نقوش خوبصورت  
آنکھیں بالاج کو اپنا اسیر کر گئی تھی۔

سلطان صاحب کو اندازہ تھا کہ سب کیوں آئے ہیں تو داجی نے سیدھا سیدھا رشتہ مانگ لیا۔ سلطان  
صاحب تو پہلے ہی سب کو جانتے تھے لاریب کی شادی پہ وہ سب سے مل چکے تھے عارف صاحب اور  
ماہین بیگم کو بھی فیملی اچھی لگی تھی تو ان سب نے بغیر کسی اعتراض کے ہاں کر دی۔

"تو ٹھیک ہے سب راضی ہیں تو ہم بچی کو انگوٹھی پہنا کر جائیں گے۔"  
داجی نے کہتے ہوئے لاریب کو اشارہ کیا تو لاریب بڑی بھابھی ہونے کی حیثیت سے مناہل کو انگوٹھی  
پہنانے کے لیے اس کے قریب بیٹھ گئی اور اس کا ہاتھ تھاما۔  
"ٹھہرو"

سائمہ (نجمہ بیگم کی بہن) کی آواز نے سب کو متوجہ کیا  
"ہمیں یہ رشتہ منظور ہے پر ہماری ایک شرط ہے۔"

سائمہ بیگم نے اچانک سے کہا تو سب نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔ مناہل کے چہرے پر سایہ سا  
لہرایا اور اس نے پریشانی سے ماہین بیگم کو دیکھا جو خود پریشان ہو گئی تھی پر انہوں نے آنکھوں ہی  
آنکھوں میں مناہل کو تسلی دی۔

## Posted On Kitab Nagri

"کیسی شرط؟۔۔۔۔"

داجی نے پوچھا۔

"آپ منّت کو گھر سے نکال دیں.... ہمیں اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے پر مناہل اس گھر میں نہیں آئے گی جہاں منّت ہو۔"

سائہ بیگم کی بات نے سب کی سماعتوں پر بم پھوڑا تھا۔

"مناہل کی شادی کا منّت کے اس گھر ہونے یا نہ ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

سلطان صاحب غصے سے اپنی بیٹی کی جانب دیکھتے ہوئے بولے۔

"ایسے کیسے نہیں ہے ابو جی.... منّت وہیں رہتی ہے تو یہ اسے نکال دیں کیونکہ ایک مچھلی پورے

تالاب کو گندہ کرتی ہے کل کو منّت نے ہماری معصوم مناہل کے ساتھ بھی وہی کیا جو میری بہن نجمہ

کے ساتھ کیا تھا تو کیا ہو گا۔"

سائہ بیگم پریشانی سے بولی پھر داجی کی جانب متوجہ ہوئی

"دیکھیں عالم صاحب <https://www.kitabnagri.com>.... آپ بڑے ہیں اور رشتہ لائے

ہیں، ہم آپ کے لائے ہوئے رشتے کی عزت کرتے ہیں پر ہماری بچی اس گھر نہیں جائے گی جہاں منّت

ہو۔"

## Posted On Kitab Nagri

سائمه بیگم نے بد تمیزی سے کہا تو داجی غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں کھڑا ہوتا دیکھ، باقی سب بھی اپنی جگہوں سے کھڑے ہو گئے۔

"منت ہمارے ساتھ ہی رہے گی وہ کہیں بھی نہیں جائے گی۔"

داجی غصے سے بولے

"تو ٹھیک ہے پھر.... ہمیں یہ رشتہ منظور نہیں ہے آپ یہاں سے جاسکتے ہیں۔"

سائمه بیگم نے بد تمیزی کی تمام حدیں پار کی تو داجی کا چہرہ سرخ ہو گیا انہوں نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے پر اس سے پہلے کہ وہ اپنے الفاظ ادا کرتے، سلطان صاحب سائمه بیگم کے قریب پہنچ گئے اور غصے سے دھاڑے

"تمہیں کسی نے کہا ہے بیچ میں بولو؟.... تمہیں کیا اتنی تمیز بھی بھول گئی ہے کہ جب بڑے بات کر رہے ہوں تو اپنی زبان بند رکھو۔"

"میں نے کوئی غلط بات ----"

www.kitabnagri.com

ابھی سائمه بیگم کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب سلطان صاحب نے ہاتھ اٹھا کر انہیں بولنے سے روک دیا۔ سب لوگ پریشان سے کھڑے تھے سلطان صاحب نے سب کے پریشان چہرے دیکھے تو داجی کو مخاطب کیا

"عالم صاحب ہمیں رشتہ منظور ہے اور ہمیں منت کے وہاں ہونے سے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔"



## Posted On Kitab Nagri

سلطان صاحب نے کہا پھر رخ لاریب کی جانب کیا اور کہنے لگے  
"لاریب بیٹا! آپ انگوٹھی پہنا دو۔"

سلطان صاحب نے کہا تو لاریب نے داجی کو اجازت طلب نظروں سے دیکھا  
"پر اب ہمیں یہ رشتہ منظور نہیں۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ داجی اپنی بات مکمل کرتے بالاج نے ان کا ہاتھ تھام لیا داجی نے بالاج کی جانب دیکھا جو  
التجائیہ نظروں سے داجی کو دیکھ رہا تھا۔ داجی کے آدھے الفاظوں نے سب کی جان نکالی تھی سب بہت  
پریشان ہو گئے سوائے سائمه بیگم کے۔۔۔۔ بالاج کی التجائیہ نظروں پر داجی نے ایک گہری ٹھنڈی  
سانس بھری



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

"ٹھیک ہے.... لا ریب پہناؤ اپنی ہونے والی دیورانی کو انگو ٹھی۔"

داجی نے کہا تو سب کے چہرے خوشی سے چمک اٹھے اور لا ریب نے مناہل کے ہاتھ میں بالاج کے نام کی انگو ٹھی پہنا دی۔

سائمہ بیگم نے غصے سے یہ سارا منظر دیکھا اور اپنے کمرے میں چلی گئی وہ جانتی تھی کہ منّت خان مینشن میں رہتی ہے اور مناہل کی شادی خان ولا میں ہو رہی ہے پھر بھی وہ چاہتی تھی کہ مناہل سے کبھی بھی منّت کا سامنا نہ ہو اسی لیے انہوں نے یہ سارا تماشا لگایا تھا پر جب اپنے منصوبے میں ناکام ہو گئی تو اپنے کمرے میں چلی گئی، کسی نے بھی انہیں جانے سے نہیں روکا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"سلطان صاحب آج سے مناہل ہماری بیٹی ہے ہمارے بالاج کے نام سے منسوب اس کی امانت.... تو ہم چاہتے ہیں کہ اگلے مہینے شادی کر دی جائے اور بالاج کو اس کی امانت سونپ دی جائے دیر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ ہمارے بچے میں اتنا صبر نہیں ہے۔"

داجی نے کہا تو سب چونک گئے بالاج نے حیرت سے داجی کو دیکھا جبکہ باقی سب نے چہرے جھکا کر اپنی ہنسی دبانی چاہی

"لیکن بچی کی شادی ہے ہم نے تیاریاں کرنی ہیں۔"

عارف صاحب نے کہا تو ماہین بیگم نے بھی ان کی تائید میں سر ہلایا

"عارف بیٹا ہم آپ کو بھی وہی کہیں گے جو زین صاحب کو کہا تھا کہ کسی تیاریوں کی ضرورت نہیں ہے ہمارے بچوں کے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے تو ہمیں کچھ بھی نہیں چاہیے آپ صرف ہمیں اپنی بیٹی دے دیں۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

داجی نے کہا تو عارف صاحب مطمئن ہو کر مسکرا دیئے۔

"تو اگلے مہینے فائنل کریں پھر؟"

انہوں نے سوال کیا تو سب نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلائے

"ٹھیک ہے پھر ہم لوگ چلتے ہیں۔"

## Posted On Kitab Nagri

داجی نے کہا تو سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ مناہل لگا تار سر جھکائے بیٹھی تھی کیونکہ بالاج نظریں نہیں ہٹا رہا تھا۔ داجی کے کہنے پر سب ان کی جانب متوجہ ہوئے سلطان صاحب نے ان سب کو جانے کے لیے تیار دیکھا تو فوراً بولے

"آپ لوگ لنچ ہمارے ساتھ کریں۔"

سلطان صاحب کے کہنے پر داجی نے انکار کر دیا

"سلطان صاحب دراصل ہمیں جلدی گھر پہنچنا ہے سب کو جا کر یہ خوشخبری سنانی ہے سب بے صبری سے انتظار کر رہے ہوں گے۔"

داجی نے مسکرا کر کہا تو سب خاموش ہو گئے اور انہیں جانے کی اجازت دے دی وہ سب لوگ مناہل سے ملے اور مسکراتے ہوئے سفر پر روانہ ہو گئے۔

Kitab Nagri

وہ لوگ واپس پہنچے تو داجی نے آتے ہی سب کو اکٹھا کر لیا سب اس وقت خان مینشن کے لاؤنج میں بیٹھے

داجی کے بولنے کے منتظر تھے جب داجی کی آواز سب کی سماعتوں سے ٹکرائی

"ہم بالاج کا رشتہ پکا کر آئے ہیں.... اگلے مہینے فروری کی چودہ تاریخ کو جمعہ کے دن مناہل اور بالاج کی

مہندی اور نکاح ہو گا اور ان کے نکاح کے فوراً بعد مقدم اور منّت کا نکاح ہو گا۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم خاموشی سے بیٹھا سب سن رہا تھا چہرہ بالکل بے تاثر تھا وہ اس وقت اذیت میں تھا اس نے آج منّت کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کا دل دغا بازی نہ کر دے اور وہ داجی کے خلاف نہیں جاسکتا تھا اس لیے سر جھکائے بیٹھا سب سن رہا تھا پر داجی کی آخری بات پر اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا اس کا پور پور حیرت میں ڈوب گیا تھا جبکہ داجی پر شوق نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

منّت سر جھکائے داجی کے قریب کھڑی تھی اس نے بس ایک لمحے کے لیے مقدم کو دیکھا تھا جس نے آج اس پر نظر تک نہیں ڈالی تھی وہ اس کی نظروں کی عادی ہو گئی تھی کیونکہ مقدم کی نظریں ہر وقت اسی پر ہی رہتی تھی پر آج وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا اور اس کا یہ عمل منّت کی آنکھیں بھرنے کا سبب بن رہا تھا وہ بار بار پلکیں جھپک کر اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی جب اچانک داجی کے الفاظ اس کی سماعتوں سے ٹکرائے وہ چونک گئی اور حیرت سے داجی کو دیکھا جو مقدم کی جانب متوجہ تھے منّت کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑکا اسے اپنے دل کی دھڑکن کی آواز اپنے کانوں میں گونجتی محسوس ہو رہی تھی اس نے ایک نظر مقدم پہ ڈالی جو حیرت سے داجی کو دیکھ رہا تھا پھر خاموشی سے چہرہ جھکا کر اپنے لب کاٹنے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم کو لگا کہ اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے وہ حیران بیٹھا داجی کو دیکھ رہا تھا اسے بہت شدید جھٹکا لگا تھا وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھا اور داجی کے گلے لگ گیا سب لوگ اس کی حرکت پر مسکرا دیئے وہ کچھ لمحے داجی کے سینے سے لگا کھڑا رہا جب الگ ہوا تو آنکھیں بھیگی ہوئیں تھیں۔

"منت تمہاری۔۔۔"

داجی نے اس کی آنکھیں صاف کر کے نرمی سے کہا تو وہ پھر سے انہیں گلے لگا گیا وہ اس وقت بہت زیادہ خوش تھا اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا اس کے بے تاثر چہرے پر ایک دم سے رونق در آئی تھی۔۔۔ سب بہت زیادہ خوش تھے سوائے تائشہ اور نازیہ بیگم کے کیونکہ ان دونوں کو تو سانپ ہی سونگھ گیا تھا۔

"مقدم چل کر دیکھاؤ۔"

مقدم داجی سے الگ ہو کے منت کو آنکھوں میں بسائے کھڑا تھا اب وہ پورے حق سے اسے دیکھ رہا تھا جو چہرہ جھکائے اپنے لب کاٹنے میں مصروف تھی وہ کسی کا بھی لحاظ کیے بغیر، حق سے اس کی ایک ایک حرکت ملاحظہ کر رہا تھا جب ضرغام کی آواز پر اس کی جانب متوجہ ہوا پر اس کے مطالبے پر چونک گیا پھر ہنس دیا اور فوراً حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چلنے لگا اس کی حرکت پہ سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا پھر سب نے باری باری آگے بڑھ کر اسے گلے لگا کر مبارکباد دی لاریب نے آگے بڑھ کر منت کو گلے لگا کر مبارکباد دی باقی سب نے محبت سے اس کے جھکے سر پر ہاتھ رکھا۔



## Posted On Kitab Nagri

ارمغان اور ضرغام کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں اتنی جلدی ان کی بہن کس کے نام سے منسوب ہو گئی تھی بہت کم عرصے میں وہ ان سب کی جان بن گئی تھی جبکہ ارمغان تو اس کے بغیر رہتا ہی نہیں تھا وہ بہت زیادہ اٹیچ ہو گیا تھا پر اب یہ سوچ ہی سوہان روح تھی کہ منت چلی جائے گی وہ کمرے سے نہیں نکلتی تھی تو ارمغان اداس سا بیٹھا رہتا تھا اب تو وہ ہمیشہ کے لئے اپنے گھر چلی جائے گی۔۔۔ اس کی آنکھیں بار بار بھیگ رہیں تھی ضرغام <https://www.kitabnagri.com> نے اس کی خود کے جیسی حالت محسوس کی تو آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا باقی سب بھی ان کی کیفیت سے واقف تھے تو خاموش رہے چند لمحوں بعد وہ الگ ہوئے اور مقدم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

"مقدم بھائی! بہت کم عرصے میں بہت محبت کی ہے ہم نے اس سے تو اس کا کبھی بھی دل نہ دکھائیے گا۔"

ارمغان نے کہا تو مقدم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"مقدم اگر کبھی بھی تم نے اسے کسی بھی طرح کی تکلیف دی تو اس کے ہر آنسو کا بدلہ اس کے بھائی تم سے لیں گے.... اسے کچھ کہنے سے پہلے تمہیں اس کے بھائیوں سے نمٹنا ہو گا۔"

ضرغام نے نرمی سے کہا لیکن نرمی میں بھی واضح دھمکی تھی۔۔۔ مقدم گہرا مسکرایا اور ان دونوں کو ایک ساتھ گلے لگایا پھر الگ ہو کر بولا

## Posted On Kitab Nagri

"کوئی بھی اپنے ہاتھوں سے اپنی سانسوں کی، اپنی جینے کی وجہ کو نقصان نہیں پہنچاتا.... آپ کی بہن زندگی ہیں میری، میرے جینے کی وجہ، تو میں اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے جینے کی وجہ خود سے کیسے دور کر سکتا ہوں؟.... انہیں نقصان پہنچایا یا خود سے الگ کیا تو جیوں گا کیسے؟.... آپ لوگ پریشان نہ ہوں میں انہیں کبھی کوئی دکھ نہیں ہونے دوں گا ان کی ہر تکلیف ان سے پہلے خود پہ لوں گا انشاء اللہ.... میں بڑے بڑے دعوے نہیں کر رہا پر میں منت کی سب سے حفاظت کروں گا انہیں عزت دوں گا میں ان کی اپنی سانسوں سے بھی زیادہ حفاظت کروں گا۔"

مقدم نے انہیں تسلی دی تو دونوں مسکرائے۔۔۔۔۔ باقی افراد وہیں بیٹھے ان کی گفتگو سن رہے تھے جبکہ منت کی آنکھیں اپنے بھائیوں اور مقدم کی محبت پہ نم ہو گئیں تھی۔۔۔۔۔ وہ دونوں وہیں موجود صوفوں پر باقی سب کے ساتھ براجمان ہو گئے ضرغام منت کے قریب بیٹھ گیا۔

وہ سب وہاں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے جب شازیہ بیگم مٹھائی لے آئیں اور سب کا منہ میٹھا کروا یا سب مقدم کی خوشی میں دل سے شامل تھے پر یہ مٹھائی تائشہ اور نازیہ بیگم کے لیے زہر کے برابر تھی۔

مقدم ہمیشہ کی طرح منت کو دیکھنے میں مصروف ہو چکا تھا جو چہرہ جھکائے ضرغام کے قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ ار مغان نے لگاتار مقدم کو منت کو دیکھتے پایا تو اس کی آنکھیں چمکی

## Posted On Kitab Nagri

"اتنا غور سے تو نادیکھیں میری بہن کو.... نظر لگا دینی ہے آپ نے اسے.... آپ کی آنکھوں سے لگ رہا ہے کہ اگر ابھی آپ کی مرضی پوچھی جاتی کہ بتاؤ مقدم نکاح کب چاہتے ہو تو آپ نے ابھی نکاح پڑھوا لینا تھا۔"

ارمغان گرنے والے انداز میں مقدم کے قریب بیٹھا اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر شروع ہو گیا پھر ایک نظر منت پہ ڈالی جو جھکاسر مزید جھکا گئی تھی۔

مقدم نے اپنی عادت کے خلاف مسکرا کر ارمغان کو دیکھا اور ایک محبت بھری نظر منت پہ ڈالی ارمغان تو جیسے بیہوش ہونے کے قریب پہنچ گیا تھا ابھی مقدم نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب ارمغان دوبارہ سے شروع ہو گیا۔

"یہاں ابھی جو ہوا ہے وہ بس میں نے ہی دیکھا ہے یا پھر مقدم بھائی واقعی مجھے دیکھ کر مسکرائے ہیں؟" ارمغان کی صدمے سے بھرپور آواز گونجی تو سب کے قہقہے چھوٹے جبکہ مقدم نے اسے گھورا "آہ.... اب لگے ہیں آپ مقدم بھائی ورنہ میں تو پریشان ہو گیا تھا کہ مقدم بھائی مجھے دیکھ کر کیسے مسکرا سکتے ہیں پر آپ ٹھیک ہیں شکر ہے اللہ کا کہ میرا بھائی ٹھیک ہے۔"

ارمغان نے تشکر بھرا سانس لیتے کہا تو مقدم نے اسے تاسف سے دیکھا بدلے میں ارمغان نے اپنے بتیس دانتوں کی بھرپور نمائش کی تو مقدم سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر خوش گپیوں کے بعد خان ولا کے مکین اپنے گھر روانہ ہو گئے کیونکہ وہ سفر سے آئے تھے تو سب کو تھکان ہو رہی تھی جبکہ مقدم کا ابھی واپس جانے کا ارادہ نہیں تھا لیکن یارم کے بار بار کہنے پر اسے مجبوراً اٹھنا پڑا وہ منہ کے الٹے سیدھے ڈیزائن بناتا اٹھ کھڑا ہوا سب اس کی حالت کے پیش نظر مسکرا رہے تھے پھر وہ سب واپس چلے گئے اور داجی اور باقی سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کی غرض سے چلے گئے۔ <https://www.kitabnagri.com>

"ماما.... ماما آپ نے دیکھا نہ داجی نے کیا کیا ہے؟ مجھ سے (بچی) مجھ سے میرا مقدم چھین کر اس منت کو دے دیا.... کچھ کریں پلیز.... مجھے مقدم چاہئے.... مقدم میرا ہے.... وہ ہمیشہ سے میرا تھا.... مجھے وہ چاہئے.... پلیز کچھ کریں۔"

تانشہ مسلسل روتے ہوئے نازیہ بیگم کو کہہ رہی تھی۔۔۔۔ اپنی بیٹی کی حالت پر ان کا دل ہول گیا تھا۔  
"بس میری بچی اب بس بہت ہوا اب تم بس انتظار کرو صبر کرو۔"  
نازیہ بیگم اسے صبر کی تلقین کرنے لگیں جبکہ وہ بس روئے جا رہی تھی۔

گھر میں شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں جب مقدم داخل ہوا۔ لاونچ میں آتے ہی اس کی نظر صوفے پر موجود دو چوپڑی تو وہ گہرا مسکرایا اور دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس کے قریب آگیا۔

## Posted On Kitab Nagri

منت ڈھیلے ڈھالے کپڑوں میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی گود میں پاپ کارن رکھے ہوئے تھے اور "شاہ رُخ خان" کی "ڈنکی" فلم کا پروموشن دیکھ رہی تھی۔

اس نے "ڈنکی" فلم بہت بار دیکھی ہوئی تھی لیکن پھر بھی وہ بار بار یہ پروموشن دیکھتی تھی اس میں "شاہ رُخ خان" نے سیاہ پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی اور حد سے زیادہ وجیہ لگ رہا تھا۔

مقدم کب آکر اس کے نزدیک بیٹھا اسے اندازہ بھی نہیں ہوا وہ تو بس پاپ کارن ہاتھ میں پکڑے ہوئوں کے قریب کیے، پتھر بنی "شاہ رُخ خان" کی بات سن رہی تھی۔

مقدم اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے مصنوعی کھانسا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی مقدم کو اس کا اس طرح خود کو اگنور کرنا اچھا نہیں لگا تو اس نے ٹی وی بند کر دیا۔

وہ جو بالکل "شاہ رُخ خان" میں مگن تھی اچانک ٹی وی بند ہونے پر چلائی

"ار مغان کیا مسئلہ ہے میں دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔"

ابھی الفاظ منہ میں ہی تھے جب اس کی نظر مقدم پہ پڑی۔۔۔۔۔ اسے لگا تھا ار مغان نے اسے تنگ کرنے کے لیے ٹی وی بند کیا ہے پر مقدم کو دیکھتے ہی وہ خاموش ہو گئی۔

"میرے ہوتے ہوئے آپ کسی اور کو دیکھیں اور مجھے نظر انداز کریں.... ظلم نہیں ہے یہ مجھ

پہ؟۔۔۔۔۔"



## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے خفگی سے کہا تو وہ سر جھکا گئی مقدم اس کے جھکے سر کو دیکھ رہا تھا جب داجی کو وہاں آتا دیکھ اٹھ کھڑا ہوا اور انھیں سلام کیا انھوں نے سر ہلا کر جواب دیا۔  
"بیٹھو"

داجی نے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا اور کہا  
"نہیں داجی میں آپ سے اجازت لینے آیا تھا۔"  
"کیسی اجازت؟"

داجی نے پوچھا تو مقدم نے ایک نظر منّت پہ ڈالی جو کبھی اسے اور کبھی داجی کو غور سے دیکھتی، پاپ کارن کھا رہی تھی اس نے نظروں کا رخ واپس داجی کی جانب کیا اور کہا  
"داجی میں منّت کو شادی کی شاپنگ کے لیے لے کر جانا چاہتا ہوں.... میں چاہتا ہوں کہ ہم دونوں کے کپڑے ہماری پسند کے ہوں۔"  
منّت مزے سے کھانے میں مصروف تھی مقدم کی بات پہ پاپ کارن کھاتے کھاتے رکی اور خفگی سے مقدم کو گھورا

وہ جانتا تھا کہ اسے شاپنگ سخت نہ پسند ہے۔

اس کے چہرے کے تاثرات اور بیزاری دیکھ، مقدم نے دانتوں تلے لب دبا کر اپنی ہنسی روکی۔  
منّت نے امید بھری نظروں سے داجی کو دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے اس کی امید ٹوٹی



## Posted On Kitab Nagri

"ہاں بالکل ضرور لے جاؤ.... ضرغام، نور، ار مغان اور امتثال بھی گئے ہوئے ہیں شاپنگ پہ اسے اتنا کہا لیکن یہ مانی ہی نہیں تم لے جاؤ اسے.... اچھا ہے اپنی پسند کے کپڑے لے آؤ۔"

داجی نے کہا تو منت کا منہ بن گیا

"جاؤ منو چینیج کر کے آؤ۔"

داجی نے کہا تو وہ پاپ کارن صوفے پر رکھ کر بے دلی سے اٹھی اور منہ کے لئے سیدھے ڈیزائن بناتی، بڑبڑاتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

اسے جاتا دیکھ مقدم مسکرایا اور ٹی وی لگا کر اس کی جگہ پر براجمان ہو گیا پھر ٹی وی دیکھتے ہوئے اس کے چھوڑے پاپ کارن کھانے لگا بار بار نظریں اس کے کمرے کی جانب اٹھ رہی تھیں اب بس اس کے آنے کا انتظار تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"لاریب.... میری جان اور کتنا وقت؟-----"

یارم لاونج میں بیٹھا، اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا تاکہ وہ شادی کی شاپنگ پر جا سکیں لیکن لاریب ناجانے کیوں اتنی دیر لگا رہی تھی اسے آتا نہ دیکھ یارم نے آواز لگائی۔

"بس پانچ منٹ یارم ابھی آئی۔"

لاریب نے کمرے سے ہی اسے جواب دیا

## Posted On Kitab Nagri

"یار تھوڑا جلدی کر لو بالاج نے اب تک ساری شاپنگ کر بھی لی ہو گی وہ تو شاپنگ مناہل کو دینے اسلام آباد کے لیے نکل بھی چکا ہو گا اور ہم ابھی تک گھر سے ہی نہیں نکلے۔"

یارم نے کہا تو وہ جلدی سے باہر آئی

"چلیں اٹھیں جلدی.... دیر کروادی ہے آپ نے۔"

لاریب نے کہا تو یارم کا منہ کھل گیا

"میں نے دیر کروائی ہے؟"

یارم کو تو صدمہ ہی ہو گیا تھا اس الزام پہ۔۔۔۔۔ لاریب نے مسکراہٹ دبائے، اثبات میں سر ہلایا آنکھوں میں واضح شرارت تھی یارم اس کی شرارت پر مسکرا دیا۔

"میں مزید دیر نہیں کروانا چاہتا کیونکہ میری بیوی بہت دیر سے لاونج میں بیٹھی میرا انتظار کر رہی تھی تو جلدی چلو اب۔"

یارم نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے الزام اپنے سر لیا اور نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کے باہر گاڑی کی جانب بڑھ گیا لاریب گہرا مسکرائی اور اس کے پیچھے چل دی وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے اور شاپنگ کے لیے روانہ ہو گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

یارم اور لاریب اپنی شاپنگ پر جارہے تھے بالاج اپنی اور مناہل کی شاپنگ کرنے میں مصروف تھا اس نے مناہل کی شاپنگ کر کے اسلام آباد چلے جانا تھا اسے شادی کی شاپنگ دینے اور مقدم منّت کو لینے گیا ہوا تھا اس کا منّت کے ساتھ شاپنگ کا ارادہ تھا۔

ٹوی دیکھتے ہوئے اس کی نظریں منّت کے کمرے کے دروازے کی جانب اٹھی اور پھر پلٹنا بھول گئیں وہ گلابی رنگ کے سادہ سے سوٹ میں ملبوس تھی ہم رنگ دوپٹہ اچھے سے سر پر اوڑھ رکھا تھا وہ تھوڑی سی دیر میں ہی اس کے پاس آگئی تھی مقدم نے اسے فرصت سے دیکھا اور کھڑا ہو گیا۔

"چلیں؟"

مقدم نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا تو وہ غصے سے رخ موڑ گئی مقدم نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور اسے ساتھ آنے کا اشارہ کیا وہ دونوں باہر پورچ میں موجود مقدم کی گاڑی تک آ گئے مقدم نے اس کے لیے پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولا تو منّت نے اسے گھوری سے نوازا اور بیٹھ گئی مقدم نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبایا اور بیچاری سی شکل بنائی پھر ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان ہو کر اسے دیکھا جو غصے سے رخ کھڑکی کی جانب موڑ چکی تھی اس نے بیچارگی سے اسے دیکھا پھر گاڑی سٹارٹ کی اور وہ دونوں شاپنگ کے لیے نکلے۔

## Posted On Kitab Nagri

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی منت باہر دیکھنے میں مصروف تھی اور مقدم بار بار اسے دیکھ رہا تھا جو شدید غصے کا اظہار کر رہی تھی وہ ایک نظر اس پر ڈالتا پھر اپنی توجہ ڈرائیونگ کی جانب مرکوز کر لیتا وہ بور ہو رہا تھا کیونکہ وہ کچھ بھی نہیں بول رہی تھی اگر وہ اسے پکارتا تو اس کی شامت آجانی تھی منت کے ہاتھوں اسی خوف سے وہ خاموش بیٹھا ڈرائیو کر رہا تھا۔ کچھ لمحے انتظار کے بعد بھی جب وہ کچھ نہ بولی تو مقدم نے تنگ آ کر میوزک سسٹم آن کر دیا

"تم کو پایا ہے تو جیسے کھویا ہوں"

گانے کی آواز گونجی تو منت نے فوراً کھڑکی کی جانب سے گردن موڑ کر ایک نظر میوزک سسٹم پہ ڈالی اور دوسری مقدم پہ

"کہنا چاہوں بھی تو تم سے کیا کہوں"

گانا چلا اور وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اب اسے گانے کا بھرپور لطف اٹھانا تھا۔

"کسی زبان میں بھی...."

"وہ لفظ ہی نہیں...."

"کہ جن میں تم ہو کیا تمہیں بتا سکوں۔"

مقدم نے اس کی چمکتی آنکھیں دیکھیں

"میں اگر کہوں.... تم سا حسین"

## Posted On Kitab Nagri

کائنات میں .... نہیں ہے کہیں "

"تعریف یہ بھی تو"

"سچ ہے کچھ بھی نہیں "

"تم کو پایا ہے تو جیسے کھویا ہوں۔"

مقدم نے سر جھٹکا اور ہنس دیا منت کے "شاہ رخ خان" کے لیے پاگلپن سے وہ واقف تھا تو اس کی چمکتی آنکھیں دیکھ مسکرا دیا۔

"شوخیوں میں ڈوبی یہ ادائیں۔۔۔۔۔"

"چہرے سے جھلکی ہوئی ہیں "

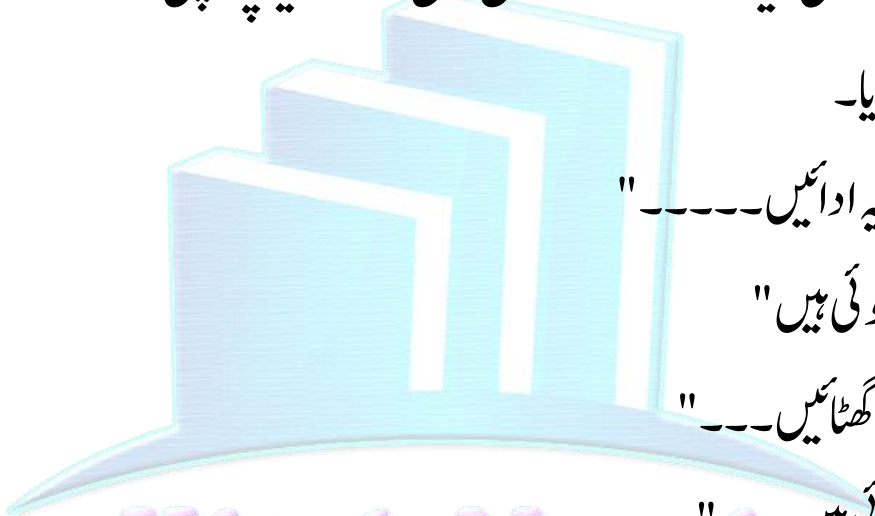
"زلف کی گھنی گھنی گھٹائیں۔۔۔"

"شان سے ڈھلکی ہوئی ہیں۔۔۔۔۔"

"لہراتا آنچل .... ہے جیسے بادل "

"باہوں میں بھری ہے جیسے چاندنی۔۔۔"

"روپ کی چاندنی "



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

## Posted On Kitab Nagri

مقدم گہری نظروں سے منت کو دیکھ رہا تھا یہ گانا اس کے دل کی کیفیت بیان کر رہا تھا پر وہ ستمگر اپنی آنکھیں موندے، سیٹ سے پشت لگائے، گانے میں مگن تھی اسے شاید اب یاد بھی نہیں تھا کہ وہ مقدم سے ناراض ہے وہ تو دنیا جہان کا ہوش بھلائے گانے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"میں اگر کہوں.... یہ دلکشی"

"ہے نہیں کہیں.... نہ ہوگی کبھی"

"تعریف یہ بھی تو"

"سچ ہے کچھ بھی نہیں"

"تم کو پایا ہے تو جیسے کھویا ہوں۔"

منت نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں کھولی اور میوزک سسٹم کو مسکرا کر دیکھا اور پھر سے آنکھیں موند گئی ہونٹ مسلسل مسکرا رہے تھے اور آنکھیں ہنوز بند۔

مقدم اس کا یہ روپ اپنے دل میں اترتا محسوس کر رہا تھا وہ پوری طرح سے دیوانہ تھا اپنی من کا اوپر سے اس کی یہ معصوم ادائیں مقدم کو مزید اس کی جانب کھینچتی تھیں اس کا دل کر رہا تھا کہ گاڑی ایک جانب کھڑی کر دے اور جی بھر کر اپنی من کو دیکھ لے لیکن یہ ہی تو مسئلہ تھا کہ اس کا جی منت کو مسلسل دیکھنے کے بعد بھی نہیں بھرتا تھا۔

"تم ہوئے.... مہربان"



## Posted On Kitab Nagri

"تو ہے یہ.... داستان"

"ہو وو.... تم ہوئے.... مہربان ----"

"تو ہے یہ.... داستان ----"

"اب تمہارا میرا ایک ہے کارواں"

"تم جہاں میں وہاں"

منّت نے آنکھیں کھول کر مقدم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ فوراً پلکیں گرا گئی۔

مقدم اس کی اس ادا پر فدا ہوتے ہوئے دل سے مسکرایا۔

"میں اگر کہوں.... ہمسفر میری"

"اپسرا ہو تم.... یاں کوئی پری"

"تعریف یہ بھی تو"

"سچ ہے کچھ بھی نہیں"

"تم کو پایا ہے تو جیسے کھویا ہوں"

"کہنا چاہوں بھی تو تم سے کیا کہوں"

"کسی زباں میں بھی ----"

"وہ لفظ ہی نہیں ----"



## Posted On Kitab Nagri

"کہ جن میں تم ہو کیا تمہیں بتا سکوں"

"میں اگر کہوں.... تم سہ حسین"

کائنات میں.... نہیں ہے کہیں"

"تعریف یہ بھی تو"

"سچ ہے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔"

گانا ختم ہوا تو مقدم نے محبت سے مسکراتے ہوئے منّت کو دیکھا وہ جب بھی اسے دیکھتا تھا شدید غصے اور پریشانی میں ہوتے ہوئے بھی اس کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھر جاتی تھی لیکن جب سے منّت کو اس کے نکاح میں دینے کی بات ہوئی تھی تب سے مقدم کے چہرے سے مسکراہٹ جاتی ہی نہیں تھی۔ گانا ختم ہوا تو وہ لوگ مال میں پہنچ چکے تھے مقدم نے گاڑی پارک کی اور منّت کے ساتھ مال کے اندر چلا گیا۔

وہ لوگ مال میں داخل ہوئے تو اتنے سارے لوگ دیکھ کر منّت گھبرا سی گئی اس نے فوراً مقدم کی اجڑک تھامی

ناراضگی اپنی جگہ لیکن گھبراہٹ اور خوف میں اسے مقدم ہی چاہئے ہوتا تھا۔

"ابھی تو کوئی شدید ناراض تھا مجھ سے۔"

مقدم نے اسے گھبرا کر اجڑک تھامتے دیکھا تو گھبرا مسکرایا پھر اپنی مسکراہٹ دبا کر کہا

## Posted On Kitab Nagri

مَنْت نے اسے گھورا تو مقدم کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔۔۔۔ اس کے قہقہہ لگانے پر بہت سے لوگوں نے اسے پلٹ کر دیکھا

مَنْت کو اس کا یوں اتنے لوگوں میں قہقہہ لگانا پسند نہیں آیا وہاں بہت لڑکیاں بھی تو تھیں۔۔۔۔ مَنْت نے کھا جانے والی نظروں سے مقدم کو گھورا اس کا چہرہ قہقہہ لگانے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا جس وجہ سے وجاہت میں چار چاند لگ گئے تھے اس کے اس روپ پہ بس مَنْت کا حق تھا اسے ایک دم سے جلن نے آگھیرا۔

اسے غصے میں دیکھ کر مقدم کے قہقہے کو فوراً بریک لگی اس نے حیرت سے مَنْت کی سرخ پڑتی رنگت دیکھی پھر ارد گرد موجود لوگوں کو جن میں بہت سی لڑکیاں اس کی جانب متوجہ تھی اسے فوراً معاملہ سمجھ آیا اور وہ دلکشی سے مسکرایا پھر مَنْت کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور ایک دکان میں چلا گیا۔۔۔۔ اس وقت مَنْت کو چھیڑنا شیر کے منہ میں گردن رکھنے کے مترادف تھا اور وہ نکاح سے پہلے ہی اس دنیا سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا اسے ابھی اپنے نکاح کا خطبہ سننا تھا۔

مقدم نے مَنْت کی ساری شاپنگ اپنی مرضی سے کی وہ بس جہاں جہاں مقدم جا رہا تھا خاموشی سے اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی چہرے پر بیزاریت تھی اور اب وہ تھک بھی گئی تھی کیونکہ وہ کوئی ایک دکان نہیں گھومے تھے پچھلے ایک گھنٹے سے دونوں مختلف دکانوں کے چکر کاٹ رہے تھے کیونکہ مقدم کو کوئی بھی جوڑا اپنی من کے معیار کا نہیں لگ رہا تھا پھر بلا آخر اسے ایک دکان میں ایک بہت خوبصورت

## Posted On Kitab Nagri

جوڑا پسند آیا تو اس نے ایک نظر منّت پہ ڈالی پر اس کا بیزار چہرہ دیکھ کر اس نے جلدی سے نکاح کے لیے وہ جوڑا خرید لیا۔۔۔ اسے احساس تھا کہ وہ تھک گئی ہے پھر اس نے جوڑے کے ساتھ باقی سارا ضرورت کا سامان خریدا اور آخر کار مسلسل دو گھنٹے مال کے چکر کاٹنے کے بعد منّت کی سزا ختم ہوئی۔۔۔ دونوں نے لہجہ کیا اور گھر کے لیے روانہ ہوئے۔

-----  
"کہاں تھی یار مٹو۔۔۔؟"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

ار مغان نے منّت کو گھر میں داخل ہوتے دیکھا تو دہائی دی۔۔۔۔ وہ گھر نہیں ہوتی تھی یا خاموش ہوتی تھی تو ار مغان کی جان پہ بن آتی تھی وہ بہت بور ہو جاتا تھا سب اسے سمجھاتے تھے کہ "منّت کی شادی کے بعد تم نے کیا کرنا ہے عادت ڈالو اس کے بغیر رہنے کی۔"

پر وہ کسی کی بات پر دھیان نہیں دیتا تھا پر اندر ہی اندر اداس ہو جاتا تھا۔۔۔۔ اسے واقعی اب اپنی اس عادت کا کچھ کرنا تھا کیونکہ جلد ہی منّت نے مقدم کی دسترس میں چلی جانا تھا تب کیا کرے گا وہ؟۔۔۔۔ یہ سب سوچ کر وہ کچھ اداس بھی ہو جاتا تھا اور پریشان بھی۔

وہ اور ضرغام کافی دیر پہلے ہی اپنی اور اپنی بیویوں کی شاپنگ کر کے واپس آ چکے تھے ار مغان نے گھر میں داخل ہوتے ہی منّت کو آواز لگائی تھی پر شاز یہ بیگم نے اسے بتایا کہ وہ مقدم کے ساتھ شاپنگ پر گئی ہے تو وہ بھی خاموشی سے اپنے کمرے میں چلا گیا پر اب تو بہت دیر ہو چکی تھی اور وہ ابھی تک واپس نہیں آئی تھی ار مغان اب بہت بور ہو رہا تھا وہ کچھ دیر کمرے میں بیٹھا باہر سے رونق اور منّت کی آوازوں کا انتظار کرتا رہا جب تھک گیا تو کمرے سے باہر آ گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

سب لوگ لاونج میں بیٹھے محو گفتگو تھے اسے باہر آتا دیکھ، مسکرائے پر اس کا اداس چہرہ دیکھ، سب کو معاملہ سمجھ آ گیا۔۔۔۔۔ داجی نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا تو وہ قدم قدم چلتا ان کے قریب بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا ہے؟"

داجی نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

"ابھی آجائے گی.... اداس نہ ہو اور اس کے بغیر رہنے کی عادت ڈالو۔"

داجی نے پھر سے ہمیشہ کہی جانے والی بات کہی تو وہ دھیرے سے اثبات میں سر ہلا گیا سب نے مسکرا کر اسے دیکھا اور پھر سے گفتگو میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔ وہ خاموش بیٹھا، ان کی باتیں سنتے ہوئے منت کا انتظار کرنے لگا۔

کچھ ہی دیر میں سب کی نظر داخلی دروازے پر پڑی تو انہوں نے یارم اور لاریب کو آتے دیکھا یارم ہاتھوں میں بہت سارے شاپنگ بیگز پکڑ کر اندر آ رہا تھا۔۔۔۔۔ لاونج میں داخل ہوتے ہی یارم نے وہ شاپنگ بیگز صوفے پر رکھ دیئے اور ایک بھرپور انگریزی لی پھر سب سے باری باری ملا "کیا ہوا؟.... تھک گئے ہو؟"

ضرغام نے کہا تو وہ صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھا۔۔۔۔۔ لاریب اسے دیکھ مسکرائی اور اس کے قریب بیٹھ گئی۔



## Posted On Kitab Nagri

"کیا بتاؤں یار.... ان ظالم حسیناؤں کی شاپنگ ہی ختم نہیں ہوتی میری ظالم بیوی نے ایک ڈریس کے لئے کم سے کم پچاس دکانیں توپکا گھمائی ہوں گی۔"

یارم نے صوفے سے پشت لگا کر آنکھیں موند لی اور تھکن سے چورلہجے میں کہا  
"میں چائے بناتی ہوں۔"

شازیہ بیگم نے اس کی تھکاوٹ کی وجہ سے مسکراتے ہوئے کہا  
"یہ تو سچ میں ثواب کا کام کریں گی آپ آنٹی۔"

یارم نے محبت سے کہا تو وہ مسکرائی اور چائے بنانے کی غرض سے کچن میں داخل ہو گئیں۔  
"کیا ہو گیا میری جانو کو؟"

یارم نے شازیہ بیگم کو جواب دینے کے بعد ایک نظر لاریب کو دیکھا جو اسے گھور رہی تھی یارم نے اپنی ہنسی دبائی اور سنجیدگی سے کہا۔

"پچاس دکانیں کب گھمائی ہیں میں نے آپ کو؟"

لاریب نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو یارم کا قہقہہ گونجا مطلب وہ اس بات پر اسے گھور رہی تھی۔

"نہیں بھئی میری بیوی نے پچاس دکانیں نہیں گھمائی مجھے۔"

یارم نے فوراً سب کو اطلاع دی تو سب مسکرائے

## Posted On Kitab Nagri

"تم یہ سب سامان گاڑی میں ہی رہنے دیتے بلا وجہ اتنا سارا سامان اٹھا کر اندر لائے ہو تھکاوٹ تو ہونی ہی تھی۔"

داجی نے کہا تو اس نے ایک نظر لاریب پر ڈالی پھر ان کی جانب متوجہ ہوا  
"میڈم کے آرڈرز تھے کہ میں نے اپنی ساری شاپنگ منّت کو دکھانی ہے اور پھر اس کے ساتھ مل کر فیصلہ کرنا ہے کہ کون سی تقریب میں کون سا ڈریس پہنا جائے تو ہم ان کے خادم ان کے ساتھ سامان اٹھائے، یہاں پہنچ گئے۔"

لاریب یارم کے انداز پر مسکرائی پر جلدی سے اپنی مسکراہٹ روک گئی اور اسے گھورے گئی۔  
"اب یوں گھورنا تو بند کرو نہ یار ایک تو پہلے ہی تمہاری وجہ سے دکانیں گھوم گھوم کر اتنا تھک گیا ہوں اور اب تم اپنے مجازی خدا کو یوں گھور گھور کر ڈرا رہی ہو۔"

یارم نے بیچاری سی شکل بنا کر کہا  
"آپ کو خود کچھ پسند آ نہیں رہا تھا اور اب الزام مجھ پر لگا رہے ہیں۔"

لاریب نے خفگی سے کہا تو یارم گہرا مسکرایا۔۔۔۔۔ سب مسکراتے ہوئے ان دونوں کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے یارم نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز نے سب کو اس جانب متوجہ کیا۔

# Posted On Kitab Nagri

منّت گاڑی سے باہر نکلی اور اسے دیکھ، ار مغان تو جیسے کھل اٹھا وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی ار مغان نے فوراً اسے پکارا وہ بھاگتی ہوئی اس کے قریب آئی

"آتجھے شاپنگ دکھاؤں۔"

منّت ایسے جوش سے بولی جیسے ساری شاپنگ اپنی مرضی سے کی ہو۔۔۔۔۔ مقدم نے حیرت سے اسے دیکھا جو پورا وقت بس چپ تھی اور اب بہت جوش سے اپنی شاپنگ سب کو دکھانے کی بات کر رہی تھی لا ریب بھی فوراً کھڑی ہوئی

"یار میں نے بھی تجھے اپنی شاپنگ دکھانی ہے میں آئی ہی اس لئے ہوں.... اب تو میری شاپنگ دیکھ اور بتا کس تقریب پر کیا پہننا چاہیے۔"

لاریب نے ایک ایک کر کے اسے کپڑے دکھانے شروع کر دیئے۔۔۔ نور اور امتثال نے بھی ان کی مدد کرنی شروع کر دی اور وہ بھی اپنی شاپنگ لے آئیں پھر ان چاروں نے مل کر اپنے اپنے کپڑے فائنل کیے جبکہ مرد حضرات تو اس مخلوق کو بہت حیرت اور دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔

جب ان تینوں کے تقریبات کے کپڑے فائنل ہو گئے تو منّت نے اپنا سامان کھولنا شروع کر دیا وہ ان کے کپڑے دیکھ کر فائنل کر چکی تھی اب اس نے اپنے کپڑے دکھانے تھے۔

"واہ یار.... یہ کس کی پسند ہے؟"

## Posted On Kitab Nagri

لاریب نے نکاح کے جوڑے کو دیکھ کر پوچھا تو منت نے صوفی پر بیٹھ کر اپنی طرف انگلی کی اور پر جوش ہو کر اثبات میں سر ہلایا۔

مقدم نے حیرت سے اسے دیکھا اسے تو جیسے صدمہ ہی ہو گیا تھا اس کا صدمے سے منہ کھل گیا۔ سب نے اس کا چہرہ دیکھا تو اپنی ہنسی دبائی سب ہی اس بات سے واقف تھے کہ منت کو شاپنگ سخت ناپسند ہے اور زبردستی لے کر جاو تو وہ غصہ ہو جاتی ہے اور بات تک نہیں کرتی اس لیے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ یہ جوڑا منت کی پسند ہو سب جانتے تھے کہ یہ مقدم کی پسند ہے پھر بھی منت کے جوش سے کہنے پر اس کو بھرپور سراہا گیا۔

"منو چھوڑ سب کچھ اور آ جا راونڈ پر چلیں پھر شادی شروع ہو جانی ہے اور سب نے مصروف ہو جانا ہے۔"

ارمغان اب ان کی کپڑوں کے متعلق گفتگو سے اکتا گیا تھا تو اس نے جوش و خروش سے منت کو ریس لگانے کی پیشکش کی۔

www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے۔"

منت نے سر ہلایا اور اس کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گئی

"آرام سے چلانا دونوں۔"

مقدم نے آواز لگائی تو دونوں نے اس کی بات کو ہوا میں اڑا دیا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو اور باہر نکل گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

"کہاں گئے ہیں یہ دونوں؟"

لاریب نے دونوں کو داخلی دروازے سے باہر کی جانب بڑھتے دیکھا تو فوراً پوچھا

"ریس لگانے گئے ہیں.... اب دیکھو کاررینگ کرتے ہیں یا بانیک پر جاتے ہیں۔"

مقدم نے کندھے اچکاتے ہوئے اپنے خیال کا اظہار کیا اور آرام سے صوفے پر براجمان ہو گیا جبکہ

لاریب کا حیرت سے منہ کھل گیا تھا۔

"لیکن مقدم بھائی! منّت کو بانیک چلانی نہیں آتی۔"

لاریب نے کہا تو سب مسکرائے

"منّت کو بانیک اور کار دونوں چلانی سیکھا دیں ہیں ار مغان نے۔"

مقدم نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تو لاریب مسکرائی اسے خوشی ہو رہی تھی کہ اب منّت اپنی

زندگی کو پہلے کی طرح بس گزار نہیں رہی اب وہ اپنی زندگی جی رہی ہے وہ یہ سوچتے ہوئے مسکرائی اور

یارم کے قریب بیٹھ گئی۔

www.kitabnagri.com

یارم نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھا تو سب کے سامنے اس بے باکی پر اس نے تھوڑا دور کھسکنا چاہا لیکن یارم

نے اسے زور سے اپنے ساتھ لگایا اور اس کے کان کے قریب جھکا

"مجھ سے دور جانے کی کوشش نہ کیا کرو جان یارم۔"

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی تو وہ شرمائی یارم نے محبت سے اس کا شرمایا سا روپ دیکھا تو اس کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"ویسے یہ نکاح کا جوڑا سچ میں منت کی پسند کا ہے؟"

داجی نے سوالیہ نظروں سے مقدم کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا تو باقی سب بھی ان کی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔۔ مقدم ہنسنے لگا اور ہنستے ہوئے اس نے نفی میں سر ہلایا باقی سب نے دل ہی دل میں اس کی ہنسی کی نظر اتاری تھی۔۔۔۔ اس کے جواب سے سب پہلے ہی واقف تھے کہ جوڑا مقدم کی ہی پسند کا ہے تو سر جھٹک کر ہنس دیئے۔

"بالاج نے مناہل کے لیے شاپنگ کر لی ہے؟"

داجی نے پوچھا

"ہاں جی دینے گیا ہوا ہے آج وہاں۔"

یارم نے کہا تو سب آپس میں خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے پر یارم کا تھکاوٹ سے برا حال تھا تو اس نے جھنجھلا کر کہا

"شازیہ آنٹی صرف ہمارے لیے چائے بنا رہی ہیں یا پورے فیصل آباد کے لیے؟"

اس کی بات پر سب مسکرائے۔۔۔۔ وہ ایسا ہی تھا تھکن میں اسے چائے کی شدید طلب ہوتی تھی جبکہ لاریب کو چائے سخت ناپسند تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

نور اور امتثال کچن کی جانب بڑھ گئیں کیونکہ شازیہ بیگم کو واقعی کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔۔ جب وہ دونوں کچن میں داخل ہوئیں تو شازیہ بیگم اپنی نگرانی میں ملازمین سے لوازمات تیار کروا رہی تھی پر چائے انہوں نے خود بہت محبت سے اپنے بچوں کے لیے بنائی تھی۔۔۔۔ ان دونوں کو دیکھ شازیہ بیگم محبت سے مسکرائی

"یارم جھنجھلا رہا ہے؟"

انہوں نے پوچھا تو نور اور امتثال بے ساختہ مسکرائیں

"آپ کو کیسے پتہ؟"

نور نے سوال کیا

"کیونکہ وہ ایسا ہی ہے.... چائے کے معاملے میں صبر نہیں ہے اس میں۔"

شازیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہم آپ کی مدد کروا دیتے ہیں۔"

امتثال نے کہا

"نہیں بیٹا اس کی ضرورت نہیں ہے تم لوگ پہلے ہی شاپنگ سے تھک کر آئیں ہو آرام کرو میں بس لا

ہی رہی ہوں چائے۔"

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے کہتے ہی ملازمہ کو لوازمات لے جانے کا اشارہ کیا تا کہ یارم کو تھوڑا حوصلہ ہو جائے۔۔۔۔۔ ان کے اشارے پر ملازمین لوازمات باہر لے جانے لگے پھر شازیہ بیگم نور اور امتثال کے ساتھ چائے لے کر کچن سے باہر آگئی۔

چائے دیکھ کر یارم نے سکون کا سانس خارج کیا شازیہ بیگم نے سب کو چائے اور لوازمات پیش کیے اور سب خوش گپیوں کے ساتھ چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔

مقدم نے چائے کو چھوا بھی نہیں تھا اسے بھی چائے پسند نہیں تھی لیکن منت تو چائے کی دیوانی تھی اس لیے مقدم چائے صرف تب پیتا تھا جب منت پاس ہوتی تھی۔۔۔۔۔ اس نے پہلی بار چائے تب پی تھی جب منت کا اس گھر میں پہلا دن تھا اور سب نے کھانے کے بعد چائے پی تھی اس دن اسے چائے پیتا دیکھ مقدم نے پہلی بار چائے کا ذائقہ چکھا تھا پھر بعد میں اسے پتہ چلا کہ منت دیوانی ہے چائے کی تو اس نے بھی چائے پینی شروع کر دی پر صرف تب جب منت موجود ہوا بھی اسے منت کا انتظار تھا وہ آئے گی چائے پیے گی تو مقدم اس کا ساتھ دینے کے لیے پیے گا ورنہ نہیں۔

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں تھا جب پورچ میں گاڑیاں رکنے کی آواز آئی مطلب وہ دونوں طوفان واپس آچکے تھے پر سب کو حیرت ہوئی کیونکہ خلاف معمول دونوں آج کافی جلدی واپس آگئے تھے سب حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جو قہقہے لگاتے اندر داخل ہو رہے تھے۔

"داجی.... آپ کو پتہ ہے؟.... آج یہ پھر سے ہار گیا۔"

## Posted On Kitab Nagri

ارمغان کا منہ بنا ہوا تھا اور منت بہت خوش تھی اس نے اندر آتے ہی داجی کو خوشی سے بتایا سب اس کا انداز دیکھ مسکرا دیئے۔

"ویسے آج یہ چاند کہاں سے نکلا ہے جو تم دونوں اتنی جلدی آگئے؟"

ضرغام نے شرارت سے پوچھا

"کیا بتاؤں بھائی.... اتنا تھک گئی ہوں میں شاپنگ سے۔"

منت صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھی ارمغان بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

منت نے ضرغام کو جواب دینے کے بعد ایک سرسری سی نظر مقدم پہ ڈالی جو پہلے ہی اسے دیکھنے میں مصروف ہو چکا تھا منت اپنی نظروں کا ارتکاز بدل گئی اور بند ٹی وی پر نظریں جمائے، بے ساختہ مسکرائی۔۔۔۔۔ مقدم نے بہت محبت سے اس کی مسکراہٹ دیکھی منت اب اس کی نظروں سے ہمیشہ کی طرح کنفیوز ہونے لگی تھی اس نے مقدم کو گھورا کہ وہ نظریں ہٹائے لیکن مقدم کا ہمیشہ کی طرح ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے گھور ہی رہی تھی جب شازیہ بیگم کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

"منو! تھک گیا ہے میرا بچہ.... چائے پی لو تھکن اتر جائے گی۔"

شازیہ بیگم نے محبت سے کہا تو وہ مسکرائی پھر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی شازیہ بیگم نے اسے اور ارمغان کو چائے دی ساتھ ہی چائے کا ایک کپ مقدم کی جانب بڑھایا کیونکہ اب تو اس نے منت کے لیے چائے

## Posted On Kitab Nagri

پنی ہی تھی مقدم نے خاموشی سے چائے تھام لی شازیہ بیگم نے انہیں لوازمات دیئے منت نے ٹی وی چلا لیا۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ ار مغان اور منت ٹی وی پر چلتے شو کو دیکھ کر تبصرے کر رہے تھے اور سب کو قہقہے لگانے پر مجبور کر رہے تھے۔ مقدم بس منت کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ یارم لاریب کے کان میں سرگوشیاں کر رہا تھا جس سے وہ لال ٹماٹر بنی ہوئی تھی۔ ضرغام پریشانی سے نور کو دیکھ رہا تھا جس کا چائے کی خوشبو سے جی متلا رہا تھا اور انتظار ار مغان کے قریب بیٹھی اس کے تبصروں پر مسکرا رہی تھی۔ بہت مکمل منظر تھا شازیہ بیگم کی دل ہی دل میں دعا تھی کہ ان کے بچے ہمیشہ ایسے ہی خوش رہیں لیکن ان کی خوشیاں کب تک تھیں یہ تو خدا بہتر جانتا تھا۔

اسلام علیکم!  
Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)



-----  
"اسلام و علیکم!"

بالاج گھر میں داخل ہوتے بولا تو سب جو اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے بالاج کو اچانک دیکھ حیران ہوئے۔۔۔ مناہل لاونج میں بیٹھی ہی تھی کہ آواز پر چونک گئی اور پلٹ کر دیکھا۔

بالاج جو دروازے پر کھڑا تھا آگے بڑھا اور سب سے ملنے لگا اس دوران اس نے ایک پل کے لیے بھی مناہل سے نظریں نہیں ہٹائی تھی۔

"بیٹھو بیٹا"

عارف صاحب نے کہا تو وہ ان کے قریب ہی جگہ سنبھال گیا

## Posted On Kitab Nagri

"انکل یہ شادی کے کپڑے ہیں.... میں چاہتا ہوں کہ مناہل میرے دیئے ہوئے کپڑوں میں میری ہونے کے لیے تیار ہو۔"

بالاج نے کہا تو سب مسکرا دیئے اور خوش دلی سے کپڑے پکڑ کر مناہل کو پکڑا دیئے ماہین بیگم اپنی بیٹی کی قسمت پر بار بار اللہ کا شکر ادا کرتی تھی۔

وہ جو کب سے اس کی نظروں سے جھجک رہی تھی آگے بڑھی اور کانپتے ہاتھوں سے کپڑے تھام لیے بالاج اور مناہل کا دل بیک وقت بہت شدت سے دھڑکا تھا وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی اور دیکھتے ہی دیکھتے بالاج کی نظروں سے اوجھل ہو گئی بالاج نے گہرا سانس بھرا اور باقی سب کی جانب متوجہ ہو گیا۔

مناہل کمرے میں داخل ہوئی اور سامان بیڈ پر رکھ دیا اور گہرے گہرے سانس بھرنے لگی پھر جب تک بالاج باہر رہا مناہل کمرے سے باہر نہیں نکلی

"بالاج بیٹا! ابھی تھوڑی دیر پہلے تو آئے ہو آرام کر لو کل چلے جانا۔"

سلطان صاحب نے کہا

"نہیں ابوجی (سلطان صاحب کو گھر میں سب ابوجی کہتے تھے) آفس میں کچھ ضروری کام ہیں جو شادی سے پہلے پہلے نپٹانے ہیں پھر شادی پہ بھی مصروفیات ہونی ہیں جس وجہ سے کام نہیں دیکھا جانا اس لیے شادی شروع ہونے سے پہلے ہی سارا ضروری کام ختم کرنے کا ارادہ ہے اس لیے جانا ہو گا۔"



## Posted On Kitab Nagri

بالاج نے انہیں اپنی مصروفیات سے آگاہ کیا تو وہ سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا گئے اور اسے جانے کی اجازت دی۔۔۔۔۔ وہ لہجہ کر کے وہاں سے واپسی کے لیے نکل گیا اب اس کی مناہل سے ملاقات شادی پر ہونی تھی جس کا اسے بے چینی سے انتظار تھا۔

-----

"منّت.... نجمہ اور عثمان صاحب کا کیا کرنا ہے؟"

داجی کی آواز پر وہ جو بہت خوش تھی اس کے چہرے سے کسی نے مسکراہٹ نوچ لی اور اس نے سپاٹ چہرہ لیے، داجی کو دیکھا

"کچھ بھی نہیں ان کا کیا کرنا ہے؟"

ان دونوں کا نام سنتے ہی منّت کے لہجے میں سختی اور نفرت بیک وقت جھلکی تھی۔

نازیہ بیگم جو ابھی خان مینشن داخل ہوئی تھیں منّت کا لہجہ سن کر انہوں نے استہزائیہ نگاہوں سے تائشہ کو دیکھا تو وہ بھی مسکرا دی دونوں کی آنکھیں چمکی تھیں۔

"نکاح پر مدعو کرنا ہے انھیں؟"

داجی نے سوال کیا تو منّت نے غصے سے مٹھیاں بھینچی اور نظریں جھکا گئی پھر آنکھیں بند کر کے گہرا سانس بھرا اور خود کو پُر سکون کیا

## Posted On Kitab Nagri

"مناہل کی پھپھو ہیں وہ تو اس کی شادی پہ آئیں گی اور نکاح بھی آپ نے ہم دونوں کا ساتھ ہی رکھا ہے اب مناہل کی شادی پر آئیں گی تو میرے نکاح پر بھی شرکت کریں گی۔"

منت نے کہا تو چند لمحوں کے لیے لاونج میں خاموشی چھا گئی پھر داجی کی آواز گونجی

"میں نکاح کی تاریخ ملتوی کر دوں؟"

داجی نے کہا تو منت نے مقدم کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر سایہ سالہرایا تھا اس نے نظریوں کا رخ واپس داجی کی جانب کیا اور آہستہ سے نفی میں سر ہلایا

مقدم جو سانسیں روکے اس کے جواب کا منتظر تھا اس کے جواب پر اس کا رکاوٹا ہوا سانس بھال ہوا اور اس نے گہرا سانس بھرا۔

"بس مجھے ڈر ہے کہ کوئی تماشانہ کھڑا کر دیں۔"

منت نے کہا تو سب چونکے

"کیسا تماشہ؟"

www.kitabnagri.com

سب نے بیک وقت سوال کیا

"یہ ہی کہ اتنا عرصہ آپ لوگوں کے ساتھ رہی ہوں تو۔۔۔"

ابھی وہ بول ہی رہی تھی جب سکندر صاحب نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹی اور بولے

## Posted On Kitab Nagri

"اس بات سے کوئی تماشائ نہیں لگے گا کیونکہ ہم نے تمہیں اڈوپٹ کیا ہے مٹو، تو تم اس بات پر پریشان بالکل نہ ہو اس بات پر اگر کوئی کچھ کہے گا تو میں دیکھ لوں گا اسے.... اور کوئی پریشانی؟۔۔۔۔"

انہوں نے سب کو پُر سکون کر کے منت سے سوال کیا تو اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے لیکن پھر خاموش ہو گئی چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے پھر منت کی آواز نے سب کو اس کی جانب متوجہ کیا

"آپ لوگوں نے کچھ سوچا ہے؟"

منت کے اچانک سوال پر سب جو چائے پینے میں مصروف ہو چکے تھے متوجہ ہوئے

"کیا سوچنا تھا؟"

ضرغام نے پوچھا

"آپ لوگوں نے ڈانس وغیرہ کرنا ہے؟"

منت کے سوال پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا

"ڈانس؟"

www.kitabnagri.com

یارم اور بالاج بیک وقت بولے

"جی جی.... ڈانس.... آخر آپ کے دو بھائیوں کی ایک ساتھ شادی ہے یارم بھائی.... تو آپ سب نے کچھ تو سوچا ہو گا نہ مستی وغیرہ کے لیے۔"

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے جوش سے کہا تو سب نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر منّت کو اور دھیرے سے سر نفی میں ہلا دیا

منّت ہونک بنی، منہ کھولے انھیں دیکھنے لگی

"ان کا تو سمجھ میں آتا ہے کہ یہ ازلی کھڑوس ہیں۔"

منّت نے ہاتھ سے مقدم کی طرف اشارہ کرتے کہا نظریں یارم پہ جمی تھیں۔

مقدم چائے کا گھونٹ بھر رہا تھا جب اپنے مطلق منّت کے خیالات سنے تو ایک دم سے کھانسا چائے جیسے سانس کی نالی میں پھنس گئی تھی

اس کے کھانسنے پر منّت کچھ کہتے کہتے رک گئی اور مقدم کی جانب دیکھا

مقدم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔۔۔۔۔ باقی سب کا بھی کچھ ایسا ہی رد عمل تھا کیونکہ مقدم خان کے بارے میں کوئی ایسے بات نہیں کر سکتا تھا پر منّت کو اس بات کی اجازت تھی کیونکہ وہ مقدم کی محبت تھی۔

www.kitabnagri.com

سب خاموش ہو گئے اور ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے پھر جب مقدم کا ہونک بنا چہرہ دیکھا تو ایک دم سے چہرے جھکا کر دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے مزید اپنی ہنسی پر قابو پانا ان کے بس میں نہیں تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم تو حیران پریشان سامنت کو دیکھ رہا تھا وہ تو اونچی آواز میں بات تک نہیں کرتا تھا اس کے سامنے تاکہ وہ ڈرنے جائے وہ تو مقدم کے غصے سے یا سنجیدگی سے صحیح سے واقف ہی نہیں تھی مقدم اس کے سامنے ایک الگ ہی انسان ہوتا تھا پھر بھی میڈم کھڑوس کہہ رہی تھی۔

مقدم نے سب کو گھورا تو سب بیک وقت اپنی ہنسی چھپا گئے پھر اس نے صدمے کی کیفیت میں منت کی

جانب دیکھا

"کھڑوس؟"

اس نے جیسے تصدیق چاہی تھی آنکھیں حیرت سے کھلی ہوئی تھیں اس نے منت کی جانب اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں سے دیکھتے دہرایا تو منت نے مزے سے اثبات میں سر ہلادیا۔

مقدم کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا اس کی حالت پہ لاونج میں قہقہوں کا طوفان آگیا سب کے قہقہے بے ساختہ تھے۔

منت نے سب کو ہنستے دیکھا اور پھر مقدم کو جو خفگی سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے ناراض ہو گیا ہو لیکن یہاں پرواہ کسے تھی منت نے مقدم کو نظر انداز کیا اور نظروں کا رخ واپس سب کی جانب کیا اور بات جاری رکھی۔۔۔۔

"ان کا تو سمجھ میں آتا ہے کہ یہ کھڑوس ہیں اور نہ ہنسنے کی قسم کھائی ہوئی ہے لیکن آپ لوگ تو کھڑوس نہیں ہو زندگی جیتے ہو، خوش رہتے ہو، ہنستے ہو، ان جیسے بالکل بھی نہیں ہو تو آپ لوگ ڈانس کر سکتے

## Posted On Kitab Nagri

ہو.... ان کو کہتی تو انکار ہی سننے کو ملنا تھا اسی لیے آپ لوگوں کو کہہ رہی ہوں اب مجھ معصوم کی شادی پر میرے بھائی مجھے ڈانس کر کے خوش نہیں کر سکتے کیا؟.... ضرغام بھائی ڈانس تو بتاتا ہے آپ سب لوگ کیل ڈانس ہی کر لینا اب اتنے بھی بزرگ نہیں ہوئے آپ سب جو کیل ڈانس بھی نہ کر سکو۔"

منّت نے بولنا شروع کیا تو نان سٹاپ بولتی چلی گئی سب اس کی باتوں اور ڈرامے بازی پر مسکرا رہے تھے پر بزرگ سن کر بے ساختہ اسے گھورا۔

"ایسے نہ دیکھیں مجھے میں ڈرجاتی ہوتی ہوں۔"

سب کے ایک ساتھ گھورنے پر اس نے پلکیں جھپکتے ہوئے معصومیت سے کہا تو سب بے ساختہ ہنس دیئے۔

"یعنی اب آپ کو آپ کے نکاح پہ کیل ڈانس دیکھا کر اینٹریٹین کیا جائے؟"

یارم نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو اس نے زور و شور سے سر ہلا دیا سب لوگ مسکرائے پھر اپنے اپنے کمروں میں جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ سب ہی بہت تھک چکے تھے۔

خان ولا کے مکین سب سے ملے اور باہر کی جانب روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔ یارم نے مقدم کو اٹھتا نہ دیکھ، چلنے کا اشارہ کیا تو اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور اسے باہر جانے کا اشارہ کر دیا یارم سمجھ گیا کہ شاید اس نے منّت سے کچھ بات کرنی ہے تو وہ لاریب اور بالاج کو لے کر پورچ میں موجود گاڑیوں کی جانب بڑھ گیا باقی سب بھی سب سے مل کر آرام کی غرض سے اپنے کمروں میں چلے گئے۔



## Posted On Kitab Nagri

منّت ہونک بنی، منہ کھولے سب کو دیکھ رہی تھی جو بغیر کچھ کہے ہی بہت اطمینان سے وہاں سے غائب ہوئے تھے کوئی تسلی بخش جواب بھی نہیں دیا تھا۔۔۔ منّت نے خفگی سے سب کو جاتے دیکھا جو ایک لمحے میں اس کا پلان خراب کر گئے تھے لاونج خالی ہو گیا تھا اور وہ ابھی بھی وہاں بیٹھی حیران پریشان سی سب کے بند کمرے دیکھ رہی تھی جب اچانک مقدم کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

"کھڑوس؟"

وہ ایک دم سے اچھل پڑی کیونکہ اسے یہ ہی لگا تھا کہ سب چلے گئے ہیں سب کے جانے کے بعد مقدم نے دوبارہ کہا تو منّت نے اسے دیکھا جو ناراض نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

منّت نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ چھپائی اور پلکیں جھپکتے ہوئے اسے دیکھا پھر معصومیت سے بولی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ غلط کہا کیا میں نے؟

اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے سوال کیا تو مقدم اسے دیکھ کر رہ گیا پھر بے ساختہ مسکرایا اور اسے محبت سے دیکھتے ہوئے شرارتی انداز میں بولا

"آپ ایک بار میری دسترس میں آجائیں پھر آپ کو بتاؤں گا کہ غلط کہا ہے یا نہیں۔"

## Posted On Kitab Nagri

منّت اسے تنگ کر رہی تھی پر اس کی بات پر سرخ ہو گئی پھر جلدی سے اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنے کمرے میں غائب ہو گئی  
مقدم گہرا مسکرایا اور پھر پورچ کی جانب بڑھ گیا  
یارم، بالاج اور لاریب گاڑی میں اس کے ہی انتظار میں تھے وہ گاڑی میں بیٹھا اور سب خان ولا روانہ ہو گئے۔

آخر مناہل اور بالاج کے نکاح اور مہندی کا دن آگیا  
منّت اور مقدم کا آج نکاح تھا آج مقدم بہت زیادہ خوش تھا آج اسے اس کی منّت اس کی محبت مل جانی تھی جبکہ تائشہ اور نازیہ بیگم کا دل جل رہا تھا  
"ماما آپ نے کہا تھا کہ منّت اور مقدم کا نکاح نہیں ہو گا اب آپ دیکھیں کیا ہو رہا ہے.... میں مقدم کو بانٹ نہیں سکتی وہ میرا ہے آپ نکاح کو روک دیں۔"  
تائشہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی نازیہ بیگم اس وقت تائشہ کے کمرے میں موجود تھیں اور اسے حوصلہ دے رہی تھی۔

"تم فکر نہ کرو میری جان تمہاری ماں کا تم سے وعدہ ہے کہ آج منّت اور مقدم کا نکاح نہیں ہو گا۔"  
انہوں نے اسے چپ کرواتے ہوئے کہا تو تائشہ نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا اور پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

"سچ میں؟"

اس نے تصدیق چاہی تو نازیہ بیگم نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا وہ مسکرا کر اپنی ماں کے گلے لگ گئی۔

-----

دبیر خان ولا پہنچ چکا تھا اور وہ مقدم کے کمرے میں جا رہا تھا تاکہ مقدم کی تیاری میں کچھ مدد کروا سکے اور وہ وقت پر ہال کے لیے نکل سکیں۔۔۔۔۔ وہ مقدم کے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب تائشہ کی آواز نے اس کے کانوں میں زہر گھولا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں رک گیا تائشہ کے بعد نازیہ بیگم کی بات نے اسے صدمے میں پہنچا دیا تھا تائشہ اور نازیہ بیگم کی باتیں سن کر اس کے سر پر جیسے آسمان ٹوٹ پڑا تھا وہ دونوں ماں بیٹی اس کے دوست کی خوشیاں چھیننے پر تلی ہوئی تھیں۔

اس سے پہلے کہ وہ دونوں مقدم کی خوشیاں چھینتی دبیر نے فوراً مقدم کے پاس جا کر سب اسے بتانے کا فیصلہ کیا وہ یقین بھی نہیں کر سکتا تھا کہ نازیہ بیگم مقدم کے ساتھ ایسا کر سکتی ہیں وہ بہت دکھی ہو گیا تھا اسی دکھ کے عالم میں وہ مقدم کے کمرے میں داخل ہوا۔

-----

مقدم اپنے کمرے میں ٹھہلتا ہوا منت کو مسلسل فون کر رہا تھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ نکاح سے پہلے منت اس سے بات کرے وہ اس احساس کی خوبصورتی کو محسوس کر رہا تھا کہ کچھ ہی دیر میں اس کی محبت اس

## Posted On Kitab Nagri

کی محرم کے روپ میں اس کے سامنے ہوگی وہ جو محسوس کر رہا تھا وہ سب منت کو بتانا چاہتا تھا وہ لگاتار فون کر رہا تھا پر جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔  
"پتہ نہیں من فون کیوں نہیں پاس رکھتیں۔"

مقدم نے جھنجھلا کر کہا اور دوبارہ کال ملانے لگا پر نہ جانے منت کہاں تھی مقدم بے قرار سا ہو رہا تھا وہ اس کی آواز سننے کو بے تاب تھا ابھی وہ اسے فون ملا ہی رہا تھا جب اس کی نظر دبیر پر پڑی جو تھکے قدموں سے اس کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

دبیر پریشان سا مقدم کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ مقدم بالکل تیار تھا اور ٹہلتا ہوا اپنے فون میں مصروف تھا۔

دبیر کو آتا دیکھ مقدم فوراً اسے بولا۔۔۔

"یار دبیر.... نکاح نامے پر شرط لکھوانی ہے کہ منت پہلی کال پر میرا فون اٹھایا کریں گیں اس کے بعد دستخط کروانے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

مقدم نے بے بسی سے کہا تو دبیر اس کی بے چینی دیکھ کر اس قدر پریشانی کے باوجود بھی مسکرا دیا پھر اس کے قریب چلا گیا اور ایک نظر اس کے فون پر ڈالی۔  
مقدم نے منت کا نمبر

"♥ The ☎ of my"

## Posted On Kitab Nagri

"دا کی آف مائی ہارٹ"

سیو کیا ہوا تھا۔ "دا" کے بعد "کی" کا ایمو جی تھا پھر "آف مائی" کے بعد سرخ رنگ کے "ہارٹ" کا ایمو جی تھا۔ دبیر بے ساختہ مسکرایا۔

دبیر اس کے دل کی حالت سے واقف تھا اسے اندازہ تھا کہ مقدم آج کس قدر خوش ہے اس کے چہرے کی رونق اور آنکھوں کی چمک دیکھ کر دبیر چپ سا ہو گیا وہ سوچ کر آیا تھا کہ مقدم کو نازیہ پھپھو اور تائشہ کے ارادوں سے آگاہ کر دے گا تا کہ مقدم احتیاط کرے پر اس کے چہرے کی رونق دیکھ کر وہ ہمت نہ کر سکا کہ خود اپنے دوست کے چہرے سے مسکراہٹ نوچ لے وہ اسے پھر سے اداس نہیں کرنا چاہتا تھا اسے تو یاد بھی نہیں تھا کہ مقدم آخری بار کب اتنا خوش تھا وہ اس خوشی کو چھین نہیں سکتا تھا۔

"آگرا بھی اسے کچھ بھی بتایا تو اس کے چہرے کی رونق بجھ جائے گی اس لیے ابھی بتانا مناسب نہیں ہے میں اسے اس کے نکاح کے بعد بتاؤں گا کہ نازیہ پھپھو اور تائشہ کے کیا ارادے تھے ابھی میں اپنے دوست کا دل نہیں توڑ سکتا اس کے چہرے کی خوشی ماند پڑ جائے گی۔"

دبیر گہری سوچ میں تھا اس نے مقدم کو نکاح کے بعد بتانے کا فیصلہ تو کر لیا تھا پر اب اسے کسی بھی طرح نازیہ پھپھو اور تائشہ کو نکاح پر پہنچنے سے روکنا تھا کیونکہ اگر وہ دونوں نکاح پر آتیں تو انہوں نے

## Posted On Kitab Nagri

نکاح روکنے کی کوشش کرنی تھی جس وجہ سے بد مزگی ہو جانی تھی اور اس نے کسی بھی قیمت پر مقدم کا اتنا اہم دن خراب نہیں ہونے دینا تھا وہ ابھی یہ ہی سوچ رہا تھا جب مقدم نے اس کا کندھا ہلایا

"کہاں گم ہو جناب؟.... کب سے تجھ سے باتیں کر رہا ہوں جواب ہی نہیں دے رہا۔"

مقدم نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ دھیرے سے نفی میں سر ہلا گیا۔

"کچھ نہیں تیری بے تابی دیکھ رہا ہوں کہ کتنی جلدی ہے تجھے بھابھی کی آواز سننے کی۔"

دبیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو مقدم گہرا مسکرایا ابھی اس نے جواب دینے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب دروازے پر دستک ہوئی ان دونوں نے بند دروازے کی جانب دیکھا اور مقدم نے آواز لگائی

"آ جاؤ"



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔



Posted On Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

مقدم نے کہا تو لاریب دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی

"مقدم بھائی.... تیار ہو گئے آپ؟"

لاریب نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا پر جب اس کی نظر مقدم پر پڑی تو وہ مسکرائی

"ماشاء اللہ.... آپ تو بالکل تیار ہو۔"

لاریب نے اسے دیکھ کر کہا تو مقدم اور دبیر مسکرائے

"ارے گڑیا اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ اس نے تورات کو ہی تیار ہو کر بیٹھ جانا تھا بے چارے نے

اتنی مشکلوں سے صبح کا انتظار کیا ہے۔"

دبیر نے شرارت سے کہا تو وہ دونوں ہنس دیئے پھر مقدم بولا۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"کیا کروں گڑیا مجھ سے صبر ہی نہیں ہو رہا.... میری محبت میرے نکاح میں آنے والی ہے یہ خوشی مجھے ساتویں آسمان پر پہنچانے کے لیے کافی ہے مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ من ہمیشہ کے لیے میری ہونے والی ہیں پر میں ناراض بھی ہوں تمہاری بہن سے اب دیکھو نہ میں یہاں بے قرار ہوں اور تمہاری ظالم بہن میرا فون بھی نہیں اٹھا رہی۔"

مقدم نے اپنی بے قراری بتاتے ہوئے ساتھ ہی منت کی شکایت بھی کر دی تو دبیر اور لاریب ہنس دیئے۔

"لاریب گڑیا آپ اپنے دیور جی کو لے کر نیچے آ جاؤ پھر ہاں کے لیے نکلتے ہیں میرے خیال سے تو سب تیار ہیں.... میں نیچے لاؤنج میں تم دونوں کا انتظار کر رہا ہوں۔"

دبیر نے کہا اور کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گیا اس نے سوچ لیا تھا کہ تائشہ اور نازیہ بیگم کو نکاح پر آنے سے کیسے روکنا ہے اب وہ اپنے منصوبے پر عمل کرنے جا رہا تھا۔

"آپ تیار ہیں تو نیچے چلیں مقدم بھائی؟"

www.kitabnagri.com

لاریب نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو مقدم نے گہرا مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

لاریب مقدم کی منت کے لیے محبت دیکھ، بار بار اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی منت نے اپنی زندگی میں بہت مشکلات کا سامنا کیا تھا ہمیشہ سے سب کی نفرت جھیلی تھی اس نفرت کے بدلے میں اللہ نے اسے مقدم جیسا محبت کرنے والا ساتھی انعام کے طور پر دیا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"مقدم بھائی! خوش رکھنا ہے آپ نے میری بہن کو۔"

لاریب جانتی تھی کہ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے پھر بھی اس نے کہا تو مقدم نے بہت محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور نرمی سے بولا

"میری گڑیا پریشان نہ ہو میں تمہاری بہن کو بہت زیادہ خوش رکھوں گا۔"

مقدم کا کہنا تھا کہ لاریب کھل اٹھی۔۔۔۔۔ مقدم اسے دیکھ مسکرایا اور پھر دونوں لاونج کی جانب بڑھ گئے۔

-----

وہ دونوں نیچے پہنچے تو سب لوگ لاونج میں تیار کھڑے ان دونوں کے انتظار میں تھے

"بہت جلدی نہیں آگئے تم دونوں؟"

بالاج نے طنز کیا اسے بھی تو اپنی محبت اپنی مناہل کو دیکھنے کی جلدی تھی۔۔۔۔۔ مقدم نے اسے چھیڑنے کے لیے شرارت سے کہا

www.kitabnagri.com

"ہاں میں بھی یہ ہی سوچ رہا تھا کہ جلدی آگیا ہوں ہم ایک کام کرتے ہیں تھوڑا دیر سے جاتے ہیں ابھی تو ہال میں کوئی بھی نہیں آیا ہونا۔"

اوو.... بھائی خدا کا واسطہ ہے باہر نکل اور جا کر گاڑی میں بیٹھ پہلے ہی اتنی دیر ہو گئی ہے اور تو مزید دیر کی باتیں کر رہا ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

بالاج بولا تو سب بے ساختہ ہنس دیئے پھر ہال پہنچنے کے لیے اپنی اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھ گئے۔

-----

سب مہمان ہال پہنچ چکے تھے داجی نے زین صاحب اور نگین بیگم کو مقدم کا منت کو مانگنا اور باقی ساری صورت حال سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا داجی نے نگین بیگم کو چھوٹی سے چھوٹی تفصیل سے بھی آگاہ کیا تھا نگین بیگم کو بھی ہمیشہ سے اندازہ تھا کہ مقدم منت سے محبت کرتا ہے انہیں مقدم پسند بھی بہت تھا کیونکہ اس نے ان کی بیٹی کی عزت بچائی تھی تو داجی کے بتانے پر انہوں نے خوش دلی سے مقدم کو اپنے داماد کی حیثیت سے قبول کر لیا تھا۔

داجی کے دل پر بوجھ تھا کہ انہوں نے منت کا نکاح مقدم سے طے تو کر دیا ہے لیکن منت کے خاندان سے پوچھا بھی نہیں تو ضرور منت کو دلہن کے روپ میں دیکھ کر سب غصہ ہوں گے اس لیے داجی نے پہلے ہی نگین بیگم اور زین صاحب کو سب بتا دیا تھا اور انہوں نے بھی نجمہ بیگم اور عثمان صاحب کے علاوہ سب کو اس نکاح سے آگاہ کر دیا تھا تو سب واقف تھے کی آج منت اور مقدم کا بھی نکاح ہے البتہ سلطان صاحب کا خاندان دو دلہنوں کو دیکھ کر بہت حیران تھا ان کے لیے مقدم اور منت کا نکاح بالکل غیر متوقع تھا اور ان کے خاندان کو نجمہ بیگم اور عثمان صاحب کی وجہ سے بھی آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ نجمہ بیگم نے ابھی منت کا چہرہ نہیں دیکھا تھا کیونکہ ابھی وہ برائیدل روم میں نہیں گئی تھی پر بالاج کے ساتھ مقدم کو بھی دو لہے کے روپ میں دیکھ کر وہ کچھ پریشان سی ہو گئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

ایزل عنایہ کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھی کھینے میں مصروف تھی جب نجمہ بیگم اچانک سے نمودار ہوئیں اور اس کے قریب ہی کرسی پر جگہ سنبھالی پھر پریشانی سے پوچھا

"کیا مقدم کی بھی شادی ہو رہی ہے؟"

"جی ممائی"

ایزل نے قدرے سکون سے جواب دیا۔۔۔۔۔ اسے جب سے پتہ چلا تھا کہ مقدم اور منّت کا بھی نکاح ہے وہ پُر سکون ہو گئی تھی اس کو مقدم کا منّت کو محبت سے دیکھنا، اس کا خیال کرنا، سب سمجھا گیا تھا اور پھر منّت کے پینک اٹیک کے وقت مقدم کا رد عمل، اس کا رونا، سب پر ہی واضح ہو گیا تھا کہ مقدم منّت سے بہت محبت کرتا ہے اور پھر مقدم کا سب گھر والوں کے سامنے داجی سے منّت کو اپنے لیے مانگنا۔۔۔۔۔ سب ہی منّت کی قسمت پر رشک کر رہے تھے۔۔۔۔۔ اب ایزل نجمہ بیگم کو بہت سکون سے اطلاع دے رہی تھی کہ آج مقدم کا بھی نکاح ہے۔

"مقدم کے نکاح کا سن کر ممائی پریشان ہو گئی ہیں اگر انہیں پتہ چل جائے کہ مقدم کے ساتھ منّت کا نکاح ہے تو کیا کریں گیں یہ؟"

ایزل ابھی یہ ہی سوچ رہی تھی کہ نجمہ بیگم کی بے چین آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

"کس سے؟"

## Posted On Kitab Nagri

اور وہی ہوا جس کا ایزل کو ڈر تھا اسی سوال سے تو وہ ڈر رہی تھی اور نجمہ بیگم نے اس کی توقع کے مطابق وہی سوال پوچھا تھا ان کے سوال پر ایزل گھبرا اسی گئی پھر جلد ہی خود کو پُر سکون کر گئی۔  
نجمہ بیگم نے اپنا سوال دہرایا تو ایزل نے کندھے اچکا دیئے اور لاعلمی کا اظہار کیا پر اندر ہی اندر وہ خوفزدہ ہو گئی تھی۔

نجمہ بیگم وہاں سے اٹھ گئی اور بغیر کچھ کہے آگے کی جانب بڑھ گئی۔  
ایزل کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی وہ انھیں نہیں بتانا چاہتی تھی کیونکہ وہ واقف تھی کہ انہوں نے منّت کا نکاح سن کر کس قدر تماشا کرنا ہے اور وہ انہیں بتا کر شادی کی تقریب خراب کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

"نکاح ہو جائے پھر انہیں پتہ چل جائے گا.... تب پھر جو ہو گا دیکھ لیں گے ابھی میں نے اپنی بہن کا اتنا اہم دن خراب نہیں ہونے دینا۔"  
ایزل نے سوچا اور نفرت سے انہیں جاتے دیکھا۔  
www.kitabnagri.com

دونوں دلہنیں برائیل روم میں موجود تھیں۔ مناہل اپنے مہندی کے لباس میں، خوبصورت آنکھوں میں بالاج کے نام کے خواب سجائے اپنا سورہ سورہ روپ دیکھ رہی تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

منت اپنے نکاح کے سفید لباس میں ملبوس تھی اس کے ڈریس پر بہت خوبصورت اور نفیس سا کام ہوا تھا وہ آج مقدم کی پسند کے جوڑے میں اس کے لیے سچی غضب ڈھا رہی تھی۔  
دونوں دلہنیں ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہی تھی۔

مقدم اور بالاج نے سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور دونوں بھرپور وجاہت کے شاہکار لگ رہے تھے وہ دونوں اسٹیج پر بیٹھے بے چینی سے نکاح کی تقریب شروع ہونے کا انتظار کر رہے تھے دونوں اس وقت اپنی اپنی محبت کو دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔

"پھپھو اور تائشہ کیوں نہیں پہنچیں ابھی؟۔۔۔۔"

یارم نے پریشانی سے کہا تو دبیر نے مصنوعی پریشانی سے اسے دیکھا  
"نکاح کا وقت ہو گیا ہے قازی صاحب بار بار کہہ رہے ہیں کہ نکاح شروع کرنا چاہیے.... میرا نہیں خیال کہ ہمیں مزید انتظار کرنا چاہیے.... اگر انہوں نے آنا ہوتا تو اب تک آچکی ہوتیں ہم بلا وجہ اتنی دیر کر رہے ہیں ہمارے دونوں دولہے بے چین ہو رہے ہیں تو میرے خیال سے تو اب نکاح شروع کرنا چاہیے۔"

## Posted On Kitab Nagri

دبیر نے کہا اور خاموشی سے یارم کے جواب کا منتظر ہو گیا۔۔۔ یارم نے ایک نظر اسٹیج پر ڈالی جہاں اس کے دونوں بھائی اس وقت واقعی بہت بے تابی سے اپنے نکاح کے شروع ہونے کے انتظار میں تھے یارم ان دونوں کی بے تابی دیکھ کر دھیرے سے مسکرایا یارم تائشہ کی مقدم کے لیے پسندیدگی سے واقف تھا۔

"شائد پھپھو اور تائشہ اسی لیے نہ آنا چاہتی ہوں کہ مقدم کو کسی اور کا ہوتے دیکھ کر تائشہ کو تکلیف نہ ہو۔"

یارم نے دل ہی دل میں سوچا اور اسٹیج کی جانب بڑھ گیا۔

دبیر نے سکون بھرا سانس خارج کیا۔۔۔ وہ یارم کو نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ نازیہ بیگم اور تائشہ کے ان ارادوں سے واقف ہے جن کے متعلق کسی کو بھی علم نہیں اسی لیے وہ یارم کو نہیں بتا سکا کہ اس نے گھر سے روانہ ہونے سے پہلے وہ گاڑی خراب کر دی تھی جس میں تائشہ اور نازیہ بیگم نے آنا تھا۔۔۔ اس نے گاڑی کی وائرنگ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی تھی اور کچھ اس انداز میں گاڑی خراب کی تھی کہ گاڑی نے ہال پہنچنے سے پہلے ہی راستے میں بند ہو جانا تھا تو دبیر کو تسلی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے نازیہ بیگم اور تائشہ وقت پر نہیں پہنچ سکیں گی۔۔۔ اس نے یہ سب صرف مقدم کے لیے کیا تھا وہ کسی بھی قیمت پر مقدم کی خوشی ماند نہیں پڑنے دے سکتا تھا اس نے مقدم کو کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا جتنا وہ آج تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

یارم اسٹیج پر گیا اور بہت محبت سے اپنے بھائیوں کو گلے لگایا پھر ان سے الگ ہو کر سب کی جانب متوجہ ہوا۔

"نکاح شروع کرنا چاہیے اب.... کیونکہ ہمارے دولہے مزید صبر کا دامن نہیں تھام سکتے۔"

یارم نے شرارت سے کہا تو سب ہنس دیئے پھر وہ قازی صاحب اور باقی سب بڑوں کو لے کر برائیلڈ روم کی جانب بڑھ گیا۔

مقدم اور بالاج نے ان سب کو جاتے دیکھا پھر ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔۔۔ انہیں لفظوں سے اپنی خوشی بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی چہرے کی رونق واضح طور پر ظاہر کر رہی تھی کہ دونوں بہت خوش ہیں۔۔۔ پھر وہ دونوں الگ ہوئے اور اپنی اپنی نشست سنبھال کر بیٹھ گئے اور سب کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگے۔

"منابل عارف بنت عارف سلطان آپ کا نکاح بالاج خان ولد رضوان خان سے حق مہر۔۔۔"

قازی صاحب نے کلمات پڑھے اور نکاح شروع کیا اور منابل سے رضامندی پوچھی

منابل نے دھڑکتے دل کے ساتھ نکاح قبول کیا اور خود کو بالاج خان کے نام کر دیا۔۔۔ اسے بالکل بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس کی قسمت یوں بدلے گی اس سے کوئی اس قدر محبت بھی کر سکتا ہے

## Posted On Kitab Nagri

کیا؟۔۔۔۔۔ وہ خود سے ہی سوال پوچھ رہی تھی دل نے ہاں میں جواب دیا تو وہ مسکرا دی اللہ نے اسے اس قدر محبت کرنے والا شوہر عطا کیا تھا وہ اس کے لیے اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔

مناہل کا نکاح ہو چکا تھا سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی مناہل کے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے بہت سی دعائیں دیں پھر سب منّت کی جانب متوجہ ہوئے اور قازی صاحب نے اس کا نکاح پڑھوانا شروع کیا۔۔۔۔۔

منّت سر پہ گھونگھٹ کیے بیٹھی ہوئی تھی یہ لمحہ کس قدر مشکل ہوتا ہے اسے اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ عجیب سی کیفیت کا شکار تھی ابھی وہ خود پر پوری طرح سے قابو بھی نہ پاسکی تھی جب قازی صاحب کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

"منّت زین ولد زین خان۔۔۔۔۔ آپ کا نکاح مقدم خان ولد رضوان خان سے حق مہر۔۔۔۔۔"

جیسے جیسے قازی صاحب الفاظ پڑھ رہے تھے منّت کانپنے لگی تھی اس کا وجود لرز رہا تھا سکندر صاحب نے آگے بڑھ کر اسے ساتھ لگایا اور حوصلہ دیا کہ سب اس کے پاس ہی ہیں۔

منّت رونے لگی تھی۔۔۔۔۔ ضبط ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ مقدم کی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ انسان جو اس سے بے انتہا محبت کرتا تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنی قسمت پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اللہ کتنی جلدی سن لیتا ہے اور اپنے بندوں کو ان کی خوشیوں سے نواز دیتا ہے۔۔۔۔۔ وہ لرز رہی تھی۔۔۔۔۔ رورہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام اور ارمغان آگے بڑھے اور محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔ قازی صاحب نے اپنے الفاظ مکمل کر کے منت سے رضامندی چاہی۔۔۔۔۔ سب اس کی جانب متوجہ تھے۔  
"ق.... قبول.... ہے۔"

منت نے لرزتے ہوئے کہا آواز میں بھی واضح لرزش تھی۔۔۔۔۔ قازی صاحب نے تین مرتبہ اپنے الفاظ دہرائے اور منت نے اپنے دل کی تمام رضامندی سے مقدم کو قبول کر لیا۔  
نکاح مکمل ہو چکا تھا۔ ضرغام اور ارمغان کی آنکھیں نم تھیں شازیہ بیگم نے آگے بڑھ کر منت کو گلے لگایا تو وہ مزید رونے لگی شازیہ بیگم بھی صبح سے اداس تھیں ان کو بہت خوشی تھی کہ ان کی بیٹی کا نکاح ہے پر اداس بھی تھیں کیونکہ منت سب کے ساتھ بہت زیادہ اٹیچ تھی۔  
لاریب اور باقی سب نے بھی منت کو گلے لگا کر مبارک باد دی۔

یارم نے منت کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔ وہ اس کے بھائی کی سب سے بڑی خوشی تھی جو آج اس کے بھائی کو مل چکی تھی۔  
www.kitabnagri.com

اس خوشی کے باوجود بھی سب ہی بوجھل دل کے ساتھ وہاں موجود تھے خوشی کے موقع پر بھی اداسی کا ماحول تھا۔

"ابھی کون سا رخصتی ہو رہی ہے جو آپ لوگ اس قدر اداس ہیں۔"

لاریب نے ماحول پہ چھائی اداسی ختم کرنی چاہی تو منت کو مسلسل روتا دیکھ کر ارمغان بولا۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"ظاہر ہے.... اتنی جلدی تھوڑی نہ جان چھوڑنی ہے اس نے ہماری۔"

ارمغان نے اسے چپ کروانے کے لیے شرارت سے کہا تھا اور وہ فوراً اس میں کامیاب ہو گیا تھا کیونکہ منت نے رونا بھول کر کھا جانے والی نظروں سے ارمغان کو گھورا تھا۔۔۔۔۔ ارمغان کا قہقہہ گونجا باقی سب بھی ہنسنے لگے جبکہ منت ارمغان کو ایسے گھور رہی تھی جیسے ابھی کچا ہی کھا جائے گی ارمغان نے اسے دیکھ کر ڈرنے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔

ضرغام نے ارمغان کے سر پر چپت رسید کی اور پھر تمام مرد حضرات قازی صاحب کو لے کر برائیل روم سے باہر نکل گئے اب ان کا رخ اسٹیج کی جانب تھا کیونکہ اب ان دو بے تاب دولہوں کا نکاح پڑھوانا تھا۔

سب برائیل روم سے باہر نکل آئے تھے انہیں اسٹیج پر آتا دیکھ، بالاج اور مقدم اپنی جگہوں سے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔ داجی نے قریب آ کر ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور باقی سب نے بھی جگہ سنبھالی پھر داجی نے قازی صاحب کو نکاح شروع کرنے کی اجازت دی اور ان دونوں کا نکاح شروع ہوا ان دونوں کے سامنے بھی وہی الفاظ دہرائے گئے۔



## Posted On Kitab Nagri

پہلے بالاج کی رضامندی لی گئی جو اس نے خوشی خوشی دے دی اور مناہل کو اپنے نکاح میں قبول کر لیا۔۔۔ اس کی رضامندی کے بعد سب نے اسے مبارک باد دی اور پھر مقدم کا نکاح شروع ہوا۔۔۔

قازی صاحب نے مقدم سے رضامندی چاہی تو اس نے ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر خوشی خوشی جلدی سے نکاح قبول کر لیا۔

سب مقدم کی جلد بازی دیکھ کر حیران تھے کیونکہ جس مقدم کو وہ جانتے تھے وہ تو منّت کے مطابق کھڑوس تھا بلکہ یقیناً کھڑوس ہی تھا پر یہ مقدم تو کوئی اور ہی تھا۔ سب نے اسے مبارک باد دی۔

ان تینوں بھائیوں نے اپنی اپنی محبت کو پالیا تھا۔

یارم نے اپنی لاریب کو۔۔۔۔

بالاج نے اپنی مناہل کو۔۔۔۔

مقدم نے اپنی من کو۔۔۔۔

اس وقت ان کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے اور وہ تینوں ایک ساتھ ایک دوسرے کے گلے لگے ہوئے تھے جب مناہل کے آنے کا شور اٹھا

## Posted On Kitab Nagri

مناہل عارف صاحب اور ماہین بیگم کے ہمراہ قدم اٹھاتی اسٹیج کے قریب پہنچی تو بالاج نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ بہت نرمی سے تھاما اور اسے لیے اسٹیج پر آگیا یہ احساس کہ مناہل اب بالاج خان کی ہے بہت مختلف تھا بالاج نے پہلے کبھی ایسا محسوس نہیں کیا تھا۔

بالاج نے اسے اسٹیج پر موجود صوفے پر بٹھایا اور اس کے قریب جگہ سنبھالی پھر نظروں کا رخ اس کی جانب کیا۔۔۔۔

مناہل اس کے قریب اس کی منکوحہ کی حیثیت سے سر جھکائے، شرمائی گھبرائی سی بیٹھی تھی۔ بالاج اس کا شرمایا سا روپ دیکھ دلکشی سے مسکرایا پھر نظریں اس پر سے ہٹالیں اور باقی سب کی جانب متوجہ ہو گیا۔

مہمان اسٹیج پر ان دونوں کو ان کی نئی زندگی کی مبارک باد اور دعائیں دینے آرہے تھے تو بالاج خوش دلی سے ان سے مبارک باد وصول کرنے لگا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مقدم اسٹیج پر موجود دوسرے صوفے پر براجمان تھا مناہل آگئی تھی پر ابھی تک منت نہیں آئی تھی۔ مقدم بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا اس نے ایک نظر بالاج اور مناہل پہ ڈالی جو ساتھ میں بہت پیارے لگ رہے تھے پھر اس نے ان پر سے نظریں ہٹا کر سامنے دیکھا۔۔۔۔ ہال میں سب آپس میں

## Posted On Kitab Nagri

مصروف تھے کسی کو اس کا خیال نہیں تھا کہ اس بے چارے کی دلہن کو اس کے پاس پہنچا دیں۔ مقدم نے چاروں طرف نظر گھمائی پھر منت کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔

سب لوگ اسے دیکھ مسکرائے اور داجی نے لاریب کو اشارہ کیا کہ وہ منت کو لے آئے کیونکہ انہیں اپنے پوتے کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔ کیا پتہ وہ اپنی منکوہ سے ملنے کی جلدی میں برائیدل روم میں گھس جائے۔۔۔ تو احتیاط بہتر تھی۔ لاریب نے اثبات میں سر ہلایا اور منت کو باہر بلانے کے لیے برائیدل روم کی جانب بڑھ گئی۔

مقدم برائیدل روم کے دروازے پر نظریں جمائے کھڑا تھا لاریب کو اندر جاتے دیکھ، اسے حوصلہ ہوا کہ اب منت باہر آجائے گی وہ بے صبری سے اس کے انتظار میں تھا۔

جیسے ہی منت باہر آئی مقدم خان تھم گیا وہ اس کی منکوہ کی حیثیت سے بالکل اس کے سامنے تھی۔ منت سکندر صاحب اور شازیہ بیگم کے ہمراہ قدم قدم چلتی اسٹیج کے قریب آرہی تھی۔

مقدم اس کا روپ دیکھ کر اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ بالآخر آج اس نے منت کو اپنا بنا لیا تھا اب منت اس کی ملکیت تھی آج سے منت اس کے نام سے جانی جائے گی منت اب منت مقدم خان تھی۔۔۔ مقدم کی من۔۔۔ وہ لڑکی جسے اس نے دیکھتے ہی اپنے لیے سوچا تھا جسے ہمیشہ سے اپنے لیے چاہا تھا جس کے لیے وہ تڑپا تھا آج وہ لڑکی اسے عطا کر دی گئی تھی اس کی من اب اس کے نکاح میں تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ اسٹیج کے قریب پہنچی تو مقدم آگے بڑھا اور اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی۔۔۔۔۔  
منّت نے ایک نظر اس کی ہتھیلی پر ڈالی لیکن اس کے چہرے پر نظریں نہ ڈال سکی۔۔۔۔۔  
اسے یونہی کھڑا دیکھ کر سکندر صاحب نے اس کا ہاتھ مقدم کی ہتھیلی پر رکھ دیا اور یہ پہلی بار تھا جب  
مقدم نے منّت کا اور منّت نے مقدم کے ہاتھ کا لمس محسوس کیا تھا آج سے پہلے مقدم نے غلطی سے  
بھی منّت کو نہیں چھوا تھا آج پہلی بار دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ محسوس کیا تھا۔  
مقدم نے سکندر صاحب کی جانب دیکھ کر سر کو خم دیا اور بہت نرمی مگر مضبوطی سے منّت کا ہاتھ تھام  
لیا اور اسے اسٹیج پر چڑھنے میں مدد کرنے لگا۔  
جیسے ہی وہ اسٹیج پر کھڑی ہوئی مقدم نے بہت نرمی سے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔۔۔  
سب ایک لمحے کے لیے ساکت ہو گئے کیونکہ مقدم کے اس روپ کا عادی ہونے کے لیے سب کو وقت  
درکار تھا۔۔۔۔۔ سب بڑوں نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور چہرے جھکا لیے جبکہ سب بنگ  
پارٹی نے اچھی خاصی ہوٹنگ کی تھی۔  
www.kitabnagri.com  
منّت اپنی جگہ ساکت ہو گئی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیا کرے۔۔۔۔۔ اس نے نہ ہی مقدم کے گرد  
حصار باندھا اور نہ ہی اسے خود سے الگ کیا۔۔۔۔۔ سب کے سامنے مقدم کی اس حرکت اور اپنے محرم  
کے پہلے لمس پر وہ سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ کیا نہیں تھا اس لمس میں۔۔۔۔۔  
سکون۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

احساس حفاظت ----

محبت ----

سب تو تھا اس لمس میں۔

مقدم نے کسی قیمتی متاع کی طرح اسے خود میں بھینچ رکھا تھا۔

منّت اپنے محرم کے حصار میں کھڑی سکون محسوس کر رہی تھی جب اچانک اسے اپنا کندھا بھیگتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ جیسے ہی منّت کو احساس ہوا کہ وہ رو رہا ہے اسے تو جیسے کرنٹ لگا تھا وہ دھیرے سے اس سے الگ ہوئی اور پلکوں کی جھالراٹھا کر مقدم کی جانب دیکھا جس کا چہرہ بھیگا ہوا تھا اور وہ ہاتھ کی پشت سے اپنا چہرہ صاف کر رہا تھا۔۔۔ وہ سفید شلوار قمیض میں ملبوس تھا کندھوں پر سیاہ اجرک لے رکھی تھی وہ اس قدر وجہ لگ رہا تھا کہ منّت چند لمحے اپنی پلکیں نہ جھپک سکی۔

مقدم نے اس کے الگ ہونے پر اپنے آنسو صاف کیے اور منّت کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ محبت سے مسکرایا اور بہت نرمی اور احترام سے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔۔۔

منّت نے آنکھیں موند کر اپنے محرم کے پہلے لمس کو محسوس کیا

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے چند لمحے اس کے ماتھے پر لب رکھے پھر الگ ہو کر اپنی جیب سے بہت سارے نوٹ نکالے اور اس کے سر پر وارے پھر ویٹر کو اشارہ کر کے قریب بلایا اس کے قریب آنے پر مقدم نے تمام نوٹ اسے تھما کر اپنی من کا صدقہ اتارا جو آج نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029103357500595)



## Posted On Kitab Nagri

منّت نے بہت حیرت سے مقدم کو دیکھا وہ اتنی حسین تو نہیں تھی بس ایک عام سی لڑکی تھی پر مقدم تو جیسے شہزادہ تھا تو وہ اس سے اس قدر محبت کیوں کرتا تھا کیا کوئی اسے اتنا چاہ سکتا تھا جتنا مقدم اسے چاہتا تھا؟۔۔۔ اس نے اپنے دل سے سوال کیا اور جواب نفی میں آیا تھا اسے کوئی اتنا نہیں چاہ سکتا تھا جتنا مقدم اسے چاہتا تھا اس نے دل ہی دل میں اپنے رب کا شکر ادا کیا۔

نجمہ بیگم منّت کو مقدم کی دلہن کے روپ میں اسٹیج کی جانب بڑھتے دیکھ کر بالکل ساکت ہو گئی تھیں عثمان صاحب نے حیرانی سے انھیں دیکھا اور دونوں جلدی سے اپنی جگہ سے کرنٹ کھا کر کھڑے ہوئے اور فوراً نگین بیگم اور زین صاحب کی طرف چلے گئے سائہ بیگم بھی ان کے ساتھ ہی تھی۔

"یہ کیا حرکت ہے؟.... ہم سے پوچھے بغیر، بتائے بغیر ہماری بیٹی کا نکاح۔۔۔۔۔"

زین صاحب، سکندر صاحب، داجی، شازیہ بیگم اور نگین بیگم آپس میں باتوں میں مصروف تھے سب مطمئن تھے کہ انہوں نے بالکل درست فیصلہ کیا ہے جب پیچھے سے غصے سے بھرپور آواز ان کی سماعتوں سے ٹکرائی اور ان سب نے پلٹ کر دیکھا

"کیا کیا ہے ہم نے؟۔۔۔۔۔"

# Posted On Kitab Nagri

نگین بیگم نے پوچھا

"ابھی بھی پوچھ رہی ہو کہ کیا کیا ہے؟.... ہمیں پوچھا بھی نہیں اور ہماری بیٹی کا نکاح کر دیا۔"

وہ غصے سے بولیں تو سب نے نفرت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھا۔۔۔۔۔ ننگین بیگم نے غصے سے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں لیے ہال سے باہر کی طرف بڑھ گئیں اور انہیں داخلی دروازے سے باہر کی جانب دھکیل دیا۔

"اگر خوش نہیں ہو سکتی تو اس کی خوشیاں خراب کرنے یا انھیں نظر لگانے کی بھی ضرورت نہیں ہے.... نکل جاو یہاں سے۔"

انہوں نے غصے سے کہا اور اندر چلی گئی۔

عثمان صاحب نے سب کو گھورا اور باہر نکل گئے اپنی بیوی کی اس قدر بے عزتی کے بعد وہ یہاں نہیں رک سکتے تھے۔

www.kitabnagri.com

تائشہ اور نازیہ بیگم ہال میں داخل ہوئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے سروں پہ جیسے آسمان ٹوٹا تھا۔  
مقدم اسٹیج پر پورے حق سے منت کو اپنی باہوں میں لیے کھڑا تھا۔ یہ سب دیکھ کر تائشہ کے آنسو  
جاری ہو گئے نازیہ بیگم نے پریشانی سے سب دیکھا یعنی نکاح ہو چکا تھا وہ دونوں بہت زیادہ دیر سے  
پہنچیں تھی نازیہ بیگم نے ایک نظر اپنی روتی ہوئی بیٹی پر ڈالی پھر اس کی نظروں کا تعاقب کیا۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے منت کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھاما اور اسے لے کر اسٹیج پر موجود صوفے کی جانب بڑھ گیا پھر اسے صوفے پر بٹھا کر خود اس کے قریب جگہ سنبھالی پر اس کا ہاتھ نہ چھوڑا۔ نازیہ بیگم نے اسٹیج کا منظر دیکھ کر دوبارہ تائشہ کو دیکھا جو مسلسل رو رہی تھی مقدم کا ہاتھ کسی اور کے ہاتھ میں برداشت ہی نہیں تھا اسے۔۔۔۔۔ نازیہ بیگم نے اپنی روتی ہوئی بیٹی کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو تائشہ نے غصے سے ان کی جانب دیکھا اور پھر ایک نفرت بھری نظر اسٹیج پر مقدم کے قریب بیٹھی منت پر ڈالی اور باہر نکل گئی۔

دبیر نے بہت غور سے یہ سارا منظر دیکھا تھا وہ تائشہ کو یوں روتا دیکھ کر تلخی سے مسکرایا۔

-----  
"میری بننے کا شکریہ"

منت کے کانوں میں مقدم کی سرگوشی نما آواز گونجی تو وہ دھیماسا مسکرائی اور جھکا ہوا چہرہ مزید جھکا گئی۔

www.kitabnagri.com

"منت۔۔۔۔"

مقدم نے اس کا جھکا سر دیکھ کر پکارا تو وہ جو نظریں جھکائے شرمائی ہوئی بیٹھی تھی چہرے کا رخ مقدم کی جانب کیا اور متوجہ ہوئی۔ مقدم جان لٹاتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا پھر محبت سے کہنے لگا۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"میں نے بہت مشکلوں اور دعاؤں کے بعد پایا ہے آپ کو.... میری زندگی میں آپ سے پہلے کوئی بھی خوشی نہیں تھی اب میں خوش ہونا چاہتا ہوں، جینا چاہتا ہوں.... آپ میرا ساتھ دیں گی نہ؟"

مقدم نے بہت محبت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو منت نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔  
مقدم نے اس کا ہاتھ بہت احترام سے اپنے لبوں سے لگایا تو وہ سٹیٹا گئی اس کا یہ روپ دیکھ کر مقدم گہرا مسکرایا اور نظریں اس کے چہرے پر جمائے، اپنی بات جاری کی۔۔۔۔۔

"مجھے کبھی بھی اکیلا نہ چھوڑیے گا کبھی ہجر کی سزا نہ دیجئے گا میں جی نہیں سکوں گا آپ کے بغیر اور اگر سانسیں نہ رکی تو زندہ لاش بن کر رہ جاؤں گا میں.... پلیز مجھے کبھی تنہا نہ چھوڑیے گا.... من میں نے اپنی زندگی میں سب سے زیادہ آپ کو چاہا ہے میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں.... میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ مقدم رضوان خان مر جائے گا پر آپ کے علاوہ کسی کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا.... آپ میری زندگی میں میری بیوی کی حیثیت سے آنے والی پہلی اور آخری لڑکی ہیں۔"

وہ منت سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا اور منت یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی اور بہت غور سے اس کی ہر بات سن رہی تھی پر منت اس کے مرنے کی بات سن کر تڑپ اٹھی تھی۔ ابھی تو دونوں ایک ہوئے تھے وہ اس سے دور جانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں وہ کنفیوز تھی کہ مقدم ہجر اور موت کی باتیں کیوں کر رہا ہے وہ ان باتوں کی وجہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

اس کی آنکھ سے آنسو رخسار پر گرا تو مقدم کی تو جیسے جان پہ بن آئی تھی۔  
"من.... میری جان.... آئی ایم سوری اگر آپ کو میری کوئی بات بری لگی ہے پر پلیزی یوں روئیں  
نہیں۔"

مقدم نے التجا کی۔۔۔۔۔ کب برداشت تھا اسے اپنی من کارونا۔۔۔۔۔ مقدم نے اپنے ہاتھوں سے بہت  
نرمی سے اس کے آنسو پونچھے تو وہ چہرہ جھکا گئی۔

"آپ کو ہجر کی باتیں اچھی نہیں لگی نہ؟"

مقدم نے سوال کیا تو وہ دھیرے سے سر اثبات میں ہلا گئی۔۔۔۔۔ سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔ مقدم گہرا مسکرایا  
اور کہنے لگا۔

"میری جان.... آپ کو کبھی بھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔"

مقدم نے اسے یقین دلایا اب یہ یقین کتنی دیر تک قائم رہنا تھا یہ تو خدا ہی بہتر جانتا تھا البتہ منت مقدم  
کی بات پر یقین کرتی مطمئن ہو گئی تھی۔  
www.kitabnagri.com

ابھی وہ دونوں آپس میں ہی مصروف تھے جب لاریب اسٹیج پر آئی اور منت کے قریب بیٹھ گئی پھر اس  
سے باتیں کرنے لگی اب وہ دونوں آپس میں مصروف ہو چکی تھی۔ مقدم نے ایک مسکراتی نظر ان  
دونوں پر ڈالی پھر سر جھٹک کر مسکرا دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

بالاج اور مناہل کی مہندی کی تقریب شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔ بہت ہلہ گلہ تھا سب لوگ تقریب سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ مناہل کو مہندی لگائی جا رہی تھی۔۔۔ ہر طرف شور و غل تھا پر اچانک ہال کی ساری بتیاں بجھ گئی اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا سب لوگ پریشان ہو گئے تھے جب سپاٹ لائٹ جلی اور داخلی دروازے کو روشن کر گئی۔۔۔ دروازے پر یارم اپنی بھرپور وجاہت لیے کھڑا تھا۔

لاریب منت کے پاس بیٹھی اس سے باتیں کر رہی تھی جب لائٹ جانے کی وجہ سے پریشان ہوئی پر سپاٹ لائٹ کے نیچے کھڑے یارم کو دیکھ، کچھ حیران ہوئی۔۔۔۔ سب نے یارم کو نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔۔ سب لوگ ابھی یہ سب سمجھنے کی کوشش میں تھے جب اچانک گانے کی دھن شروع ہوئی سب لوگ جیسے شل ہو گئے۔

"آنکھوں میں تیری

عجب سی عجب سی ادائیں ہیں"

"ہو.... آنکھوں میں تیری

عجب سی عجب سی ادائیں ہیں۔۔۔"

"دل کو بنا دیں جو پتنگ.... سانسیں یہ تیری.... وہ ہوائیں ہیں"

گانا شروع ہوا اور یارم قدم قدم چلتا اسٹیج پر لاریب کے قریب آیا پھر مسکراتے ہوئے بہت محبت سے اس کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلا گیا۔



## Posted On Kitab Nagri

منت خوش ہو گئی۔۔۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کے نکاح پر سب ڈانس کریں اور اس کی خواہش پوری ہو گئی تھی۔

لاریب حیرت سے یارم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ ہال میں موجود تمام افراد کی حالت بھی لاریب سے مختلف نہیں تھی۔ وہ پتھر بنی یارم کا چہرہ دیکھ رہی تھی اور یارم منتظر نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔  
منت نے چند لمحے انتظار کیا کہ لاریب ابھی یارم کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھے گی پر لاریب میڈم تو ہل بھی نہیں رہی تھی۔۔۔ منت سے مزید صبر نہ ہوا اور اس نے خود لاریب کا ہاتھ پکڑ کر جلدی سے یارم کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔۔۔ یارم نے منت کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے سر کو خم دیا جیسے شکریہ ادا کر رہا ہو۔

مقدم منت کی جلد بازی دیکھ کر مسکرا دیا۔  
"آنکھوں میں تیری

عجب سی عجب سی ادائیں ہیں"  
"ہو.... آنکھوں میں تیری

عجب سی عجب سی ادائیں ہیں۔۔۔"

"دل کو بنادیں جو پتنگ.... سانسیں یہ تیری.... وہ ہوائیں ہیں"

## Posted On Kitab Nagri

یارم لاریب کو لے کر اسٹیج سے نیچے اتر اور ہال کے قدرے درمیان میں گانے کی دھن کے ساتھ اسے موو کروانے لگا۔۔۔ وہ دونوں بہت خوبصورتی سے سپاٹ لائٹ کے نیچے کپل ڈانس کر رہے تھے۔

"آئی ایسی رات ہے جو

بہت خوش نصیب ہے۔۔۔"

"چاہے جسے دور سے دنیا۔۔۔"

وہ میرے قریب ہے۔۔۔"

یارم لاریب کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے ساتھ ساتھ موو کر رہا تھا۔۔۔ دونوں پوری طرح سے ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے۔

ان دونوں کو ایک دوسرے میں کھویا دیکھ کر ضرغام نے نور کا ہاتھ تھاما اور اسے لے کر یارم اور لاریب کے قریب آگیا۔۔۔ پورے ہال میں بس ایک سپاٹ لائٹ کی روشنی تھی۔

"کتنا کچھ کہنا ہے پھر بھی ہے دل میں سوال کہیں۔۔۔۔۔"

"سپنوں میں جو روز کہا ہے وہ پھر سے کہوں یا نہیں۔۔۔۔۔"

ضرغام نے محبت سے نور کو دیکھتے ہوئے گانے کے الفاظ دہرائے تو وہ جو اس کا ہاتھ تھامے اس کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی شرما کر چہرہ جھکا گئی۔۔۔ ضرغام دلکشی سے مسکرایا۔

## Posted On Kitab Nagri

ارمغان نے بھی امتثال کا ہاتھ تھاما اور اسے لے کر آگے بڑھا اس کے دو بھائی اپنی بیویوں کے ساتھ کھلے عام ڈانس کر رہے تھے تو وہ کیوں پیچھے رہتا۔۔۔

"آنکھوں میں تیری

عجب سی عجب سی ادائیں ہیں"

ارمغان نے امتثال کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دہرایا۔

"ہو... آنکھوں میں تیری

عجب سی عجب سی ادائیں ہیں۔"

"دل کو بنادیں جو پتنگ.... سانسیں یہ تیری.... وہ ہوائیں ہیں۔"

وہ تینوں پوری طرح سے ایک دوسرے میں مگن ڈانس کر رہے تھے۔

منت اسٹیج پر مقدم کے ساتھ بیٹھی گہرا مسکرا رہی تھی اور مقدم بس اسے ہی دیکھ رہا تھا جبکہ مناہل

بالاج کی پر شوق نظروں سے بچنے کے لئے چہرہ جھکائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔ بالاج گانے کی ہر لائن پر

اسے دیکھتا تھا جیسے یہ گانا اسی کے لیے بنایا گیا ہو اور یہ ہی وجہ مناہل کو سرخ کرنے کے لیے کافی تھی۔

"تیرے ساتھ ساتھ ایسا

کوئی نور آیا ہے۔۔۔۔۔"

ضرغام نے نور کو محبت سے دیکھا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"چاند تیری روشنی کا

ہلکا سا اک سایا ہے۔۔۔۔"

ارمغان نے امتثال کو محبت سے دیکھا تو وہ شرمنا کر چہرہ جھکا گئی۔

"تیری نظروں نے دل کا کیا جو حشر

اثر یہ ہوا۔۔۔۔"

"اب ان میں ہی ڈوب کے ہو جاؤں پار

یہی ہے دعا۔۔۔۔"

منت نے مقدم کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے اپنی جانب دیکھتا پا کر مقدم مسکرایا۔۔۔۔ وہ

اس کی آنکھوں کی دیوانی تھی۔۔۔۔ اسے اپنی جانب مسکراتے ہوئے دیکھتا پا کر منت فوراً سے

آنکھوں کا رخ بدل گئی مقدم کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"آنکھوں میں تیری

عجب سی عجب سی ادائیں ہیں"

"ہو.... آنکھوں میں تیری

عجب سی عجب سی ادائیں ہیں۔۔۔۔"

یارم نے لاریب کی آنکھوں پر بوسہ دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"دل کو بنادیں جو پتنگ.... سانسیں یہ تیری.... وہ ہوائیں ہیں۔"

گانا ختم ہوا تو ہر طرف تالیوں کا شور گونجا اور ہال کی بتیاں دوبارہ روشن ہو گئی۔ وہ سب جو ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے اس خوبصورت سہرے سے نکلے اور مسکرا دیئے۔ ضرغام، یارم اور ارمغان ڈھٹائی سے مسکرا رہے تھے جبکہ نور، لاریب اور امتثال چہرہ جھکائے شرمائے جا رہی تھیں۔

"ماشاء اللہ میرے سارے پوتے ہی بے شرم ہیں۔"

داجی نے کہا تو سب کے قہقہے گونجے۔۔۔۔ ان تینوں نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اپنی بیویوں کا ہاتھ تھام کر اسٹیج کی جانب بڑھ گئے۔

-----

"بتائیں میڈم.... ہو گیا آپ کا شوق پورا؟"

سب اسٹیج پر بیٹھ گئے اور یارم نے منت سے پوچھا تو وہ خوشی سے مسکرائی پھر شرارت سے بولی۔۔۔۔  
"مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ کے خاندان میں بس ایک مقدم ہی کھڑوس ہیں.... آپ سب لوگ نارمل ہیں۔"

منت نے خوشی سے کہا تو سب کے قہقہے گونجے البتہ مقدم بلبلا اٹھا تھا پھر صدمے کی کیفیت میں مبتلا بولا۔۔۔۔

"ابھی آپ سے اتنی رومانٹک باتیں کی ہیں.... ابھی بھی آپ کو کھڑوس لگ رہا ہوں میں؟"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے بھنویں اچکا کر پوچھا تو وہ بے ساختہ مسکرائی پر جب سب کی معنی خیز نظریں خود پر محسوس کی تو جھینپ گئی۔

"اچھا.... تو ہمیں ڈانس پر لگا کر خود یہاں رومانٹک باتیں ہو رہی تھیں۔"

ارمغان نے شرارت سے کہا تو منت سے چہرہ اٹھانا مشکل ہو گیا۔۔۔۔۔ سب اس کے اس انداز پہ مسکرائے جبکہ مقدم جان لٹاتی نگاہوں سے اس کا یہ انداز دیکھ رہا تھا۔

"دولہے کا نام؟"

منابل اسٹیج پر بیٹھی سب کی باتوں سے لطف اندوز ہوتی مسکرا رہی تھی جب مہندی لگاتے بیوٹیشن نے پوچھا۔۔۔۔۔ وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

بالاج نے بیوٹیشن کا سوال سن لیا تھا تو اٹھا اور منابل کے قریب آکر بیٹھ گیا پھر آہستہ سے بولا۔۔۔۔۔

"بالاج"

بالاج نے اپنا نام بتایا تو بیوٹیشن نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

منابل کا دل پہلے ہی بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا اب مزید شدت اختیار کر گیا پھر اس کے ہاتھ کی انگلیاں اپنی کمر پر محسوس کر منابل کی جان مزید ہوا ہوئی تھی۔ بالاج نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا تو وہ سفید پڑ گئی اس کا سفید پڑتا چہرہ دیکھ کر بالاج مسکرایا اور پھر باقی سب کے قریب آکر بیٹھ گیا اور ان کی



## Posted On Kitab Nagri

باتوں سے لطف اندوز ہونے لگا وہ مناہل کے قریب سے اس لیے اٹھا تھا کیونکہ وہ گھبرا رہی تھی اور اس گھبراہٹ میں اس نے صحیح سے مہندی نہیں لگوانی تھی۔

----

"کیا باتیں ہو رہی ہیں بھئی میری بھابھی سے؟.... وہ بھی میرے بغیر۔"

سب لوگ اسٹیج پر بیٹھے، منت اور مقدم کو مسلسل تنگ کر رہے تھے مقدم ڈھٹائی سے مسکرا رہا تھا جبکہ منت چہرہ جھکائے شرمناک تھی اچانک وہاں دبیر نمودار ہوا اور سوالیہ پوچھا۔۔۔۔۔ سب کی سماعتوں میں دبیر کی آواز پڑی تو سب نے چہرے اٹھا کر اسے دیکھا منت نے سوالیہ نظروں سے مقدم کو دیکھا۔۔۔۔۔

"یہ دبیر ہے.... میرا بچپن کا دوست۔"

مقدم نے منت کے چہرے پر سوال پڑھ لیا تھا اسی لیے نظریں اس کے چہرے پر جمائے اسے دبیر کے بارے میں بتایا۔

www.kitabnagri.com

منت نے مقدم کے چہرے سے نظروں ہٹائی اور دبیر کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔ وہ دبیر کو مقدم کے ساتھ پہلے بھی بہت بار دیکھ چکی تھی یہ ہی شخص اسے لاریب کی شادی پر بھابھی بھی کہہ رہا تھا پر منت اس بات سے انجان تھی کہ دبیر مقدم کا دوست ہے۔

"اس نے آج آپ کو میرے بارے میں بتایا ہے بھابھی؟"

## Posted On Kitab Nagri

دبیر نے صدمے کی کیفیت میں پوچھا تو منّت نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ دبیر کو تو جیسے آگ ہی لگ گئی تھی۔

"دیکھ یا رم بھائی.... اس بے وفا شخص کو؟.... ویسے میں اس کا بچپن کا دوست ہوں اور میری ہی بھابھی سے اس نے مجھے آج ملوایا ہے.... اس کی لوسٹوری میں سب سے بڑا ہاتھ میرا ہے اور میری بھابھی مجھے جانتی تک نہیں.... میری بھابھی کو پتہ ہی نہیں کہ ان کے ایک عدد بھائی کا وجود بھی ہے اس دنیا میں.... میرے خدا.... کیا کمینہ دوست نوازا ہے آپ نے مجھے۔"

دبیر نے دہائی دی اس کا تو صدمے سے برا حال تھا اس کی دہائیاں عروج پر تھی۔ مقدم اس کے ڈرامے پر مسلسل مسکرا رہا تھا پھر بولا۔۔۔

"میری لوسٹوری میں تیرا ہاتھ کیسے؟۔۔۔"

اس کی بات پر دبیر کو مزید حیرت ہوئی۔

"اوو.... بھائی.... اگر میں تجھے بھابھی کی ساری انفورمیشن نہ دیتا تو تجھے کیسے پتہ چلنا تھا ان کے بارے

میں؟.... بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے اگر میں نہ بتاتا تو تجھے ان کا نام بھی پتہ نہیں چلنا تھا۔"

دبیر نے سلگ کر کہا تو مقدم مسکرایا پھر اسی کے انداز میں اسے مزید آگ لگائی

## Posted On Kitab Nagri

"اووو..... بھائی.... تو مجھے ان کے متعلق نہ بھی بتاتا نہ تب بھی لو سٹوری چل جانی تھی میری.... میری لو سٹوری منّت کو جاننے کے بعد شروع نہیں ہوئی بلکہ میری لو سٹوری تو تب ہی شروع ہو گئی تھی جب میں نے انہیں پہلی بار دیکھا تھا۔"

مقدم بولا تو منّت کو شدید حیرت نے آن گھیرا۔۔۔ وہ اس بات سے انجان تھی کہ مقدم کو اس سے محبت کب ہوئی تھی پر آج سب جان کر وہ جتنا حیران ہوتی اتنا ہی کم تھا۔  
سب نے مقدم کی بات سن اچھی خاصی ہوٹنگ کی تو منّت شرما گئی البتہ دبیر ابھی بھی مقدم کو گھور رہا تھا۔

"اچھا اب ایسے نہ دیکھ، ملو اتو دیا ہے تجھے تیری بھابی سے۔"  
مقدم نے کہا پر دبیر ابھی شاید ماننے کے موڈ میں نہیں تھا تو کہنے لگا۔۔۔  
"میری جان تو گھر چل کر مجھ سے مل پھر بتاتا ہوں میں تجھے آج جب تجھ پہ اپنا ہاتھ صاف کروں گا نہ تب عقل ٹھکانے آئے گی تیری۔"

دبیر نے کہا تو مقدم نے اس کی بات ہوا میں اڑائی باقی سب ان کی دوستی دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔  
ان خوش گپیوں میں مہندی کی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی اور سب لوگ ہنستے، باتیں کرتے اپنی اپنی گاڑیوں میں خان مینشن روانہ ہوئے۔

## Posted On Kitab Nagri

لاریب کی طبیعت کچھ خراب سی محسوس ہو رہی تھی تو یارم اسے لے کر ہسپتال چلا گیا ڈانس کے دوران بھی اسے محسوس ہو رہا تھا کہ لاریب کی طبیعت کچھ خراب سی ہے اس کا جی متلا رہا تھا تو یارم اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا باقی سب گھر کی جانب روانہ ہو گئے اور یارم اور لاریب ہسپتال چلے گئے۔

-----

سب لوگ گھر میں داخل ہوئے اور لاونج میں موجود صوفوں پر جگہ سنبھالی

"آج تو مزہ آگیا.... بالاج بھائی کو انڈوں میں نہلا کر ہم سب نے ان کی حالت خراب کر دی تھی۔"

ارمغان نے ہنستے ہوئے کہا تو سب مسکرا دیئے۔

مقدم صوفے پر بیٹھا اور منت کو بیٹھنے کا اشارہ کیا پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیا بات ہے منو؟.... بیٹھو نہ بیٹا۔"

داجی نے کہا تو اس نے پھر سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ ارمغان نے لقمہ دیا

www.kitabnagri.com

"ارے داجی! سمجھا کریں نہ ہماری لڑکی شرمناک ہے اپنے شوہر کے قریب بیٹھنے سے.... ہائے یہ مشرقی لڑکیاں۔"

ارمغان نے کہتے ہوئے لمبا سانس کھینچا تو منت نے اسے بری طرح گھورا پھر بولی

"باز آ جاؤ تم۔"

# Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

# Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp\_0335 7500595

"یار میں تو تمہاری مدد کر رہا تھا کیونکہ تم خود یہ سب نہیں بول سکتی نہ۔"

ارمغان بولا تو منت نے اسے نظر انداز کیا اور داجی کی جانب متوجہ ہوئی

## Posted On Kitab Nagri

"داجی میں نے چیلنج کرنا ہے میں کمفر ٹیبل نہیں ہوں اس ڈریس میں یہ بہت بھاری سا ہے۔"

منّت نے کہا تو ضرغام فوراً بولا

"منّو! اچھی لگ رہی ہو تھوڑی دیر بعد بدل لینا کپڑے۔"

وہ خاموش ہو گئی اور مقدم کے قریب ہی صوفے پر جگہ سنبھالی۔۔۔ اسے مقدم کے قریب بیٹھتا دیکھ کر ار مغان نے ہونٹنگ کی تو منّت نے اسے گھورا۔۔۔ ار مغان کا قہقہہ گونجا البتہ باقی سب مسکرا دیئے۔

-----  
"اگر آپ کمفر ٹیبل نہیں ہے تو کر لیں چیلنج۔"

مقدم نے دھیمی آواز میں منّت سے کہا باقی سب آپس میں مصروف ہو چکے تھے۔

"نہیں کوئی بات نہیں میں بعد میں کر لوں گی۔"

منّت نے مسکراتے ہوئے کہا تو مقدم نے ایک گہری نظر اس کے سر اُپے پر ڈالی پھر سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔۔

"ضرغام صحیح کہہ رہا ہے.... بہت اچھی لگ رہی ہیں۔"

مقدم نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سرخ ہوئی۔۔۔ مقدم گہرا مسکرایا۔



## Posted On Kitab Nagri

"ضرغام نے بولاتب تو آپ کو فرق بھی نہیں پڑا پر میں نے تعریف کی تو سرخ ہو رہی ہیں.... کیوں جان لینی ہے جناب۔"

مقدم سرگوشیاں کر رہا تھا اور وہ شرمائے جا رہی تھی مقدم گہرا مسکرا رہا تھا۔  
"ویسے میں نے سوچا کہ سب نے تعریف کی ہے میری بیگم کی اور میں نے ابھی تک نہیں کی تو میں بھی کر دیتا ہوں۔"

مقدم نے گہرا مسکراتے ہوئے کہا تو منت نے چہرہ اٹھا کر ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں میں دیکھا پھر نظر اس کے گہرے ڈمپلز پر پڑی تو وہ بے ساختہ مسکرائی۔۔۔ مقدم نے بہت غور سے اسے دیکھا۔۔۔ وہ اس خوبصورت لمحے کے سحر میں کچھ کہتا جب باہر سے آنے والی آواز نے سب کو متوجہ کیا۔

سب کی نظر تائشہ اور نازیہ بیگم پر پڑی جو ابھی گھر میں داخل ہو رہی تھیں۔۔۔ انہیں داخل ہوتا دیکھ کر مقدم فوراً بولا

"پھپھو آپ کہاں تھیں؟.... پوری تقریب میں نہیں دیکھی۔"

مقدم کے اچانک سوال پر دبیر گڑبڑا گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"بیٹا ہماری گاڑی خراب ہو گئی تھی تو جب تک ہم پہنچے نکاح ہو چکا تھا.... میری طبیعت کچھ خراب سی محسوس ہو رہی تھی تو میں نے تائشہ کو کہا کہ مجھے گھر لے چلے ہم گھر آگئے اور تم لوگوں کا انتظار کرنے لگے پر جب کافی دیر تک تم لوگ نہیں آئے تو ہمیں اندازہ ہو گیا کہ سب یہاں ہوں گے اس لیے ہم بھی یہاں آگئے۔"

نازیہ پھپھو نے بتایا تو مقدم نے سر اثبات میں ہلایا۔

"اچھا کیا تم دونوں یہاں آگئے آؤ بیٹھو"

داجی نے کہا تو وہ دونوں براجمان ہوئے۔

ان کے بیٹھنے پر منت نے تائشہ کی جانب دیکھا وہ بہت عجیب طرح سے مقدم کو دیکھ رہی تھی پہلے تو منت نے نظر انداز کیا پر پھر اس نے محسوس کیا کہ تائشہ مسلسل مقدم کو دیکھ رہی ہے جبکہ مقدم کی نظروں کا مرکز منت تھی۔۔۔۔۔ منت کو اس کا یوں دیکھنا کچھ عجیب سا لگا اور اس کی روئی روئی

آنکھیں۔۔۔۔۔ منت کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

"کہیں تائشہ آپ کو پسند۔۔۔۔۔"

اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

مقدم نے اس کے چہرے کی اڑتی رنگت دیکھی تو پوچھا

"کیا ہوا ہے من؟"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم کے یوں اچانک پکارنے پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی پھر دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔  
مقدم نے اسے بغور دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا یارم اور لاریب کی لاونج میں آمد نے سب کو ان کی جانب متوجہ کیا۔

یارم کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی جبکہ لاریب شرمائی شرمائی سی چلی آرہی تھی۔  
"کیا کہا ڈاکٹر نے؟.... ٹھیک ہے یہ؟"

ان کے داخل ہوتے ہی منت نے یارم سے پوچھا۔۔۔۔۔ اشارہ لاریب کی طرف تھا۔  
"ٹھیک ہے آپ کی بہن.... آپ کے لیے بلکہ سب کے لیے میرے پاس ایک خوشخبری ہے۔"  
یارم کی آنکھوں میں چمک تھی اس کی بات نے سب کو ان دونوں کی جانب متوجہ کیا۔  
"بتائیں کیا خوشخبری؟۔۔۔۔۔"

منت نے پوچھا تو یارم مسکرایا۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ میں ایک بہت خوبصورت ڈبہ تھا یارم نے آگے بڑھ کر وہ ڈبہ منت کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔۔۔۔۔ منت نے سوالیہ نظروں سے یارم اور لاریب کو دیکھا  
"کھولو اسے۔"

یارم نے کہا

"لاریب اگر اس میں چھپکلی، کا کروچ یا کوئی بھی مزاق کی چیز ہوئی تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہونا۔"  
منت نے دھمکی دی تو یارم بد مزہ ہوا

## Posted On Kitab Nagri

"ارے مٹو! کھولو.... پہلے ہی چھپکلی کا تصور کر لیا ہے تم نے۔"

یارم نے کہا تو مٹت نے ڈرتے ڈرتے ڈبہ کھولا اس میں ایک مڑا ہوا کاغذ تھا مٹت نے کاغذ کھولا تو اندر لکھی تحریر پڑھ کر اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا۔

"میں آرہا ہوں آپ کے ورلڈ میں.... مجھے خوش آمدید کرنے کے لیے تیار رہیے گا خالہ.... میں آپ کو بہت زیادہ تنگ کرنے اور آپ سے بہت سارا پیار لینے کے لیے آپ کی دنیا میں آرہا ہوں۔"

"آپ کا حیان"

-----

مٹت جب سولہ سال کی تھی تب سے ہی اس نے لاریب سے کہہ دیا تھا کہ تمہارا بچہ ہوا تو میں نے اس کا نام حیان رکھنا ہے وہ جب بھی لاریب کو یاد کرواتی لاریب ہنسنے لگتی اور کہتی کہ ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی اور تم میرے بچوں کے نام بھی سوچ چکی ہو۔

لاریب کو یاد تھا کہ مٹت کی خواہش ہے لاریب کے بچے کا نام حیان رکھنا اس لیے لاریب نے کاغذ پر حیان لکھا تھا۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

منت اس کاغذ پہ لکھی تحریر کو بار بار پڑھ رہی تھی باقی سب جانچتی نگاہوں سے انہیں دیکھ رہے تھے کیونکہ سوائے منت کے ابھی تک کسی کو علم نہیں ہوا تھا کہ خبر کیا ہے۔۔۔۔۔ یارم نے سب کے چہرے دیکھے تو مسکراتے ہوئے منت سے بولا

"لاریب آپ کو خالہ اور چاچی دونوں بنانے والی ہے۔"

یارم کی خوشی سے بھرپور آواز گونجی تو سب جیسے کھل اٹھے۔۔۔۔۔ لاریب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کہیں چھپ جائے۔۔۔۔۔

سب بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔۔۔ دو مہینے پہلے ہی سب کو ضرغام اور نور کی جانب سے خوشخبری ملی تھی اور اب اس خوشی کے موقع پر یارم اور لاریب کی جانب سے ملنے والی خوشخبری نے سب کی خوشیوں کو چار چاند لگا دیئے تھے پر منت ابھی تک بے یقین تھی۔

"سچ میں؟۔۔۔۔۔"

اس نے لاریب کی طرف دیکھ کر سوال کیا جیسے تصدیق چاہتی ہو۔۔۔۔۔ لاریب نے اس کے سوال پر شرماتے ہوئے سر جھکایا پھر دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا تو منت جلدی سے اٹھی اور بھاگ کر لاریب کے گلے لگی۔۔۔۔۔ سب مسکرا دیئے۔

"I am so happy for you"

## Posted On Kitab Nagri

منت نے کہا۔۔۔ اس کے آنسو بہنے لگے تھے وہ بہت زیادہ خوش تھی البتہ مقدم اس کے رونے پر تڑپ اٹھا تھا۔

"اچھا بس کریں اب.... مجھے میری نئی نئی بیوی۔۔۔"

"منکوحہ۔۔۔"

ارمغان نے فوراً تصحیح کی تو مقدم مسکرایا

"ہاں بھی منکوحہ.... مجھے میری نئی نئی منکوحہ روتی ہوئی نہیں چاہیے۔"

مقدم نے کہا تو منت اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔ مقدم آگے بڑھا اور بہت محبت سے لاریب کی سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ لاریب مسکرا دی پھر وہ یارم کے گلے لگا اور اسے مبارک باد دی۔۔۔ اس کے بعد سب ہی ان دونوں کو مبارکباد دینے لگے۔

"میں زراسب کی نظر اتار لوں۔"

شازیہ بیگم نے ان دونوں کو مبارک باد دی اور کہا پھر کچن کی جانب بڑھ گئیں لیکن وہ کہاں جانتی تھیں کہ ان کے بچوں کی خوشیوں کو نظر لگ چکی ہے وہ نظر جس نے شاید سب کچھ تباہ کر دینا تھا جس نے شاید سب کی مسکراہٹیں چھین لینی تھی۔

-----



## Posted On Kitab Nagri

دیر کب سے نازیہ پھپھو کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھا اسے ان کے چہرے پر موجود اطمینان ٹھٹک رہا تھا وہ کافی دیر سے سمجھنے کی کوشش میں تھا کہ آخر ان کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔۔۔ یہ کیوں اتنی پُر سکون ہیں پر اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا پھر اچانک اس کی نظر داخلی دروازے پر پڑی تو وہ پریشان سا ہو گیا اسے شدت سے کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا۔

دروازے پر نجمہ بیگم اور عثمان صاحب کھڑے سب کو حیران پریشان کر گئے تھے۔ انہیں یوں اچانک یہاں دیکھ کر سب ہی حیرت سے کھڑے ہو گئے تھے۔

منت نے غیر ارادی طور پر مقدم کی اجرک تھامی۔۔۔ صاف مطلب تھا کہ وہ خوفزدہ ہو رہی ہے مقدم نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تو منت اس کی اجرک چھوڑ کر مضبوطی سے مقدم کا ہاتھ تھام گئی۔۔۔ وہ لرز رہی تھی۔۔۔ اس نے خوف سے مقدم کو دیکھا تو مقدم اس کے کچھ قریب ہوا اور آنکھوں سے اسے تسلی دی۔۔۔ اپنے ہونے کا احساس دلایا۔

"آپ لوگ یہاں کیوں آئے ہیں؟"۔۔۔۔۔

داجی کی غصے سے بھرپور آواز گونجی۔۔۔۔۔ سب لوگ نجمہ بیگم کو نفرت سے گھور رہے تھے لیکن انہیں کسی کی نظروں کی پرواہ نہیں تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

نجمہ بیگم بہت شان سے چلتی ہوئی منّت کے سامنے آئی پھر رک کر بہت غور سے اس کے ہاتھ کو دیکھا جو مقدم کے ہاتھ میں چھپا ہوا تھا۔۔۔ وہ استہزائیہ مسکرائی پھر منّت کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"منّت نے بتایا نہیں آپ سب لوگوں کو کہ اسے گھر سے کیوں نکالا گیا تھا؟" انہوں نے کہا تو سب نے چونک کر منّت کو دیکھا جس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا جیسے کسی نے سارا خون نچوڑ لیا ہو۔

سب کی نظریں خود پر محسوس کر منّت نے گہرا سانس بھرا۔۔۔ یعنی اب سچ سامنے آنے کی گھڑی تھی وہ سچ جس نے شاید نہیں یقیناً سب تباہ کر دینا تھا۔۔۔ اس راز کے کھلنے سے منّت ڈرتی تھی۔۔۔ منّت اس رات اس حالت میں کیوں اور کس وجہ سے تھی اس سوال کا جواب سب جاننا چاہتے تھے لیکن منّت بتاتی ہی نہیں تھی تو کسی نے کبھی اسے مجبور بھی نہیں کیا پر اب۔۔۔ اب فیصلے کی گھڑی تھی۔۔۔ اس سچ نے نہ جانے کیا تباہ کرنا تھا اور کیا نہیں۔

"کیا مطلب ہے نکالی گئی تھیں؟.... منّت کو آپ لوگوں نے گھر سے نکالا تھا؟.... کیوں؟.... آپ لوگوں نے وقت دیکھا تھا؟.... آپ کو اندازہ بھی ہے کہ کس حالت میں ملی تھیں منّت مجھے؟.... اگر میں وقت پر وہاں نہ پہنچتا تو نہ جانے کیا ہو جاتا۔"

مقدم بہت غصے سے دھاڑا۔

## Posted On Kitab Nagri

"ارے مقدم! آرام سے آرام سے.... اپنی منکوحہ سے پوچھا کیوں نہیں تم نے کہ نکالی کیوں گئی تھی یہ؟"

نجمہ بیگم نے مقدم کی دھاڑ سنی تو بہت سکون سے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے منّت کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا جو کہ نجمہ بیگم سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ مقدم نے ایک غصے بھری نظر ان پر ڈالی پھر اپنا رخ منّت کی طرف کیا۔

"من! آپ کو مجھ پر یقین ہے نہ؟۔۔۔"

مقدم نے بہت مان سے پوچھا تھا۔۔۔ منّت نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ ایک یہی تو انسان تھا جس پر اسے یقین تھا۔

مقدم مسکرایا پھر اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما اور اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

"بتائیں مجھے.... کیا ہوا تھا اس رات۔"

منّت نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر ڈالی جو کہ مقدم کے ہاتھوں میں تھا پھر ایک نظر سب کو دیکھا جو اسی کی طرف متوجہ تھے۔

www.kitabnagri.com

"وہ.... وہ.... مم.... میں۔۔۔۔"

"میری جان ریلیکس ہو جائیں.... کچھ نہیں ہو گا.... میں ہوں نہ یہاں آپ کے پاس.... کسی سے ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

اسے گھبرا تا دیکھ کر مقدم نے محبت سے کہا تو اس نے ایک نظر اس کی آنکھوں میں جھانکا جہاں اسے اپنے لیے بس محبت اور یقین محسوس ہوا۔۔۔۔۔ منّت کو محسوس ہوا کہ سچ جاننے کے بعد کوئی اس پر یقین کرے یا نہ کرے پر مقدم اس پر یقین کرے گا۔۔۔۔۔ منّت نے گہرا سانس بھرا اور ماضی کی تلخ یادوں میں کھو گئی۔

"مم.... میں لاریب کی برتھ ڈے سے واپس آئی تھی.... اپنا فون گھر بھول گئی تھی.... روم میں چارجنگ پر تھا.... مر تسم لینے آیا تو میں جلدی جلدی میں نکل گئی مجھے فون ساتھ لینا یاد نہیں رہا.... جب میں واپس آئی تو یہ۔"

نجمہ بیگم کی جانب اشارہ کیا

"یہ میرے فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔"

"ماضی"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کس سے بات کر رہی ہیں آپ؟۔۔۔۔۔"

کمرے میں داخل ہوتے ہی منّت نے پوچھا تو نجمہ بیگم کرنٹ کھا کر مڑی

"کک.... کسی سے نہیں۔"

انہوں نے گھبرا کر کہا تو منّت نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ سے اپنا فون لیا اور اپنے کان پر رکھا۔

"نجمہ کہاں کھو گئی.... میری جان جواب دو نہ۔"

## Posted On Kitab Nagri

کوئی شخص تھا جو نجمہ بیگم سے اس انداز میں بات کر رہا تھا۔

منّت کا تو دماغ گھوم گیا

"آپ نے باز نہیں آنا؟۔۔۔"

منّت چیخی

"کیا مطلب ہے باز نہیں آنا؟.... کوئی رانگ نمبر تھا۔"

نجمہ بیگم نے جلدی میں بہانہ بنایا۔۔۔ منّت نے غصے سے انھیں گھورا۔۔۔ اس کا تنفس تیز ہو رہا تھا۔

"رانگ نمبر تھا تو اس شخص کو آپ کا نام کیسے پتہ؟۔"

منّت نے غصے سے کہا تو وہ گڑبڑا گئی۔

"ماما.... میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ آپ کو پکڑا ہے لیکن آپ کی کھوکھلی عزت کے جانے کے خوف

سے خاموش رہی.... آپ کیوں چاہتی ہو کہ میں پاپا کو بتا دوں کہ آپ کے غیر لڑکوں کے ساتھ

تعلقات ہیں.... آپ پاپا کی غیر موجودگی میں غیر لڑکوں کے ساتھ نازیبا گفتگو کرتی ہیں۔"

منّت نے ان کے سامنے ان کی حقیقت رکھی تو ان کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔۔۔ وہ نہیں جانتی

تھی کہ منّت ان کی ان حرکتوں سے انجان نہیں ہے۔

"تم مجھ پر الزام لگا رہی ہو؟"



## Posted On Kitab Nagri

نجمہ بیگم سے جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو چیخی۔۔۔ منّت تلخی سے مسکرائی  
"الزام؟۔۔۔"

"آپ بھی جانتی ہیں کہ میں سچ بول رہی ہوں.... اس سے پہلے کہ میری برداشت ختم ہو اور میں پاپا کو  
ساری حقیقت بتا دوں باز آجائیں۔"

منّت نے سمجھانا چاہا تو نجمہ بیگم بھڑک اٹھی

"ہاں.... کرتی ہوں میں بات.... کیونکہ تمہارا باپ مجھ سے پیار نہیں کرتا وہ پیار جو غیر لڑکے مجھ سے  
کرتے ہیں۔"

نجمہ بیگم ہٹ دھرمی سے بولی۔۔۔ وہ لڑکوں کی باتوں میں آجانے والی ایک بیوقوف خاتون تھی جن  
سے کوئی پیار سے بات کرتا تو اس کی دیوانی ہو جاتی تھی اور اس کے ساتھ تعلقات بنا لیتی تھی۔

نجمہ بیگم ہٹ دھرمی سے بولی پر پھر اچانک پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔

منّت پہلے ان کی ہٹ دھرمی پر پریشان تھی پر اچانک سے ان کا رونا دیکھ ٹھٹکی۔۔۔ اسے کچھ غلط لگا۔

"تم اور تمہارا سارا خاندان مجھے بد کردار کہتے ہو.... پہلے تمہارے باپ کے بہن بھائیوں نے مجھ پہ

الزام لگایا تھا اور آج یہی الزام تم بھی مجھ پر لگا رہی ہو۔"

نجمہ بیگم نے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہا۔۔۔ ان کا ڈرامہ دیکھ کر منّت بولی

## Posted On Kitab Nagri

"آپ بھی جانتی ہو اور میں بھی کہ کسی نے آپ پر جھوٹا الزام نہیں لگایا تھا.... آپ ہمیشہ سے ہی ایسی ہو.... سب جانتے ہیں کہ آپ نے غیر لڑکوں سے تعلقات رکھے ہوئے ہیں.... دوبار تو آپ کو پاپا نے بھی پکڑا ہے وہ بھی آپ کی حقیقت سے واقف ہیں پر اب سب کو لگتا تھا کہ آپ سدھر گئی ہو لیکن آپ نہیں سدھر سکتی تو باز آ جاؤ ورنہ۔۔۔۔"

ابھی منت بول رہی تھی جب اچانک ہی نجمہ بیگم چیخ چیخ کر رونے لگی  
"ورنہ کیا؟۔۔۔۔"

منت کو اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی تو اس نے پلٹ کر دیکھا۔  
اپنے پیچھے عثمان صاحب کو کھڑا دیکھ کر اسے نجمہ بیگم کے ڈرامے کی سمجھ آگئی انہیں دیکھ کر نجمہ بیگم نے اپنا ناک مزید بڑھایا اور بری طرح سے رو پڑی۔

"تم اپنی ماں پر الزام لگانا بند کرو۔"  
نجمہ بیگم کو روتا دیکھ کر عثمان صاحب منت پر دھاڑے تو وہ سہم گئی پھر ہمت کر کے بولی  
"آپ بھی جانتے ہو کہ یہ الزام نہیں ہے۔"

منت بولی تو عثمان صاحب نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔ نجمہ بیگم کھڑی ہو گئی اور منت کا فون عثمان صاحب کو پکڑ لیا۔

"یہ الزام ہی ہے عثمان.... آپ چاہو تو اس نمبر پر فون کر کے پوچھ لو۔"

## Posted On Kitab Nagri

کانٹیکٹ لسٹ میں ایک ان ناؤن ڈائلڈ نمبر تھا۔

"یہ جب لاریب کی سالگرہ پر گئی تھی تو فون گھر چھوڑ گئی تھی.... مجھے کب سے اس پر شک تھا کہ یہ فون پہ اتنی دیر کس سے باتیں کرتی رہتی ہے.... آج جب میں اس کے کمرے میں آئی تو فون بج رہا تھا جب میں نے فون اٹھایا تو کوئی لڑکا تھا جو اس کا پوچھ رہا تھا جب میں نے پوچھا کہ کون ہو تم تو بیہودہ باتیں کرنے لگا.... آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے تو آپ اس نمبر پر فون کر کے پوچھ لیں۔"

منّت ایک دم سن ہو گئی تھی۔۔۔۔ اس کی ماں نے کتنی صفائی سے اپنا سارا گناہ اس کے سر ڈال دیا تھا۔۔۔۔ اب وہ جانتی تھی کہ آگے کیا ہونے والا ہے کیونکہ اس سارے معاملے میں اس سے ایک غلطی ہو گئی تھی۔۔۔۔ اس نے سب جاننے کے بعد فون نہیں کاٹا تھا اور نجمہ بیگم کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔۔۔۔ اسے یقین تھا کہ وہ لڑکا اب تک تو سب کچھ سن چکا ہو گا۔۔۔۔ اب شاید نہیں یقیناً گو اہی منّت کے خلاف ہی آئی تھی۔

عثمان صاحب نے فون ملایا اور سپیکر آن کیا۔۔۔۔ پھر وہی ہوا جس کا منّت کو ڈر تھا۔۔۔۔ اس لڑکے نے فون اٹھاتے ہی منّت کا پوچھا تھا۔۔۔۔ عثمان صاحب کا غصے سے لال چہرہ دیکھ وہ سہم گئی۔۔۔۔ الفاظ ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔ کہنے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا۔

عثمان صاحب نے غصے سے اس کا فون پھینکا۔۔۔۔ فون ٹوٹ گیا۔۔۔۔ عثمان صاحب نے اسے بازو سے پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے باہر کی جانب لے جانے لگے۔

## Posted On Kitab Nagri

"پا..... پا..... مم..... میں..... نے کچھ..... میں نے کچھ نہیں کیا..... میری..... پلیز میری..... بات سنیں۔"

منت اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتی، روتے ہوئے عثمان صاحب کو یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ عثمان صاحب نے اسے دروازے کے باہر دھکا دیا۔

"نکل جاؤ یہاں سے بد کردار.... میں نے اپنے سر عذاب خود ڈالا ہے تم جیسی کو گود لے کے.... اس سے اچھا میں بے اولاد ہی تھا.... چلی جاو اور دوبارہ کبھی اپنی شکل تک نہ دکھانا۔"

عثمان صاحب دھاڑتے ہوئے بولے اور وہ پتھر بنی ان کے الفاظ سن رہی تھی۔۔۔ انہوں نے منت کے منہ پہ دروازہ بند کیا۔

منت نے ایک خاموش نظر گھر کے بند دروازے پر ڈالی اور آگے بڑھ گئی۔۔۔ اس میں اتنا وقار تو تھا کہ اب وہ مر بھی جاتی تب بھی یہاں، اس چوکھٹ پر واپس نہ آتی۔

وہ خاموش آنسو بھاتی چلتی جا رہی تھی۔۔۔ چہرہ بار بار بھیگ رہا تھا وہ بار بار اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنا چہرہ صاف کر رہی تھی۔۔۔ اس نے نگین بیگم کے گھر جانا تھا کیونکہ اور تو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اس کے

پاس۔۔۔ اسے نگین بیگم کے گھر کا راستہ معلوم نہیں تھا وہ سیدھا چلتی جا رہی تھی۔۔۔ تھوڑا آگے

اسے کچھ لڑکے نظر آئے۔۔۔ راستہ سنسان تھا۔۔۔ ان لڑکوں کو دیکھ کر وہ ان کے قریب گئی تاکہ

راستہ معلوم کر سکے لیکن یہ اس کی سنگین غلطی ثابت ہوئی۔ وہ لڑکے نشے میں چور تھے جیسے ہی منت کو

## Posted On Kitab Nagri

اندازہ ہوا کہ وہ نشے میں ہیں تو وہ جلدی سے ان کے قریب سے گزر گئی۔۔۔۔۔ رات کے اس پہر اسے اکیلا دیکھ کر وہ چار لڑکے اس کے پیچھے لگ گئے۔

منّت خوف سے جلدی جلدی آگے چلنے لگی۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر منّت کو تھامنا چاہا لیکن وہ بھاگنے لگی۔۔۔۔۔ اسے بھاگتا دیکھ، ایک لڑکا آگے بڑھا اور منّت کا عبا یہ اس کے ہاتھ میں آ گیا۔۔۔۔۔ اس لڑکے نے منّت کا عبا یہ کھینچا تو وہ اس کے کندھے سے پھٹ گیا۔۔۔۔۔ منّت خوف سے چیخی تو ان چاروں کے قہقہے بلند ہوئے۔۔۔۔۔ وہ ڈر سے بھاگی۔۔۔۔۔ اسے اپنی آبرو کی حفاظت کرنی تھی۔۔۔۔۔ وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی جب مقدم کی گاڑی سامنے آگئی اور وہ اس سے ٹکرا گئی۔

"حال"

سب لوگ سانس روکے اسے سن رہے تھے۔۔۔۔۔ مقدم کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں۔

عثمان صاحب آگے بڑھے اور ایک زناٹے دار تھپڑ منّت کے منہ پر دے مارا۔

وہاں موجود سب لوگ ششدر رہ گئے۔

www.kitabnagri.com

"یہ کیا کیا آپ نے؟.... ہمت بھی کیسے ہوئی آپ کی میری بیوی پہ ہاتھ اٹھانے کی؟۔۔۔۔۔"

مقدم چیخا

منّت جو سب بتاتے ہوئے ہچکیوں سے رو رہی تھی اچانک تھپڑ سے اس کے آنسو تھمے اور اس نے حیرت سے عثمان صاحب کو دیکھا



## Posted On Kitab Nagri

"میں نے آپ کو یہاں پر سب کچھ ٹھیک کرنے، سب کلئیر کرنے کے لیے بلایا تھا کیونکہ آپ کی بیوی کا کہنا تھا کہ وہ شرمندہ ہیں اپنے رویے پہ.... یہ مسلسل میری بیوی کو غلط قرار دے رہی تھی.... انہوں نے مجھے آفس میں جب سب کچھ بتایا تھا تو جہاں جہاں منت نے ان کا نام لیا ہے وہاں انہوں نے منت کا نام لے کر مجھے ساری کہانی سنائی تھی.... میں نے اس لیے آپ کو یہاں بلا کر انجان بننے کا ڈرامہ کیا تھا تاکہ حقیقت سامنے آ سکے لیکن یہاں تو آپ کی بیوی ہی غلط نکل آئی.... آپ نے سب بگاڑ دیا.... آپ کی ہمت کیسے ہوئی میری بیوی پہ ہاتھ اٹھانے کی۔"

مقدم دھاڑا تو منت کے سر پہ جیسے آسمان ٹوٹا تھا۔۔۔۔ اس نے بے یقینی سے مقدم کو دیکھا "آپ نے بلایا تھا؟۔۔۔۔"

منت کو اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

مقدم کو احساس ہوا کہ وہ غصے میں کیا بول گیا ہے اس نے اپنا رخ منت کی جانب کیا۔۔۔۔ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ آنکھوں میں پھر سے ویرانی سی چھانے لگی تھی۔۔۔۔ مقدم تڑپ اٹھا۔ "من.... میں آپ کو سب بتاتا ہوں۔"

مقدم نے کہا تو منت خاموش ہو گئی۔۔۔۔ وہ اسے بولنے کا موقع دینا چاہتی تھی۔

"نجمہ آنٹی نے میرے آفس آکر مجھے سب بتایا تھا.... انہوں نے لاریب کی شادی پر تائشہ اور نازیہ پھپھو کو بھی سب بتایا تھا.... جو آپ نے بتایا ہے اس میں قصور وار نجمہ آنٹی ہے لیکن جو نجمہ آنٹی نے



## Posted On Kitab Nagri

مجھے آفس میں بتایا تھا اس میں قصور وار آپ تھیں.... میں جاننا چاہتا تھا منت کہ اس رات ہوا کیا تھا.... نجمہ آنٹی میرے آفس آئی تھی۔"

"ماضی"

"سر آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔"

مقدم ابھی میٹنگ سے فارغ ہو کر اپنے کیمین میں آیا تھا وہ اپنی سیٹ سے پشت لگائے، آنکھیں موندے بیٹھا تھا جب اچانک اس کا پرسنل اسسٹنٹ کیمین میں داخل ہوا اور مقدم کو کسی کے آنے کی اطلاع کی۔۔۔۔۔ اپنے پی اے کے کہنے پر مقدم نے اس شخص کو کیمین میں بلانے کی اجازت دے دی کچھ ہی دیر کے بعد جب نجمہ بیگم کیمین میں داخل ہوئی تو مقدم حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوا وہ ایک دم سے اپنی کرسی سے کھڑا ہوا اور حیران سا انہیں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ پھر چہرے پر موجود حیرانی کی جگہ غصے نے لے لی۔

"آپ یہاں؟۔۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

مقدم کی بے تاثر آواز گونجی۔

"مقدم میں شرمندہ ہوں.... میں نے بچپن سے منت کے ساتھ بہت برا رویہ رکھا.... وہ جیسی بھی تھی مجھے اسے گھر سے نہیں نکالنا چاہیے تھا۔"

یہ کہتے ہوئے نجمہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم کچھ گڑبڑا سا گیا۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کر انہیں صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ان سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا پھر جگ میں سے پانی گلاس میں انڈیلا۔۔۔ نجمہ بیگم اس کے ہاتھ کی حرکت کو دیکھ رہی تھی۔ گلاس میں پانی ڈالنے کے بعد مقدم نے گلاس ان کی جانب بڑھایا۔۔۔ نجمہ بیگم نے وہ گلاس تھام لیا اور ایک ہی سانس میں پانی کا گلاس خالی کر گئی پھر گلاس واپس ٹیبل پر رکھا اور مقدم کے ساتھ لگ کر رونے لگی۔۔۔ مقدم کو عجیب سا محسوس ہوا۔۔۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور جا کر واپس اپنی کرسی پر براجمان ہو گیا۔

"اب آپ مجھے بتائیں کہ آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں۔"

مقدم نے کہا تو نجمہ بیگم چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر اس رات پیش آنے والا سارا واقعہ مقدم کے گوش گزار دیا۔

سب کچھ سننے کے بعد مقدم چند لمحے کچھ بول نہ سکا۔۔۔ منّت ایک سال سے ان کے ساتھ تھی وہ ایسی تھی ہی نہیں جیسی نجمہ بیگم بتا رہی تھی۔۔۔ چند لمحے کیبن میں مکمل خاموشی چھائی رہی پھر مقدم نے کہا۔۔۔

"میں کیسے یقین کر لوں کہ آپ سچ کہہ رہی ہیں؟۔۔۔"

مقدم کا لہجہ ابھی بھی بے تاثر تھا۔۔۔ نجمہ بیگم کے آنسوؤں میں روانی آگئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"میں جانتی تھی کہ تم جلدی یقین نہیں کرو گے میں یہاں تمہیں یقین دلانے نہیں آئی میں بس یہ چاہتی ہوں کہ تم مجھے منّت سے ملا دو مجھے اسے گھر سے باہر نہیں نکالنا چاہئے تھا میں منّت سے ملنا چاہتی ہوں مجھے اس سے ملا دو۔"

نجمہ بیگم کا لہجہ التجائیہ تھا۔

مقدم چند لمحے انہیں دیکھتا رہا پھر بولا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے.... آپ سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتی ہیں، منّت سے معافی مانگنا چاہتی ہیں تو۔۔۔۔"

مقدم نے انہیں سب سمجھایا اور انہیں گھر آنے کا کہا۔ مقدم کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جس دن اس نے انہیں گھر بلایا ہے اسی دن داجی نے اس کا اور منّت کا نکاح رکھ دینا ہے۔

"آپ نے مجھے ابھی جو کچھ بھی بتایا ہے مجھے اس پر ذرہ برابر بھی یقین نہیں ہے.... آپ نے جو بتایا ہے میں جانتا ہوں وہ سب جھوٹ ہے میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میری من ایسی بالکل بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی میں آپ کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جو بھی آپ نے بتایا ہے اگر وہ جھوٹ ہو جو کہ یقیناً جھوٹ ہی ہے تو میں آپ کے ساتھ بہت برا پیش آؤں گا.... نجمہ آنٹی آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے کہ میں آپ کے ساتھ کس قدر برا پیش آؤں گا میں نے آپ کی عمر کا بھی لحاظ نہیں کرنا.... میں بھول جاؤں گا کہ آپ میری ماں کی عمر کی ہیں۔"

مقدم نے بغیر کسی لگی لپٹی کے انہیں حقیقت سے آشکار کروایا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"حال"

"میں آپ سے جاننا چاہتا تھا من.... لیکن آپ کو مجھ پہ اتنا یقین تھا ہی نہیں.... آپ نے کسی کو کچھ بھی نہیں بتایا لیکن جو انہوں نے مجھے آفس میں بتایا اس پر تو میں مر کر بھی یقین نہیں کر سکتا تھا اسی لیے میں نے ان کو یہاں بلایا تاکہ حقیقت سب کے سامنے آ سکے۔"

"بد کردار تم خود ہو اور الزام لگا رہی ہو ماں پہ۔"

عثمان صاحب دھاڑے تو مقدم نے غصے سے انہیں گھورا البتہ منت کا وجود اس وقت پتھر تھا وہ چند لمحے پتھر ائی نگاہوں سے مقدم کو دیکھتی رہی پھر بولی۔۔۔۔۔

"بس تھوڑا سا صبر.... بس تھوڑا سا صبر اور کر لیتے تو میں نے سوچا ہوا تھا کہ آج آپ کو ہر حال میں حقیقت بتا دوں گی آج میں آپ کو سب کچھ بتانے والی تھی کہ اس رات کیا ہوا تھا.... میں نے پہلے بھی سوچا کہ آپ کو حقیقت بتا دوں پر ہمت ہی نہیں ہوتی تھی.... عجیب سا خوف آتا تھا کیونکہ کبھی کسی نے مجھ پر یقین نہیں کیا تھا.... مجھے ڈر تھا کہ اگر آپ نے بھی مجھ پر یقین نہ کیا تو؟.... انہی سوچوں کی وجہ سے میں چاہ کر بھی بتانہ سکی لیکن آج میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے جو بھی ہو جائے میں آج آپ کو

سب بتا دوں گی.... مجھے اس عورت۔۔۔۔۔"

نجمہ بیگم کی طرف اشارہ کیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"اس عورت پر بالکل یقین نہیں تھا.... ان سے کوئی امید نہیں کی جاسکتی.... جو عورت اتنی آسانی سے اپنا سارا الزام مجھ پر لگا سکتی ہے وہ کیا نہیں کر سکتی.... انہوں نے آپ کے سامنے کہانی ایسے بیان کی کہ جہاں جہاں یہ غلط تھی وہاں وہاں انہوں نے میرا نام استعمال کیا.... اپنا ہر گناہ انہوں نے میرے سر ڈال دیا.... جو عورت یہ سب اتنی آسانی سے کر سکتی ہے اس کے لیے آپ کو مجھ سے چھین لینا کوئی مشکل بات نہیں تھی.... آپ چاہے اپنی مرضی سے چھوڑتے یا مجبوراً، لیکن آپ نے مجھے چھوڑ دینا تھا.... آپ دیکھو.... سب آپ کے سامنے ہوا.... چھین لیا نہ انہوں نے آپ کو مجھ سے.... ایزل آپ سے آپ کا پوچھنا، آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرنا.... پسند آگئے ہو آپ انہیں۔"

منت نے دکھ سے کہا۔۔۔ آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہہ رہے تھے۔

مقدم کو عجیب سا احساس ہوا۔۔۔ کہیں نہ کہیں منت ٹھیک کہہ رہی تھی مقدم ایک دم ساکت کھڑا تھا اس عورت کا اسے دیکھ کر مسکرا کر مسکرا کر اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرنا۔۔۔ مقدم نے بے یقینی سے نجمہ بیگم کی جانب دیکھا جو سب کچھ بھلائے، مسکراتے ہوئے بس مقدم کو آنکھوں میں بسائے کھڑی تھی۔۔۔ وہ مقدم کی ماں کی عمر کی تھی وہ اس قدر گھٹیا ہو سکتی ہیں مقدم کو اندازہ بھی نہیں تھا۔۔۔ مقدم مر تو سکتا تھا پر منت کو نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

مقدم نے نظروں کا رخ واپس منت کی جانب کیا اور دکھ سے بولا۔۔۔

"من آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کو چھوڑ دیتا؟"



## Posted On Kitab Nagri

منّت نے کرب سے آنکھیں بند کیں اور اثبات میں سر ہلایا۔  
"من آپ کو مجھ پر اتنا سا بھی یقین نہیں تھا.... آپ کو واقعی لگا کہ میں آپ کو چھوڑ دوں گا.... آپ  
ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں۔"

مقدم نے دکھ سے کہا تو منّت تلخی سے مسکرائی۔

"یقین.... اگر مجھے آپ پر یقین نہ ہوتا تو کبھی بھی آپ کی اجرک میں خود کو نہ چھپاتی، کبھی بھی آپ کی  
اجرک خود پہ نہ اوڑھتی.... اگر مجھے آپ پر یقین نہ ہوتا تو میں ڈر کر آپ کی اجرک یا آستین نہ  
تھامتی.... مجھے آپ پر یقین نہ ہوتا تو میں حفاظت کے لیے آپ کے پیچھے نہ چھپتی.... مجھے آپ پر خود  
سے بھی زیادہ یقین تھا کیونکہ آپ تب بھی میرے محافظ تھے جب ہمارا کوئی رشتہ نہیں تھا.... اللہ پاک  
انسان کو اس انسان کے ہاتھوں توڑتا ہے جسے وہ اس دنیا میں سب سے زیادہ پیار کرتا ہے.... آج مجھے  
اس بات پر یقین ہو گیا کیونکہ اللہ نے مجھے اسی انسان کے ہاتھوں توڑا جسے میں نے اس دنیا میں سب  
سے زیادہ چاہا تھا۔"

www.kitabnagri.com

مقدم تڑپ اٹھا۔

"حقیقت تو یہ ہے مقدم کہ آپ کو مجھ پر یقین نہیں تھا.... اگر آپ کو یقین ہوتا تو آپ انتظار کرتے  
میرے بتانے کا، یوں اٹے سیدھے طریقے نہ اپناتے۔"

منّت نے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔



## Posted On Kitab Nagri

"مقدم بیٹا! تم کیوں اسے وضاحتیں دے رہے ہو؟.... اسے جانے دو یہ تمہارے قابل نہیں ہے....  
تم پاک مرد ہو اور یہ بدکردار ہے۔"

نازیہ بیگم نے نفرت سے کہا تو مقدم تڑپ اٹھا اسے احساس ہوا کہ اس نے واقعی سچ سامنے لانے کے  
چکر میں سب کو اجازت دے دی ہے کہ جو چاہو منّت کو بولو اور اب اس کی پھپھو اس بات کا فائدہ بخوبی  
اٹھا رہی تھی۔

مقدم نے منّت کو دیکھا جس کا چہرہ مارے خفت کے سرخ ہو گیا تھا وہ فوراً بولا۔۔۔۔  
"خبردار پھپھو.... میں اپنی بیوی کے خلاف ایسا کچھ نہیں سنا گا۔"  
مقدم دھاڑا۔

"آپ نے سب کو خود اجازت دی ہے مجھ پر سوال اٹھانے کی تو اب آپ یہ سب کہتے اچھے نہیں لگ  
رہے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منّت نے بے تاثر لہجے میں کہا تو مقدم اسے دیکھ کر رہ گیا۔  
"آپ کو کہیں نہ کہیں شک تھا مجھ پہ.... جب انہوں نے آپ کو سچ بتایا۔۔۔۔"  
نازیہ بیگم کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔

"تو آپ کو ایک لمحے کے لیے یقین نہیں آیا ہونا لیکن جب نجمہ بیگم نے آپ کو سب بتایا تو سب پتہ چلنے  
پہ آپ کو یقین آنے لگا ہو گا.... آپ دل ہی دل میں پریشان تھے کہ یہ سچ ہوا تو؟.... آپ کو یقین نہیں

## Posted On Kitab Nagri

تھا مقدم.... اسی لیے آپ نے مجھ سے ایسے سچ جاننا چاہا.... آپ کو مجھ پر یقین ہوتا تو آپ نازیہ پھپھو کی بات رد کرتے اور میرے بتانے کا انتظار کرتے.... مجھے اتنا دکھ تب بھی نہیں ہوا تھا جب عثمان صاحب نے مجھے اتنے غلط الفاظ بولے تھے.... مجھے میری عزت نفس بہت عزیز ہے میں اس کے لیے وہ گھر چھوڑ آئی لیکن آج آپ نے بھی وہی کیا جو یہ لوگ کرتے تھے.... آپ کی وجہ سے میں آج پھر سے سب کے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہیں رہی میں خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی.... مجھے سب کے سامنے اپنے لیے ایسے الفاظ سننے پڑے.... آپ نے اچھا نہیں کیا مقدم.... مجھے واپس وہیں لا کر پٹنجا جہاں سے میں چلی تھی.... مجھ سے اکیلے میں پوچھ لیتے تو میں آپ کو سب بتا دیتی لیکن آپ نے سب خراب کر دیا.... اپنی پھپھو کے کہنے پہ آپ نے مجھے سب کے سامنے بے عزت کر دیا.... آپ نے اچھا نہیں کیا۔"

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔ مقدم نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تو آج اسے ان آنکھوں میں کہیں وہ چمک نہ دکھی جواب اس کی آنکھوں میں ہمیشہ ہوتی تھی آج اسے ان آنکھوں میں وہی ویرانی نظر آئی جو پہلی ملاقات پر اس کی آنکھوں میں تھی۔

سب لوگ پتھر کے ہو گئے تھے۔

"اس رات یہ سب ہوا تھا؟۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595

نگین بیگم نے صدمے سے کہا۔

"منت تم نے ہمیں ملتے ہی کیوں نہیں بتایا؟.... اس عورت کی وجہ سے تم ایک سال کے لیے ہم سے

دور ہو گئی۔"

## Posted On Kitab Nagri

اور پھر نگین بیگم کا ضبط ٹوٹ گیا۔

"یہ عورت ہمیشہ سے ہی ایسی تھی.... سب کے شوہروں پر نظر رکھنے والی۔"

نگین بیگم نے نفرت سے کہا۔

"نگین۔۔۔۔"

عثمان صاحب دھاڑے لیکن نگین بیگم نے کوئی اثر نہ لیا۔۔۔۔ دونوں بہن بھائی کا بہت جھگڑا ہوا۔ سب بہت پریشان ہو گئے تھے کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ کچھ لمحوں قبل تک یہاں خوشیوں سے بھرپور قہقہے گونج رہے تھے۔

مقدم کی پریشان نظریں منت کی ویران آنکھوں پر تھیں۔۔۔۔ اسے بہت شدت سے کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔

منت خاموشی سے لاریب کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔ سب نے اسے دیکھا پر کوئی کچھ نہ بولا پھر سب کی سماعتوں سے منت کی آواز ٹکرائی۔۔۔۔

"آئی ایم سوری لاریب.... میری وجہ سے تیری اتنی بڑی خوشی خراب ہو گئی۔"

منت نے افسوس سے لاریب کو کہا جو سب کچھ سن کر بس روئے جا رہی تھی اور یارم اسے کندھے سے تھامے اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا اور چپ کروانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

پھر اس نے اپنا رخ بالاج کی جانب کیا اور کہنے لگی۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"بالاج بھائی مجھے معاف کر دینا میں نے اپنے مسئلوں میں آپ سب کی خوشیاں خراب کر دیں.... آپ سب مجھے معاف کر دینا۔"

منت کے الفاظوں نے سب کی آنکھیں نم کر دیں تھیں۔

اس نے سب سے معافی مانگی اور مقدم پر نگاہ ڈالے بغیر، آہستہ آہستہ چلتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

منت کا ہر اٹھتا قدم مقدم کو اپنے دل پر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ جیسے جیسے دور جا رہی تھی فاصلہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ مقدم کو منت خود سے میلوں کے فاصلے پر محسوس ہو رہی تھی۔

وہ آگے بڑھا لیکن یارم نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔۔ مقدم نے نم آنکھیں اٹھا کر یارم کو دیکھا "اسے تھوڑا وقت دو مقدم۔"

یارم نے کہا تو دبیر نے آگے بڑھ کر ایک زوردار گھونسا مقدم کے منہ پر جڑ دیا۔۔۔۔۔ سب لوگ شدید حیرت کا شکار ہوئے۔

www.kitabnagri.com

دبیر کی غصے سے بھرپور آواز گونجی۔۔۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ کچھ بتانا ہے؟.... مقدم تم نے میری بات سننے بغیر ہی اتنا بڑا قدم اٹھا لیا وہ بھی اس عورت کی باتوں میں آکر۔۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

دبیر نے دھاڑتے ہوئے ایک نفرت بھری نگاہ نازیہ بیگم پر ڈالی پھر نظروں کا رخ واپس مقدم کی جانب کیا اور بولا۔۔۔۔

"تائشہ تمہیں پسند کرتی ہے اس بات سے تو واقف ہو نہ تم.... مقدم نازیہ پھپھونے یہ سارا کھیل کھیلا ہے انہوں نے لاریب کی شادی پر منّت کے بارے میں نجمہ آنٹی سے سب معلوم کر لیا تھا وہ ہی سب جو نجمہ آنٹی نے تمہیں آفس میں بتایا تھا.... آج تمہارے نکاح سے پہلے جب میں پریشان سا تمہارے کمرے میں آیا تھا تو میری پریشانی کی وجہ یہ ہی تھی.... میں نے تائشہ اور نازیہ پھپھو کی باتیں سن لیں تھی.... تائشہ رو رہی تھی وہ تمہیں اپنا بنانا چاہتی تھی.... اپنی بیٹی کو روتا دیکھ کر نازیہ پھپھو نے تائشہ کو یقین دلایا تھا کہ آج چاہے جو بھی ہو جائے پر تمہارا نکاح منّت سے نہیں ہو گا.... منّت کے ساتھ تم بہت خوش تھے میں تمہاری خوشیاں چاہتا تھا اسی لیے ان کی گاڑی خراب کی تاکہ یہ نکاح پر نہ پہنچ سکیں اور یہ وقت پر نہیں پہنچیں.... جب یہ پہنچیں تو نکاح ہو چکا تھا اس لیے یہ کچھ نہ کر سکیں اور خاموشی سے واپس پلٹ گئی.... مجھے ان کا اتنی آسانی سے قدم پیچھے لے لینا ٹھٹک رہا تھا مجھے پتہ تھا کہ انہوں نے کچھ ضرور کرنا ہے اور میں صحیح تھا.... انہوں نے اتنا بڑا منصوبہ تیار کر رکھا تھا.... مقدم ابھی نکاح کو دو گھنٹے بھی پورے نہیں ہوئے اور تم نے ان کی باتوں میں آکر سب کچھ تباہ کر دیا۔"

دبیر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے، صوفے پر بیٹھ گیا۔



## Posted On Kitab Nagri

مقدم پھٹی پھٹی نگاہوں سے سب دیکھ رہا تھا وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر اس کے ساتھ ہوا کیا ہے اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے قدموں کے نیچے زمین باقی نہیں رہی۔۔۔۔ وہ بے یقینی سے نازیہ بیگم کو دیکھ رہا تھا اسے بے اختیار وہ دن یاد آیا جب نازیہ بیگم نے اس کے دل میں منت کے لیے شک ڈالنا چاہا تھا۔

"ماضی"

"پھپھو کیسی لگیں آپ کو منت؟.... میں انہیں بہت پسند کرتا ہوں.... اب داجی نے تاریخ دے دی ہے میں بہت زیادہ خوش ہوں مجھے میری پسندیدہ عورت عطا کی جارہی ہے.... میں نے جب انہیں پہلی بار دیکھا تھا تب سے ہی انہیں اپنے لیے سوچ لیا تھا میں نے انہیں دیکھتے ہی سوچ لیا تھا کہ یہ لڑکی بس میری ہوگی میں ہمیشہ سے ان کو اپنا بنانا چاہتا تھا، ان سے شادی کرنا چاہتا تھا۔"

مقدم نے انہیں اپنے جذبات سے آگاہ کیا تو نازیہ بیگم اور تائشہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔ تائشہ کی آنکھوں میں آنسو چمکے تو وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔ نازیہ بیگم نے اپنی بیٹی کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تو مقدم کو دیکھا اور کہا۔۔۔۔

"مقدم بیٹا! مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔"

نازیہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا تو مقدم خاموشی سے انہیں دیکھنے لگا پھر بولا۔۔۔۔

"کیا بات ہے پھپھو.... کیا ہوا ہے؟.... آپ ٹھیک ہیں؟"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے پریشان ہو کر سوال کیا تو نازیہ بیگم چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتی رہی پھر بولی۔۔۔۔

"مقدم! منت کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تم تو اس سے شادی کیسے کر سکتے ہو؟"

نازیہ بیگم کی بات پہ وہ دھیرے سے مسکرایا پھر کہنے لگا۔۔۔۔

"میں من کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں۔"

مقدم نے اطمینان سے کہا۔

"سب؟۔۔۔۔"

نازیہ بیگم نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تو مقدم کچھ چونک گیا۔

"جی.... سب۔۔۔۔"

مقدم نے کہا پر اس بار اطمینان غائب تھا۔۔۔۔ چند لمحے لاؤنچ میں خاموشی چھائی رہی پھر طویل

خاموشی کے بعد نازیہ بیگم نے کہنا شروع کیا۔۔۔۔

"مقدم بیٹا! منت کو گھر سے نکالا گیا تھا.... مجھے اس کی ماں نے بتایا ہے کہ وہ اچھی لڑکی نہیں ہے اس

کے غیر مردوں کے ساتھ تعلقات رہ چکے ہیں اور۔۔۔۔"

نازیہ بیگم ابھی بول رہی تھی جب مقدم کی غصے سے بھرپور آواز گونجی

"بس پھپھو۔۔۔۔"

مقدم کا غصے سے برا حال ہو گیا تھا اس کے ماتھے اور گردن کی رگیں واضح ہونے لگی تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

"میں اپنی من کے بارے میں ایسی کوئی فضول بات برداشت نہیں کروں گا.... وہ ایک سال سے ہمارے ساتھ ہیں لیکن ابھی تک انہوں نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی.... آپ کیا، پوری دنیا بھی آکر کہے گی نہ میں تب بھی یقین نہیں کروں گا کیونکہ مجھے پتہ ہے میری من باکردار ہیں.... مجھے ان پر خود سے بھی زیادہ یقین ہے۔"

مقدم نے اپنا لہجہ نارمل رکھنا چاہا پر ناکام رہا۔۔۔ کوئی اس کی محبت کے بارے میں اس قدر گھٹیا الفاظ استعمال کرے اسے ہر گز یہ برداشت نہیں تھا۔

"مقدم بیٹا! ایک بار ٹھنڈے دماغ سے سوچو.... اس کے ماضی میں ایسا کیا ہوا تھا جو وہ کسی کو بتاتی نہیں ہے؟.... وہ بتانا چاہتی ہی نہیں ہے.... وہ اس رات گھر سے نکالی گئی تھی مجھے نجمہ نے خود بتایا ہے کہ اس کی انہی حرکتوں سے تنگ آکر اسے نکالا تھا عثمان صاحب نے.... اگر وہ اتنی ہی پاک ہے، ایسی نہیں ہے تو اسے تم سب کو حقیقت سے آگاہ کرنا چاہیے تھا نہ.... وہ تمہارے نکاح میں آنے والی ہے اسے چاہیے تھا کہ جب حاجی نے نکاح کی تاریخ دی تھی تمہیں تب ہی سب کچھ سچ بتا دیتی لیکن وہ ابھی تک خاموش ہے وہ خاموش اسی لیے ہے کیونکہ کہیں نہ کہیں نجمہ ٹھیک کہہ رہی ہے.... وہ تمہیں نہیں بتا رہی کیونکہ کوئی بھی مرد یہ سب برداشت نہیں کرتا اسی لیے وہ تمہیں بتانے سے ڈر رہی ہے.... اگر تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے تو نکاح سے پہلے نجمہ اور منت سے حقیقت پوچھو.... انہیں ساتھ میں بٹھاؤ

## Posted On Kitab Nagri

اور پوچھو کہ اس رات کیا ہوا تھا.... تم منت سے سب کے سامنے سوال کرو وہ جھوٹ نہیں بول سکے گی۔"

نازیہ بیگم بولتی جا رہی تھی اور مقدم مٹھیاں بھینچے انہیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔ ان کی بات مکمل ہوئی تو مقدم صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا پھر یقین سے بولا۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے.... آپ کو اتنا ہی یقین ہے اپنی بات پر تو اب سب کے سامنے ہی اس بارے میں بات ہو گی.... من ایسی بالکل بھی نہیں ہیں اور یہ بات اب میں سب کے سامنے ثابت کروں گا۔" مقدم نے اپنی بات مکمل کی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"حال"

مقدم نے وہی کیا۔۔۔۔۔ وہ سب کو غلط ثابت کر چکا تھا وہ حقیقت جان چکا تھا وہ جان چکا تھا کہ منت باکردار ہے دبیر کی باتوں اور اپنے عمل سے۔۔۔۔۔ لیکن حقیقت جاننے کے چکر میں اس نے اپنے ہاتھوں سے منت کو خود سے دور کر دیا تھا۔

وہ سب کچھ جاننے کے بعد منت کے کمرے کی جانب بھاگا اور اس کے کمرے کا دروازہ بجانے لگا۔۔۔۔۔

"منت.... منت دروازہ کھولیں.... من پلیز دروازہ کھولیں۔"

مقدم مسلسل دروازہ بجا رہا تھا لیکن دروازہ نہ کھلا۔

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام آگے بڑھا اور مقدم کو اپنے ساتھ زبردستی نیچے لایا پر وہ لگاتار دروازہ کھلوانے کی تگ و دو میں تھا حالانکہ سب اس بات سے واقف تھے کہ اب دروازہ تب تک نہیں کھلنا جب تک سب نے چلے نہیں جانا۔

"مقدم اسے تھوڑا سا وقت دو.... اس کا یقین، اس کا مان ٹوٹا ہے اسے سنبھلنے میں وقت لگے گا پر ٹھیک ہو جائے گی.... تم صبر سے کام لو اور اسے وقت دو۔"

یارم نے اسے صوفے پر بٹھایا اور اس کے قریب بیٹھ کر اسے سمجھانا چاہا۔  
مقدم نے نفرت بھری نگاہ نازیہ بیگم اور تائشہ پر ڈالی پھر عثمان صاحب اور نجمہ بیگم پہ۔۔۔ پھر غصے سے دھاڑا

"ان سب کو یہاں سے باہر نکالو۔"  
نجمہ بیگم استہزائیہ مسکرائی۔۔۔ وہ منت کو مقدم سے بدگمان کرنا چاہتی تھی اور وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو چکی تھی اب ان کا یہاں کوئی کام نہیں تھا تو وہ خوشی خوشی یہاں سے چلی گئی۔

"مقدم ہم گھر چلتے ہیں صبح ہوتے ہی دوبارہ آجائیں گے صبح تک منت کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے گا پھر آرام سے بات کریں گے۔"

بالاج نے نرمی سے کہا تو مقدم نے فوراً نفی میں سر ہلایا اور بولا۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"میں کہیں بھی نہیں جاؤں گا.... جب منت مجھ سے بات کریں گیں تب چلا جاؤں گا لیکن جب تک وہ مجھ سے بات نہیں کرتیں میں کہیں بھی نہیں جاؤں گا۔"

مقدم نے اپنا فیصلہ سنایا تو سب نے اسے پریشانی سے دیکھا

"مقدم یار بات کو سمجھ.... شادی کا گھر ہے.... ہمارا یہاں رکنا ٹھیک نہیں ہے۔"

یارم نے بے بسی سے کہا پر مقدم کیا کرتا وہ اس وقت خود بہت بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔ اس نے یارم کی بات کی نفی کی تو یارم اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"میں ان سے بات کیے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا۔"

لہجہ ضدی تھا۔۔۔۔ اب سب جانتے تھے کہ وہ ضد پر آگیا ہے اب چاہے جو ہو جائے وہ منت سے بات کیے بغیر ہلے گا بھی نہیں۔۔۔۔ سب نے گہرا سانس بھرا اور خاموش ہو گئے۔

"اچھا گھر نہیں جانا تو نہیں جاتے پر پوری رات یہاں لاونچ میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے.... گھر نہیں جاتے پر گیسٹ روم میں چلے جاتے ہیں.... ابھی تو وہ بھی سو گئی ہو گی تو ہم صبح اٹھ کر سب سے پہلے اس سے بات کریں گے.... تم صبح منالینا منت کو پر ابھی گیسٹ روم میں چلو۔"

بالاج نے کہا تو مقدم نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا پھر کہا

"وہ سوئی نہیں ہوں گی.... وہ پوری رات روئیں گی.... میں نے آج بہت غلط کیا.... وہ میری وجہ سے

روئی ہیں.... میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔"



## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے کہتے ہوئے کرب سے آنکھیں میچیں پھر خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور گیسٹ روم کی جانب بڑھ گیا۔

سب نے سکون بھر اسانس خارج کیا۔۔۔۔۔ یارم اور بالاج نے نازیہ بیگم کو نفرت سے دیکھا پھر وہ بھی گیسٹ رومز میں چلے گئے۔۔۔۔۔ شازیہ بیگم نے مہمان نوازی میں تائشہ اور نازیہ بیگم کو بھی گیسٹ روم دیکھا دیئے اور وہ دونوں بھی خاموشی سے اپنی کمروں میں چلی گئی۔۔۔۔۔ دبیر پریشان سا اپنے گھر روانہ ہو گیا۔

سب گھر والے پریشانی کے عالم میں اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے پر آج سب کی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی۔

مقدم کمرے میں داخل ہوا اور سر دونوں ہاتھوں میں گرائے بستر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ وہ پوری رات روئے گی یہ سوچ ہی اسے تکلیف میں مبتلا کر رہی تھی وہ بستر پر لیٹ گیا اور چھت کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔ سب کچھ اس کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چل رہا تھا اس کا دل بہت بے چین تھا اس نے سر جھٹک کر سونے کی کوشش کی پر منت کے آنسو اس کا قرار لوٹ رہے تھے نیند آنکھوں سے کو سوں دور تھی وہ کروٹیں بدلتا سونے کی کوشش کرنے لگا پر آج اسے نیند نہیں آئی تھی وہ سونے کی کوشش ترک کرتا چھت کو گھورنے لگا اور بے چینی سے صبح ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

## Posted On Kitab Nagri

-----

جیسے ہی صبح ہوئی مقدم فوراً کمرے سے باہر آ گیا۔۔۔ پوری رات نہ سونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

وہ لاونج میں آیا تو وہاں سب موجود تھے۔۔۔ صاف ظاہر تھا کہ رات کوئی بھی سو نہیں سکا۔ سب اسے باہر آتا دیکھ چکے تھے پر مقدم نے سب کو نظر انداز کیا اور فوراً منّت کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے منّت کے کمرے کا دروازہ بجایا پر دروازہ اپنے آپ کھلتا چلا گیا۔۔۔ مقدم خوش ہو گیا کہ آخر کار منّت نے دروازہ تو کھولا۔۔۔

"منّت۔۔۔"

مقدم نے کمرے میں داخل ہو کر پکارا پر جواب نہ ادا

"من.... پلیز مجھے معاف کر دیں۔"

مقدم نے کہا لیکن کوئی بھی جواب نہیں۔۔۔ مقدم کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔ اس نے ٹیس، واشر روم، ہر جگہ منّت کو تلاش کیا پر وہ کمرے میں ہوتی تو ملتی۔۔۔ مقدم نے کسی خدشے کے تحت اس کا وارڈ روب کھولا پر وہاں کپڑے موجود تھے مقدم نے سکون بھرا سانس خارج کیا پر کہیں نہ کہیں دل بہت بے چین تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595

"منت.... منت ----"

مقدم نے اونچی اونچی اسے پکارنا شروع کر دیا

## Posted On Kitab Nagri

"منت پلیر میرے سامنے آجائیں میرا دل گھبرا رہا ہے.... من پلیر مجھے یوں تنگ نہ کریں.... آپ غصہ ہیں میں جانتا ہوں.... آپ سامنے آجائیں میں آپ سے معافی مانگ لوں گا.... پلیر میرے سامنے آجائیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

مقدم اسے مسلسل پکار رہا تھا پھر ایک دم ٹھٹکا۔۔۔

نیچے موجود سب لوگوں نے مقدم کی آوازیں سنی تو اوپر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔ اوپر پہنچ کر انہوں نے دیکھا تو کمرے میں بس مقدم تھا جو مسلسل منت کو پکار رہا تھا۔۔۔ سب لوگ کمرے میں داخل ہو گئے اور سارا کمرہ دیکھا پر وہ وہاں ہوتی تو نظر آتی۔

مقدم نے بستر پر دیکھا جہاں ایک کاغذ کا لفافہ موجود تھا مقدم آگے بڑھا اور اسے کھول کر دیکھا پر اس لفافے میں موجود کاغذات نے مقدم کا وجود زنجیر کر دیا۔۔۔ وہ پتھر کی مورت بنا بالکل ساکت ان کاغذات کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ سانسیں سینے میں کہیں اٹک گئی تھی۔۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے پورا خان مینشن اس کے سر پر آگرا ہو۔

www.kitabnagri.com

سب لوگ پورے گھر میں منت کو آوازیں دے رہے تھے پر وہ کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔ سب لوگ دوبارہ اس کے کمرے میں آئے اور مقدم کو بیڈ کے قریب ساکت کھڑا پایا۔

"کیا ہوا ہے.... کیا ہے یہ؟۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے کہتے ہوئے مقدم کے ہاتھ سے وہ کاغذ لیا لیکن ان کاغذات کو دیکھ کر یارم کا رنگ سفید پڑ گیا اور اس نے بے اختیار چہرہ اٹھا کر مقدم کو دیکھا جو بالکل پتھر ہوا تھا۔

وہ خلع نامہ تھا جس پر منت کے دستخط موجود تھے۔۔۔۔۔ یارم حیران پریشان سا خلع نامہ دیکھ رہا تھا پھر اچانک اس کی نظر بیڈ پر پڑے اس لفافے پر پڑی جس میں خلع نامہ تھا چونکہ خلع نامہ وہ پہلے ہی باہر نکال چکا تھا تو اس نے دوبارہ سے اس لفافے کو اٹھایا اور اس میں ہاتھ مارا تو اندر ایک اور کاغذ موجود تھا۔ باقی سب تو پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس خلع نامہ کو دیکھ رہے تھے کوئی کچھ کہنے کے قابل نہیں بچا تھا۔ یارم نے اس لفافے میں موجود کاغذ کو کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔۔ آواز اتنی تھی کہ کمرے میں موجود تمام افراد سن سکیں کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہے۔

"مقدم میں جا رہی ہوں.... مزید آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی.... مجھے آپ سے خلع چاہیے.... اگر آپ میری خوشی چاہتے ہیں تو اس پر دستخط کر دیں.... ہمارا ساتھ شاید اتنا ہی لکھا تھا قسمت میں.... جو کچھ بھی ہوا، ہمارا نکاح، اس سب کو ایک خواب سمجھ کر بھول جائیں.... آپ کے آگے پوری زندگی آپ کی منتظر ہے آپ تائشہ آپی سے شادی کر لیں وہ آپ سے محبت کرتی ہیں آپ کو خوش رکھیں گی.... میں کبھی بھی آپ سے محبت نہیں کرتی تھی اور میں آپ کے قابل بھی نہیں ہوں تو بہتر ہے کہ ہم الگ ہو جائیں.... تائشہ آپی آپ کے قابل بھی ہیں تو وہ آپ کے لیے بہترین ہمسفر ثابت ہوں گی.... میں آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تو بہتر ہے کہ مجھے طلاق دے دیں۔"

## Posted On Kitab Nagri

کاغذ میں موجود تحریر کو سن کر سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔

مقدم کو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گا اس کے جسم سے کسی نے روح کھینچی تھی اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کا دھڑکتا دل اپنے پیروں کے نیچے مسل کے اسے بے جان کر دیا ہو۔

یارم نے ایک نظر سب پر ڈالی جو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن اسے دیکھ رہے تھے پھر یارم نے نظریں واپس کاغذ پر جمائی اور آگے پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔

"بالاج بھائی! آئی ایم سوری.... میری وجہ سے آپ کی شادی خراب ہو گئی لیکن آپ اور مناہل ایک ساتھ بہت خوش رہیے گا اور ایک دوسرے پر ہمیشہ یقین کریئے گا۔"

مقدم کو شدید تکلیف نے آگھیرا۔۔۔۔ وہ اس پر اعتبار کرتا تھا لیکن اس نے طریقہ غلط اپنایا تھا۔۔۔۔ اسے محسوس ہوا جیسے منّت نے اعتبار والی بات مقدم کی وجہ سے کہی ہے۔

"لاریب شاید میں حیان کے وقت پر بھی وہاں نہ ہوں تو اپنا خیال رکھنا.... آپ سب مجھے معاف کر دینا.... میں جارہی ہوں.... واپس آؤں گی یا نہیں، میں نہیں جانتی.... سب اپنا خیال رکھیے گا۔"

"خدا حافظ"

سب کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے ان کے جسموں سے رو حیں کھینچ لی ہوں۔۔۔۔ جیسے پورا کا پورا خان مینشن ان کے سروں پر آگرا ہو۔

شازیہ بیگم صوفے پر ڈھے سی گئی تھی۔۔۔۔ سکندر صاحب نے انہیں تھاما اور نرمی سے ساتھ لگایا۔



# Posted On Kitab Nagri

نور نے ضرغام کا بازو تھاما ہوا تھا اور اس کی حالت یوں تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔ ضرغام کے چہرے پر بھی واضح پریشانی تھی۔

ارمغان بے بسی سے سارا منظر دیکھ رہا تھا اس کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔ امتثال نے اس کا سفید پڑتا چہرہ دیکھا تو نرمی سے اس کا ہاتھ تھام گئی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔ ارمغان نے چہرہ جھکا کر اپنے ہاتھ پر موجود اس نازک گرفت کو دیکھا پھر ایک نظر امتثال پر ڈالی۔۔۔ آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر بیرڈ میں جذب ہوا تھا۔۔۔ امتثال تڑپ اٹھی۔

داجی بالکل ساکت تھے۔۔۔ وہ یارم کے ہاتھوں میں موجود کاغذات دیکھ رہے تھے۔

یارم نے اپنے ایک بازو میں لاریب کو تھام رکھا تھا جو بری طرح سے رو رہی تھی اور دوسرے ہاتھ میں موجود، اس کاغذ کو پریشانی سے دیکھ رہا تھا۔

بلا ج مقدم کے قریب ہوا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ حوصلہ دینے کے لیے الفاظ نہیں  
تھے اس کے پاس۔

مقدم نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کے بال تھامے اور زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔۔ سب نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

"مقدم حوصلہ کرو.... ہم ڈھونڈ لیں گے اسے۔"

## Posted On Kitab Nagri

داجی نے اسے سمجھانا چاہا لیکن مقدم کو بس اپنے سامنے رکھا خلع نامہ دکھ رہا تھا اس کے آنسو جاری تھے۔

یارم نے اپنے بھائی کی حالت دیکھی تو گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھا اور اسے اپنے ہونے کا احساس دلایا۔۔۔ مقدم نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرایا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔۔ سب لوگ تڑپ اٹھے تھے۔

آج پہلی بار مقدم کسی کے سامنے رویا تھا وہ بس اپنے کمرے میں اپنے ماں باپ کی تصویر کے سامنے روتا تھا لیکن آج وہ اپنے درد کے ہاتھوں مجبور ہو کر سب کے سامنے بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔۔ اس کا یوں تڑپنا سب کی آنکھیں نم کر گیا تھا۔۔۔ وہ اس قدر تکلیف میں تھا کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی اس نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر یارم کو دیکھا اور بے بسی سے، ہچکیوں کے درمیان بولا۔۔۔

"چھوڑ دیا انہوں نے مجھے (ہچکی).... وہ جانتی ہیں کہ میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتا (ہچکی).... پھر بھی وہ.... وہ مجھے چھوڑ گئیں (ہچکی).... میرا دل پھٹ رہا ہے یارم.... ان سے کہو واپس آجائیں (ہچکی).... ان کا مقدم نہیں رہ سکتا ان کے بغیر۔"

وہ یارم کے ساتھ لگا تڑپ رہا تھا۔۔۔ پھر اس نے چہرہ آسمان کی جانب اٹھایا اور روتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

"من پلینز.... پلینز ایسا نہ کریں.... مجھے تنگ نہ کریں.... من میرا دل۔۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھے  
"من میرا دل درد سے پھٹ جائے گا.... میں یہ درد برداشت نہیں کر سکتا.... میرے پاس واپس آ  
جائیں.... اپنے مقدم کے پاس واپس آ جائیں۔"

وہ بہت بری طرح سے رو رہا تھا۔۔۔ باقی سب اس کی حالت دیکھ اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکے تھے وہ  
اپنے ساتھ باقی سب کو بھی رلا رہا تھا۔۔۔ یارم اور بالاج اپنے بھائی کی حالت پر تڑپ رہے تھے اور  
مسلل اسے سنبھالنے کی تگ و دو میں ناکام ہو رہے تھے۔

"میرے بھائی پریشان نہ ہو.... ہم جلد ہی تیری منت کو ڈھونڈ لیں گے۔"

یارم نے کہا اور محبت سے اسے اپنے ساتھ لگایا پر مقدم کی حالت اس وقت بیان سے باہر تھی۔۔۔ وہ  
چند لمحے یارم کے سینے سے لگا، کسی ننھے بچے کی طرح سسک رہا تھا پھر اس سے الگ ہوا اور اپنے آنسو  
صاف کیے پھر گہرا سانس بھرا اور بغیر کسی کی جانب دیکھے، بیڈ سے خلع نامہ اٹھایا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا  
نیچے کی جانب بڑھ گیا اور پھر بغیر رکے گھر سے باہر نکل گیا۔  
www.kitabnagri.com

سب لوگ تھکے قدموں سے منت کے کمرے سے باہر آ گئے اور لاونج میں صوفوں پر جگہ  
سنبھالی۔۔۔ چند لمحے بالکل خاموشی چھائی رہی پھر داجی کی پریشان آواز سب کی سماعتوں سے  
ٹکرائی۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"آج تو بارات ہے اب کیا کرنا ہے؟.... منّت غائب ہے اور مقدم کی حالت ناقابلِ بیان.... مقدم بالاج کا بھائی ہے اور بھائی کے بغیر تو بارات نہیں لے جاسکتے.... سب کیا سوچیں گے کہ منّت اور مقدم کہاں ہیں.... اگر کسی نے سوال کیا تو کیا جواب دینا ہے.... اب رات کو بارات ہے اور ہم ایک ہی دن میں شادی ملتوی بھی نہیں کر سکتے۔"

داجی بے حد پریشان تھے۔

"ہم تقریب وقت پر ہی کریں گے داجی۔"

یارم نے کہا تو سب نے یارم کی جانب دیکھا پھر داجی بولے۔۔۔۔

"یارم لوگ سوال کریں گے۔"

یارم نے داجی کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔۔۔۔

"داجی! سوال تو لوگ ہر حال میں کریں گے شادی ملتوی کی تب بھی اور منّت اور مقدم شادی میں

شامل نہ ہوئے تب بھی.... داجی مناہل کی عزت کا معاملہ ہے وہ معصوم وہاں دلہن بنی تیار بیٹھی ہو اور

ہم شادی ملتوی کر دیں تو مہمانوں کے سامنے ان کے خاندان کی کیا عزت رہے گی؟.... وہ سب وہاں

بارات کے انتظار میں ہوں گے اور ہم یہاں شادی ملتوی کر دیں تو یہ بالکل بھی مناسب نہیں ہو گا....

آپ سب لوگ بارات کے لیے تیار ہو جائیں شادی آج ہی ہو گی۔"

یارم نے کہا تو داجی نے کہا

## Posted On Kitab Nagri

"یارم بالکل صحیح کہہ رہا ہے.... آپ سب لوگ بارات لے جانے کی تیاری کریں۔"  
داجی نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ دل تو کسی کا بھی نہیں تھا پر عزت کا معاملہ تھا اسی لیے  
سب کو راضی ہونا پڑا۔

یارم نے ایک نظر سب پر ڈالی اور بالاج کو اٹھنے کا اشارہ کیا جو پریشان سا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ بالاج خاموشی  
سے اٹھ کھڑا ہوا تو یارم نے لاریب کو دیکھا جو سر جھکائے، ٹشو سے اپنا بھیگا چہرہ صاف کر رہی تھی۔۔۔۔۔  
یارم نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما تو لاریب نے سرخ آنکھیں اٹھا کر یارم کو دیکھا پھر خاموشی سے اٹھ  
کھڑی ہوئی۔

"تھوڑی دیر میں بارات لے کر جانی ہے تو پھر ملتے ہیں داجی۔"  
یارم نے کہا اور لاریب کا ہاتھ تھامے باہر پورچ میں موجود اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

-----  
مقدم شکستہ قدموں سے اپنے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ وہ بہت ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس نے کمرے کا  
دروازہ بند کیا اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ سر دونوں ہاتھوں میں گرایا اور شدت سے رو  
دیا۔۔۔۔۔ اسے اس وقت بس اپنی من کو دیکھنا تھا جس کے لیے وہ تڑپ رہا تھا۔  
"آپ نے کیوں کیا ایسا من.... میری غلطی کی اتنی بڑی سزا.... کیوں چھوڑا آپ نے مجھے من.... میں  
نے کہا تھا آپ کو کہ آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا.... آپ نے کیوں یہ ظلم کیا مجھ پہ۔"

# Posted On Kitab Nagri

وہ اس سے شکوے کر رہا تھا پھر ہاتھوں سے سر اٹھایا اور اپنا موبائل نکالا پھر موبائل کے والیپپر پر موجود اس کی سیاہ ساڑھی میں موجود تصویر کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ چند لمحے یوں ہی اس تصویر کو دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ آنسو ہنوز جاری تھے۔۔۔۔۔ پھر اس کی تصویر کو دیکھتے، کہنے لگا جیسے التجا کرنے لگا۔۔۔۔۔

"من پلیز.... پلیز واپس آجائیں.... میرے پاس واپس آجائیں.... میں وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی آپ کا یقین، آپ کا مان نہیں توڑوں گا.... آپ کا مقدم مر جائے گا من.... پلیز واپس آجائیں.... پلیز آجائیں۔"

وہ ہچکیوں کے درمیان روتا التجائیں کر رہا تھا نظریں اس کی شرمائی سی تصویر پر جمی ہوئی تھی وہ تڑپ رہا تھا بلکہ رہا تھا۔

"میں آپ کو ڈھونڈ لوں گا من.... میں آپ کو ڈھونڈ لوں گا.... مجھے پتہ ہے کہ آپ مجھے معاف کر دیں گی۔"

اس نے اس کی تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا پھر آنکھیں موندے، بے ساختہ اس تصویر پر اپنے لب رکھ دیئے۔۔۔۔۔ چند لمحے وہ یوں ہی رہا پھر اپنے لب ہٹائے اور بھیگی آنکھوں سے اس تصویر کو دیکھا جب اچانک اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا۔۔۔۔۔ اس نے موبائل اپنی جیب میں رکھ لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ اب اسے دبیر کے پاس جانا تھا تا کہ وہ پتہ لگا سکے کہ منت اس وقت کہاں ہے۔۔۔۔۔ وہ یہ سوچتا ہوا دبیر کے گھر کی جانب بڑھ گیا۔



## Posted On Kitab Nagri

-----

یارم اور لاریب کے جانے کے بعد سب ہی خاموشی سے بیٹھے تھے جب ار مغان کی آواز نے سب کو متوجہ کیا۔۔۔۔

"مٹویوں اچانک کہاں چلی گئی ہے؟۔۔۔۔"

ار مغان نے پریشانی سے کہا۔ کسی کے پاس اس سوال کا جواب نہیں تھا سب ہی بے حد پریشان تھے شازیہ بیگم رو رہی تھی ار مغان الگ پریشان۔۔۔۔ اور داجی کی تو جان نکلی ہوئی تھی۔۔۔۔ سب بار بار منت کو فون کر رہے تھے لیکن اس کا فون مسلسل بند تھا۔ نور کی طبیعت کچھ خراب سی ہو رہی تھی وہ بہت زیادہ ٹینشن لے رہی تھی ضرغام نے اس کی طبیعت کے پیش نظر امتثال کو اسے اندر لے جانے کے لیے کہا۔۔۔۔ امتثال نے اثبات میں سر ہلایا اور نور کو اس کے کمرے میں آرام کی غرض سے لے گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

-----

کچھ دیر بعد سب بارات کے لئے تیار ہو گئے۔۔۔۔ کسی کا دل نہیں تھا جانے کا لیکن مجبوری تھی۔۔۔۔ سب اپنا دل مار کر تیار ہو گئے تھے۔

بارات جانے کے لیے تیار تھی لیکن مقدم کا کوئی پتہ نہیں تھا وہ صبح سے غائب تھا۔۔۔۔ کب سے سب اسے وقفے وقفے سے فون کر رہے تھے لیکن اس کا فون مسلسل بند۔۔۔۔ کچھ دیر سب انتظار کرتے

## Posted On Kitab Nagri

رہے کیونکہ بھائی کے بغیر بارات لے کر جانا کسی کو صحیح نہیں لگ رہا تھا پر مقدم کا کوئی پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔۔۔ کافی دیر انتظار کے بعد یارم کی آواز گونجی۔۔۔

"چلو چلیں.... مقدم نے نہیں آنا۔"

یارم کی اداس آواز گونجی تو سب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"یارم کچھ دیر اور انتظار کر لیتے ہیں۔"

بالاج نے کہا تو یارم کہنے لگا۔۔۔

"بالاج ہمیں دیر ہو رہی ہے.... تم جانتے ہو مقدم نے نہیں آنا.... وہاں سب بارات کے انتظار میں ہیں ہم مزید دیر نہیں کر سکتے تو بہتر ہے چلو۔"

یارم نے کہا تو سب خاموشی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور بارات لے کر روانہ ہو گئے۔

خیر خیریت سے بارات کی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی اور مناہل کی رخصتی شروع ہوئی

"مناہل کے دیور دیورانی کہاں ہیں؟۔۔۔"

نجمہ بیگم نے مناہل اور بالاج کو اسٹیج سے اترتے ہوئے دیکھا تو فوراً بولی۔۔۔ سب اپنی جگہوں پر جم گئے جس بات کا سب کو ڈر تھا وہی ہوا۔

## Posted On Kitab Nagri

"ہاں بتائیں وہ دونوں کہاں ہیں؟.... پوری تقریب میں بھی نظر نہیں آئے.... کیا وہ آپ لوگوں کے ساتھ اس تقریب میں شامل نہیں ہوئے؟۔۔۔۔"

سائمنہ بیگم نے جلتی پر تیل ڈالا تو سب مہمانوں نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔۔۔۔ سب نے پریشانی سے داجی کو دیکھا اور داجی نے یارم کو۔

"وہ دراصل منت کی طبیعت کچھ خراب سی تھی اور سفر لمبا تھا تو اس نے ساتھ آنے سے انکار کر دیا وہ آرام کرنا چاہتی تھی تو ہم نے بھی پھر زیادہ زور نہیں دیا۔"

یارم نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اور مقدم؟.... وہ کہاں ہے؟۔۔۔۔"

نجمہ بیگم نے سوال کیا تو یارم نے غصے سے انہیں دیکھا پر وہ کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا اس لیے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"آفس میں اچانک کام آگیا تھا جس وجہ سے مقدم کو لندن جانا پڑا تو وہ وہاں ہے۔"

یارم نے کہا تو نجمہ بیگم استہزائیہ مسکرائی

"بھائی اور بھابھی کے بغیر رخصتی مناسب نہیں ہے تو ہم رخصتی ملتوی کر دیتے ہیں۔"

سائمنہ بیگم نے کہا تو سب کے چہروں پر سایہ سا لہرایا جبکہ عارف صاحب کا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے

لگا

## Posted On Kitab Nagri

"تم دونوں اپنی زبانیں بند رکھو میری بیٹی کی شادی کا معاملہ ہے کوئی مذاق نہیں ہے تم دونوں اپنا گھر بساؤ تو زیادہ بہتر ہو گا میری بیٹی کے کسی معاملے میں بولنے کی نہ تو ضرورت ہے اور نہ ہی کسی کو اجازت۔"

عارف صاحب نے سب کے سامنے ان دونوں کی عزت دو کوڑی کی کر دی تھی۔۔۔۔۔ اس کے بعد وہ دونوں کچھ نہ بولیں اور مناہل بالاج کے سنگ رخصت ہو گئی۔  
اسے لے کر خان ولا آیا گیا۔۔۔۔۔ لاریب پہلے ہی برائیدل روم میں مناہل کو حالات کی سنگینی سے آگاہ کر چکی تھی مناہل سن کر بہت پریشان ہو گئی تھی۔

بارات خان ولا پہنچی اور رسموں کے بعد مناہل کو بالاج کے کمرے میں لے جایا گیا۔۔۔۔۔ مناہل اس کی سبج سجائے بیٹھی اس کے انتظار میں تھی۔  
کچھ ہی دیر بعد بالاج پریشان سا کمرے میں داخل ہوا لیکن مناہل کو دیکھ، اس کے چہرے پر بھولی بھٹکی مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔ اس کی من چاہی بیوی اس کے سامنے موجود تھی۔۔۔۔۔ بالاج آگے بڑھا اور اس کے قریب بیٹھ گیا پھر دراز میں سے ایک ڈبیہ نکالی اور اس میں سے بریسلٹ نکال کر مناہل کی کلائی میں پہنایا اور اس کے ہاتھوں پر اپنے لب رکھے پھر کہنے لگا۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"اُئی ایم سوری مناہل.... تمہارے اپنی شادی کو لے کر بہت ارمان ہوں گے لیکن میں بہت پریشان ہوں.... لاریب نے تمہیں سب بتا دیا ہو گا.... میرا بھائی غائب ہے ہم اسے ڈھونڈنے جا رہے ہیں تو تم اپنا عروسی لباس تبدیل کرو اور سو جاؤ۔"

وہ کہتے ہوئے اٹھا پھر دوبارہ بیٹھ گیا اور محبت سے مناہل کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔۔  
"کیا میں تمہیں ہگ کر سکتا ہوں؟۔۔۔۔۔"

بالاج کے اچانک سوال پر وہ گڑبڑا گئی اور چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔۔ بالاج اتنی پریشانی میں بھی مسکرایا اور اسے اپنی باہوں میں بھینچ گیا ایک لمحے کے لیے بالاج کی ساری پریشانی اور تھکاوٹ ختم ہو گئی تھی۔  
"تم چینیج کر کے سو جاؤ۔"

بالاج نے کہتے ہوئے نرمی سے اس کا گال تھپتھپایا تو اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔  
بالاج نے اس کی پریشانی پر اپنا لمس چھوڑا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔  
"کچھ پتہ چلا مقدم اور منت کا؟۔۔۔۔۔"

بالاج کمرے سے نکل کر لانچ میں آیا جہاں لاریب رو رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنی بہن کے لئے پریشان تھی۔۔۔۔۔ یارم اسے ساتھ لگائے تسلی دے رہا تھا اس حالت میں اس کا یوں پریشان ہونا ٹھیک نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا جب بالاج کی آواز نے انہیں متوجہ کیا۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"میری دبیر سے بات ہو گئی ہے مقدم اس کے پاس ہے.... منّت کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔"

یارم نے بتایا تو مقدم کا سن کر بالاج کچھ پُر سکون ہوا پر منّت کا سن کر پریشان ہو گیا۔  
"تم جاؤ اپنے کمرے میں.... سب منّت کو ڈھونڈ رہے ہیں مقدم بھی کوشش کر رہا ہے.... تم جاؤ اور اپنی زندگی کی نئی شروعات کرو مناہل تمہارا انتظار کر رہی ہو گی۔"

یارم نے کہا تو بالاج جو انکار کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔ اسے اس وقت سکون کی ضرورت تھی جو اسے مناہل کی باہوں کے علاوہ کہیں نہیں ملنا تھا۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔



Posted On Kitab Nagri

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

"دبیر.... دبیر-----"

مقدم اس کے گھر میں داخل ہوا اور لاونج میں کھڑا ہو کر اسے پکارنے لگا۔  
دبیر اپنے کمرے میں تھا آج اس کی امی کی طبیعت پھر سے بگڑ گئی تھی جس وجہ سے وہ بالاج کی بارات  
میں نہیں جاسکا تھا اب بستر پر لیٹا اپنے موبائل میں مصروف تھا جب مقدم کی آواز اس کی سماعتوں سے  
ٹکرائی۔۔۔ وہ چونکا اور اپنے کمرے سے باہر آیا۔  
مقدم اسے پکار رہا تھا جب اچانک اس کی نظر اوپر دبیر پر پڑی۔۔۔ مقدم بھاگتے ہوئے دبیر تک  
پہنچا۔

"میری من-----"

## Posted On Kitab Nagri

اس کے قریب پہنچ کر مقدم نے بس یہ الفاظ ادا کیے۔۔۔ اتنا ہی کہنا تھا کہ مقدم کی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئی اس کی آنکھیں پہلے ہی کافی رونے کی وجہ سے سرخی مائل ہو رہی تھی۔ دبیر سمجھ نہ سکا پر جیسے ہی اس کی نظر مقدم کے ہاتھ میں موجود خلع نامہ پر پڑی تو اس کا وجود پتھر ہو گیا۔۔۔ اس نے بے یقینی سے مقدم کو دیکھا جس کی حالت اس وقت قابلِ رحم تھی۔

"وہ.... وہ کہیں چلی گئی ہیں.... انہیں ڈھونڈنا ہے.... دبیر.... میری من کو ڈھونڈنے میں میری مدد کر دو پلیز۔"

مقدم کے اس طرح کہنے پر دبیر تڑپ اٹھا پھر بولا۔۔۔۔

"پریشان نہ ہو یار.... میں تمہاری پوری مدد کروں گا اور ہم جلد ہی بھا بھی کو ڈھونڈ لیں گے۔"

دبیر نے اسے تسلی دی تو مقدم نے بھیگی آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہیں کوئی اندازہ ہو کہ بھا بھی کہاں ہے.... انہوں نے کبھی تمہیں بتایا ہو کہ وہ کہاں جانا چاہتی ہیں انہوں نے کبھی کسی جگہ کا ذکر کیا ہو؟.... کبھی اس بارے میں بات ہوئی ہے تم دونوں کی؟۔۔۔"

دبیر نے پوچھا تو مقدم نے چند لمحے سوچا کہ شاید کچھ یاد آ جائے پھر نفی میں سر ہلا گیا۔۔۔ ان دونوں کی اس متعلق کبھی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔ منت بات کرتی ہی کب تھی اس سے۔۔۔ ان دونوں میں کبھی ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

دبیر مایوس ہو گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے اس کا چہرہ دیکھا پھر منّت کے ساتھ گزرے لمحات یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔ ہو سکتا تھا کہ کچھ پتہ چل جائے۔۔۔۔۔ یہ سب سوچتے ہوئے مقدم ٹھٹکا۔۔۔۔۔ ایک واقعہ اس کے ذہن میں آیا تھا۔

"ماضی"

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟.... ہم نے تو بس ڈریس لینے تھی۔"

منّت کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ جو بہت غور سے گھڑیاں دیکھ رہا تھا اس کی جانب متوجہ ہوا پھر اس کا بیزار چہرہ دیکھ کر مسکرا دیا۔

یہ ایک بہت خوبصورت لیڈیز گھڑیوں کی شاپ تھی۔

"ہم یہاں میرے لیے جیولری لینے آئے ہیں منّت۔"

مقدم نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تو منّت کو جھٹکا لگا۔

"کیا؟.... آپ اپنے لیے جیولری.... مطلب آپ جیولری پہنتے ہیں.... ہا ہا ہا.... آپ پر جیولری کیسی لگتی ہوگی۔"

منّت کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔ وہ اسے جیولری میں تصور کرتی قہقہے لگا رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم چند لمحے شمار جانے والی نظروں سے اسے دیکھتا رہا جس کی آنکھوں میں مسلسل قہقہوں کی وجہ سے اب پانی جمع ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔ جب اسے لگا کہ اب وہ مزید نہیں ہنس سکتی تو اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر خاموش ہوئی۔

اس کی کھکھلاہٹوں کو بریک لگتے دیکھ مقدم نے خفگی سے کہا۔۔۔۔۔

"لیڈیز شاپ ہے من تو ظاہر ہے کہ ہم آپ کے لیے آئے ہیں یہاں۔"

مقدم نے کہا تو منت مسکرائی پھر کہنے لگی۔۔۔۔۔

"لیکن ہماری تو بس ڈریس کی بات ہوئی تھی نہ آپ نے ڈریس کے ساتھ یہ مصیبت بھی تیار کر لی ہے.... میں گھڑیاں نہیں پہنتی مجھے شوق نہیں ہے تو اٹھیں اور چلیں یہاں سے۔"

منت نے کہا پر وہ اسے مکمل نظر انداز کرتا اس کے لیے ایک خوبصورت سی گھڑی کی تلاش میں نظریں گھمانے لگا۔۔۔۔۔ منت اسے دیکھ کر رہ گئی۔

مقدم کی نظر ایک گھڑی پر پڑی جس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے سیاہ ڈائمنڈ لگے ہوئے تھے وہ بہت خوبصورت اور نفیس گھڑی تھی وہ نبض سے چلنے والی گھڑی تھی۔۔۔۔۔ مقدم نے فوراً وہ گھڑی خرید لی

اور منت سے کہا۔۔۔۔۔

"من! آپ یہیں پر بیٹھیں میں ابھی آیا۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے منت سے کہا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ کچھ دیر انتظار کے بعد مقدم واپس آیا اور گھڑی کا ڈبہ منت کی جانب بڑھایا۔۔۔

"اسے پہن لیں.... آج سے آپ اسے ہمیشہ پہنیں گی.... من میں کبھی بھی اسے اترا ہوا نہ دیکھوں۔" مقدم نے کہا تو وہ جھجھکی۔۔۔ اسے کہاں عادت تھی اس سب کی۔۔۔ مقدم نے اس کی جھجھک محسوس کی تو بولا۔۔۔

"جلدی سے پکڑیں اسے اور ابھی میرے سامنے پہنیں۔" مقدم نے کہا تو منت نے جھجھکتے ہوئے وہ ڈبہ پکڑا اور مقدم کے سامنے ہی وہ گھڑی اپنی کلائی کی زینت بنائی۔۔۔ جیسے ہی منت نے وہ گھڑی پہنی گھڑی چلنے لگی۔۔۔ وہ دونوں مسکرائے اور ایک لمحے کے لیے ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔ نظریں ملیں اور منت ہمیشہ کی طرح نظریں جھکا گئی۔۔۔ مقدم گہرا مسکرایا۔

Kitab Nagri  
www.kitabnagri.com

"حال"

"مقدم۔۔۔"

دبیر نے مقدم کو کسی اور جہان میں کھویا پایا تو اس کے چہرے کے سامنے چٹکی بجائی۔۔۔ مقدم چونکا

"ہ۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔"

مقدم نے کہا تو دبیر نے غور سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

## Posted On Kitab Nagri

"کہاں کھو گیا تھا؟۔۔۔۔"

"میں نے منّت کو یارم کی شادی سے پہلے شاپنگ پر ایک گھڑی لے کر دی تھی میں نے انہیں بتائے بغیر اس گھڑی میں ٹریکر لگوا دیا تھا اور انہیں ہدایت کی تھی کہ یہ گھڑی کبھی اتارنی نہیں ہے.... منّت انجان ہیں کہ گھڑی میں ٹریکر ہے.... اگر وہ گھڑی ابھی منّت کی کلائی میں ہوئی تو ٹریکر آن ہو گا ہم ان کی لوکیشن ٹریس کر سکتے ہیں۔"

مقدم نے دبیر کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا اس کا چہرہ ایک لمحے کے لیے کھل اٹھا تھا۔  
دبیر نے مقدم کے چہرے کے رنگ دیکھے تو خوشی سے مسکرایا اور اثبات میں سر ہلایا پھر مقدم کو لے کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے اور دبیر نے جلدی سے صوفے پر جگہ سنبھال کر اپنا لیپ ٹاپ آن کیا۔۔۔۔ مقدم بے چینی سے اس کے قریب ہی براجمان ہو گیا۔۔۔۔ دبیر کی انگلیاں بڑی مہارت سے لیپ ٹاپ پر چل رہی تھی جبکہ مقدم کی بے قرار نظریں سکریں پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دبیر کی مایوس آواز گونجی۔۔۔۔

"ٹریکر تو آف ہے.... صاف مطلب ہے کہ بھابھی نے گھڑی نہیں پہنی ہوئی ہم تب تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک بھابھی گھڑی نہیں پہن لیتیں۔"



# Posted On Kitab Nagri

دبیر نے مقدم کو بتایا تو وہ جو ٹریکر کے بارے میں یاد آنے پر خوش اور بے قرار ہو گیا تھا اس کا چہرہ ایک دم بجھ سا گیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔"

مقدم نے اپنے سسکتے دل پر قابو پاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا اور خاموشی سے وہاں سے باہر نکل گیا۔

دیر کو اپنے دوست کی حالت پر بہت افسوس ہو رہا تھا پر وہ کیا کرتا۔۔۔ مقدم نے اپنی منت کو اپنے ہاتھوں سے کھویا تھا۔

آج منّت کو گئے دو مہینے گزر چکے تھے سب نے اسے ڈھونڈنا چھوڑ دیا تھا لیکن مقدم آج بھی اسے ڈھونڈنے کے لیے سڑکوں پہ مارا مارا پھرتا تھا اور جب کچھ نہ ملتا تو منّت کے کمرے میں آ جاتا۔۔۔۔۔ منّت کا کمرہ اس کے جانے کے بعد بھی ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔۔۔ مقدم جب اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جاتا تو وہاں آ جاتا۔۔۔۔۔ وہاں اس کی خوشبو میں سانسیں بھرتا، اسے وہاں محسوس کرتا تو کتنی دیر وہیں بیٹھا رہتا۔۔۔۔۔ وہ کبھی اپنا والٹ کھول کر اس میں موجود منّت کی تصویر کو آنکھوں میں بسائے بیٹھا رہتا تو کبھی اپنے موبائل کی سکرین پر موجود اس کی تصویر کو تکتا رہتا۔۔۔۔۔ اس نے کھانا پینا بالکل ہی چھوڑ دیا تھا وہ بالکل خاموش ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ آج بھی وہ اس کے کمرے میں، اس کے بستر

## Posted On Kitab Nagri

پر لیٹا، روز مرہ کا کام سرانجام دے رہا تھا اور اس کی تصویر کو اپنی آنکھوں میں بسائے ہوئے تھا جب اچانک نیچے سے غیر معمولی شور سنائی دیا۔

مقدم منت کے بستر پر اس کا تکیہ سینے میں دبوچے لیٹا ہوا تھا جب شور محسوس ہوا تو چونک گیا اور خود کو نارمل کرتا کمرے سے باہر نکلا۔

"داجی ----"

بالاج خوشی سے چہکتا اندر داخل ہوا۔

"داجی آپ یقین نہیں کریں گے کہ میں نے کتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔"

بالاج کی آواز گونجی تو سب جو لاونج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے متوجہ ہوئے۔

"ارے بھی ایسا کیا کر دیا ہے تم نے؟ ----"

داجی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"داجی میں باپ بننے والا ہوں۔"

www.kitabnagri.com

بالاج نے جوش سے کہا تو سب لوگ خوش ہو گئے لیکن اس کی کارنامہ والی بات پر سب کے قہقہے بے ساختہ تھے۔۔

مقدم ریلنگ پر کھڑا نیچے ہونے والا سارا منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔ بالاج کی خبر پر مقدم آسودگی سے مسکرایا پھر نیچے جا کر بالاج کو سینے سے لگا کر مبارک باد دی۔

# Posted On Kitab Nagri

یارم اور لاریب کو بھی بالاج نے وہاں ہی بلا لیا تھا تو وہ دونوں بھی وہاں موجود تھے۔۔۔۔۔ مقدم نے منابل کے سر پر پیار دیا پھر ان سب کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ سب لوگ خوش ہو گئے آج بہت دنوں بعد وہ ان سب میں بیٹھا تھا پر جب سے سب نے منت کی تلاش ختم کی تھی وہ سب کو مخاطب کرنا چھوڑ چکا تھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ ان میں بیٹھا سب کی باتیں سن رہا تھا جب اچانک ہی اس کے موبائل پر مخصوص رنگ ٹون بجی۔۔۔۔۔

مقدم جیسے ہی رنگ ٹون کی جانب متوجہ ہوا اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی اور وہ کرنٹ کھا کر کھڑا ہوا۔۔۔ منّت کا ٹریگر آن ہوا تھا۔۔۔ مقدم بغیر کچھ سوچے سمجھے باہر کی جانب بھاگا۔۔۔ سب لوگ پریشان سے اسے اندھا دھند بھاگتا دیکھ رہے تھے۔

"اسے کیا ہو گیا؟۔۔۔"

داجی نے بغیر کسی کو مخاطب کیے پریشانی سے سوال کیا تو سب نے کندھے اچکا کر لا تعلقی کا اظہار کیا۔

www.kitabnagri.com

"دیپر"۔۔۔۔۔"

مقدم بہت رش ڈرائیونگ کر کے دبیر کے گھر پہنچا اور جلدی سے گاڑی پورچ میں کھڑی کی اور گھر میں داخل ہو کر لاونج سے اسے پکارا پر ناجانے دبیر کس دنیا میں تھا۔۔۔ مقدم چلا رہا تھا پر دبیر صاحب تو شاید اس دنیا میں موجود ہی نہیں تھے۔۔۔ مقدم کی بے قراریاں عروج پر تھیں۔۔۔ وہ دبیر کے

## Posted On Kitab Nagri

کمرے کی جانب بھاگا اور جیسے ہی دبیر کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ ہوش و حواس سے بیگانہ، خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔۔۔ مقدم نے اسے سوتے ہوئے، دیکھا تو فوراً بستر پر پہنچا اور پوری قوت سے اسے جھنجھوڑ دیا۔

"دبیر اٹھ جلدی یار۔۔۔"

مقدم اس کے سر پہ کھڑا اسے زور زور سے جھنجھوڑ رہا تھا۔  
"دبیر۔۔۔"

مقدم اسے ہلتا نہ دیکھ چیخا تو وہ فوراً ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا۔  
"کیا ہو گیا ہے یار؟۔۔۔"

دبیر نے اپنی آنکھیں ملتے ہوئے سوال کیا پھر بائیں ہاتھ کی پشت ہونٹوں پر رکھ کر جمائی رو کی اور مندی مندی آنکھیں کھول کر مقدم کو دیکھا۔

"من کا ٹریگر آن ہوا ہے۔۔۔"

www.kitabnagri.com

مقدم نے جیسے اس کے سر پر دھماکہ کیا تھا۔

"کیا۔۔۔"

دبیر ایک جھٹکے سے اٹھا

## Posted On Kitab Nagri

"ہاں.... اب جلدی سے دیکھ اور بتا مجھے کہ من کہاں ہیں.... مجھے جانا ہے ان کے پاس.... جلدی کر دبیر۔"

مقدم نے بے تابی سے کہا تو دبیر نے اثبات میں سر ہلایا پھر فوراً بستر سے اٹھا اور اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر واپس بستر پر مقدم کے قریب بیٹھا اور لیپ ٹاپ آن کیا پھر اس کی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پر چلنے لگی۔۔۔۔۔ باہر بارش ہو رہی تھی جس کی بوندیں دبیر کے کمرے کی کھڑکی پر گرتی ٹپ ٹپ کی آواز پیدا کر رہی تھی۔

چند لمحے دبیر تیزی سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتا رہا پھر ایک دم رک گیا اور مقدم کو دیکھا۔ مقدم نے دبیر کی رکتی انگلیاں دیکھی پھر دبیر کے چہرے کی جانب دیکھا اور اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔ مقدم کی پیشانی پہ پسینے کے ننھے ننھے قطرے نمودار ہونے لگے تھے۔ دبیر نے بہت غور سے اس کی حالت دیکھی اور پھر نظریں واپس سکرین پر جمائی اور کہنے لگا۔۔۔۔۔ "بھابھی امریکہ میں ہیں.... اسی گھر میں جہاں پر ہم سب نے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے لیے قیام کیا تھا۔"

جیسے ہی دبیر کی آواز مقدم کی سماعتوں سے ٹکرائی تو اس کی آنکھیں چمکی۔۔۔۔۔ وہ خوش ہو گیا تھا آخر دو مہینوں بعد اسے اس کی من کا پتہ چلا تھا۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے دبیر کے سینے سے لگ گیا۔۔۔۔۔ آنکھیں

# Posted On Kitab Nagri

بھیگ گئی تھیں۔۔۔۔۔مقدم نے اپنے رب کا شکر ادا کیا پھر ایک دم ٹھٹک گیا اور دبیر سے الگ ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔۔

"تجھے یاد ہے دبیر؟.... جب ہم اس گھر میں تھے تو ضرغام کو وہ گھر کس قدر پسند تھا.... بزنس کی دنیا میں قدم رکھتے ہی اپنی پہلی کامیابی پر اس نے سب سے پہلے وہ گھر خریدا تھا وہ گھر ضرغام کی ملکیت ہے.... اس کا مطلب ہے کہ ضرغام نے ہی منّت کو مجھ سے دور۔۔۔۔۔"

مقدم کہتے کہتے رک گیا۔۔۔ دبیر بھی حیران سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ ایک دم سے مقدم کی آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا اور چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا وہ غصے سے دبیر کے گھر سے نکلا۔۔۔ دبیر نے اسے روکنے کی غلطی ہر گز نہیں کی اور خاموشی سے اسے وہاں سے جاتے دیکھتا رہا۔

ضرغام نور کے ساتھ کمرے میں موجود تھا اس کے آخری پانچ مہینے تھے تو وہ بہت چڑچڑی سی ہو گئی تھی۔۔۔ ابھی وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب اسے باہر سے مقدم کے چینے کی آوازیں آنے لگیں۔

مقدم گھر میں داخل ہوا اور غصے سے چیخا

"ضرغام... ضرغام-----"



# Posted On Kitab Nagri

سب لوگ لاونج میں موجود تھے سوائے ضرغام اور نور کے۔۔۔۔۔ مقدم کے یوم دھاڑنے پر سب ہی پریشانی سے کھڑے ہو گئے۔

"کیا ہوا ہے مقدم؟"

یارم نے پریشانی سے پوچھا۔

"ضرغام کہاں ہے؟۔۔۔۔"

مقدم کی غصے سے بھرپور آواز گونجی پھر اس نے کسی کے جواب کا انتظار کیے بغیر پھر سے ضرغام کو پکارنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔ سب حیران پریشان سے اسے دیکھ رہے تھے۔

مقدم کی دھاڑ پر نور نے ضرغام کو دیکھا تو ضرغام نے آنکھوں سے ہی اسے تسلی دی اور خود بستر سے اٹھ گیا۔۔۔ اس کے اوپر کمبل سیدھا کیا اور کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ مقدم کی غصے سے بھرپور آواز سن کر ضرغام کو سمجھ آ گیا تھا کہ اسے پتہ چل گیا ہے تو وہ سکون سے باہر آیا۔

"منّت کو تم نے چھپایا تھا؟۔۔۔"

مقدم نے ضرغام کو باہر آتے دیکھا تو تیزی سے اس کے قریب پہنچا اور غصے سے دھاڑا۔

ضرغام نے ایک نظر سب پہ ڈالی جو ابھی خوشیاں منا رہے تھے لیکن اب مقدم کی غصے سے بھرپور آواز سن کر اپنی جگہوں سے کھڑے ہوئے، حیرت سے سارا منظر دیکھ رہے تھے سب کی سانسیں جیسے رک سی گئی تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام نے مقدم کے غصے کے پیش نظر ٹھنڈے دماغ سے کام لیتے ہوئے دھیرے سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اس کے اقرار پر مقدم چند لمحے حیرت سے اسے دیکھتا رہا پھر اپنی پوری قوت سے چلایا۔۔۔۔۔  
"تم نے میری زندگی کو مجھ سے دور کیا.... ضرغام تمہیں ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا.... ایک بار بھی نہیں.... میں ان کے بغیر کیسے رہوں گا تم نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا.... میں دو مہینوں سے مر رہا ہوں اور تم.... تم سب جاننے ہوئے بھی سکون سے بیٹھے میرا تماشا دیکھتے رہے۔"  
ضرغام تڑپ اٹھا

"ایسا نہیں ہے مقدم.... منّت نے مجھ سے قسم لی تھی کہ جب تک تم خود اسے نہیں ڈھونڈ لیتے میں تمہیں کچھ بھی نہ بتاؤں.... اسے اندازہ تھا کہ تم اسے ڈھونڈ ہی لو گے اس لیے اس نے مجھے کہا تھا کہ مقدم جب مجھے ڈھونڈ لیں تب آپ انہیں سارا سچ بتا دیجئے گا.... تم بیٹھو میں تمہیں سب کچھ بتاتا ہوں۔"

www.kitabnagri.com

ضرغام نے کہا تو مقدم اسے گھورتے ہوئے، صوفے پر براجمان ہوا۔۔۔ باقی سب بھی بیٹھ گئے اور ضرغام کی جانب متوجہ ہو گئے اب سب ضرغام کے بولنے کے منتظر تھے سب اسے سننا چاہتے تھے۔  
"سب کے کمروں میں جانے کے تھوڑی دیر بعد مجھے منّت کا میسج آیا تھا۔"  
"ماضی"

# Posted On Kitab Nagri

"بھائی دروازہ کھولیں۔"

ضرغام جوا بھی نور کو سلا کر خود لیٹا چھت کو گھور رہا تھا موبائل کی آواز پر چونک گیا اس نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر دیکھا تو منّت کا میسج دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گیا پھر ایک نظر نور کے سوتے ہوئے وجود پر ڈالی اور نامحسوس طریقے سے بستر سے اٹھ گیا اور بغیر کسی شور کے دھیرے سے کمرے سے باہر نکلا۔

وہ جیسے ہی باہر نکلا سامنے ہی منت اپنی سرخ روئی روئی آنکھیں رگڑتی ہوئی اس کی منتظر تھی۔۔۔۔۔

ضرغام نے پریشانی سے اسے دیکھا پھر اس کے ساتھ باہر لان میں آگیا۔

"کیا ہوا میرے بچے کو؟۔۔۔"

ضرغام نے لان میں موجود بیچ پر جگہ سنبھالی منت بھی اس کے قریب بیٹھ گئی اس کے بیٹھنے پر ضرغام نے پریشانی سے پوچھا تو منت نے ایک نظر اسے دیکھا پھر ہاتھ کی پشت سے اپنا بھگیا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"بھائی مجھے یہاں نہیں رہنا۔"

آنسو پھر سے بہنے لگے تھے۔

"کیوں نہیں رہنا؟"

ضرغام کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔ کہاں عادت تھی کسی کو بھی اس کے بغیر رہنے کی۔

# Posted On Kitab Nagri

"آپ پلیز اگر مجھ سے ذرا سا بھی پیار کرتے ہیں تو مجھ سے بغیر کوئی سوال پوچھے مجھے خلع نامہ بنوا دیں اور مجھے یہاں سے کہیں دور بھیج دیں میں مقدم کے اٹھنے سے پہلے یہاں سے جانا چاہتی ہوں مجھے صبح ہونے سے پہلے اس گھر کو چھوڑنا ہے۔"

منّت نے روتے ہوئے کہا۔۔۔ ضرغام کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

"خلع نامہ؟.... مٹو! اس کی غلطی کی اتنی بڑی سزا؟.... آپ جانتی ہو نہ کہ وہ مر جائے گا آپ کے بغیر.... جب آپ کمرے میں تھی وہ تب بھی آپ سے ملنے کی ضد کر رہا تھا اسے اتنی بڑی سزا نہ دو.... کم از کم مجھے بتاؤ تو کہ ہوا کیا ہے؟.... ابھی نکاح کو پانچ گھنٹے بھی پورے نہیں ہوئے اور خلع کا فیصلہ۔۔۔۔۔"

ضرغام نے پریشانی سے کہا

"بھائی پلیز مجھ سے کچھ بھی نہ پوچھیں میں فی الحال آپ کو کچھ بھی نہیں بتا سکتی.... آپ پلیز مجھے خلع نامہ بنوادیں اور یہاں سے کہیں بھیج دیں۔"

منّت نے ہچکیوں کے درمیان کہا تو ضرغام خاموشی اختیار کر گیا۔۔۔۔۔ چند لمحے مکمل خاموشی رہی بس منّت کی ہچکیوں کی آواز گونج رہی تھی پھر ضرغام بولا۔۔۔۔۔

"مٹو! میرا بچہ آپ رو نہیں.... فی الحال میں آپ کو اپنے شہر سے باہر والے فارم ہاؤس بھیج دیتا ہوں ابھی سب اس فارم ہاؤس سے انجان ہیں میں خلع نامہ بھی بنوا دیتا ہوں میرا ایک دوست وکیل ہے...."

## Posted On Kitab Nagri

آپ کچھ دن اس فارم ہاؤس میں رہنا تب تک مقدم آپ کو ایئر پورٹ وغیرہ پر ڈھونڈ چکا ہو گا جب آپ کے نام پر اسے کوئی فلائٹ نہیں ملے گی تو اسے یہی لگے گا کہ آپ پاکستان میں ہو پھر وہ آپ کو یہیں ڈھونڈے گا.... جیسے ہی اسے یقین ہو گیا کہ آپ پاکستان میں ہی ہو میں آپ کو فوراً ہی امریکہ بھیج دوں گا پر مٹو.... آپ اپنے فیصلے پر اچھے سے سوچ لو آپ مقدم کے بغیر رہ لو گی؟۔۔۔۔"

منت بہت غور سے ضرغام کی ساری بات سن رہی تھی پر اس کے سوال پر سوچ میں پڑ گئی۔ کیا وہ اس کے بغیر رہ سکتی تھی؟۔۔۔۔ اس نے اپنے دل سے سوال کیا اور فوراً ہی جواب نفی میں آیا تھا۔۔۔۔ منت نے اس وقت اپنے دل کی آواز کو نظر انداز کیا اور ضرغام کو دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔۔۔ "بھائی میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے آپ خلع نامہ بنوادیں میں نے دستخط کر کے یہاں سے چلی جانا ہے۔"

"اچھا آپ ابھی اپنے کمرے میں جاو اور کچھ ضروری سامان پیک کر لو میں خلع نامہ کا انتظام کرتا ہوں اور آپ کو فارم ہاؤس بھیج دیتا ہوں پھر دو سے تین دنوں میں ہی آپ کی ٹکٹ کا انتظام ہو جائے گا پھر آپ امریکہ چلی جانا.... میں آپ کو پرائیویٹ جیٹ سے بھیج سکتا ہوں پر جب جیٹ روانہ ہوا تو سب کو ہی خبر ہو جانی ہے.... آپ فی الحال فارم ہاؤس چلی جاو ایک دو دنوں میں آپ کو امریکہ بھیج دیا جائے گا.... مٹو! گھر چھوڑنا کوئی حل نہیں ہوتا.... آپ جانتی ہو مقدم آپ سے بہت محبت کرتا ہے آپ اسے یوں نہ چھوڑو ہم مسئلے کا کوئی حل۔۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

ابھی ضرغام اپنی بات مکمل کر تاجب منت بولی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے آپ خلع نامہ بنوادیں میں دستخط کر دوں گی پھر آپ فارم ہاؤس بھجوادینا۔"

ضرغام نے اسے سمجھانے کے لیے لب کھولے پر وہ کچھ سنے بغیر ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی پھر رکی اور مڑ کر ضرغام کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اور کہنے لگی۔۔۔۔

"بھائی! مجھے امید ہے کہ یہ بات صرف ہم دونوں میں رہے گی.... آپ کو میری قسم ہے کہ جب تک مقدم خود مجھے نہیں دھونڈ لیتے آپ انہیں کچھ بھی نہیں بتائیں گے۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔



Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

منّت نے کہا تو ضرغام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔ منّت اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔  
ضرغام کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا پھر سر جھٹک گیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی وکیل کو فون  
ملانے لگا۔

منّت اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور ایک چھوٹا سا بیگ نکالا پھر الماری کھولی اور مقدم کی دی ہوئی  
اجرک نکالی اور اسے اس بیگ میں رکھا پھر اپنی کلائی سے اس کی دی ہوئی گھڑی نکالی اور اسے بستر پر  
رکھ دیا پر نہ جانے کیوں اس گھڑی کو خود سے الگ کرتے ہوئے وہ بے چین سی ہوئی تھی اس نے گھڑی  
بستر سے اٹھائی اور اسے بھی اجرک کے ساتھ بیگ میں رکھ لیا۔۔۔ اس نے روتے ہوئے بس اتنا سا  
سامان پیک کیا تھا اور پھر چند لمحوں میں ہی خلع نامہ منّت کے ہاتھوں میں تھا۔

منّت نے لرزتے ہاتھوں سے خلع نامہ پر دستخط کیے اور پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔ اس کی خوشیوں  
کا وقت اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔ شاید اس کی زندگی میں اتنی ہی خوشی لکھی گئی تھی۔۔۔ اس نے خلع  
نامہ بستر پر رکھا اور پھر ایک کاغذ پر قلم سے تحریر لکھنے لگی اس نے خلع نامہ کے ساتھ ہی وہ کاغذ رکھا اور

## Posted On Kitab Nagri

اپنا بیگ اٹھایا۔۔۔۔۔ فون وہ بند کر کے اس کی سم نکال چکی تھی۔۔۔۔۔ اس نے اپنا چھوٹا سا بیگ اٹھایا اور خاموشی سے مقدم کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے اس کی زندگی سے چلی گئی۔۔۔۔۔ پھر منصوبے کے مطابق ضرغام نے جلد ہی اسے امریکہ بھیج دیا اور اب وہ پچھلے دو مہینوں سے امریکہ میں تھی۔

"حال"

اس کا مطلب ہے کہ آج دو مہینوں کے بعد منت نے اس گھڑی کو پہنا تھا۔۔۔۔۔ مقدم نے سوچا اور پھر بغیر کسی کو دیکھے، لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

-----

"تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا کہ منت کہاں ہے؟۔۔۔۔۔"

یارم نے مقدم کے جاتے ہی ضرغام کی جانب رخ کیا اور ناگواری سے پوچھا

"اگر بتا دیتا تو مقدم کی حالت دیکھ کر تم لوگوں نے فوراً اسے بتا دینا تھا۔"

ضرغام نے سکون سے کہا

"اب مقدم کیا کرنے والا ہے؟۔۔۔۔۔"

داجی نے پریشانی سے کہا

"امریکہ جا رہا ہے اپنی من کو لینے۔"

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام نے اطمینان سے کہا اور خاموشی سے اپنے کمرے میں جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

-----

مقدم خان مینشن سے باہر نکلا اور پورچ میں موجود اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور دبیر کو فون ملا یا جو کہ دوسری بیل پر اٹھالیا گیا۔

"ہیلو دبیر! میری امریکہ کی ٹکٹ بک کروا جلدی۔"

مقدم نے اجلت میں کہا

"میں کرواتا ہوں۔"

دبیر نے کہا تو مقدم نے سر اثبات میں ہلا کر فون کاٹ دیا اور جلد بازی میں خان ولا کی جانب روانہ ہوا۔ وہ گھر میں داخل ہوا تو دبیر کا فون آنے لگا مقدم نے فون اٹھایا اور کان سے لگایا

"ایک گھنٹے میں فلائٹ ہے تیری۔"

www.kitabnagri.com

دبیر نے بتایا تو مقدم نے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اس نے جلدی جلدی میں اپنا کچھ ضروری سامان پیک کیا اور آدھے گھنٹے کے اندر اندر ایئر پورٹ روانہ ہو گیا اور پھر ایک گھنٹے میں مقدم امریکہ کے لیے نکل چکا تھا۔۔۔ وہ بے چینی سے سفر کے ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ آخر کار دو مہینوں بعد اس نے اپنی من کو دیکھنا تھا اور وہ اب اپنی من کے پاس جا رہا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

-----

منّت کو امریکہ آئے دو مہینے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ اسے پتہ تھا کہ آسان نہیں ہونا مقدم کے بغیر رہنا لیکن اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکے گی۔۔۔۔۔ اس نے کبھی ظاہر نہیں کیا تھا پر وہ بھی مقدم سے خاموش محبت کرتی تھی۔۔۔۔۔ وہ اسے ہر پل، ہر لمحہ یاد آتا تھا وہ اسے ہر بات پر یاد آتا تھا۔۔۔۔۔ دن تو پھر بھی کٹ جاتے تھے لیکن اس کی راتیں مقدم کی یاد میں سسک سسک کر کٹتی تھی۔

مقدم کی وہ اجرک جو مقدم نے پہلی ملاقات پر اس کے گرد اوڑھائی تھی وہ اجرک منّت اپنے ساتھ لے کر آئی تھی۔۔۔۔۔ منّت روز رات کو اس کی اجرک خود کے گرد لپیٹ کر اس شخص کی خوشبو میں سانس لیتی، روتی، سسکتی سو جاتی تھی۔

آج بھی اس کی صبح روز جیسی ویران ہی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ یہاں وہ کسی کو نہیں جانتی تھی تو گھر میں پورا دن اکیلی رہتی تھی۔۔۔۔۔ اسے ہمیشہ سے ہی اکیلا رہنے کی عادت تھی پر اب اسے سب یاد آتے تھے۔۔۔۔۔ مقدم کی یاد تو چین نہیں لینے دیتی تھی۔

اس نے صبح اٹھ کر ناشتہ کیا اور پھر لان میں آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ سوچیں پھر سے اس شخص کے گرد گھومنے لگیں تھی۔۔۔۔۔ وہ اسے ہی سوچ رہی تھی جب ہلکی ہلکی بوند باندی شروع ہو گئی۔۔۔۔۔ بارش کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھیں بھی بھیگ گئی تھیں وہ لان میں موجود بیچ پر بیٹھی، برستی بارش میں آنسو

## Posted On Kitab Nagri

بھار ہی تھی وہ شخص اسے بارش کے تسلسل میں بوندوں کی مانند یاد آتا تھا وہ سسکیاں بھرتی اسے ہی سوچ رہی تھی جب اچانک اسے اپنی گھڑی کا خیال آیا۔۔۔۔۔ جب سے وہ یہاں آئی تھی اس نے گھڑی نکالی ہی نہیں تھی پر آج اس کا دل چاہا کہ وہ اسے پہنے۔۔۔۔۔ وہ اٹھی اور اپنے کمرے میں آئی۔۔۔۔۔ بیگ سے گھڑی نکالی۔۔۔۔۔ وقت رکا ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ کشمکش کا شکار ہو گئی کہ پہنے یا نہ پہنے لیکن اس کے سیاہ ہیرے اسے مقدم کی گہری سیاہ آنکھیں اور اس کی سرگوشیاں یاد دلانے لگے۔۔۔۔۔ منّت کی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئی اس نے بہتی آنکھوں اور کانپتے ہاتھوں سے وہ گھڑی اپنی کلائی میں پہنی۔۔۔۔۔ وقت ایک بار پھر سے چلنے لگا۔۔۔۔۔ اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ اس گھڑی میں ٹریکر ہو گا جو گھڑی پہنتے ہی آن ہو جائے گا۔۔۔۔۔ جیسے ہی اس نے گھڑی پہنی مقدم کو پتا چل گیا کہ ٹریکر آن ہوا ہے۔۔۔۔۔ منّت واپس لان میں آگئی اور پھر سے بارش میں بھگنے لگی اب منّت لان میں بارش میں بھیک رہی تھی اس بات سے انجان کہ مقدم اس کے پاس آرہا ہے۔

اگلے دن صبح جب منّت کی آنکھ کھلی تو وہ بے چین سی ہو گئی۔۔۔۔۔ عجیب سی بے چینی تھی۔۔۔۔۔ وہ کمرے سے باہر آگئی اپنے لیے ناشتہ بنایا اور برتن وغیرہ دھو کر اس نے ٹی وی آن کر لیا پر اس میں بھی دل نہیں لگ رہا تھا اس نے ٹی وی بند کیا اور کھلی ہوا میں سانس لینے کے لیے لان میں آگئی۔۔۔۔۔ موسم کافی خوشگوار تھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ صبح سے ہوا کو محسوس بھی نہیں کر سکی تھی جب دروازے پر دستک



## Posted On Kitab Nagri

ہوئی۔۔۔ منّت ٹھٹک گئی کیونکہ یہاں اسے کوئی بھی نہیں جانتا تھا یہاں کوئی بھی نہیں آتا تھا تو آج کون آسکتا تھا؟۔

ابھی وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب گارڈ نے دروازہ کھولا اور سامنے موجود شخص کو دیکھ کر منّت سانس تک نہ لے سکی۔

مقدم جیسے ہی ایئر پورٹ پر پہنچا اس نے جلدی سے ٹیکسی کروائی اور مطلوبہ جگہ کا رخ کیا۔۔۔۔۔ آج دو مہینوں بعد وہ اپنے سکون کو دیکھے گا دو مہینے اس نے انگاروں پر کاٹے تھے اب اسے بس منّت کو دیکھنا تھا اس سے ملنا تھا تاکہ وہ اپنے جلتے دل کو سکون پہنچا سکے۔۔۔۔۔ وہ سارے راستے اس منظر کو تصور کرتا رہا کہ وہ منّت کو دیکھے گا۔۔۔۔۔ آخر کار وہ گھر پہنچ گیا اس کے پاس اس گھر کی چابیاں موجود تھیں لیکن پھر بھی اس نے دروازے پر دستک دی۔۔۔۔۔ چند پلوں میں ہی گارڈ نے دروازہ کھول دیا اور اسے دیکھ کر اسے خوش آمدید کہا۔۔۔۔۔ مقدم نے صرف اثبات میں سر ہلایا اور بے صبری سے گھر میں داخل ہوا۔

مقدم جیسے ہی گھر میں داخل ہوا اس کی نظر لان میں موجود بیچ پر پڑی۔۔۔۔۔ وہ تو اسے دیکھ کر جیسے کرنٹ کھا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اس وقت سادہ سے سیاہ سوٹ میں ملبوس تھی، بھورے بال کمر پر جھول رہے تھے جن کی کچھ آوارہ لٹیں تیز ہوا کی وجہ سے اس کا چہرہ چھو رہی تھیں، ہم رنگ دوپٹہ



## Posted On Kitab Nagri

لاپرواہی سے شانے پر جھول رہا تھا وہ اس سیاہ رنگ میں دمک رہی تھی۔۔۔۔ دو مہینوں بعد اسے اس لاپرواہ سے روپ میں دیکھ کر مقدم ساکت ہو گیا تھا۔

-----

منت نے دستک کی آواز پر کچھ پریشانی سے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔۔ گارڈ نے دروازہ کھولا اور مقدم کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر منت کرنٹ کھا کر کھڑی ہوئی۔

مقدم نے سب کچھ وہیں پھینکا اور بھاگتا ہوا اس تک آیا اور اسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔۔ منت کو تو کچھ سمجھنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا مقدم کی گرفت میں اس قدر شدت تھی کہ منت کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا جبکہ مقدم تو دنیا جہان کا ہوش بھلائے بس اپنے تڑپتے ہوئے دل کو قرار بخش رہا تھا۔۔۔۔ منت بالکل ساکت تھی وہ یہ سب سمجھنے کی کوشش میں تھی جب مقدم کی سرگوشی نما آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"من۔۔۔۔"

مقدم نے اسے پکارا۔۔۔۔ آواز میں واضح تڑپ تھی۔۔۔۔ مقدم نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور پھر سے اسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔۔ وہ کبھی اس کے رخساروں پر بوسے دیتا، کبھی اس کی ٹھوڑی چومتا، کبھی اس کی آنکھوں پر بوسے دیتا، کبھی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑتا۔۔۔۔ وہ اس وقت کوئی دیوانہ ہی

# Posted On Kitab Nagri

معلوم ہو رہا تھا جو اپنی قیمتی متاع کے کھو جانے کے بعد ملنے پر پھر سے کھو جانے کے خوف سے مسلسل اسے خود میں بھینچے ہوئے تھا وہ اسے اپنے حصار سے آزاد کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

منّت اس کے حصار میں قید کھڑی تھی۔۔۔ مقدم نے اپنے دونوں بازو اس کے گرد لپیٹ کر اسے اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا اور بھیگی آنکھوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ آنکھیں نم ہونے کی وجہ سے اسے منّت کا چہرہ دھندلا سا دکھائی دے رہا تھا۔

منت اس کی باہوں میں قید، سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔۔ چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔  
مقدم بار بار اس کے آنسو چنتا اور اسے پھر سے خود میں بھیج لیتا۔۔۔۔۔ وہ دونوں رو رہے تھے۔۔۔۔۔  
بہت رو رہے تھے۔

چند لمحے وہ دونوں ایک دوسرے کو خاموشی سے محسوس کرتے رہے۔۔۔۔۔ بس ہوا کی وجہ سے درختوں کے ہلتے پتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی پھر چند لمحوں بعد مقدم کی شکوے سے بھرپور آواز گونجی۔۔۔۔۔

"آپ نے اچھا نہیں کیا من.... آپ جانتی ہیں کہ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا.... میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے کبھی مت چھوڑیے گا اور آپ نے وہی کیا آپ نے مجھے زندہ لاش بنا دیا من آپ کو ذرا سا بھی خیال نہیں آیا کہ میں کیسے رہوں گا آپ کے بغیر؟.... آپ کو ذرا سا بھی خیال نہیں آیا کہ خلع نامہ

## Posted On Kitab Nagri

دیکھ کر میں کیا کروں گا؟.... آپ نے مجھے جیتے جی مار دیا من.... کیوں کیا آپ نے ایسا؟..... بتائیں....  
کیوں کیا من؟ ---- "

مقدم تڑپ رہا تھا۔۔۔ شکوے کر رہا تھا۔۔۔ وہ بس اس کے حصار میں خاموش کھڑی تھی اس کے پاس کچھ نہیں تھا کہنے کو۔۔۔ مقدم کے آنسو منت کا چہرہ بھیگو رہے تھے۔۔۔ منت نے بغیر سوچے سمجھے، دھیرے سے مقدم کے دل کے مقام پر اپنا سر رکھ دیا اور آنکھیں موند گئی۔

مقدم نے اسے پوری طرح سے خود میں قید کر لیا اور اس کے بالوں پر اپنی ٹھوڑی رکھ کر آنکھیں موند گیا۔۔۔ آج دو مہینوں بعد ان دونوں کی روحوں نے سکون پایا تھا۔۔۔ ان دونوں کے لیے سکون کا باعث صرف ایک دوسرے کی ذات تھی۔

کچھ دیر وہ دونوں ایک دوسرے کو محسوس کرتے رہے پھر منت نے مقدم کے دل کے مقام پر سے اپنا چہرہ اٹھایا اور پلکوں کی جھالراٹھا کر مقدم کو دیکھا۔۔۔

مقدم آنکھوں میں دنیا جہان کی محبت سموئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ صرف ایک لمحے کے لیے دونوں کی نظروں کا تصادم ہوا اور منت ہمیشہ کی طرح پلکیں جھکا گئی۔۔۔ مقدم مسکرایا پھر منت دھیرے سے مقدم سے الگ ہو گئی اور بغیر اس کی جانب دیکھے اپنے قدم گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھا دیئے۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے اسے خاموشی سے گھر میں داخل ہوتے دیکھا اور پھر قدم قدم چلتا اس کے پیچھے ہی گھر میں داخل ہوا۔

منّت نے لاونج میں موجود صوفوں کے سامنے رکھے ٹیبل پر سے پانی کا جگ اور گلاس اٹھایا اور گلاس میں پانی انڈیلنے لگی جب مقدم کی آواز نے اس کے ہاتھوں کی حرکت کو روکا تھا۔

"منّت! آپ نے خلع نامہ کیوں بنوایا تھا اور اس پر دستخط کیوں کیے تھے؟.... آپ مجھ سے خلع کیوں چاہتی تھی؟.... آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے کہ مجھے کس قدر تکلیف ہوئی تھی وہ سب دیکھ کر۔"

مقدم نے منّت سے سوال کیا تو اس نے نظروں کا رخ مقدم کی جانب کیا اور اسے دیکھا۔۔۔۔۔ جگ اور گلاس ابھی بھی ہاتھوں میں موجود تھے۔ <https://www.kitabnagri.com>

"صرف آپ ہی تکلیف میں نہیں رہے مقدم.... جس تکلیف کی بات آپ کر رہے ہو اس کا اندازہ ہے مجھے کیونکہ یہ تکلیف میں نے بھی اتنی ہی جھیلی ہے جتنی آپ نے۔"

منّت صرف سوچ ہی سکی وہ چاہ کر بھی یہ الفاظ نہ ادا کر سکی۔۔۔۔۔ منّت نے نظریں واپس جگ اور گلاس پر جمائی اور گلاس میں پانی انڈیلنے لگی پھر جگ واپس ٹیبل پر رکھا اور پانی سے بھرا گلاس لے کر مقدم کے سامنے آگئی اور اس کی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔

مقدم نے ایک نظر منّت کے چہرے پر ڈالی اور دوسری گلاس پر، پھر خاموشی سے گلاس اس کے ہاتھوں سے لے لیا اور اپنی جیب سے خلع نامہ نکال کر منّت کو پکڑا دیا۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے دھڑکتے دل کے ساتھ ان مڑے ہوئے کاغذات کو کھولا اور پھر حیرت سے مقدم کو دیکھا۔۔۔۔

خلع نامہ پر بس منّت کے دستخط تھے مقدم نے ابھی تک دستخط نہیں کیے تھے۔۔۔۔ منّت نے مقدم کی جانب دیکھتے ہوئے حیرت سے کہنا شروع کیا۔۔۔۔

"آپ نے.... دستخط.... مطلب آپ نے.... آپ نے ابھی تک تائشہ آپی سے شادی نہیں کی؟۔۔۔۔" <https://www.kitabnagri.com>

منّت نے حیرت سے پوچھا تو مقدم کو اس سے زیادہ بڑا جھٹکا لگا۔

"میں آپ سے محبت کرتا ہوں منّت.... آپ کے علاوہ کسی کے بارے میں سوچنا بھی گناہ سمجھتا ہوں اور آپ.... آپ سوچ رہی تھی کہ میں تائشہ سے شادی کر لوں گا.... من! تائشہ میرے لیے بہنوں کی طرح ہے اور آپ زندگی ہیں میری.... مقدم خان مر سکتا ہے لیکن اپنی من کے علاوہ کسی کو دیکھنا تو دور کسی کے بارے میں سوچنا بھی خود پہ حرام سمجھتا ہے۔"

منّت اس کے لفظوں میں کھوسی گئی تھی وہ یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی آنسو ہنوز جاری تھے۔

"من! آپ مجھے چھوڑ کر کیوں آئی تھی؟۔۔۔۔"

مقدم نے سوال کیا تو منّت نے اپنا بھیگا چہرہ ہاتھوں کی پشت سے صاف کیا اور چہرہ جھکا گئی پھر بغیر اس کی جانب دیکھے، خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔



## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے خاموشی سے اسے جاتے دیکھا۔۔۔ وہ کمرے میں داخل ہو گئی اور مقدم وہیں کھڑا رہا اور چند لمحے انتظار کرتا رہا کہ شاید وہ باہر آئے لیکن انتظار کے بعد بھی جب وہ باہر نہ آئی تو مقدم نے اسے تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا۔۔۔ اس بار وہ صبر کرنا چاہتا تھا۔۔۔ پہلے اس کی سچ جاننے کی کوشش نے اس کی من کو اس سے چھین لیا تھا پر اب اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ منت کو دوبارہ کھوسکے۔

اس نے ایک نظر منت کے کمرے کے بند دروازے پر ڈالی اور سر جھٹک کر اپنے کمرے میں چلا گیا اس نے شاہ اور پھر چھت پر چلا گیا۔۔۔ منت کے کمرے کا دروازہ ابھی بند ہی تھا۔

منت خاموشی سے اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ وہ اپنے ہاتھ میں موجود خلع نامہ دیکھ رہی تھی اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی وہ خلع نامہ پر موجود اپنے دستخط دیکھ کر سسکیوں سے رورہی تھی وہ خود بھی خلع نہیں چاہتی تھی لیکن اس کی مجبوری تھی وہ مقدم کی خوشیاں چاہتی تھی۔

ابھی وہ اپنی انہیں سوچوں میں گم تھی جب اچانک اسے خیال آیا کہ مقدم بہت لمبے سفر سے آیا ہے اس نے کچھ کھایا بھی نہیں ہونا۔۔۔ منت کو کچھ بنانا نہیں آتا تھا پھر بھی اس نے سوچا کہ مقدم سے پوچھ لے اس نے جو بھی کھانا ہے پھر انٹرنیٹ سے دیکھ کر اسے بنا دے گی۔۔۔ اب وہ اتنی بری بیوی بھی ثابت نہیں ہو سکتی تھی جو شوہر کو بھوکا سونے دے۔



## Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی اور لاونج میں نظر دوڑائی پر لاونج خالی تھا اس نے ایک ایک کر کے گھر میں موجود کمرے دیکھنے شروع کر دیئے کیونکہ وہ انجان تھی کہ مقدم کس کمرے میں رکا ہے اس نے سارے کمرے، کچن، لان ہر جگہ دیکھ لیا پر مقدم کہیں بھی نہیں تھا منت کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑکا۔

"کہیں وہ.... واپس۔۔۔۔"

اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی اس نے اسے ہر جگہ دیکھا پر وہ کہیں نہیں تھا جب منت اسے چھوڑ کر آئی تھی اور مقدم نے اگلے دن اسے ڈھونڈا ہو گا اور وہ نہیں ملی ہو گی تب مقدم نے کیا محسوس کیا ہو گا؟۔۔۔۔ منت کو آج مقدم کی اس کیفیت کا احساس ہوا تھا وہ بھی آج وہ ہی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔ وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔۔ اس نے سوچا کہ مقدم بھی ایسے ہی تڑپا ہو گا۔۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھ کر سر ہاتھوں میں گرائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔ اس سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا آج منت کو مقدم کی تڑپ کا اندازہ ہو رہا تھا وہ اسے دو مہینوں کا ہجر دے آئی تھی جس میں وہ خود بھی برابر تڑپی تھی لیکن اب اسے دیکھنے کے بعد منت اس کی دو گھنٹوں کی دوری بھی برداشت نہیں کر پار رہی تھی۔

"اللہ.... بس ایک بار.... بس ایک بار وہ میرے سامنے آجائیں.... میرے اللہ میں کبھی.... کبھی بھی نہیں چھوڑوں گی انہیں.... اللہ پلیز وہ میرے سامنے آجائیں۔"

## Posted On Kitab Nagri

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جب اچانک اسے خیال آیا کہ اس نے چھت پر نہیں دیکھا۔۔۔۔ وہ جلدی سے صوفے پر سے اٹھی اور بھاگتی ہوئی چھت پر پہنچی اور سامنے ہی اسے وہ دکھائی دیا۔

"مقدم۔۔۔"

منت نے پکارا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri  
whatsapp \_ 0335 7500595

مقدم دیوار پر کمر لگائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ ہاتھ میں جلتا ہوا سگریٹ تھا وہ آنکھیں موندے سگریٹ کے گہرے کش لگاتا، دھواں ہوا میں چھوڑ رہا تھا وہ کسی اور ہی دنیا میں گم تھا جب منت کی آواز پر چونک گیا اور آنکھیں کھول کی سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔

وہ وہاں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ مقدم نے اس کی روئی روئی آنکھیں دیکھی تو ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

منت نے اسے دیکھ کر دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا تھا پھر مقدم کے قریب بلانے پر قدم قدم چلتی اس کے قریب پہنچی۔۔۔

مقدم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب بٹھایا اور غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔ بھگا چہرہ، روئی روئی سرخ آنکھیں، زیادہ رونے کی وجہ سے سرخ ہوئی ناک، کپکپاتے لب جن کی کپکپاہٹ پر قابو پانے کے لیے وہ انہیں ایک دوسرے میں پیوست کر گئی تھی۔

مقدم دھیمسا مسکرایا اور زمین پر مسل کر سگریٹ بجھائی پھر اسے نرمی سے تھاما اور اپنی گود میں بٹھا گیا۔۔۔ مقدم نے بہت نرمی اور محبت سے اس کا بھگا چہرہ صاف کیا اور باری باری اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھے پھر اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔

# Posted On Kitab Nagri

مقدم کی اس قدر نزدیکی پر منت کے چہرے پر گلال بکھرا تھا وہ اپنی حالت پر قابو پانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی پھر مقدم کی گردن میں چہرہ چھپا گئی۔

مقدم اس وقت اس کے چہرے پر کھلتے رنگوں سے واقف تھا اس کے چہرہ چھپانے پر دلکشی سے مسکرایا اور اسے اپنے قریب محسوس کرتا آنکھیں موند گیا۔۔۔۔ چند لمحے دونوں ایک دوسرے میں کھوئے رہے پھر منت کی سرگوشی نما آواز مقدم کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

"مقدم"۔۔۔۔۔"

اس نے پکارا۔۔۔۔۔ منّت نے مقدم کا نام کبھی نہیں لیا تھا مقدم کی خواہش تھی کہ منّت اسے پکارے، اس کا نام لے، پر جب اس کی خواہش پوری ہوئی تب حالات ایسے نہیں تھے کہ وہ محسوس کر سکے۔۔۔۔۔ آج تنہائی میں جب وہ اس کے بے حد نزدیک تھی اس نے مقدم کو پکارا اور مقدم کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑکا۔

مَنْت نے مقدم کی گردن سے اپنا چہرہ نکالا اور دل والے مقام پر رکھ دیا۔۔۔ مَنْت محسوس کر سکتی تھی کہ اس کی موجودگی میں مقدم کی دھڑکنیں تیز ہیں کیونکہ اس کی خود کی بھی یہی حالت تھی لیکن جب اس نے مقدم کا نام پکارا تو مقدم کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کے لیے بے تاب ہونے لگا تھا۔۔۔ وہ دھیماسا مسکرائی۔۔۔ پر مقدم کی جانب سے جواب نہ ارد۔

"مقدمــــ"

# Posted On Kitab Nagri

اس نے پھر سے پکارا۔۔۔۔۔ مقدم کو آج سے پہلے اپنا نام کبھی اتنا اچھا نہیں لگا تھا وہ چاہتا تھا کہ منت بس اس کا نام لیتی رہے۔۔۔۔۔ مقدم آنکھیں موندے بس اسے اپنے قریب محسوس کر رہا تھا۔

"مقدم۔۔۔۔۔"

جب مقدم کی جانب سے کوئی جواب نہ ملا تو منت نے اس بار اس کے دل کے مقام پر سے اپنا چہرہ اٹھایا

اور پکارا۔ <https://www.kitabnagri.com>

جیسے ہی منّت نے اس کے دل کے مقام پر سے اپنا چہرہ اٹھایا مقدم کی فوراً آنکھیں کھلیں۔۔۔ منّت اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ مقدم نے اپنی گہری سیاہ آنکھوں میں خمار کی سرخی لیے، نظر منّت کے چہرے پر جمائی اور محبت سے اسے دیکھنے لگا۔

منّت کے کھلے بال ہوا کی وجہ سے بار بار اس کے چہرے پر آرہے تھے۔۔۔۔۔ مقدم نے اس کے بال اتنے قریب سے کبھی نہیں دیکھے تھے کیونکہ وہ زیادہ تر سب کے سامنے سر پر دوپٹہ اوڑھے رکھتی تھی آج پہلی بار وہ اس کے بال اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا آج وہ انہیں چھو سکتا تھا اس کے بال کمر پر جھول رہے تھے اور کچھ لٹیں بار بار اس کا چہرہ چھو رہی تھیں۔۔۔۔۔ مقدم کا دل بے ساختہ انہیں محسوس کرنے کو چاہتا تو اپنے دل کی آواز پر لبیک کہتے، اس نے منّت کے بال اپنی انگلیوں کے پوروں سے کان کے پیچھے کر دیئے اور پھر محبت اور نرمی سے بولا۔۔۔۔۔

"جی۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

منت اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ مقدم کی انگلیاں اپنے چہرے کو چھوتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔  
گھنی پلکیں بھوری آنکھوں پر سایہ فگن تھیں۔۔۔۔ مقدم نے اس کی پکار پر لبیک کہا تو منت نے پلکوں  
کی جھالراٹھا کر ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں میں جھانکا اور پھر سے نظریں جھکا گئی اور سوال  
کیا۔۔۔۔

"آپ ناراض ہیں مجھ سے؟۔۔۔۔"

منت نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا تو مقدم نے اسے بغور دیکھا پھر بولا۔۔۔۔

"ہونا نہیں چاہیے مجھے؟۔۔۔۔"

مقدم نے سوال پر سوال کیا تو منت نے نفی میں گردن ہلائی اور پلکیں اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا پھر کہنے  
لگی۔

"بالکل نہیں ہونا چاہئے.... آپ نے سچ جاننے کے لیے وہ سب کیا اور میں نے سچ جاننے کے بعد یہ

سب کر دیا.... اب حساب برابر ہے تو آپ کو مجھ سے بالکل بھی ناراض نہیں ہونا چاہئے۔"

منت نے اس کے چہرے پر نظریں جمائے کہا تو مقدم اسے دیکھ کر رہ گیا پھر ایک دم ٹھٹکا

"کیسا سچ؟۔۔۔۔"

مقدم نے کچھ حیرت سے پوچھا تو منت چہرہ جھکا کر اپنے لب کاٹنے لگی۔۔۔۔ مقدم اسے بغور دیکھ رہا

تھا پھر کہنے لگا۔۔۔۔



## Posted On Kitab Nagri

"من! آپ مجھے ابھی نہیں بتانا چاہتیں تو میں آپ کو مجبور نہیں کروں گا جب آپ کو لگے کہ آپ کو مجھے بتادینا چاہئے تب بتادیجیے گا۔"

مقدم نے اطمینان سے کہا تو منت بولی۔۔۔۔  
"نہیں.... ایسا نہیں ہے۔"

منت نے کہا اور پھر سے مقدم کی گردن میں چہرہ چھپا گئی۔۔۔ مقدم اس کی اس بے ساختہ حرکت پر مسکرایا اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اسے محسوس کرنے لگا۔۔۔۔ اس نے اپنا سر دیوار سے لگایا اور آنکھیں موندے منت کو اپنے قریب محسوس کرنے لگا۔  
منت نے اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کیا تو سکون سے آنکھیں موند گئی پھر کہنے لگی۔۔۔۔

"آپ کے گیسٹ روم میں جانے کے بعد نازیہ پھپھو اور تائشہ آپ آئی تھیں میرے پاس۔۔۔۔"

"ماضی"

www.kitabnagri.com

منت جو روتے ہوئے اوپر آئی تھی اپنے کمرے میں بند ہو گئی مقدم نے دروازے پر دستک دی پر اس نے دروازہ نہیں کھولا تھا وہ سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔ نیچے سے مقدم کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔۔ چند لمحے آوازیں آتی رہیں پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی۔۔۔۔ منت بیڈ کراؤن سے پشت لگائے، سر گھٹنوں میں چھپائے، اپنے دونوں بازو گھٹنوں کے گرد لپیٹ کر بیٹھی سسک رہی تھی جب

## Posted On Kitab Nagri

دروازے پر دستک ہوئی اس نے گھٹنوں پر سے سر اٹھایا اور اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے دروازے کی جانب دیکھا

"منّت دروازہ کھولو۔"

اسے یہ ہی لگا تھا کہ مقدم آیا ہو گا پر نازیہ بیگم کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ چونک گئی پھر بستر سے اٹھی اور دروازہ کھولا سامنے ہی نازیہ پھپھو اور تائشہ کھڑی تھیں۔۔۔۔ منّت کی سرخ آنکھیں دیکھ کر تائشہ مسکرا دی منّت اس کے مسکرانے کی وجہ سمجھ نہیں سکی تھی۔

وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئیں اور صوفے پر برابر اجماع ہو گئیں۔۔۔۔ منّت کا خیال تھا کہ نازیہ پھپھو مقدم کے لیے آئی ہیں منّت کو خوشی ہوئی کہ مقدم ان کے لیے اس قدر اہمیت کا حامل ہے پھر اگلے ہی لمحے اس کی خوشی غائب ہو گئی جب اس نے نازیہ پھپھو کے الفاظ سنے۔۔۔۔

"دیکھو منّت! تم یہاں سے چلی جاؤ۔"

منّت نے حیرت سے انہیں دیکھا

www.kitabnagri.com

"جی؟۔۔۔۔"

منّت کو لگا کہ شاید اس نے کچھ غلط سن لیا ہے اس لیے تصدیق چاہی۔

"میں نے کہا تم یہاں سے چلی جاؤ۔"

## Posted On Kitab Nagri

نازیہ پھپھونے اس کی تصدیق کی تو منت حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی۔۔۔ الفاظ ختم ہو گئے تھے اور وہ آنکھیں پھاڑے، حیرت سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"منت! تائشہ بچپن سے مقدم سے محبت کرتی ہے.... وہ ہمیشہ سے اسی کا تھا.... ہم سب کے ذہنوں میں یہ ہی تھا کہ میری تائشہ میرے مقدم کی ہے سب نے ہمیشہ سے ہی تائشہ اور مقدم کو ایک ساتھ سوچا تھا اور پھر.... پھر ایک دن تم آ گئی.... میری بیٹی کی خوشیاں چھیننے۔"

منت کو لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔۔۔۔ اسے بے ساختہ داجی کی بات یاد آئی۔۔۔۔

"مقدم کوئی ہے تو بتا دو ورنہ میں نے تمہارے لیے تائشہ کو سوچا ہوا ہے۔"

داجی کے الفاظ اس کی سماعتوں میں گونجے تو اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے نازیہ بیگم کو دیکھا۔۔۔۔

"کیا مقدم بھی تائشہ آپنی سے؟.... نہیں نہیں.... اگر مقدم تائشہ آپنی سے محبت کرتے ہوتے تو مجھ سے نکاح نہ کرتے۔"

منت نے دل ہی دل میں سوچا اور خود کو تسلی دی۔۔۔۔ نازیہ بیگم نے اس کے چہرے پر پھیلتا اطمینان دیکھا اور پھر فوراً سے بولی۔۔۔۔

"دیکھو منت! مقدم بھی تائشہ کو بچپن سے پسند کرتا ہے.... تم ان دونوں میں ایک تیسرے شخص کی طرح شامل ہو رہی ہو.... تم مقدم کو نظر آتی ہو اسی لیے اسے لگتا ہے کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے اور وہ

## Posted On Kitab Nagri

تمہارے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھتا.... تم کچھ عرصے کے لیے غائب ہو جاو گی تو وہ تمہیں بھول جائے گا۔"

ان کے الفاظوں نے منّت کا اطمینان اڑا دیا تھا جبکہ تائشہ تو بالکل خاموش تماثائی بنی بیٹھی تھی۔  
"مقدم نے آج تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے تمہیں چاہئے کہ فوراً اسے چھوڑ دو اور ویسے بھی تم خود کو دیکھو اور اس کو دیکھو.... منّت تم اس کے قابل نہیں ہو وہ پاک مرد ہے میری تائشہ بھی پاک عورت ہے امریکہ میں رہتے ہوئے بھی میری تائشہ کا کردار شفاف ہے لیکن تم.... تم پر تو تمہارے اپنے ماں باپ بد کرداری کا الزام لگاتے ہیں اب وہ الزام ہے یا حقیقت یہ تو خدا بہتر جانتا ہے تو تم خود سوچو.... تم مقدم کے قابل ہو؟۔۔۔۔"

منّت کی سانسیں رکیں۔۔۔۔ نازیہ پھپھو کے الفاظ بر چھپی کی طرح اس کے دل پر لگے تھے انہوں نے منّت کی سانسیں چھین لیں تھی۔۔۔۔ ابھی وہ ان کے پہلے وار سے نہیں سنبھلی تھی جب نازیہ پھپھو نے دوسرا وار کیا۔۔۔۔ <https://www.kitabnagri.com>

"فرض کرو کہ تم ابھی مقدم سے الگ نہیں ہوتی لیکن شادی کے بعد مقدم کو کسی بزنس پارٹی میں جانا پڑتا ہے یا پھر خاندان کی ہی کسی تقریب میں جانا پڑتا ہے تو میرا بچہ تو سب کو یہ ہی بتاتا رہ جائے گا کہ تم با کردار ہو بد کردار نہیں.... ایسی باتیں چھپی نہیں رہتی منّت.... تم اگر مقدم سے محبت کرتی ہو اور اس کی خوشیاں چاہتی ہو تو اسے چھوڑ کر چلی جاو.... وہ پہلے اداس رہے گا لیکن پھر تائشہ اسے سنبھال

## Posted On Kitab Nagri

لے گی.... میری تائشہ کے ساتھ مقدم کا مستقبل تم سے بہتر ہے.... منت مقدم کو چھوڑ کر چلی جاو.... میرا کام تھا تمہیں سمجھانا آگے تمہاری مرضی ہے کہ تم مقدم کی خوشیاں اور اس کا بہتر مستقبل چاہتی ہو یا نہیں۔"

"حال"

"نازیہ پھپھونے یہ سب کہا اور تائشہ آپ کو لے کر باہر چلی گئیں اور میں سوچنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔۔ مجھے اس وقت آپ کو چھوڑنا بہتر لگا تھا آپ کی خوشی کے لیے۔۔۔۔ میں اسی لیے خلع نامہ پر دستخط کر آئی تھی۔"

منت اس کی گردن میں چہرہ چھپائے اسے سب کچھ بتاتی چلی گئی اور پھر سب بتا کر خاموش ہو گئی اور مقدم کے ردِ عمل کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔ کافی دیر خاموشی چھائی رہی اور مقدم کچھ نہ بولا۔۔۔۔ منت نے اس کی گردن سے چہرہ نکالا اور اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔

مقدم سب کچھ سن کر بالکل پتھر بنا ہوا تھا وہ تو جیسے سانس لینا بھول چکا تھا۔۔۔۔ وہ پھپھو جسے مقدم نے اپنی ماں کا درجہ دیا تھا وہی اس کی خوشیوں کی سب سے بڑی دشمن تھیں۔

منت نے اس کا سفید پڑتا چہرہ بہت غور سے دیکھا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔۔ ناراضگی تھی۔

"مقدم۔۔۔۔"



## Posted On Kitab Nagri

منت نے پکارا تو مقدم نے دکھ سے اسے دیکھا پھر کہنے لگا

"آپ نے میری خوشی کے لیے مجھے چھوڑ دیا منت۔"

مقدم نے تکلیف سے کہا۔ اسے تو جیسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا وہ صدمے میں تھا۔۔۔ اس نے دکھ سے پوچھا تو منت تڑپ گئی۔

"مقدم میں بس آپ کو خوش۔۔۔۔"

ابھی منت کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب مقدم نے بیچ میں ہی اسے ٹوک دیا اور کہنے لگا۔۔۔۔

"بس منت.... آپ نے میری خوشی کے لیے مجھے چھوڑ دیا.... کیا لگا تھا آپ کو کہ آپ مجھے چھوڑ دیں

گی تو میں خوش ہو جاؤں گا؟.... میرا مستقبل سنور جائے گا؟.... میں اپنے خاندان میں سب کو اپنی

بیوی کی باکرداری کی گواہی دے سکتا ہوں لیکن اس کی نوبت کبھی آنی ہی نہیں تھی کیونکہ کسی میں اتنی

ہمت نہیں ہے کہ وہ مقدم خان کی بیوی کو کچھ کہہ سکے یا اس کے کردار پر انگلی اٹھا سکے.... مجھے کسی کو

یہ ثابت نہ کرنا پڑے کہ میری بیوی باکردار ہے اور میری بے عزتی نہ ہو جائے اسی لیے میری بیوی نے

دوسروں کی باتوں میں آکر مجھے ہی چھوڑ دیا.... وہ انسان جو میری پوری دنیا ہے.... میرا سکون ہے....

میرے زندگی جینے کی وجہ ہے.... اس انسان نے دوسروں کی باتوں میں آکر خود کو مجھ سے چھین لیا

میری زندگی کو مجھ سے چھین لیا تاکہ میں خوش رہ سکوں.... میری خوشی کا ہر راستہ آپ سے شروع ہو

کر آپ پر ختم ہو جاتا ہے اور آپ نے مجھ سے میری خوشیاں چھین لی اور اب کہہ رہی ہیں کہ میری



## Posted On Kitab Nagri

خوشی کے لیے مجھے چھوڑا.... منت آپ نے مجھے چھوڑ دیا تو میرے پاس خوشیاں رہی کہاں.... آپ کے ساتھ ساتھ خوشیوں نے بھی رخ موڑ لیا مجھ سے کیونکہ میری خوشی نے مجھے چھوڑ دیا تھا.... کب سمجھ آئے گا آپ کو کہ آپ ہی میری خوشی ہیں۔"

مقدم بولتا جا رہا تھا۔۔۔ شکوے کر رہا تھا اور وہ آنسو بہاتے ہوئے اسے سن رہی تھی۔۔۔ وہ شدید تکلیف میں، بھیگی آنکھوں سے، اس سے اسی کی شکایات کر رہا تھا اور منت اس کی تکلیف اور بھیگی آنکھیں دیکھ کر تڑپتی ہوئی اس کی شکایات سن رہی تھی۔

"آپ نہ ہوں تو مقدم خان کچھ بھی نہیں ہے.... میں آپ کے بغیر کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتا، میں آپ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا خوش رہنا تو دور کی بات ہے.... آپ مجھے چھوڑ آئیں منت.... آپ مجھے مار آئیں۔"

مقدم نے بہتی آنکھوں سے کہا تو منت تڑپ اٹھی اور اس نے سسکتے ہوئے نفی میں سر ہلایا پر مقدم اس وقت کچھ بھی دیکھنے یا سننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا آج وہ بس کہنا چاہتا تھا اور منت سسکیاں بھرتی اس کا ایک ایک آنسو اپنے دل پر گرتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

"میں نے یہ دو مہینے کس طرح گزارے ہیں آپ کو اندازہ بھی ہے منت؟"

مقدم نے سوال کیا اور منت نے چہرہ اٹھا کر مقدم کا بھیگا چہرہ دیکھا پر خاموش رہی وہ اسے نہیں بتا سکی کہ اسے اندازہ ہے کہ مقدم نے کس قدر تکلیف میں یہ دو مہینے گزارے تھے وہ اسے نہیں بتا سکی کہ ان دو مہینوں میں اس نے بھی اتنی ہی تکلیف برداشت کی تھی جتنی مقدم نے کی تھی۔ اس نے چند لمحے خاموشی سے مقدم کی آنکھوں میں جھانکا جن میں رونے کے باعث سرخ ڈورے نمایاں ہو رہے تھے اور پھر سے چہرہ جھکا گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"نازیہ پھپھو نے کہا کہ آپ میرے قابل نہیں ہیں ان کی بیٹی میرے قابل ہے میں نازیہ پھپھو سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب مجھے زندگی جینی نہیں آتی تھی، جب میں ہنستا نہیں تھا تب کہاں تھی وہ اور ان کی بیٹی؟.... مجھے یہ سب آپ نے سکھایا منت.... مجھے اب آپ کے بغیر سانس لینا بھی نہیں آتا منت.... میں جب آپ کو یاد کرتا تھا اور آپ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جاتا تھا تو آپ کے کمرے میں چلا جاتا تھا آپ کی تصویروں سے باتیں کرتا تھا پھر جب واپس خان والا کے لیے نکلتا تھا تو بار بار پلٹ کر آپ کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتا تھا، لاونج میں موجود صوفوں کو دیکھتا تھا اس امید پر کہ جب میں پلٹ کر دیکھوں تو ہمیشہ کی طرح آپ کی نظریں مجھے جاتا ہوا دیکھ رہی ہوں وہ نظریں جنہیں میں گھر جانے سے پہلے دیکھنے کا عادی ہو گیا تھا وہ نظریں جن سے پلٹ کر دیکھنے پر میرا تصادم ہوتا تھا اور آپ اپنی نظریں جھکا جاتی تھیں وہ ایک لمحے کا تصادم میری روح تک کو سرشار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے پر منت.... میں جب بھی جانے سے پہلے پلٹ کر دیکھتا تھا تو مجھے وہ آنکھیں نہیں دکھتی تھی۔"

یہ کہتے ہوئے مقدم نے سر جھکا لیا۔۔۔ وہ رو رہا تھا۔۔۔ چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔۔۔ منت شدید تکلیف میں مبتلا تھی اس وقت۔۔۔ وہ اس کے آنسوؤں کی وجہ تھی یہ احساس اس کی جان نکالنے کے لیے بہت تھا۔

"منت کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا؟"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے تڑپ کر پوچھا پر وہ کچھ بول نہ سکی بس سر جھکائے سسکتی رہی۔

"میں تائشہ اور نازیہ پھپھو کا تو واپس جا کر دماغ درست کرتا ہوں۔"

ان دونوں کا نام لیتے ہی مقدم کے لہجے میں ایک دم سے سختی آگئی تھی۔۔۔ اس نے منت کو بہت نرمی سے پیچھے کیا اور اٹھ کھڑا ہوا پھر خاموشی سے رخ موڑ کر جانے لگا۔

"مقدم رکیں پلیز۔۔۔"

منت نے اسے جاتے دیکھا تو تڑپ کر پکارا۔۔۔ مقدم کا سیڑھیوں کی جانب بڑھتا قدم رک گیا اور اس نے پلٹ کر منت کو دیکھا۔۔۔ <https://www.kitabnagri.com>

منت کھڑی ہو گئی اور اپنے آنسو صاف کرتی، چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے قریب آگئی اور پھر اس کے بالکل سامنے کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی۔۔۔

"مقدم میں بس آپ کی خوشی چاہتی تھی میں نے اسی لیے آپ کو چھوڑا تھا.... میرے لیے بھی یہ سب آسان نہیں تھا میں بھی ایسا نہیں چاہتی تھی پر مجھے یہ سب کرنا پڑا۔"

منت نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ مقدم کی آنکھوں میں اپنے لیے واضح ناراضگی دیکھ چکی تھی اس شخص کا تو اس سے غصہ برداشت نہیں ہوتا تھا ناراضگی تو اس کی جان ہی لے لیتی۔

مقدم نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔۔ اس کے آنسو مقدم کو اذیت میں مبتلا کر دیتے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"آپ واقعی میری خوشی چاہتی ہیں؟"

مقدم نے اس کے چہرے کے قریب جھکتے ہوئے کہا تو منت نے پلکوں کی جھالراٹھا کر مقدم کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔ وہ ہی تصادم ہوا جو مقدم کی روح تک سرشار کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔ مقدم کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑکا۔۔۔ اس کی بھیگی، رونے کی وجہ سے سرخ ہوتی آنکھوں میں مقدم کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

منت نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو مقدم دھیماسا مسکرایا۔ رونے کی وجہ سے سرخ ہوتی گہری سیاہ آنکھیں، دھیمی سی مسکراہٹ میں ابھرتے ہوئے ڈمپلز، سرخ عنابی ہونٹ۔۔۔ منت تو جیسے کسی اور ہی دنیا میں پہنچ گئی تھی۔

"تو ٹھیک ہے.... آپ میری خوشی چاہتی ہیں تو اپنا ضروری سامان پیک کر لیں ہم کل صبح پاکستان واپس جا رہے ہیں۔" <https://www.kitabnagri.com>

مقدم نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔  
منت جو دنیا جہان کا ہوش بھلائے، مبہوت سی اسے دیکھنے میں مصروف تھی اس کے الفاظوں پر فوراً ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور حیران ہو گئی۔  
"واپس؟"

منت نے جیسے تصدیق چاہی۔۔۔ مقدم نے اثبات میں سر ہلایا اور پوچھا۔۔۔



## Posted On Kitab Nagri

"کوئی اعتراض ہے آپ کو؟"

مقدم کے سوال پر وہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔

"گڈ.... چلیں اب اوپر کافی سردی ہو رہی ہے اور مجھے بھوک بھی لگی ہے.... آجائیں اب نیچے ہم دونوں مل کر نوڈلز بناتے ہیں پھر کھانا کھا کر جلدی سونا ہے کیونکہ ہم نے صبح جلدی نکلنا ہے یہاں سے۔"

مقدم نے کہتے ہوئے اس کا گال تھپتھپایا اور نیچے جانے کے لیے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا پھر سیڑھیوں پر پہنچ کر اس نے محسوس کیا کہ منت اس کے ساتھ نہیں آرہی۔۔۔۔۔ مقدم نے پلٹ کر دیکھا تو میڈم ابھی بھی سر جھکائے وہی کھڑی، اپنے لب کاٹتے ہوئے نہ جانے کون سی سوچوں میں گم تھی مقدم نے نفی میں سر ہلایا اور اس کے قریب آگیا پھر نرمی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

منت نے اپنے ہاتھ پر لمس محسوس کیا تو چہرہ اٹھا کر سامنے دیکھا۔  
مقدم بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا اس کے چہرہ اٹھانے پر اس کے چہرے پر جھکا اور بہت نرمی سے اس کے رخسار پر لب رکھ گیا۔

منت کو کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا اس نے چہرہ اٹھایا اور پھر اپنے رخسار پر مقدم کے لبوں کی نرمی اور اس کی مونچھوں اور بیرڈ کی ہلکی سی چھن محسوس کر، وہ بالکل ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔ سانسیں سینے میں اٹک گئی تھیں۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں پھیل گئی اور وہ لڑکھڑائی، اس سے پہلے کہ وہ



## Posted On Kitab Nagri

گرتی، مقدم نے اپنا ہاتھ نرمی سے اس کے گرد جمانے لگا دیا جس سے وہ مقدم کے مزید قریب ہو گئی۔۔۔۔۔ منت نے گرنے کے ڈر سے، لرزتے ہاتھ سے مقدم کی قمیض کندھے سے تھام لی اس کا دایاں ہاتھ ابھی بھی مقدم کے ہاتھ میں تھا۔

چند لمحے یوں ہی اس کے رخسار پر لب رکھے، مقدم اسے اپنے قریب محسوس کرتا رہا پھر پیچھے ہوا پر اس کی کمر پر سے ہاتھ نہیں ہٹایا۔۔۔۔۔ وہ ابھی بھی اس کے قریب تھی۔

منت نے اس کی قمیض چھوڑ دی اور ہاتھ پہلو میں گرا لیا اس کا دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہونے کے در پر تھا اور اس کی دھڑکنیں مقدم اپنے سینے میں دھڑکتے دل پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ منت کا چہرہ اس کی اتنی سی قربت پر بالکل سرخ ہو گیا تھا اور اس کی پلکیں جھکی ہوئی تھیں۔

مقدم نے بہت غور سے اس کے بدلتے رنگ دیکھے اور اپنا نچلا لب دانتوں تلے دبا کر اپنی مسکراہٹ روکی پھر اس کا ہاتھ تھامے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔

وہ دونوں کچن میں داخل ہوئے اور منت شیف پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ مقدم نے نوڈلز نکالے اور برتن میں پانی بھرنے لگا۔

منت مقدم سے کچھ پوچھنا چاہتی تھی تو خود میں ہمت پیدا کرنے لگی کیونکہ اس کا دل ابھی بھی بہت زور سے دھڑک رہا تھا مقدم کے لبوں کا لمس وہ ابھی بھی اپنے گال پر محسوس کر رہی تھی اس نے ہمت جمع کی اور بولی۔۔۔۔۔ منت کی آواز نے مقدم کو متوجہ کیا۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"آپ سے ایک سوال پوچھوں؟"

منّت نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

مقدم نے چولہے پر آگ جلائی اور پانی سے بھرا ہوا برتن آگ پر رکھ دیا پھر پوری طرح سے منّت کی جانب متوجہ ہوا اور اس کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔ ہاتھ شلف پر بیٹھی منّت کے دائیں بائیں جمائے اور اس کے چہرے کے قریب ہو کر محبت سے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

اس کے یوں قریب ہونے پر منّت کی پلکیں تھرتھرا کر جھکیں پھر کہنے لگی۔۔۔

"آپ مجھے "آپ" کہہ کر کیوں پکارتے ہیں؟.... بالاج بھائی، یارم بھائی، ضرغام بھائی اور ارمان سب اپنی بیویوں کو "تم" کہتے ہیں تو آپ مجھے "آپ" کیوں کہتے ہیں؟.... آپ مجھے "تم" کہہ کر کیوں نہیں پکارتے؟"

منّت نے کچھ جھجکتے ہوئے سوال کیا۔

مقدم بہت دلچسپی سے اس کے سوال کا منتظر تھا اس کا سوال سن کر گہرا مسکرایا اور پھر سر جھکا کر ہنسنے لگا۔

منّت نے بہت غور سے اسے دیکھا جو چہرہ جھکائے ہنسے جا رہا تھا۔۔۔ گال پر گہرے ڈمپلز نمایاں ہو رہے تھے۔۔۔ وہ سوچنے لگی کہ ایسا بھی کیا پوچھ لیا ہے اس نے جو وہ یوں ہنس رہا تھا۔

"میرے سوال میں ہنسنے والی کوئی بھی بات نہیں تھی۔"

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے خفگی سے کہا تو مقدم نے جھکا چہرہ اٹھا کر مسکراتے ہوئے منّت کا چہرہ دیکھا اور پھر بہت نرمی اور محبت سے کہنے لگا۔۔۔۔

"من.... جن سے محبت ہو وہ قابلِ احترام ہوتا ہے اور جو قابلِ احترام ہوں انہیں "تم" کہہ کر نہیں پکارتے۔"

منّت اس کے الفاظ سن کر ٹھہر سی گئی وہ اس کے لفظوں کے سحر میں جکڑ گئی تھی۔

"یارم، بالاج، ضرغام اور ار مغان ان سب کا الگ انداز ہے محبت جتانے کا اور میرا الگ.... آپ میرے لیے قابلِ احترام ہیں، میری عزت ہیں، میری محبت ہیں.... میں چاہ کر بھی آپ کو "تم" کہہ کر نہیں پکار سکتا لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ وہ چاروں اپنی بیویوں سے محبت نہیں کرتے یا ان کی عزت نہیں کرتے پر جیسا کہ میں نے کہا کہ سب کا محبت کرنے کا انداز الگ ہوتا ہے ویسے ہی ان کا الگ ہے اور میرا الگ.... میں آپ کو احترام سے "آپ" کہہ کر پکارتا ہوں۔"

مقدم نے بہت محبت سے کہا اور نرمی سے اس کی پیشانی پر لب رکھے پھر باری باری اس کی دونوں آنکھیں چومی۔۔۔۔ وہ سرخ ہوتی، خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔

"اور کوئی سوال؟۔۔۔۔" <https://www.kitabnagri.com>

مقدم نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو منّت نے جھکا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔ مقدم نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تو منّت اپنی پلکیں جھکا گئی اور دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔ مقدم محبت سے

## Posted On Kitab Nagri

مسکرایا پھر چولہے پر رکھے، ابلتے ہوئے پانی کی جانب متوجہ ہوا اور نوڈلز کے پیکٹ کھول کر پانی میں ڈالنے لگا۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ جو نوڈلز ان دونوں نے مل کر بنائے تھے وہ بس مقدم بنا رہا تھا اور منت مزے سے شیف پر بیٹھی، نرمی سے مسکراتے ہوئے اسے کام کرتے دیکھ رہی تھی۔

-----  
"لاریب پلیز کچھ کھا لویار۔"

یارم نے التجا کی۔۔۔ وہ دونوں اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھے اور یارم لاریب کو فروٹس کھلانے کی ناکام کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔

"مجھے کچھ چٹپٹا سا کھانا ہے۔"

لاریب کی فرمائش پر یارم نے گھورا تو اس کی آنکھیں بھر گئیں۔۔۔ اسے رونے کی تیاری پکڑے دیکھ، یارم اس کے قریب بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ تھام گیا۔۔۔ وہ آج کل کافی چڑچڑی رہنے لگی تھی۔

"میرا کیا قصور ہے؟... آپ کا بے بی ہی ہر وقت چٹپٹا کھانے کی فرمائش کرتا ہے میں تو بس آپ کو بتاتی ہوں کہ آپ کے بے بی کا کیا کھانے کا موڈ ہے اور آپ مجھے آنکھیں دکھانے لگ جاتے ہیں اسے گھوریں نہ۔"

لاریب نے روتے ہوئے، معصومیت سے کہا تو یارم بے ساختہ مسکرایا۔

## Posted On Kitab Nagri

آج کل وہ ایسا ہی کر رہی تھی ذرا ذرا سی بات پر رونے لگتی تھی اب بھی وہ آنسو بہانے میں مصروف تھی، یارم نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

"جان یارم.... بے بی تو فرمائشیں کرے گا نہ لیکن ماما بابا ہی خیال رکھتے ہیں.... تم یہ سب کھاو گی تو تم اور تمہارا چٹورا بے بی، دونوں بیمار ہو جاو گے اور سچ میں، تم بیمار ہو گئی تو میرا تو بالکل گزرا نہیں ہونا۔"

یارم نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"یارم آپ مجھے ماما کے پاس چھوڑ آئیں۔"

لاریب نے چند لمحے خاموشی کے بعد کہا۔۔۔۔۔ اسے جو کچھ کھانا تھا وہ سب اسے اس کی ماں کے پاس ہی کھانے کو ملنا تھا کیونکہ یارم بہت سختی کر رہا تھا اور اسے فی الحال اس سختی سے جان چھڑوانی تھی اس لیے اس نے یارم سے نگین بیگم کے پاس جانے کا کہا۔

لاریب کی بات سنتے ہی یارم نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں جی؟.... ایزل آپ بھی گئی تھی عنایہ کے وقت پر۔"

لاریب نے منہ بناتے کہا۔

"گئی ہوں گی پر تم نہیں جا رہی اور ہم اس بات پر بالکل بحث نہیں کر رہے ٹھیک ہے۔"

یارم نے فیصلہ کن انداز میں کہا تو لاریب کا منہ بن گیا اس کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر یارم نے کہنا شروع

کیا۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"جان یارم.... میں اپنے بے بی کا ہر مومنٹ اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں، اسے محسوس کرنا چاہتا ہوں.... تم نکلین آنٹی کو بلا لو وہ آجائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن تم نے نہیں جانا.... مجھے تمہارے پاس رہنا ہے اور خود تمہارا خیال رکھنا ہے۔"

یارم نے محبت سے کہا تو لاریب مسکرا نے لگی۔

"چلو اب اچھی ماما کی طرح یہ کھاؤ۔"

یارم نے فروٹس سے بھری پلیٹ لاریب کے سامنے کی جسے وہ منہ بناتی کھانے لگی لیکن اس کا جی متلانے لگا تھا یارم پریشانی سے اسے دیکھنے لگا پھر فروٹس کی پلیٹ دور کر دی اور پانی کا گلاس اسے تھمایا، لاریب نے ایک ہی سانس میں گلاس خالی کر دیا۔

"گھونٹ گھونٹ کر کے پینا تھا۔"

یارم نے گھورتے ہوئے کہا تو لاریب نے دانتوں کی نمائش کی پھر بولی۔۔۔۔

"مجھے چٹپٹا کھانا ہے، مجھ سے یہ نہیں کھایا جا رہا۔"

www.kitabnagri.com

لاریب نے جیسے التجاء کی تھی۔

یارم گہرا سانس بھر کر رہ گیا پھر اس نے لاریب کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گیا اب اسے اپنی جان یارم کے لیے کچھ چٹپٹا سا بنانا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

لاریب اسے باہر جاتا دیکھ، بستر پر لیٹ گئی۔۔۔۔۔ اسے پتہ تھا کہ اب یارم اس کے لیے اس کی مرضی کا کچھ بنا کر لائے گا۔ وہ ضد نہیں کرتی تھی کیونکہ اسے بھی اپنے بے بی کی فکر تھی پر آج اس سے رہا نہیں جا رہا تھا۔

یارم کچھ دیر بعد کمرے میں آیا تو وہ بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔

یارم کو آتا دیکھ، لاریب جلدی سے بیٹھ گئی یارم نے اس کے آگے ٹرے رکھی جس میں اس کے پسندیدہ گول گپے تھے لاریب تو جیسے کھل اٹھی، اس نے جلدی سے کھانا شروع کر دیا۔  
"یارم یہ آپ نے خود بنائے ہیں؟"

اسے کھاتے ہوئے اچانک سے خیال آیا تو اس نے فوراً یارم سے پوچھا

یارم اسے دیکھ کر مسکرایا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ لاریب نے ایک پیس یارم کے منہ میں ڈال دیا۔۔۔۔۔ وہ بہت مزے کے بنے تھے لاریب کو بہت پسند آئے تھے اس کا دل ہی نہیں بھر رہا تھا جبکہ لاریب کی رفتار دیکھ یارم ہنس رہا تھا۔  
www.kitabnagri.com

-----  
"مناہل آرام سے یار۔"

## Posted On Kitab Nagri

بالاج آفس جانے کے لیے بالکل تیار کھڑا تھا جب اس کا فون بجنے لگا فون بجنے کی آواز پر اسے یاد آیا کہ وہ فون کمرے میں ہی بھول آیا ہے وہ نیچے جانے کے لیے اپنے فلور کی سیڑھیوں کے قریب کھڑا تھا تاکہ آفس کے لیے نکل سکے جب فون بجا۔۔۔

"آپ رکیں میں لے کر آتی ہوں آپ کا فون کمرے سے۔"

منابل کہہ کر اندر چلی گئی اور پھر اس کا فون لے کر بھاگتے ہوئے باہر آئی تو بالاج بے بسی سے بولا۔  
"منابل تم آرام سے کیوں نہیں آتی؟.... ابھی شروع کے مراحل ہیں، دھیان رکھنا ہوتا ہے نہ سکون

بالاج۔" [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

بالاج نے نرمی اور محبت سے کہا تو وہ مسکرا کر سر جھکا گئی پھر سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پکارا۔۔۔

"بالاج"

"جی میرا سکون"

بالاج نے محبت سے جواب دیا تو جواب ملتے، وہ پھر سے شرما گئی پھر شرما تے ہوئے کہا۔

"بالاج میں ماما کے پاس چلی جاؤں کچھ دن؟.... مجھے بہت یاد آرہی ہے ان کی۔"

منابل نے التجائیہ لہجے میں کہا

## Posted On Kitab Nagri

"مناہل تمہیں پتہ ہے نہ کہ میرا دل نہیں لگتا.... میں آفس سے تھک کر آتا ہوں، تم نہ دیکھو تو میں تھکا تھکا اور بے چین محسوس کرتا ہوں میری تھکاوٹ تم نے ہی سمیٹنی ہوتی ہے.... پلیز ابھی نہیں.... تم کچھ وقت بعد چلی جانا۔"

ابھی بالاج بول ہی رہا تھا جب فون پر دوبارہ کال آنے لگی  
"کھڑوس"

جب منّت نے مقدم کو کھڑوس کہا تھا اس وقت سے ہی بالاج نے مقدم کا نام اپنے موبائل میں کھڑوس کے نام سے محفوظ کر لیا تھا۔

بالاج اس کا فون آتا دیکھ کر چونک گیا پھر فوراً کال اٹھا کر موبائل کان سے لگا کر بولا  
ہیلو.... مقدم.... سب ٹھیک ہے؟.... مل گئی منّت؟"

بالاج فون اٹھاتے ہی سوال کرنے لگا۔۔۔۔ مقدم کو گئے ہوئے چار دن ہو چکے تھے اور کسی کا اس سے کوئی رابطہ نہیں تھا اب آج چار دن بعد مقدم کا فون آیا تھا۔  
www.kitabnagri.com

"بالاج.... یارم اور باقی سب کو لے کر داجی کے گھر پہنچو، میں اور من کچھ دیر میں پہنچ رہے ہیں.... کسی کو بھی یہ نہ بتانا کہ منّت میرے ساتھ واپس آرہی ہیں، تم بس سب کو لے کر وہاں آ جاؤ.... نازیہ پھپھو، یارم، تائشہ سب کو لے کر آؤ۔"

مقدم نے اپنی بات مکمل کرتے ہی فون کاٹ دیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"ہیلو.... ہیلو۔۔۔۔"

بالاج کچھ کہنے ہی والا تھا پر فون کٹنے پر ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا پھر سیڑھیوں سے نیچے اتر آیا اور یارم کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔ مناہل نے اسے نیچے جاتے دیکھا تو خود بھی اس کے ساتھ چلی گئی۔

-----

لاریب گول گپوں کے ساتھ بھرپور انصاف کر رہی تھی اور یارم محبت بھری نگاہوں سے اس کے قدرے بھرے بھرے سر آپے کو دیکھنے میں مصروف تھا جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

"آ جاؤ"

یارم کی آواز گونجی اور بالاج اندر داخل ہوا

"یارم.... لاریب گڑیا.... اٹھو آپ دونوں، داجی کے گھر جانا ہے۔"

بالاج نے جلد بازی مچائی۔

"سب ٹھیک ہے نہ؟"

یارم نے پریشانی سے پوچھا

"پتہ نہیں.... مقدم کا فون آیا تھا تو اس نے کہا ہے کہ سب کو لے کر وہاں پہنچوں.... اب یہ تو جا کر پتہ

چلے گا کہ معاملہ کیا ہے۔"

بالاج نے انہیں آگاہ کیا تو لاریب بے چین ہوئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"کیا؟.... مقدم بھائی کا فون آیا تھا؟.... انہوں نے کچھ بتایا کہ منت کیسی ہے؟.... انہیں منت مل گئی ہے نہ؟"

لاریب نے سوال شروع کر دیئے۔

"میرا بچہ! اب یہ تو جا کر پتہ چلے گا کیونکہ مقدم نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا۔"

بالاج نے کہا تو لاریب اور یارم بستر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ دونوں گاڑی میں بیٹھو، میں تائشہ اور نازیہ پھپھو کو بلا کر لاتا ہوں۔"

بالاج نے کہا اور مناہل کو بھی ان کے ساتھ ہی گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا ان تینوں نے اثبات میں سر ہلایا تو بالاج گیسٹ رومز کی جانب بڑھ گیا۔

-----

"مما.... آپ کب میرے اور مقدم کے رشتے کی بات کریں گیں داجی سے؟.... دو مہینے ہو چکے ہیں

منت کو گئے۔"

www.kitabnagri.com

تائشہ نے کہا۔

"صبر رکھو بیٹا"

ابھی مزید وہ کچھ کہتی جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

"آجاؤ"

## Posted On Kitab Nagri

نازیہ پھپھو نے کہا تو بالاج اندر داخل ہوا

"پھپھو! ہم سب لوگ داجی کے گھر جا رہے ہیں تو آپ بھی ہمارے ساتھ آجائیں۔"

"خیریت ہے بیٹا؟"

نازیہ پھپھو نے جانچتی نگاہوں سے سوال کیا

"جی جی سب خیریت ہے.... ہم سب کا ان سے ملنے کا دل کر رہا تھا تو سوچا مل آتے ہیں.... آپ بھی آ

جائیں آپ نے گھر اکیلے رہ کر بور ہو جانا ہے۔"

بالاج نے کہا تو نازیہ پھپھو نے اثبات میں سر ہلایا اور تائشہ کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔ بالاج اپنی بات مکمل کرتا باہر نکل گیا تھا۔

"مما آپ لوگ چلے جاؤ میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

تائشہ نے کہا

"آج میں داجی سے تمہارے اور مقدم کے رشتے کی بات کروں گی تو بہتر ہے کہ تم ساتھ چلو۔"

نازیہ بیگم نے کہا تو تائشہ کھل کر مسکرائی اور فوراً بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ وہ دونوں پورچ میں

آئے تو سب ان دونوں کے ہی منتظر تھے۔۔۔۔۔ ان کے آتے ہی بالاج نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور

باقی سب گاڑی میں بیٹھ گئے اور گاڑی خان مینشن روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔ پندرہ منٹ کا سفر تھا جو سب نے



## Posted On Kitab Nagri

خاموشی سے گزارا اور گاڑی خان مینشن کے پورچ میں رکی۔۔۔ سب لوگ نیچے اترے اور گھر کے اندر داخل ہو گئے۔

-----

سب لوگ لاونج میں بیٹھے، چائے پینے میں مصروف تھے جب داجی کی آواز نے سب کو متوجہ کیا۔۔۔۔۔  
"ضرغام.... پتہ چلا کہ مقدم اور منت کب تک واپس آرہے ہیں؟.... مقدم کو گئے چار دن ہو چکے ہیں۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

ضرغام نے چائے کا گھونٹ بھرا اور داجی کو جواب دیا۔

"میں نے کل رات فون کیا تھا پر موبائل بند تھا اس کا.... میں نے یارم سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ مقدم نے ابھی تک کسی سے بھی رابطہ نہیں کیا.... اس کا موبائل مسلسل بند ہے۔"

ضرغام کی بات مکمل ہوئی تو ار مغان بولا۔

"آپ لوگ یقین کر لو کہ مقدم بھائی نے ہم سب کو بلا کر دیا ہے.... ظاہر ہے کرنا ہی تھا جب ان کی بیوی ان سے الگ کر دے تو بلا کر تو کریں گے ہی وہ۔"

ار مغان نے کہا تو سب پھیکا سا مسکرائے۔ <https://www.kitabnagri.com>

"مٹو کو گئے دو مہینے گزر چکیں ہیں اور میڈم نے ابھی تک کسی سے بھی رابطہ نہیں کیا.... یہ آجائے تو میں نے بالکل بھی اس سے بات نہیں کرنی۔"

شازیہ بیگم نے کہا تو سب مسکرائے۔۔۔۔۔ سب ہی اسے بہت یاد کرتے تھے۔

ابھی وہ سب باتوں میں مصروف تھے جب خان ولا کے مکین لاونج میں داخل ہوئے

"ارے ماشاء اللہ.... آج تو رونق لگے گی میرے گھر۔"

## Posted On Kitab Nagri

داجی نے مناہل اور لاریب کو دیکھ کر خوش دلی سے کہا تو سب مسکرائے۔۔۔ لاریب اور مناہل نے آگے بڑھ کر داجی سے پیار لیا باقی سب بھی ان سے ملے لیکن سب کی مسکراہٹیں، تانشہ اور نازیہ بیگم کو دیکھ کر غائب ہو گئی تھی بہر حال سب ایک دوسرے سے ملے اور لاونج میں موجود صوفوں پر جگہ سنبھالی۔

"میں چائے کا انتظام کرتی ہوں۔"

شازیہ بیگم نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئیں

"ماما آپ رہنے دیں ہم کر لیتے ہیں۔"

امثال اور نور کہتے ہوئے کچن میں چلی گئی اور شازیہ بیگم مسکرا کر وہیں بیٹھ گئی۔۔۔ کچھ ہی دیر میں چائے آگئی تو سب خوش گپیوں میں مصروف چائے پینے لگے۔۔۔ ابھی سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب نازیہ بیگم کھنکھاری۔۔۔ سب ان کی جانب متوجہ ہو گئے۔

"داجی.... وہ.... مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"

سب کو اپنی جانب متوجہ پا کر انہوں نے بات کا آغاز کیا

"داجی.... جیسا کہ سب جانتے ہیں، منت کو گئے دو مہینے گزر چکے ہیں اور ابھی تک کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے اور اس نے تو خلع بھی مانگ لی ہے اور مقدم بھی اس کی محبت میں اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک چکا ہے.... داجی میرا بچہ مارا مارا پھر رہا ہے اس لڑکی کی تلاش میں.... ابھی بھی نہ جانے کہاں غائب ہے

## Posted On Kitab Nagri

پچھلے چار دنوں سے.... ہمیں مقدم کے دماغ سے اس لڑکی کو نکالنا ہو گا تو میں سوچ رہی تھی کہ اگر ہم مقدم اور تائشہ کی شادی کر دیں.... مقدم کے دماغ سے منّت کو میری تائشہ نکال سکتی ہے.... نہ جانے وہ لڑکی کہاں اور کس کے ساتھ ہو گی، پتہ نہیں واپس آنے کا ارادہ بھی ہے اس کا یا نہیں.... اب مقدم کب تک اس کی تلاش میں خوار ہو گا تو بہتر ہے ہم مقدم اور تائشہ کو ایک کر دیں تو دونوں بچے خوش رہیں گے.... تائشہ اور مقدم ایک دوسرے کو بچپن سے جانتے ہیں تو میری تائشہ میرے مقدم کو خوش رکھے گی.... آپ سب بھی بچپن سے تائشہ کو جانتے ہیں لیکن منّت کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا اب ہو بھی سکتا ہے کہ اس پر لگے تمام الزامات-----"

سب لوگ مٹھیاں بھینچے نازیہ بیگم کو سن رہے تھے، ابھی وہ اپنا جملہ مکمل کرتی تھیں جب مقدم کی گرجدار آواز پورے لاونج میں گونجی----

"سب الزامات غلط ہیں، جھوٹے ہیں۔"

مقدم کی دھاڑ پر سب لوگوں نے داخلی دروازے پر دیکھا اور چونک گئے سب ایک جھٹکے سے اپنی جگہوں سے کھڑے ہوئے <https://www.kitabnagri.com>

مقدم پورے حق سے منّت کا ہاتھ تھامے کھڑا، کھا جانے والی نظروں سے تائشہ اور نازیہ بیگم کو گھور رہا تھا اس نے منّت کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا وہ اسے لے کر آگے بڑھا تو منّت کو دیکھ کر سب کی آنکھیں بے ساختہ بھیگی تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

"میری مٹو.... میرا بچہ ----"

داجی نے اپنی دونوں باہیں کھول کر اسے پکارا تو مقدم نے نرمی سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔  
منت آنسو بہاتی، داجی کے سینے سے جا لگی۔۔۔ سب کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ وہ داجی سے الگ ہوئی تو انہوں نے محبت سے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا وہ نم آنکھوں سے مسکرائی اور ضرغام کی جانب دیکھا جس نے اس کے لیے باہیں کھول لی تھیں وہ ضرغام کے سینے سے لگی اور چند لمحے روتی رہی پھر اس سے الگ ہوئی اور سکندر صاحب سے ملی ان کے بعد وہ ار مغان کی جانب بڑھی تو وہ غصے سے رخ موڑ گیا سب لوگ نم آنکھوں سے مسکرائے۔۔۔ منت نے ار مغان کے قریب جا کر اپنے کان پکڑ لیے تو سب کی مسکراہٹیں گہری ہوئی۔  
"سوری!"

منت نے مجرموں کی طرح اپنی غلطی تسلیم کی تو ار مغان نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔ انہی دنوں میں امتثال کی طرف سے سب کو خوشخبری ملی تھی ار مغان خوش تھا پر منت کے بغیر اسے یہ خوشی ادھوری لگ رہی تھی وہ باپ بننے والا تھا اور اس خوشی کو وہ اپنی کراٹم پارٹنر، اپنی بہن کے ساتھ منانا چاہتا تھا پر وہ یہاں تھی نہیں اور ار مغان اب سخت ناراض تھا۔

"اچھا نہ.... اب اتنی پیاری نظروں سے نہ دیکھ.... بول تو رہی ہوں سوری.... ساری غلطی مقدم کی ہے انہوں نے مجھے ڈھونڈنے میں دیر لگائی ہے تو ان سے ناراض ہو جا پر مجھے تو مل۔"

## Posted On Kitab Nagri

منت نے اپنے بھائی کو منانے کے لیے سارا اکا سارا ملکہ مقدم پہ ڈال دیا۔  
مقدم تو سارا الزام خود پر سن کر صدمے میں آ گیا تھا البتہ باقی سب کے قہقہے گونجے تھے۔۔۔۔۔ سب  
میں اگر کوئی نہ خوش تھا تو وہ نازیہ بیگم اور تائشہ تھیں۔  
اس کی بات پر نہ چاہتے ہوئے بھی ار مغان مسکرایا  
"ہنسنا تو پھنسا"

منت نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تو ار مغان نے اسے محبت سے دیکھا۔  
"اب مجھ سے بھی مل لو۔"

شازیہ بیگم کی ناراض آواز گونجی تو وہ فوراً ان کی جانب بڑھی اور ان کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔ ان سے  
الگ ہو کر منت، لاریب اور مناہل سے ملی جن کا اسے دیکھ کر رو کر برا حال ہو گیا تھا پھر بالاج اور  
یارم سے پیار لیا اور لاریب کے قریب کھڑی ہو گئی۔

مقدم ابھی بھی وہی کھڑا صدمے کی کیفیت میں اپنی منکوحہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنی جانب دیکھتا پتا  
کر منت نے دانت دکھائے تو مقدم مسکرا دیا پھر نظروں کا رخ تائشہ اور نازیہ بیگم کی جانب کیا اور قدم  
قدم چلتا ان دونوں کے بالکل سامنے رکا  
نازیہ بیگم اور تائشہ اس وقت نفرت سے منت کو گھور رہی تھیں۔

"پھپھو"



## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے انہیں پکارا۔۔۔۔۔ لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔

"جی پھپھو کی جان"

نازیہ بیگم نے نفرت بھری نظریں منت پر سے ہٹائیں اور محبت سے مقدم کو دیکھ کر جواب دیا۔

نازیہ بیگم کے جواب پر مقدم تلخی سے مسکرایا پھر کہنے لگا۔

"یہ نہ کہیں پھپھو.... جان لینے والے دوسروں کو اپنی جان کہہ کر کیسے پکار سکتے ہیں۔"

مقدم نے دکھ سے کہا۔۔۔۔۔ آنکھوں میں شدید کرب تھا۔

"پھپھو! ماما کے بعد آپ میرے لئے میری ماں تھیں لیکن آپ نے کیا کیا؟.... ماں تو اپنے بچوں کو دنیا

جہان کی خوشیاں دینے کی کوشش کرتی ہے لیکن آپ.... آپ نے مجھ سے میری خوشی، میرا سکون،

میری زندگی، سب کچھ چھین لیا.... آپ کی.... صرف آپ کی وجہ سے میں دو مہینے شدید اذیت میں رہا

ہوں.... آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ کی بیٹی میرے دماغ سے منت کو نکال سکتی ہے منت صرف میرے

دماغ میں نہیں میرے دل میں بھی رہتی ہیں وہ میرے دل و دماغ پر پوری طرح سے چھائی ہوئی ہیں وہ

میری روح کا حصہ ہیں.... آپ کی بیٹی میرے دماغ سے میری من کو نکال بھی دے تو میری روح سے

انہیں کیسے الگ کرے گی؟"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے ایک نفرت بھری نگاہ تائشہ پر ڈالی تو تائشہ نظریں جھکا گئی جبکہ نازیہ بیگم آنکھوں میں آنسو لیے، مقدم کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔ مقدم نے نازیہ بیگم کو کرب سے دیکھتے ہوئے مزید کہنا شروع کیا۔۔۔

"اگر آپ کی بیٹی یا پھر کسی اور نے بھی، میری من کو میری روح سے الگ کرنے کی کوشش کی تو مقدم خان کا وجود بے جان ہو جائے گا۔"

اس کی بات پر منت تڑپ اٹھی۔۔۔ تائشہ کو زندگی میں پہلی بار کسی پر رشک ہوا تھا وہ خود بہت خوبصورت تھی پر آج اسے ایک معمولی سی، عام سی دکنے والی لڑکی پر رشک ہوا تھا مقدم نے اپنی پوری زندگی میں بس منت کو ہی چاہا تھا ایسا کیا تھا اس لڑکی میں جو مقدم اس کے علاوہ کسی کو سوچنا بھی گناہ سمجھتا تھا۔۔۔ تائشہ بہت غور سے منت کو دیکھتی ہوئی، سوچنے میں مصروف تھی جب مقدم کی آواز نے اسے ہوش کی دنیا میں پٹخا۔

"پھپھو مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ نے مجھ سے میری من کو چھیننا چاہا.... دنیا میں کوئی بھی ایسا کرتا تو مجھے اتنا فرق نہیں پڑتا جتنا اب پڑ رہا ہے لیکن میری ماں نے کیا.... ہم غلط تھے کہ آپ ہماری ماں جیسی ہیں آپ بس تائشہ کی ماں ہیں پھپھو.... آپ ہماری ماں جیسی نہیں ہیں۔"

مقدم کے لہجے میں واضح دکھ تھا۔

"نہیں مقدم.... ایسا نہیں ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

نازیہ بیگم نے تڑپ کر کہا

"ایسا ہی ہے پھپھو.... آپ کو بس تائشہ کی خوشی دکھی آپ کو لگا کہ آپ کی بیٹی میرے ساتھ خوش رہے گی تو آپ نے اپنی بیٹی کی خوشی کے لیے مجھ سے میری زندگی کا مقصد، میری منت کو چھینا چاہا.... جب میں سنجیدہ اور خاموش رہتا تھا تب سب سے زیادہ مسئلہ آپ کو تھا کہ ہنسنا بھول گیا ہے وغیرہ وغیرہ، اب جب مجھے ہنسنے اور جینے کا مقصد مل گیا ہے، میں ہنسنا اور جینا چاہتا ہوں تو آپ مجھ سے میرے ہنسنے اور جینے کی وجہ کو چھیننے پر تلی ہوئی ہیں۔"

مقدم نے ناگواری سے کہا۔ <https://www.kitabnagri.com>

تمام افراد سب کچھ سن رہے تھے لیکن سمجھنے سے قاصر تھے کہ بات اصل میں ہے کیا کیونکہ منت کے گھر چھوڑنے کی حقیقت سے کوئی بھی واقف نہیں تھا۔۔۔۔۔ سب سمجھنے کی کوشش میں تھے کہ منت کے گھر چھوڑنے سے نازیہ بیگم اور تائشہ کا کیا تعلق ہے؟۔۔۔۔۔ کب سے سب کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے داجی آخر جھنجھلا اٹھے اور کہنے لگے۔۔۔۔۔

"مقدم صاف صاف بتاؤ کہ آخر بات کیا ہے؟"

داجی نے مقدم کو مخاطب کر، پوچھا۔۔۔۔۔ باقی سب بھی پریشانی سے مقدم کو دیکھ رہے تھے، سب ہی سچ جانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔ مقدم نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر داجی پر نظریں جمائے، انہیں منت

## Posted On Kitab Nagri

کے کمرے میں ہونے والی ساری صورتِ حال سے آگاہ کر دیا۔۔۔۔۔ سب کو حقیقت جان کر جیسے سانپ سو نگھ گیا تھا۔

"مطلب مٹونا زیہ کی وجہ سے ہم سے دو مہینے دور رہی ہے۔"

سکندر صاحب کی صدمے سے بھرپور آواز گونجی تو مقدم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ سب آبدیدہ ہو گئے۔

"داجی۔۔۔۔"

مقدم کی آواز گونجی تو سب نے نظروں کا رخ مقدم کی جانب کیا۔۔۔۔۔ سب کو اپنی جانب متوجہ پا کر مقدم نے کہنا شروع کیا۔۔۔۔۔

"میں جلد از جلد رخصتی چاہتا ہوں۔"

مقدم کے اچانک مطالبے پر منت نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا، وہ داجی کی جانب متوجہ تھا۔۔۔۔۔ منت کے گال سرخ ہو گئے اور وہ چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔۔ مقدم نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔۔۔

"آپ نے دو مہینے گزارنے کا کہا تھا اور دو مہینے گزر چکے ہیں، اب آپ لوگ مجھے میری امانت واپس کر دیں۔"

مقدم کے لفظوں پر منت جھکا سر مزید جھکا گئی۔۔۔۔۔ سب کے چہرے روشن ہو گئے سوائے تائشہ اور نازیہ بیگم کے۔

## Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے.... ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

داجی نے کہا تو مقدم نے چمکتی آنکھوں سے منت کو دیکھا، ایک لمحے کے لیے نظریں ملیں اور منت نظر جھکا گئی۔۔۔ مقدم گہرا مسکرایا پھر نظروں کا رخ واپس داجی کی جانب کیا اور کہنا شروع کیا۔۔۔

"داجی! آیک اور بات۔۔۔۔" <https://www.kitabnagri.com>

مقدم نے کہا تو سب دوبارہ اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"میں ساتھ میں تائشہ کا بھی نکاح کروانا چاہتا ہوں۔"

مقدم نے کہا تو سب کے خوشی سے چمکتے چہروں پر حیرانی چھا گئی سب کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"کس کے ساتھ؟"

نازیہ بیگم نے سوال کیا

"دبیر کے ساتھ"

مقدم نے ایک نظر نازیہ بیگم پر ڈالی جو بہت پریشان دکھائی دے رہی تھی پھر بولا۔۔۔۔ داجی نے دبیر کا نام سنا تو پریشان ہو گئے پھر مقدم سے کہنے لگے۔۔۔۔

"لیکن مقدم.... یوں اچانک؟.... اور دبیر کیا سوچے گا؟.... ہم حکم دیں اور وہ شادی کے لیے مان

جائے تو یہ نا انصافی ہوگی یہ اس کی زندگی کا فیصلہ ہے مقدم.... ہم یوں اچانک اسے تائشہ سے شادی

کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے.... ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کی امی کو اس کے لیے کوئی پسند ہو.... ہم

## Posted On Kitab Nagri

اس کی مرضی جانے بغیر اس کے ساتھ نا انصافی نہیں کر سکتے ہم نے اسے حکم دیا اور وہ شادی کے لیے مان گیا، ایسا تو نہیں ہو تا نہ.... ہو سکتا ہے کہ اس کی خود کی کوئی پسند ہو۔"

داجی نے پریشانی سے کہا تو سب نے ان کی تائید میں سر ہلایا۔

"دبیر پسند کرتا ہے تائشہ کو داجی.... بچپن سے ہی میں نے اس کی آنکھوں میں تائشہ کے لیے پسندیدگی دیکھی ہے مجھے یقین ہے کہ دبیر کو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"

مقدم نے سب کی سماعتوں پر بم پھوڑا تھا۔

"داجی آپ میری اور منت کی شادی سے پہلے تائشہ اور دبیر کی شادی کروادیں اگر پھپھو کو کوئی اعتراض نہ ہو تو.... پھپھو ہمارے پاپا کی بہن ہیں تو ہم ان سے رشتہ نہیں توڑ سکتے۔"

مقدم نے داجی کو دیکھتے، کہا پھر نازیہ بیگم کی جانب متوجہ ہو اور انہیں کہنے لگا۔۔۔

"پھپھو! آپ پاپا کی بہن ہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ میں آپ کو اپنی بیوی کی بے عزتی

کرنے کی اجازت دے رہا ہوں.... ایک بات آپ یاد رکھیے گا، میں دوبارہ کبھی بھی آپ کے منہ سے

اپنی بیوی کے لیے غلط الفاظ نہ سنوں کیونکہ مجھ سے ہر بار برداشت نہیں ہو گا.... اگر آپ کو منت

نہیں پسند تو آپ انہیں مخاطب نہ کریں کیونکہ منت کے لیے مقدم خان بہت ہے انہیں کسی کی محبت

کی ضرورت نہیں ہے ان کے لیے میرا عشق بہت ہے.... آپ کو تائشہ کے لیے دبیر منظور ہے تو بتا



## Posted On Kitab Nagri

دیں میں دبیر کو اطلاع کر دیتا ہوں اور اگر نہیں پسند تو بھی بتادیں میں آپ کی امریکہ کی فلائٹ بک کروا دیتا ہوں۔"

مقدم نے بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا تو سب کے منہ کھل گئے۔۔۔۔۔ نازیہ بیگم نے حیرت سے اپنے بھائی کے بیٹے کو دیکھا جو ان پر جان دیتا تھا اور آج۔۔۔۔۔ آج انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لاڈلے کو خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔۔۔ یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے مقدم کو بھی تکلیف ہوئی تھی پر اس نے اپنے چہرے سے کچھ بھی واضح نہیں ہونے دیا۔۔۔۔۔ سب حیرت سے مقدم کو دیکھ رہے تھے جب تائشہ کی آواز نے سب کو متوجہ کیا۔۔۔۔۔

"ماما۔۔۔"

تائشہ نے پکارا تو نازیہ بیگم نے مقدم پر سے نظریں ہٹا کر تائشہ کو دیکھا۔

"مقدم میرا نہیں ہو سکتا.... وہ بنایا ہی منت کے لیے گیا ہے.... ہم نے کتنی کوشش کی ان دونوں کو الگ کرنے کی لیکن اللہ نے ان دونوں کو ایک دوسرے کے نصیب میں لکھا ہے.... ماما ہم نصیب نہیں بدل سکتے اور میں کب تک مقدم کے لیے اپنی عزت نفس کو ماروں گی؟.... میں کب تک ایک ایسے شخص کے لیے اپنا وقار گراؤں جو میرا کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔"

تائشہ نے بہتی آنکھوں سے نازیہ بیگم سے کہا۔۔۔۔۔ نازیہ بیگم بے بسی سے اسے دیکھ رہی تھی

"مجھے دبیر قبول ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

تائشہ نے سسکتے ہوئے کہا وہ اپنی محبت سے دستبرداری کا اعلان کر رہی تھی۔

سب لوگ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن، اسے دیکھ رہے تھے۔

منت کو اس کے لیے برا لگ رہا تھا کیونکہ محبت سے دستبردار ہونا آسان نہیں ہوتا یہ وہ تکلیف تھی جو منت پچھلے دو مہینوں سے برداشت کر رہی تھی۔

نازیہ بیگم نے تائشہ کو اپنے سینے سے لگا لیا، ماں کا آنچل ملتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

سب کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں سوائے مقدم کے کیونکہ اس نے ان دونوں ماں بیٹی کی وجہ سے اپنی من کو کھویا تھا تو اسے اس وقت تائشہ سے کوئی ہمدردی نہیں ہو رہی تھی ان دونوں کی وجہ سے اس کی من نے اس سے خلع کا مطالبہ کر دیا تھا تو وہ ابھی بھی انہیں نفرت سے ہی دیکھ رہا تھا۔

چند لمحے وہ دونوں روتی رہی پھر نازیہ بیگم نے تائشہ کے آنسو صاف کیے اور کہنے لگی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے.... اگر تم نے فیصلہ کر لیا ہے تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے دبیر گھر کا بچہ ہے، ہمارے سامنے ہی پلا بڑھا ہے مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

نازیہ بیگم نے کہا تو سب بے ہوش ہونے کے قریب ہو گئے۔۔۔۔ اتنی جلدی اتنی بڑی تبدیلی سب کو چونکا گئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"منت! مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے لیے بہت غلط الفاظ استعمال کیے میں اپنی بیٹی کی خواہش کے آگے اندھی ہو گئی تھی اس لیے مقدم کی خوشی نہیں دیکھ سکی لیکن اب میں سمجھ گئی ہوں کہ مقدم تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا.... بیٹا تم مجھے معاف کر دو تا کہ میرا بیٹا بھی مجھے معاف کر دے۔"

نازیہ بیگم نے التجائیہ لہجے میں کہا تو وہ شرمندہ ہو گئی۔

"پھپھو آپ مجھے شرمندہ نہ کریں، مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے۔"

منت نے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ سجا کر کہا تو مقدم اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔۔ نازیہ بیگم نے رخ مقدم کی جانب کیا اور اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے اور بغیر کچھ کہے رونے لگی وہ اپنی بیٹی کی خوشیوں کے لیے اس قدر خود غرض ہو گئی تھی کہ صحیح غلط میں فرق بھی بھول گئی تھی۔

مقدم نے ان کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو دیکھا تو فوراً سے ان کے ہاتھ تھام گیا اور انہیں اپنے سینے سے لگا گیا انہوں نے چاہے جو بھی کیا تھا پر تھیں تو وہ اس کی پھپھو، اس کی بڑی، ان کی عزت کرنا اس پر فرض تھا۔

www.kitabnagri.com

نازیہ بیگم پر سکون ہو گئیں تھی سب خاموشی سے انہیں دیکھ رہے تھے جب تائشہ کی آواز نے انہیں متوجہ کیا۔۔۔

"داجی!۔۔۔"

تائشہ کی آواز گونجی تو سب نے اسے دیکھا۔

## Posted On Kitab Nagri

"اگر کسی کو اعتراض نہ ہو تو میں ابھی نکاح چاہتی ہوں اور پھر سادگی سے رخصتی۔"

تائشہ کا مطالبہ سب کو حیران کر گیا تھا پر اس کا مطالبہ جائز تھا تو داجی نے مقدم کو دیکھا، مقدم نے ان کا اشارہ سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا اور موبائل پر نمبر ملاتا باہر لان میں چلا گیا۔

"اوے سن.... تو نے میری من کو ڈھونڈنے میں میری بہت مدد کی ہے تو تجھے انعام دینا تو بنتا ہے۔"

مقدم نے لان میں کھڑا ہو کر دبیر کو کال ملائی جو دوسری گھنٹی پر اٹھالی گئی اس کے کال اٹھاتے ہی مقدم نے کہنا شروع کیا تو دبیر نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"کیسا انعام؟" <https://www.kitabnagri.com>

"میں نے تیرے لیے تیری زندگی کا سب سے بڑا انعام سوچا ہے۔"

مقدم نے مسکراتے ہوئے کہا تو دبیر کو تجسس ہوا۔

"بتانہ یا رکیسا انعام؟"

"تجھے تیری تائشہ انعام کے طور پر دے رہا ہوں۔"

مقدم نے مسکراتے ہوئے کہا تو دبیر کو جھٹکا لگا۔۔۔ وہ اس وقت اپنے آفس میں، کرسی سے پشت لگائے بیٹھا مقدم کی بات سن رہا تھا، اس کی بات سن ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور پوچھا۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"تو.... تو جانتا تھا.... کہ میں ----"

دبیر کو حیرت ہوئی۔۔۔ اس نے اٹک اٹک کر پوچھا پر اپنا سوال مکمل نہ کر سکا۔۔۔ اس کے اٹکنے پر مقدم کا قہقہہ گونجا اور پھر اس نے شرارت سے پوچھا۔۔۔

"تجھے کیا لگتا تھا کہ میں نہیں جانتا؟.... تو اور میں بچپن سے ساتھ ہیں میں تیرا بچپن کا دوست ہوں گدھے.... میں تجھے اتنا جانتا ہوں جتنا تو خود کو بھی نہیں جانتا.... تجھے کیا لگتا تھا کہ تو بتائے گا نہیں تو مجھے پتہ نہیں چلے گا؟"

مقدم نے بھنویں سکڑ کر شرارت سے پوچھا پھر ایک دم سے اس کا لہجہ سنجیدہ ہو گیا۔  
"میں ہمیشہ سے سب جانتا تھا.... تجھے جب تائشہ کا جھکاؤ میری طرف دکھاتے تو پیچھے ہو گیا پر تو شروع سے جانتا ہے کہ میرے دل میں اس کے لیے کبھی کوئی احساس نہیں تھا۔"

پھر مقدم نے اسے تائشہ کے ہر عمل سے آگاہ کیا اور منت کے خلع لینے کی وجہ بتادی وہ دبیر سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہتا تھا۔۔۔۔ دبیر سب کچھ سن کر پریشان ہو گیا۔  
www.kitabnagri.com

"دبیر تائشہ نے جو بھی کیا ہے وہ اس پر شر مندہ ہے وہ خوشی خوشی تجھ سے نکاح کے لیے تیار ہے تو بتا.... کرے گا تائشہ سے شادی؟۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے پوچھا تو دبیر سانس نہ لے سکا۔۔۔۔۔ تائشہ اور اس کا نکاح۔۔۔۔۔ اس نے تو اس بارے میں سوچنا بھی چھوڑ دیا تھا وہ تو اپنی محبت سے دستبردار ہو چکا تھا پر یوں اچانک خدا نے اس کی محبت سے اسے نوازا دیا تھا۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

دبیر کی جانب سے مکمل خاموشی پر مقدم نے اسے پکارا۔۔۔۔۔

"دبیر میں تیرے جواب کا منتظر ہوں.... تائشہ آج ہی نکاح اور رخصتی چاہتی ہے اگر تو تائشہ سے شادی پر راضی ہے تو آدھے گھنٹے میں آنٹی کو لے کر خان مینشن پہنچ اور اپنی محبت کو لے جا ورنہ میں کسی اور۔۔۔۔۔"

ابھی مقدم نے بات مکمل نہیں کی تھی جب دبیر تڑپ اٹھا  
"نہیں نہیں.... میں امی کو لے کر آتا ہوں۔"

دبیر کے یوں کہنے پر مقدم گہرا مسکرایا  
"ٹھیک ہے پھر میں قاضی صاحب کا انتظام کرتا ہوں تو آکر اپنی محبت کو اپنا محرم بنا کر لے جا۔"  
مقدم نے کہا تو دبیر اس کی بات سن کر جی اٹھا۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے سب کام وہیں چھوڑ کر گھر کے لیے نکلا اور پھر آدھے گھنٹے کے اندر اندر وہ اپنی امی سمینہ بیگم کے ساتھ خان مینشن میں موجود تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

دبیر سمینہ بیگم کو راستے میں سب بتا چکا تھا اور وہ بچپن سے بھی تائشہ کے لیے دبیر کی پسندیدگی سے واقف تھی تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوا اور وہ خوشی خوشی اپنے بیٹے کی پسند کو اپنی بہو بنانے کے لیے تیار ہو گئی۔

سب لوگ اس کی رفتار دیکھ کر حیران تھے پر اس کی بے صبری عروج پر تھی۔۔۔۔۔ ان کے پہنچنے سے پہلے ہی مقدم قاضی صاحب کا انتظام کر چکا تھا کیونکہ وہ اپنے دوست کی بے صبری سے واقف تھا۔ ان کے آتے ہی سادگی سے نکاح کی رسم ادا ہوئی اور تائشہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دبیر کے نام ہو گئی۔۔۔۔۔ دبیر نے اپنی بچپن کی محبت پالی تھی وہ اس وقت ہواؤں میں تھا وہ بہت زیادہ خوش تھا اس نے ایک محبت بھری نگاہ تائشہ پر ڈالی جو سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی دبیر کے لیے یہ منظر بہت زیادہ خوبصورت تھا۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

whatsapp \_ 0335 7500595

کچھ ہی دیر میں سب نے کھانا کھایا اور سادگی کے ساتھ تائشہ اپنے محرم کے ہمراہ رخصت ہو گئی۔۔۔۔۔  
وہ اپنی نئی زندگی کی شروعات کے لیے اپنے جیون ساتھی کے ساتھ زندگی کے ایک نئے سفر کی مسافر بن گئی۔

**Kitab Nagri**

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

دبیر کے گھر میں داخل ہو کر تائشہ نے ایک نظر اس خوبصورت محل کو دیکھا اور پھر سے چہرہ جھکا گئی۔  
سمینہ بیگم تو اپنی بہو کے صدقے واری جا رہی تھی انہوں نے کچھ ہی دیر میں تائشہ کو دبیر کے کمرے میں پہنچا دیا اور خود اسے، اپنے بیٹے کی سیج پر بٹھایا پھر اسے ڈھیر ساری دعائیں دے کر کمرے سے باہر نکل آئیں۔

## Posted On Kitab Nagri

دیر نیچے لاونج میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا جب سمینہ بیگم نے نیچے آکر اس کے کندھے پر چپت

رسید کی --- <https://www.kitabnagri.com>

"کن خیالوں میں گم ہو دو لہے میاں؟"

انہوں نے شرارت سے کہا تو دیر مسکرایا اور اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر چوما اور دھیرے سے نفی میں سر ہلا گیا۔۔۔۔۔ سمینہ بیگم نے بہت محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھا اور پھر جھک کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔

"جاو میرا بچہ.... دلہن کمرے میں انتظار کر رہی ہے۔"

ان کے کہنے پر دیر نے اثبات میں سر ہلایا اور مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

دیر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو پریشان ہو گیا کیونکہ تائشہ کی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں۔

www.kitabnagri.com

"تائشہ.... کیا ہوا ہے میری جان؟"

دیر نے اس کے قریب بیٹھ کر، تڑپ کر پوچھا تو تائشہ نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھا کر دیر کو دیکھا۔۔۔۔۔ وہ چند لمحے، روتے ہوئے اسے دیکھتی رہی پھر کہنا شروع کیا۔۔۔۔۔

"میں آپ سے کچھ چھپانا نہیں چاہتی دیر.... میں آپ کو سب کچھ بتانا چاہتی ہوں۔"

## Posted On Kitab Nagri

اس نے روتے ہوئے کہا تو دبیر خاموشی سے اسے سننے لگا وہ سب جان چکا تھا پھر بھی وہ چاہتا تھا کہ تائشہ اپنا دل ہلکا کر لے۔

"دبیر.... میں مانتی ہوں کہ میں مقدم سے محبت کرتی تھی لیکن اب سے نہیں.... میں اس کی محبت سے دستبردار ہو چکی ہوں.... دبیر آپ میرے محرم ہیں اور مجھ پر ہر طرح کا حق رکھتے ہیں آج سے میری وفائیں آپ کے نام.... آپ زندگی کے ہر موڑ پر مجھے وفادار پائیں گے.... آپ میرے شوہر ہیں اور مجھ پر فرض ہے کہ میں آپ سے محبت کروں.... میں اپنی پوری کوشش کروں گی کہ آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہ دوں.... دبیر میں نے منت اور مقدم کے ساتھ بہت غلط کیا ہے میں صحیح غلط کا فرق بھول گئی تھی پر میں اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہوں.... آپ پلیز مجھے معاف کر دیں میں نے کبھی آپ کی محبت کو اہمیت ہی نہیں دی تھی پر آج سے بلکہ ابھی سے میں پوری طرح سے آپ کی ہوں آپ کے علاوہ کسی کے بارے میں سوچنا بھی گناہ سمجھوں گی۔"

تائشہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی اور دبیر اپنی آنکھوں میں محبت لیے، اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے خاموش ہونے پر دبیر نے اس کے آنسو پونچھے۔

"میں ہر چیز سے واقف ہوں تائشہ.... تمہیں میرے سامنے شرمندہ ہونے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

دبیر نے محبت سے کہا اور اس کے رخسار پر لب رکھے۔۔۔۔ وہ خود میں سمٹ گئی اور پھر یہ رات دبیر کی زندگی کی سب سے خوبصورت رات بن گئی۔۔۔۔ اس کی محبت اس وقت اس کے پہلو میں تھی وہ اس بات پر خدا کا جتنا شکر ادا کر تا کم تھا۔ <https://www.kitabnagri.com>

-----

"تائشہ کا نکاح خیر سے ہو گیا ہے۔"

داجی نے تائشہ کی رخصتی کے بعد پُر سکون ہو کر کہا۔۔۔۔ سب لاونچ میں موجود تھے تو داجی نے سب کو مخاطب کیا اور اپنی بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

"اب اگلے ہفتے اپریل کی پچیس (25) تاریخ کو جمعہ کے دن منّت اور مقدم کی شادی ہوگی منّت کو مقدم کے ساتھ رخصت کیا جائے گا۔۔۔۔ آپ لوگ سب کو اطلاع کر دو۔"

داجی کی بات سن کر مقدم نے مسکراتی نگاہوں سے اپنی منکوحہ کو دیکھا جو شاید یقیناً اس وقت سرد پڑ چکی تھی۔۔۔۔ منّت نے مقدم کی نظریں خود پر محسوس کیں پر چہرہ نہیں اٹھایا۔۔۔۔ داجی نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔۔

"میں کل صبح خود، زین صاحب اور نگین بیٹی کو یہ خوشخبری سنانے جاؤں گا تا کہ وہ اپنے خاندان سے اگر کسی کو مدعو کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔۔۔۔ نجمہ بیگم اور عثمان صاحب، منّت کی شادی پر نہیں آ سکتے

## Posted On Kitab Nagri

کیونکہ میں کسی بھی تقریب میں کسی قسم کا کوئی تماشائ نہیں چاہتا.... اگر کسی کو بھی میری کسی بات سے اختلاف ہے تو مجھے ابھی بتادو۔"

داجی نے اپنی بات مکمل کی اور سب سے پوچھا تو سب نے دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ داجی مسکرائے پھر اٹھ کر منت کے قریب آئے اور اس کے سر پر محبت سے ہاتھ رکھا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

جیسے ہی داجی اپنے کمرے میں داخل ہوئے، سب آپس میں باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔ لاریب نے منت سے بات کرنے کے لیے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ بالکل ٹھنڈی پڑ رہی تھی لاریب نے پریشانی سے اس کا سفید پڑتا چہرہ دیکھا اور بولی۔۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے؟"

پھر ایک دم سے لاریب کی پریشانی، شرارت میں تبدیل ہو گئی۔۔۔۔۔ وہ شادی کی وجہ سے خوفزدہ ہے لاریب سمجھ گئی تھی اور اب اس کا وقت تھا اب وہ منت سے اپنی شادی والے بدلے لینے کا ارادہ رکھتی تھی اس لیے اس نے شرارت سے کہا تو مناہل بھی متوجہ ہو گئی اور بھنویں اچکائی

"کیا ہوا ہے؟"

مناہل نے بھی وہی سوال کیا جو لاریب کا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

"ک.... کچھ بھی.... تو نہیں۔"

منّت نے اٹک اٹک کر جواب دیا تو اب کی بار سب لوگ ان تینوں کی جانب متوجہ ہو گئے۔

لاریب کی شرارت سے بھرپور آواز گونجی۔۔۔

"ہمارے وقت پہ تو بڑی شیرنی بن رہی تھی.... یاد ہے مناہل یہ کیسے مجھے کہہ رہی تھی" ریلیکس کر

یار.... یارم بھائی انسانوں کو نہیں کھاتے" اور اب دیکھو ذرا اسے، کیسے ٹھندی پڑ گئی ہے شادی کا سن کر۔"

لاریب نے مناہل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو اس نے فوراً لاریب کی تائید میں سر ہلایا البتہ یارم نے حیرت سے لاریب کو دیکھا پھر پوچھا۔۔۔

"منّو ایسا کہہ رہی تھی؟"

یارم نے سوال کیا تو لاریب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"منّت ریلیکس کریا.... مقدم بھائی انسانوں کو نہیں کھاتے۔"

لاریب نے منّت کے الفاظ اسے واپس لوٹائے تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی جبکہ مناہل کی ہنسی نہیں رک رہی

تھی۔۔۔ باقی سب نے منّت کے چہرے کے تاثرات دیکھے تو سب کے قہقہے چھوٹے۔

منّت اس وقت سب کی نظروں سے بچنا چاہتی تھی تو لاریب اور مناہل کو خفگی سے بولی۔۔۔

"بھاڑ میں جاؤ تم دونوں۔"

## Posted On Kitab Nagri

منت کا دل اس وقت اپنی پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا اوپر سے مقدم کی مسکراتی نظریں وہ مسلسل اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی اس نے اپنے دل کی حالت چھپانے کے لیے خفگی سے لاریب اور مناہل کو بھاڑ میں بھیجا اور خود اپنے کمرے میں جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"ارے ارے کدھر؟۔۔۔"

مناہل جو اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی، اسے اٹھتا ہوا دیکھ کر فوراً سے بولی۔۔۔۔  
"وہ کیا ہے نہ کہ میں تم دونوں کی طرح فارغ اور نکمی نہیں ہوں جنہیں اب بس کھانے اور سونے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہونا ان مہینوں میں.... مجھے بہت کام ہیں اور میں فی الحال بہت تھکی بھی ہوئی ہوں تو سونے جا رہی ہوں.... اگر آپ دونوں دیویوں کا حکم ہو تو آپ کی یہ کنیز سونے جاسکتی ہے؟"  
منت ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولی تو ان دونوں نے مسکراتے ہوئے، ایک ساتھ نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔ منت کا منہ کھل گیا اور اس نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا جبکہ باقی سب ان تینوں کی حرکتوں پر مسکرا رہے تھے۔۔۔۔ وہ دونوں آج منت سے بدلے لے رہیں تھی۔  
www.kitabnagri.com

"لاریب.... نہ کریا.... جانے دو مجھے تم دونوں، مجھے سچ میں بہت نیند آرہی ہے۔"

منت نے التجائیہ لہجے میں کہا پر ان دونوں کو کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔ مناہل رعب دار لہجے میں بولی۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"ہم دونوں بڑی بھابیاں یہاں موجود ہیں تو تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی ہمارے پاس سے اٹھ کر کمرے میں جانے کی.... دیورانی جی! کوئی تمیز نہیں ہے کیا تمہیں کہ بھابیوں کی عزت کیسے کرتے ہیں؟"

مناہل کی بات پر منّت کی آنکھیں پھیل گئیں جبکہ لاریب نے اپنے لب بھینچ کر اپنی ہنسی روکی تھی پر باقی سب اپنی ہنسی نہ روک سکے اور لاونج میں سب کے قہقہے گونجنے لگے۔۔۔۔ ان دونوں نے منّت کا ہاتھ تھاما اور کھینچ کر اپنے درمیان میں بٹھالیا۔

"جی تو دیورانی جی.... ہمارے گھر کے کچھ اصول ہیں۔"

لاریب نے شرارت سے کہا

"فرمائیے جیٹھانی جی.... کیا اصول ہیں؟"

منّت نے لاریب کو گھورتے ہوئے کہا۔

"کھانا آپ بنائیں گی اور۔۔۔۔"

مناہل نے کہنا شروع کیا تو منّت نے نظروں کا رخ اس کی جانب کر لیا، مناہل کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی جب منّت نے اسے ٹوک دیا اور کہنے لگی۔۔۔۔

"جی جی بالکل.... کھانا میں بناؤں گی.... تم لوگوں کو کھانے میں روز نوڈلز ملا کریں گے کیونکہ اور تو مجھے

کچھ بنانا نہیں آتا پر جس دن میرا دماغ گھوم گیا میں نے انہی نوڈلز میں تم دونوں کو زہر ملا دینا ہے۔"

منّت کی بات پر سب نے قہقہہ لگایا۔

## Posted On Kitab Nagri

"نوڈلز نہیں یار تم گاجر کے حلوے میں ملا دینا میں خوشی خوشی کھا لوں گی۔"  
مناہل نے مزے سے کہا تو منّت نے اسے گھورا۔۔۔ سب مسکراتے ہوئے ان کی حرکات دیکھ رہے تھے۔

"مناہل! جب سب سے بڑی جیٹھانی بات کر رہی ہو تو تم دونوں دیورانیوں کو چاہیے کہ اپنی زبانیں بند رکھو اور خاموشی سے اسے سنو۔"

لاریب نے رعب سے کہا تو منّت اور مناہل کا حیرت سے منہ کھل گیا۔

"اس نے منہ تڑوا لینا ہے اب مجھ سے۔"

منّت نے لاریب کی جانب انگلی کر کے چہرہ مناہل کی جانب کیا اور کہا۔۔۔

"توڑ ہی دے اب تو۔"

مناہل نے ساتھ دیا

"اس منحوس پر تو کتاب لکھنی چاہیے"

www.kitabnagri.com

"بہن بنی جیٹھانی"

پھر اس کتاب میں اس کے سارے ظلم لکھیں گے جو اس نے جیٹھانی بن کر ہم پر کیے۔"

منّت نے اپنے نکلی آنسو پونچھتے ہوئے کہا تو مناہل نے بھی اس کی تائید میں سر ہلایا۔

"اب تم دونوں نے میری سنی ہے یا پھر میں تشدد شروع کروں؟"

## Posted On Kitab Nagri

لاریب رعب سے بولی تو منّت کی زبان کو فوراً بریک لگی، اسے خاموش ہوتا دیکھ مناہل بھی خاموش ہو گئی۔

"ہاں تو میں کیا کہہ رہی تھی؟"

لاریب نے یاد کرنے والے انداز میں، ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھا تو یارم اس کے اس انداز پر مبہوت ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں یاد آگیا"

لاریب فوراً سے بولی اور پھر کہنے لگی۔۔۔۔

"اب جیسے کہ تم دونوں جانتی ہو کہ میں تو امید سے ہوں اور مناہل بھی، تو منّت! تم نے ہماری خدمتیں کرنی ہیں ہم دونوں کو اچھے اچھے کھانے بنا کر کھلانے ہیں۔"

ساتھ ہی مناہل نے بھی حصہ ڈالا اور بولی۔۔۔۔

"ہمیں انٹرٹین کرنا ہے، ہمارے کام کاج کرنے ہیں اور باقی جب ہمیں ضرورت پڑی تو ہم تمہیں بلا لیا کریں گے۔"

منّت نے آنکھیں پھاڑے، ان دونوں کو دیکھا اور پھر باقی سب کو جو اپنی ہنسی روکنے میں ناکام ہو رہے تھے پھر غصے سے بولی۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"ایک کام کرتے ہیں.... تم دونوں اپنے بچے پیدا کر لو ہم تب تک شادی ملتوی کر لیتے ہیں، داجی سے میں خود ہی بات کر لوں گی۔"

منت کا کہنا تھا کہ مقدم کرنٹ کھا کر کھڑا ہوا اور فوراً بولا۔۔۔۔

"بالکل بھی نہیں"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)



Posted On Kitab Nagri  
whatsapp \_ 0335 7500595

اس کے کہنے پر منت نے پھیلی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ سب کے ر کے قہقہے گونجے تھے۔۔۔۔۔  
مقدم جھینپ گیا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

"مقدم بھائی! سوچ لیں.... کیا آپ کو واقعی یہ قبول ہے اور آپ نے اس سے شادی کرنی ہے؟....  
میں اپنی بہن کو جانتی ہوں، اس نے آپ کا جینا حرام کر دینا ہے اور اسے کھانا بنانا بھی نہیں آتا.... آپ  
کے پاس ابھی ابھی ایک ہفتے کا وقت ہے سوچ لیں۔"

لاریب نے شرارت سے کہا تو منت نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔  
مقدم مسکرایا اور ایک نظر منت پہ ڈالی جو لاریب کو ایسے گھور رہی تھی جیسے ابھی زندہ نکل جائے گی  
پھر لاریب سے کہنے لگا۔۔۔۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کوئی بات نہیں میری پیاری گڑیا۔۔۔۔۔"  
مقدم ابھی اپنی بات جاری رکھتا جب منت بیچ میں بولی۔۔۔۔۔  
"تصحیح کریں.... پیاری گڑیا نہیں اینا بیل۔"

منت نے غصے سے کہا تو سب کے قہقہے بے ساختہ تھے۔۔۔۔۔ لاریب نے منت کو گھورا پر اب منت کی  
باری تھی دانت نکالنے کی۔۔۔۔۔ وہ لاریب کو آگ لگا کر اب مزے سے مسکرا رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"اسے بولنے دیں مقدم بھائی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔"

لاریب نے منّت کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا پھر مقدم سے کہنے لگی۔

"اگر منّت کو کھانا بنانا نہیں آتا تو کوئی بات نہیں، مجھے کھانا بنانا آتا ہے میں بنا لیا کروں گا.... من

میرے دل کی ملکہ ہیں میرے دل کے ساتھ ساتھ میرے گھر کی بھی ملکہ ہوں گیں۔"

مقدم کے الفاظوں پر منّت کی رنگت سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔ لاریب نے شرارتی نظروں سے اسے

دیکھا تو وہ چہرہ جھکا گئی۔۔۔ مقدم نے اپنی بات جاری رکھی۔۔۔

"میں نے ان سے کھانا بنوانے کے لیے تو شادی نہیں کرنی نہ، تو نہ آئے کھانا بنانا، میں بنا لیا کروں گا۔"

مقدم نے محبت سے، منّت کو دیکھتے ہوئے کہا جو چہرہ جھکائے بیٹھی تھی اس نے مقدم کی مسلسل

نظریں خود پر محسوس کیں تو جھکا سر مزید جھکا گئی۔۔۔ مقدم کے الفاظوں پر منّت کا دل پسلیاں توڑ کر

باہر آنے کے لیے بے تاب ہونے لگا تھا اسے اپنے دل کی دھک دھک اپنے کانوں میں گونجتی محسوس

ہو رہی تھی۔۔۔ لاریب اور مناہل کا تو وہ پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ دونوں بس اسے تنگ کر رہی ہیں

پر مقدم سے وہ سب کی موجودگی میں اس بے باکی کی امید ہر گز نہیں رکھتی تھی۔

"واہ بھئی واہ.... مقدم بھائی! اتنی اچھی آفر.... لڑکیوں کو اور چاہیے ہی کیا۔"

لاریب نے مسکراتے ہوئے کہا تو منّت کو بے ساختہ خود پر رشک ہوا تھا۔۔۔ لاریب کے کہنے پر

منّت اور مقدم بے ساختہ مسکرا دیئے۔

## Posted On Kitab Nagri

لاریب بہت قریب ہو گئی تھی مقدم کے۔۔۔۔۔ مقدم بالکل اسے اپنی چھوٹی بہن کی طرح چاہتا تھا۔۔۔۔۔ اتنا پیار تو وہ مناہل سے بھی نہیں کرتا تھا جتنا لاریب سے کرتا تھا لاریب اس سے بہت زیادہ اٹیچ ہو گئی تھی وہ اتنا عمار (ایزل کاشوہر) کے قریب نہیں تھی جتنا مقدم کے قریب تھی۔

"اب گھر چلیں؟"

یارم کی آواز گونجی

"اتنی جلدی کیوں؟"

منت نے کہا

منو! آفس میں کام ہے نہ بس اسی لیے اب نکلنا چاہیے.... لاریب اور مناہل کو گھر چھوڑ کر آفس جانا ہے اور اب تو ایک ہفتے کی بات ہے پھر تم نے ادھر ہی آ جانا ہے ہمارے پاس، تو اب ہم سب چلتے ہیں پہلے ہی آفس جانے میں دیر ہو گئی ہے۔"

یارم نے کہا تو ان تینوں کا بیک وقت منہ بن گیا۔

"یارم میں گھر میں بور ہو جاتی ہوں۔"

لاریب نے اداس چہرہ بناتے ہوئے کہا

"میں بھی"

## Posted On Kitab Nagri

منابل نے فوراً اس کی تائید کی۔۔۔ اب وہ تینوں معصوم سا چہرہ بنائے، التجائیہ نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔ سب کو ان کے چہرے دیکھ کر ہنسی آئی لیکن سب بیک وقت اپنی ہنسی بڑی صفائی سے چھپا گئے۔

"یارم، بالاج! بچیوں کو یہیں رہنے دو آپ سب لوگ آفس چلے جاؤ، شام کا کھانا یہاں سے کھانا اور پھر بچیوں کو ساتھ لے جانا۔"

شازیہ بیگم نے ان کے اترے چہرے دیکھ کر مسئلے کا حل پیش کیا تو ارمان کی فوراً نیت خراب ہوئی، ابھی وہ کچھ کہتا جب مقدم کی آواز گونجی۔۔۔

"تم لوگ آفس چلے جاؤ میں تھک گیا ہوں اتنے لمبے سفر سے، تو آرام کرنا چاہتا ہوں۔"

مقدم نے بھرپور انگڑائی لیتے ہوئے کہا تو سب نے اسے حیران نظروں سے دیکھا۔

اس نے سب کی نظریں نظر انداز کیں۔۔۔ وہ آج ایک لمحے کے لیے بھی منت کو اپنی آنکھوں سے او جھل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ دو مہینوں کے عرصے بعد دیدار یار نصیب ہوا تھا وہ اس کے چہرے پر سے نظریں ہٹانا ہی نہیں چاہتا تھا اسی لیے تھکاوٹ کا بہانا کرنے لگا۔

"بھئی میری بہنیں آئی ہیں تو میں انہیں وقت دینا چاہتا ہوں اس لیے میں تو آفس نہیں جا رہا.... منو دو مہینوں بعد واپس آئی ہے، اب میں اسے چھوڑ کر آفس چلا جاؤں.... بالکل بھی نہیں، یہ میرے اصولوں کے سخت خلاف ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

ارمغان نے مقدم کی بات مکمل ہوتے ہی اپنے مطلب کی بات کی اور صوفے پر پھیل گیا۔

"لوجی.... یہ تو ہے ہی کام چور.... اسے تو بہانا چاہیے آفس نہ جانے کا۔"

ضرغام نے ارمغان کو گھورتے ہوئے کہا پر وہ یوں تھا جیسے کچھ سن ہی نہ رہا ہو۔

"چلو اس کا تو سمجھ میں آتا ہے کہ کام چور ہے، میں تو مقدم پر حیران ہوں۔"

بالاج نے حیرت سے مقدم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے تھک گیا ہوں میں.... آرام چاہتا ہوں.... کیا مجھے آرام کرنے کا کوئی حق نہیں ہے؟"

مقدم نے معصومیت سے کہا تو سب کو حیرت کے شدید جھٹکے لگے۔۔۔ کیا یہ وہ ہی مقدم تھا جس کے ساتھ ان کا بچپن گزرا تھا؟۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ وہ مقدم بالکل نہیں تھا۔۔۔ وہ اس مقدم سے کبھی بھی واقف نہیں تھے۔

"آرام کرنا ہے نہ؟"

یارم نے مقدم سے پوچھا تو اس نے معصومیت سے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو آ جاو میرا پیارا بھائی! میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں تم پورا دن آرام کرنا۔"

یارم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ آنکھوں میں شرارت تھی۔

"نہیں میں یہاں ہی آرام کر لیتا ہوں۔"

مقدم نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

## Posted On Kitab Nagri

"نہیں تم تھک گئے ہو گھر پر آرام کرو۔"

یارم نے کہا تو اس کا منہ بن گیا۔

"میں کر لوں گا یہاں ہی آرام تم لوگ پریشان نہ ہو، جا کر کام سنبھالو۔"

مقدم نے ذرا رعب سے کہا تو یارم اور بالاج ایک ساتھ کھڑے ہوئے، یارم اس کے دائیں جانب آگیا

اور بالاج بائیں جانب پھر انہوں نے مقدم کے بازوؤں کو پکڑا اور اسے کھڑا کیا۔۔۔

"چلو تمہیں گھر چھوڑیں۔"

بالاج نے کہا تو لاونج میں سب کی دبی دبی ہنسی گونجی۔۔۔ مقدم نے ان دونوں کو گھورا اور ایک جھٹکے

سے اپنے بازو چھڑائے۔

"چل رہا ہوں آفس"

مقدم غصے سے بولا تو سب کے قہقہے گونجے۔

"نہیں میری جان! آخر آرام پر تمہارا بھی تو حق ہے۔"

یارم نے کہا تو مقدم نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا، یارم نے ہنسی روکنے کے لیے لب بھیج

لیے۔

"بہانے تو ایسے کر رہا ہے جیسے زندگی میں پہلی بار امریکہ کا سفر کیا ہو۔"

بالاج نے کہا تو مقدم خاموشی سے انہیں گھورنے لگا۔۔۔



# Posted On Kitab Nagri

"اب ہمارے ایکس رے ہو گئے ہوں تو چلیں آفس۔"

یارم نے کہا تو مقدم کو ناچاہتے ہوئے بھی آفس جانا پڑا۔۔۔ ضرغام بھی ان کے ساتھ ہی آفس کے لیے نکلا۔۔۔ وہ چہرے کے الٹے سیدھے ڈیزائن بناتا ان تینوں ظالموں کے ساتھ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

منّت کی نظریں اسی پر تھیں، اچانک مقدم پلٹا اور نظروں کا تصادم ہوا، مقدم گہرا مسکرایا۔

اس کے اچانک پلٹنے پر منت بری طرح سٹیٹائی اور نظروں کا رخ بدل گئی۔

"چہرہ دیکھ کر تو دل لگایا ہی نہیں میں نے

ہاں تیری آنکھوں پر کئی بار جان لٹائی ہے"

مَنْت کے دل نے دھیرے سے سرگوشی کی تھی اسے مقدم کی ان "گہری سیاہ" آنکھوں سے عشق تھا  
اسے ان آنکھوں میں اپنے علاوہ کبھی کسی کا عکس نظر نہیں آیا تھا۔

ان سب کے آفس جاتے ہی ار مغان نے ٹی وی آن کر لیا اور نیوز سننے لگا۔۔۔ منّت، لاریب اور

منابل، تینوں منت کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں اور اب پورا دن اس کمرے میں قہقہے گونجنے لگے۔۔۔۔۔ انتشار نور کے کمرے میں چلی گئی کیونکہ وہ دن میں کچھ وقت اس کے ساتھ ضرور گزارتی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

"آج کا دن بہت اچھا تھا ہم سب نے بہت مستی کی آج۔"

منّت نے کہا۔ وہ سب لان میں موجود تھے وہ ابھی لانگ ڈرائیو سے واپس آئے تھے اور آکر لان میں گھاس پر بیٹھ گئے تھے آج بہت عرصے بعد انہوں نے بہت اچھا وقت گزارا تھا وہ سب لنچ کے لیے باہر چلے گئے تھے پھر آئس کریم کھا کر لانگ ڈرائیو پر چلے گئے تھے ان کا ابھی بھی واپس آنے کا ارادہ نہیں تھا پرداجی کے فون پر مجبوراً انہیں واپس آنا پڑا کیونکہ شام کا اندھیرا پھیل چکا تھا اور ضرغام، یارم، بالاج اور مقدم نے آفس سے کبھی بھی واپس آ جانا تھا۔۔۔۔۔ اب اس وقت وہ چاروں لان میں بیٹھے خوش کپیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔ نور تھک گئی تھی تو امتثال اسے کمرے میں چھوڑنے گئی تھی جب پورچ میں گاڑیاں رکیں اور وہ تینوں وجاہت کے شاہکار اپنی اپنی گاڑیوں سے نکلے اور لان میں انہی کے قریب آ گئے۔

"آج آفس سے جلدی آ گئے۔"

لاریب نے یارم سے پوچھا تو وہ سر اثبات میں ہلا کر لاریب کے پاس بیٹھ گیا۔

"آج کام زیادہ نہیں تھا صرف ایک میٹنگ تھی جس میں ہم تینوں کا ہونا ضروری تھا، اب میٹنگ سے

فارغ ہوئے تھے تو گھر آ گئے۔"

یارم نے تفصیل سے بتایا۔

## Posted On Kitab Nagri

بالاج مناہل کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کیا اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔

"میرا سکون اور میرا بے بی، دونوں کیسے ہیں؟"

مناہل شرمائی

"ٹھیک ہیں"

وہ بس یہ ہی کہہ سکی تھی، بالاج اس کے چہرے پر کھلتے رنگ دیکھ کر مسکرا دیا۔

مقدم نے منّت کے قریب جگہ سنبھالی اور گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا، منّت گڑبڑا گئی۔۔۔۔ اس وقت منّت کا مقدم سے نظریں ملانا بھی مشکل تھا

"نور کہاں ہے؟"

ضرغام نے پوچھا۔

"بھابھی تو اندر ہیں دراصل ہم نے انج کا پورا دن گھر سے باہر گزارا ہے تو وہ کافی تھک گئیں تھیں اس لیے امتثال انہیں کمرے میں لے گئی۔"

منّت نے بتایا تو ضرغام نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا پھر اس کی بال بگاڑتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام نے منت کے بال بگاڑے تو اس کا منہ بن گیا۔۔۔ کوئی اس کے بالوں کو چھوئے یا بگاڑے، اسے پسند نہیں تھا اور ضرغام جان بوجھ کر اس کے بال بگاڑتا تھا۔۔۔ مقدم اس کا بنتا منہ دیکھ کر مسکرایا ابھی وہ کچھ کہتا جب ارمغان کی آواز نے سب کو متوجہ کیا۔

"مقدم بھائی! آج ہم نے بہت مستی کی۔"

ارمغان نے جوش سے کہا اور انہیں سارے دن کی روداد سنانے لگا۔۔۔ مقدم گاہے بگاہے منت پر ایک گہری نظر ڈالتا اور پھر سے ارمغان کی جانب متوجہ ہو جاتا۔

"ویسے آج ہمیں بھی بہت مزہ آیا۔"

بالاج نے کہا تو سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔ یارم اور مقدم اس کی بات کا مطلب سمجھ کر مسکرا دیئے۔

"آپ لوگوں کی تو میٹنگ تھی تو آپ کو کیا مزہ آیا؟"

منابل نے سوال کیا۔

www.kitabnagri.com

"ہمیں اس میٹنگ میں ہی مزہ آیا ہے۔"

بالاج نے کہا تو لاریب نے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ کر یارم کو دیکھا

"کیا میٹنگ میں لڑکیاں تھیں؟"

لاریب نے اچانک سوال کیا تو منت نے بھی فوراً مقدم کو سوالیہ دیکھا

## Posted On Kitab Nagri

"میٹنگ لڑکیوں کے ساتھ تھی؟"

مناہل نے پوچھا۔ وہ تینوں مسلسل ان تینوں کو گھور رہی تھی جبکہ اپنی بیویوں کی جلن دیکھ، ان تینوں کے بیک وقت قہقہے گونجے۔۔۔۔

"جی لڑکیاں تھیں، بہت خوبصورت لڑکیاں۔"

یارم نے کہا تو لاریب نے اس کے پیٹ میں مکامارا  
"ظالم بیوی"

یارم نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے، اپنا پیٹ سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
"کوئی لڑکیاں نہیں تھیں وہاں۔"

مقدم نے منت کا بجھا ہوا چہرہ دیکھا تو بولا۔

"پھر آپ لوگوں کو مزہ کیا آیا؟"

لاریب نے اب مقدم سے سوال کیا۔

"ہماری ایک میٹنگ تھی، ایک بزنس ڈیل تھی جس پر ہم تینوں بھائیوں نے پچھلے ایک سال سے بہت زیادہ محنت کی تھی.... آج ہمارا ایک مخالف کمپنی سے مقابلہ تھا اس ڈیل کی وجہ سے.... ہمیں جس کمپنی کے ساتھ ڈیل کرنی تھی اس ڈیل پر ہماری مخالف کمپنی کی بھی نظر تھی اور ہمارا اس ڈیل کو حاصل کرنا بہت ضروری تھا.... ہماری کمپنی اور ان کی کمپنی نے پریزنٹیشن دی تو سب کو ہماری ڈیل زیادہ پسند

## Posted On Kitab Nagri

آئی اور ہماری مخالف ٹیم ہار گئی وہ کمپنی ایسی تھی جسے ہر انا آسان نہیں تھا پر ہم نے انہیں ہر ادا یا تو بس اس بات کا کہہ رہے ہیں کہ بہت مزہ آیا۔"

مقدم نے ان تینوں کو ساری تفصیل سے آگاہ کیا تو ان کی جان میں جان آئی۔

"یارم بھائی! اب آپ تینوں ذرا احتیاط کیجئے گا کیونکہ ایسے لوگ پھر بدلہ وغیرہ لینے پر آ جاتے ہیں اور ڈیلز کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔"

ارمغان نے کہا تو لاریب، مناہل اور منّت کچھ پریشان سی ہوئیں۔

"ارے کچھ نہیں ہو گا ارمغان.... یہ کونسا ہماری پہلی ایسی ڈیل ہے جو ہم نے مخالف پارٹی سے جیتی ہے۔"

مقدم نے سب کو بے فکر کرنا چاہا تو مناہل اور منّت تو پُر سکون ہو گئیں پر لاریب ابھی کچھ پریشان سی تھی۔۔۔۔۔ یارم نے اس کی پریشانی محسوس کی تو اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلا کر اسے ساتھ لگا لیا وہ بے ساختہ مسکرائی

www.kitabnagri.com

ابھی وہ سب انہیں باتوں میں مصروف تھے جب امتثال باہر آئی اور اس کی آواز نے سب کو اس کی جانب متوجہ کیا

"آجائیں سب لوگ، کھانا تیار ہے۔"



## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)  
whatsapp \_ 0335 7500595

امثال نے سب کو پکارا اور واپس اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔ سب گھاس پر سے اٹھے اور اپنے کپڑے

جھاڑے پھر گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئے۔

"آ جاؤ آپ سب کا ہی انتظار تھا۔"

## Posted On Kitab Nagri

سب کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر داجی نے خوش دلی سے کہا۔۔۔۔۔ وہ اس وقت سربراہی کرسی پر موجود تھے اور سب کے ڈائننگ ٹیبل پر آنے کے منتظر تھے۔۔۔۔۔ سب نے اپنی اپنی نشست سنبھالی، ضرغام اور نور بھی وہاں آگئے اور پھر خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔۔۔۔ کھانے کے بعد سب لاونج میں بیٹھ کر چائے سے لطف اندوز ہونے لگے۔

اپنی چائے کا آخری گھونٹ بھر کر مقدم نے کپ کو ٹیبل پر رکھا اور خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔ سب نے نا سمجھی سے مقدم کو باہر جاتے دیکھا پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔۔ "یہ کہاں گیا ہے؟"

داجی نے بغیر کسی کو مخاطب کیے سوال کیا تو یارم نے کندھے اچکا دیئے جبکہ باقی سب کی نظریں مقدم پر جمی ہوئی تھی اور وہ گاڑی میں سے شاپنگ بیگز نکال رہا تھا۔۔۔۔۔ جیسے ہی وہ بیگز لے کر اندر آیا تو سب کو الجھن بھری نگاہوں سے خود کو دیکھتے پایا پھر بولا۔۔۔۔۔ "یہ منّت کے سب تقریبات کے کپڑے اور تمام ضرورت کا سامان ہے۔"

مقدم نے سب کی الجھن دور کی جو کبھی مقدم کو اور کبھی ان بیگز کو دیکھ رہے تھے۔ مقدم نے کہتے ہی بیگز منّت کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ منّت بیگز تھامتی، لاریب نے وہ شاپنگ بیگز تھام لیے۔۔۔۔۔ مقدم اس کی جلد بازی پر مسکرایا اور خاموشی سے واپس اپنی جگہ پر، منّت کے بالکل سامنے موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

لاریب نے شاپنگ کھولنی شروع کی اور کپڑے دیکھنے لگی۔۔۔۔ ہر ڈریس ایک سے بڑھ کر ایک تھا ڈریسز کے ساتھ میچنگ جیولری، جوتے، یہ سب بھی موجود تھا۔

"یہ سب تو بہت زیادہ خوبصورت ہیں مقدم بھائی۔"

لاریب نے خوشی سے کہا تو سب دھیرے سے مسکرائے، منّت کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ واقعی اس کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔ لاریب نے سب کپڑے واپس پیک کر دیئے اور پھر ملازمہ سے کہہ کر تمام چیزیں منّت کے کمرے میں پہنچا دیں۔

"ویسے مقدم بھائی.... آپ نے یہ ساری شاپنگ کب کی؟"

مناہل نے سوال کیا تو مقدم دھیرے سے مسکرایا اور ایک گہری نظر منّت پر ڈالی پھر مناہل سے کہنے لگا۔۔۔۔

"جب نکاح کی تاریخ دی تھی حاجی نے اس کے بعد سے ہی میں نے یہ ساری تیاریاں شروع کر دیں تھی.... منّت جب میرے ساتھ نکاح کی شاپنگ پر گئی تھیں، میں سمجھ گیا تھا کہ اگر میں نے انہیں شادی کی شاپنگ پر بھی ساتھ آنے کو کہا تو میری خیر نہیں، اسی لیے میں نے خود ہی ساری شاپنگ کر لی، ویسے بھی اگر من ساتھ بھی آ جاتیں تب بھی میں نے ہی شاپنگ کرنی تھی کیونکہ اس وقت تو یہ ایسے دیکھ رہی ہوتی ہیں جیسے زندہ نکل جائیں گیں پھر مجھے ان سے ڈر لگتا ہے اور کسی بھی چیز کے متعلق رائے

## Posted On Kitab Nagri

لینے کی ہمت ہی نہیں بچتی اور میرانی الحال اپنی موت کو آواز دینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس لیے خود ہی کر لی۔"

مقدم نے کہا تو سب حیران ہوئے۔

"واہ منّت! جو ہم اتنے عرصے میں نہ کر سکے تم نے دو مہینوں میں کر دیا.... جان کر حیرت ہو رہی ہے کہ مقدم بھی کسی سے ڈرتا ہے.... تمہاری بہادری کی داد دینی پڑے گی بھئی ہمارا پٹھان ڈرا کر رکھا ہوا ہے تم نے۔"

یارم نے مسکراتے ہوئے کہا تو منّت دھیرے سے مسکرائی اور چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔ مقدم نے بہت محبت سے اسے دیکھا، باقی سب بھی مسکرا رہے تھے۔

"صبح یارم، لاریب، مناہل، بالاج اور مقدم، سب میرے ساتھ چلیں گے زین صاحب کے گھر شادی کی تاریخ رکھنے۔"

داجی نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلایا

"اب ہم چلتے ہیں داجی، کل صبح آئیں گے پھر۔"

یارم نے کھڑے ہو کر کہا اور لاریب کی جانب ہاتھ بڑھایا جسے اس نے فوراً تھام لیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔ بالاج، مناہل اور مقدم بھی کھڑے ہو گئے اور سب سے ملے پھر باہر کی جانب بڑھ گئے۔

منّت کی نظریں مقدم کا پیچھا کر رہی تھی جب وہ اچانک پلٹا اور منّت کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم باہر کی جانب بڑھتے ہوئے غیر ارادی طور پر پلٹا تو اس کی زندگی اسے ہی جاتا ہوا دیکھ رہی تھی  
مقدم کے اچانک دیکھنے پر فوراً سے نظروں کا رخ بدل گئی۔  
"یوں کچھڑنا بھی بہت آسان تھا اس سے مگر  
جاتے جاتے اس کا وہ مڑ کے دوبارہ دیکھنا"  
مقدم خاموشی سے پلٹا اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا، چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ تھی۔

سب اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھے اور خان ولا کی جانب روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔ سب الگ الگ گاڑیوں میں  
تھے پھر دھیرے دھیرے سب کی گاڑیاں منظر سے غائب ہوتی گئیں۔  
"سب لوگوں نے کتنی جلدی گاڑی چلائی ہے یارم! بس ایک آپ ہی اتنی آرام سے چلا رہے ہیں آپ  
بھی جلدی چلائیں.... اب تک بالاج بھائی اور مقدم بھائی گھر پہنچ بھی گئے ہوں گے۔"  
لاریب نے کہا تو یارم مسکرایا اور گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔۔۔۔۔ اس وقت سڑک پر صرف ان دونوں کی  
گاڑی موجود تھی، دور دور تک اور کوئی گاڑی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔ یارم بہت سکون سے  
گاڑی چلا رہا تھا اور لاریب نے اس کے کندھے پر سر رکھا ہوا تھا پھر اچانک سے تین سے چار گاڑیاں  
ایک ساتھ وہاں آئیں اور ان کی گاڑی کو گھیر لیا۔۔۔۔۔ یارم کچھ پریشان سا ہو گیا اور اس نے لاریب کو  
دیکھا جو خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ یارم نے اسے آنکھوں سے ہی تسلی دی اور گاڑی نکالنے کی ناکام سی

## Posted On Kitab Nagri

کوشش کی پر اس کی گاڑی کے دائیں اور بائیں جانب دو گاڑیاں تھیں اور دو گاڑیاں آگے اور پیچھے کی جانب تھیں اس کی گاڑی ان چار گاڑیوں میں پھنسی ہوئی تھی اور وہ چاہ کر بھی گاڑی نہیں نکال پارہا تھا وہ چار گاڑیاں ان کی گاڑی کو سنسان سے علاقے میں لے کر جا رہی تھیں یارم اکیلا ہوتا تو کوئی مسئلہ نہ ہوتا پر ابھی وہ خوفزدہ تھا کیونکہ اس کے ساتھ اس کی بیوی تھی اسے اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں تھی اسے اپنی بیوی اور بچے کی پرواہ تھی اور لاریب اس وقت خوف سے لرز رہی تھی۔

"لاریب.... میری جان پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم جلدی سے مقدم اور بالاج کو میسج کر کے ساری تفصیل سے آگاہ کرو اور ہماری لائو لوکیشن بھیج دو۔"

یارم نے کہا تو لاریب نے اثبات میں سر ہلایا اور کانپتے ہاتھوں سے مقدم اور بالاج کو میسج کرنے لگی۔۔۔۔

"یارم میں نے میسج اور لوکیشن بھیج دی ہے پر یہاں سگنل کا مسئلہ ہے جب سگنل آئیں گے تب ہی انہیں میسج ملے گا۔"

www.kitabnagri.com

لاریب نے بتایا تو یارم کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا۔۔۔۔ اسے گاڑیاں دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ مخالف کمپنی سے اپنی ہار برداشت نہیں ہوئی۔۔۔۔ ان کی گاڑی ان چار گاڑیوں میں قید، چلتی جا رہی تھی جب اچانک ان کی گاڑی پر فائرنگ شروع ہو گئی۔۔۔۔ علاقہ بہت سنسان تھا اور کوئی ان کی مدد کو



## Posted On Kitab Nagri

نہیں آسکتا تھا۔۔۔۔۔ یارم نے جلدی سے لاریب کو خود میں چھپا لیا جب لاریب کو اپنا وجود بھیگتا ہوا محسوس ہوا۔

مقدم اور بالاج کی گاڑیاں خان ولا کے پورچ میں رکیں اور پھر وہ اپنے اپنے کمروں میں جانے لگے۔  
"لاریب اور یارم کہاں رہ گئے؟"

مقدم نے سوال کیا اور یارم کو فون ملانے لگا  
"رہنے دو مقدم! ہو سکتا ہے دونوں ساتھ میں وقت گزارنا چاہتے ہوں۔"  
بالاج نے کہا تو مقدم نے بھی فون کرنا مناسب نہ سمجھا اور مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔  
مقدم جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوا اس کے فون کی میسج ٹیون بجی۔۔۔۔۔ وہ جو شاور لینے کے ارادے سے واش روم کی جانب بڑھ رہا تھا، بیڈ پر پڑے اپنے فون کی جانب متوجہ ہو گیا اور لاریب کے میسج کا نوٹیفکیشن دیکھ کر جلدی سے میسج کھولا پر اس میسج کو پڑھ کر مقدم کا وجود زنجیر ہوا تھا وہ جلدی سے بستر سے اٹھا اور اندھا دھند سیڑھیاں اترتا بالاج کے کمرے کی جانب بھاگا اور اس کا دروازہ بجانے لگا۔۔۔۔۔

"بالاج.... بالاج۔۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

بالاج مناہل کو سلانے کی کوشش میں تھاجب دروازے پر دستک اور مقدم کی پریشان آواز پر جلدی سے بستر سے اٹھا اور دروازہ کھولا۔

"کیا ہوا ہے؟"

بالاج نے مقدم کو پریشان دیکھ کر سوال کیا تو مقدم نے اپنے موبائل پر آنے والا لاریب کا میسج بالاج کے سامنے کر دیا۔۔۔۔۔ بالاج پریشان سا ہو گیا اور وہ دونوں جلدی سے باہر کی جانب بھاگے اور لائو لوکیشن کے مطابق اس جگہ پر پہنچنے کے لیے اپنی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔ مناہل پریشان سی انہیں باہر کو بھاگتے، دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ مقدم بہت رش ڈرائیونگ کر رہا تھا وہ جلد سے جلد اپنے بھائی کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔

لاریب نے یارم کے سینے سے سر نکال کر اسے دیکھا تو یارم کا چہرہ غصہ ضبط کرنے کے مارے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ چلتی گاڑی پر فائرنگ ہو رہی تھی اور یارم نے لاریب کو خود میں چھپایا ہوا تھا اور ایک ہاتھ سے گاڑی چلا رہا تھا اچانک سے ایک گولی چلی اور یارم کے اس ہاتھ کو زخمی کر گئی جس سے اس نے سٹیرنگ سنبھالا ہوا تھا۔۔۔۔۔ گولی یارم کے بازو کو چھو کر گزری اور یارم نے بے ساختہ لاریب کو خود میں بھینچا۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

اس کے بازو سے پہتا خون لاریب کا وجود بھیگوانے لگا تھا لاریب خوف کے مارے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور اس جگہ ہاتھ رکھا جہاں یارم کو گولی لگی تھی۔

یارم نے جلدی سے سٹیرنگ سنبھالا۔۔۔۔۔ ان کے گرد چار گاڑیاں تھیں۔۔۔۔۔ پھر وہ گاڑی جس نے انہیں لاریب کی جانب سے گھیر رکھا تھا وہ تھوڑا سا آگے کو ہوئی تو یارم نے ایک جھٹکے سے ان چاروں گاڑیوں کے بیچ میں سے اپنی گاڑی نکالی اور گاڑی کی رفتار بڑھادی۔

"یارم آپ ٹھیک ہیں نہ؟"

لاریب نے روتے ہوئے پوچھا تو یارم نے ایک نظر اسے دیکھا اور کہنے لگا۔۔۔۔۔

"لاریب اس گاڑی میں رہنا اس وقت خطرناک ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ مقدم اور بالاج کب پہنچیں گے تو آگے ایک راستہ ہے جس پر گھاس اور جھاڑیاں ہیں تم اس راستے پر کود جانا۔"

یارم نے کہا تو لاریب نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا  
"لاریب ضد کرنے کا وقت نہیں ہے یہ.... میری بات کو سمجھو میری جان تمہارے ساتھ ساتھ ہمارے بچے کی جان کو بھی خطرہ ہے۔"

یارم نے کہا تو لاریب پھوٹ پھوٹ کر روتی نفی میں سر ہلانے لگی۔

"میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی یارم۔"

لاریب نے روتے ہوئے کہا

## Posted On Kitab Nagri

"کو د جاو"

یارم نے گاڑی کی رفتار تھوڑی کم کی اور لاریب کو کو د نے کا کہا پروہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔  
"لاریب میں نے کہا کو د جاو۔"

یارم پوری قوت سے دھاڑا اور لاریب کو مناسب جگہ دیکھ کر گاڑی سے باہر دھکادے دیا۔  
لاریب چیختی ہوئی گھاس پر گری اور سختی سے آنکھیں میچ گئی اس نے گرتے ہی خوف سے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ لیا تاکہ اس کا پیٹ کسی پتھر وغیرہ سے ٹکرا نہ جائے پر اس کی کلائی پر اور ٹانگ پر خراشیں آئی تھیں۔۔۔۔ اس نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو یارم کی گاڑی کی رفتار بڑھ گئی تھی اور باقی چار گاڑیاں بھی اسی رفتار سے اس کے پیچھے جارہی تھیں پھر کچھ ہی لمحوں بعد فضا میں گولیوں کا شور اٹھا اور ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مقدم جلدی چلاو یار ہم بہت قریب ہیں۔"

بالاج نے کہا تو مقدم نے گاڑی کی رفتار مزید بڑھادی پھر انہیں فضا میں گولیوں کی آوازیں سنائی دیں تو دونوں بھائیوں کی جان نکلی تھی۔  
"یارم۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

لاریب چیخی اور اندھا دھند بھاگتی ہوئی اس کی گاڑی تک پہنچی پر اس سے پہلے کہ وہ گاڑی میں جھانکتی آگ کے شعلے گاڑی کو اپنی لپیٹ میں لے چکے تھے۔۔۔۔۔ لاریب بری طرح سے چیختی ہوئی یارم کو پکارنے لگی۔۔۔۔۔ اس خاموشی میں لاریب کی چیخیں گونج رہی تھی۔  
مقدم اور بالاج کی سماعتوں سے لاریب کی چیخیں ٹکرائی اور پھر انہیں وہ نظر آگئی پر سامنے کا منظر دیکھ کر ان دونوں کی جان نکلی تھی۔

-----  
"منت تم لوگ یہاں آ جاؤ۔"

منال نے سسکتے ہوئے منت کو فون کیا تو وہ پریشان ہو گئی۔

"کیوں کیا ہوا ہے؟"

منت نے سوال کیا تو منال نے اسے سب کچھ بتا دیا۔

"بالاج اپنا موبائل گھر ہی چھوڑ گئے ہیں اور میں نے ان کے نمبر پر میسج پڑھا ہے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"

منال نے کہا تو منت جلدی سے نیچے کی جانب بھاگی اور ضرغام کے کمرے کا دروازہ بجانے لگی جو جلد ہی کھل گیا۔

"کیا ہوا ہے؟"

## Posted On Kitab Nagri

ضرغام نے منّت کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر سوال کیا، باقی سب بھی دروازے پر زوردار دستک کی آواز پر اپنے کمروں سے نکل آئے تھے۔۔۔۔ ان سب کو باہر آتے دیکھ، منّت نے سب کو حالات کی سنگینی سے آگاہ کیا تو سب لوگ فوراً خان ولا کے لیے نکل گئے اور ضرغام اور ار مغان مسلسل مقدم سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔۔ وہ سب خان ولا پہنچے اور مناہل سے بالاج کا موبائل لیا اور لوکیشن دیکھی

"ہم دیکھتے ہیں کہ کیا ہوا ہے آپ لوگ پریشان نہ ہونا۔"

ضرغام نے کہا اور ار مغان کو لے کر باہر کی جانب بڑھنے لگا

"بھائی میں بھی ساتھ چلوں گی۔"

منّت نے کہا تو ضرغام نے نفی میں سر ہلایا۔

"ضرغام لے جاؤ اسے ساتھ۔"

داجی نے کچھ سوچ کر کہا تو ضرغام نے انہیں بے بسی سے دیکھا پھر منّت کو دیکھا جو بہت خوفزدہ تھی پھر اسے اپنے ساتھ باہر آنے کا اشارہ کیا اور گاڑی کی جانب بڑھ گئے۔

ار مغان بالاج کے موبائل پر لوکیشن دیکھتا، بہت تیز رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا ضرغام پولیس کو فون پر سارے حالات سے آگاہ کر رہا تھا اور منّت مسلسل لاریب کو فون کر رہی تھی۔

-----



## Posted On Kitab Nagri

مقدم اور بالاج گاڑی سے اترے اور لاریب کی جانب بھاگے اور لاریب کو اس آگ میں لپیٹی گاڑی سے دور کیا

"مقدم بھائی میرے یارم.... میرے یارم کو بچالیں.... مقدم بھائی پلیز.... میرے یارم کو بچالیں میں مر جاؤں گی ان کے بغیر.... یارم۔۔۔۔"

لاریب چیخ چیخ کر روتی یارم کو پکار رہی تھی مقدم کے لیے اسے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا اور بالاج گاڑی میں جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا پھر زوردار دھماکہ ہوا اور گاڑی کے چیتھرے اڑ گئے۔

"یارم۔۔۔۔"

لاریب چیخی

ارمغان نے آگے جلتی گاڑی کو دیکھ کر گاڑی روکی اور وہ تینوں جلدی سے گاڑی سے باہر نکلے۔۔۔۔۔  
لاریب بری طرح سے رو رہی تھی اور مقدم اسے سنبھالنے کی کوشش میں ناکام ہو رہا تھا۔۔۔۔۔  
لاریب کی نظر منّت پر پڑی تو وہ بھاگتی ہوئی اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔۔ ضرغام اور ارمغان گاڑی کے قریب پہنچ چکے تھے پولیس پہنچ چکی تھی اور حالات کا جائزہ لینے لگی تھی۔۔۔۔۔ مقدم سر ہاتھوں میں گرائے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا اور بالاج ارمغان کے سینے سے لگا رہا تھا۔۔۔۔۔ لاریب منّت کے سینے سے لگی تڑپ رہی تھی۔

"منّت میرے یارم۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

وہ تڑپ تڑپ کر روتی یارم کو پکار رہی تھی۔۔۔۔۔ منت نے اسے گھاس پر بٹھایا اور گاڑی سے پانی لینے کی نیت سے آگے بڑھی پھر گاڑی سے پانی نکالا اور واپس لاریب کے قریب جانے لگی پھر ایک دم ٹھٹک کر رکی۔۔۔۔۔ سامنے موجود منظر دیکھ کر اس کا وجود پتھر ہوا تھا۔

"یارم بھائی۔۔۔۔۔"

اس نے پکارا تو سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔ مقدم نے ہاتھوں سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ بالکل پتھر کی مورت بنی کھڑی تھی مقدم جلدی سے اٹھا اور اس کے قریب پہنچا پھر سامنے موجود منظر دیکھ وہ بھی پتھر ہوا تھا۔

یارم گھاس پر سے کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

"یارم۔۔۔۔۔"

مقدم چیخا اور بھاگ کر اس کے قریب پہنچا اور اسے سینے میں بھینچ گیا باقی سب بھی بھاگتے ہوئے اس کے قریب آئے تھے۔۔۔۔۔ لاریب بھاگ کر وہاں آئی اور مقدم کو یارم کے سینے سے لگا دیکھ سسکنے لگی مقدم یارم سے الگ ہوا تو لاریب بھاگ کر اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔۔ یارم بے چین ہوا اور اسے سختی سے خود میں بھینچ گیا۔

لاریب کو گاڑی سے دھکا دینے کے بعد یارم نے تھوڑا آگے جا کر خود بھی گاڑی سے چھلانگ لگا دی تھی وہ جیسے ہی گاڑی سے کودا گاڑی پر فائرنگ شروع ہو گئی گاڑی سے کود کر یارم کا سر پتھر سے ٹکرایا تھا

## Posted On Kitab Nagri

اوپر سے گولی لگنے کی تکلیف۔۔۔۔۔ وہ لاریب کا چیخنا، اس کی سسکیاں سن رہا تھا اور اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا پر آنکھوں کے آگے بار بار اندھیرا چھا رہا تھا۔۔۔۔۔ منت کی نظر اس پر پڑی اور مقدم قریب آیا تو اس نے یارم کو کھڑا کر کے سینے سے لگایا تھا۔

اب یارم لاریب کو کسی قیمتی متاع کی طرح خود میں بھیجے ہوئے تھا اور وہ سسک رہی تھی۔۔۔۔۔ پولیس یارم کے قریب آئی اور پوچھ تاچھ کرنے لگی۔  
"گاڑیاں کس طرف گئیں ہیں؟"

پولیس کے ایک آفسر نے یارم سے پوچھا تو اس نے ہاتھ سے اس سڑک کی طرف اشارہ کر دیا۔۔۔۔۔ پولیس کے تمام اہلکار اپنی گاڑی میں بیٹھے اور ان کے پیچھے چل دیئے۔

یارم کے سر اور بازو سے مسلسل خون بہہ رہا تھا پر اسے اس وقت بس لاریب کی پرواہ تھی اس کی کلائی پر خراشیں آئی تھیں تو یارم بار بار اس کا زخمی ہاتھ اپنے لبوں سے لگا رہا تھا پھر اس کے ماتھے پر لب رکھ گیا۔۔۔۔۔ وہ دونوں اس وقت وہاں موجود لوگوں کو فراموش کر، ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے اور ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔۔ یارم کے خود کے سر پر سے خون بہہ رہا تھا، بازو پر سے خون بہہ رہا تھا پر اسے بس اپنی بیوی اور بچے کی فکر تھی۔  
"ہسپتال چلو یارم! تمہیں چوٹیں آئی ہیں اور لاریب کو بھی۔"

## Posted On Kitab Nagri

بالاج نے کہا تو یارم نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ سب ہسپتال کے لیے نکل گئے۔۔۔۔۔ منّت نے گاڑی میں بیٹھتے ہی داجی کو فون کیا اور ہسپتال کا بتا دیا تو وہ بھی سکندر صاحب کے ساتھ ہسپتال کے لیے روانہ ہو گئے۔

-----

سب لوگ ہسپتال پہنچے تو یارم کی زخمی حالت دیکھ، آصف صاحب پریشان ہو گئے۔  
"کیا ہوا ہے یہ؟۔۔۔۔۔"

انہوں نے پریشانی سے پوچھا تو یارم نے پریشانی سے لاریب کو دیکھا جس کے آنسو ابھی بھی جاری تھے پھر آصف صاحب کی جانب متوجہ ہوا اور کہنے لگا۔۔۔  
"آصف انکل! لاریب کا چیک اپ کروانا ہے۔"

یارم نے پریشانی سے کہا تو ایک لیڈی ڈاکٹر آگے بڑھی اور لاریب کو چیک کرنے کے لیے اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔۔۔ یارم وہاں پریشانی سے ٹھہلنے لگا اسے اس وقت اپنے بچے کی سلامتی کی خبر سننی تھی۔  
"جب تک لاریب کا چیک اپ ہو رہا ہے تم آؤ میرے ساتھ میں تمہیں چیک کروں۔"

آصف صاحب نے کہا تو یارم نے نفی میں سر ہلایا پر وہاں اس کی سننے والا کوئی نہیں تھا آصف صاحب نے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے کین میں لے گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

داجی وہاں پہنچے اور پریشان نظروں سے سب کو دیکھا تو بالاج ان کی پریشانی کے پیشِ نظر انہیں اور سکندر صاحب کو آصف صاحب کے کیمین میں لے گیا۔ اب باہر بس منت اور مقدم تھے۔

مقدم خاموشی سے بیچ پر بیٹھ گیا منت نے اسے خاموش دیکھا تو اس کے قریب ہی بیچ پر بیٹھ گئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ مقدم نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا

"یارم بھائی اب ٹھیک ہیں آپ پریشان نہ ہوں۔"

منت نے اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ، نرمی سے کہا تو مقدم بغیر کچھ کہے اس کے سینے سے لگ گیا اور اس کی گردن میں منہ چھپا گیا۔۔۔ منت ساکت ہو گئی اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا وہ اسے خود سے دور کرتی جب مقدم کی دھیمی مگر بھیگی آواز گونجنے لگی۔۔۔

"مجھے لگا تھا کہ میں ماما بابا کی طرح یارم کو بھی کھودوں گا.... جب ماما بابا کی موت کی خبر آئی تھی تو نیوز میں دکھایا جا رہا تھا جہاز کو آگ لگی ہوئی تھی اور وہ زمین کی طرف تیزی سے گر رہا تھا آج یارم کی گاڑی کو بھی ویسے ہی آگ لگی ہوئی تھی۔"

www.kitabnagri.com

مقدم اسے بتانے لگا تو منت نے دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں انگلیاں چلائی شروع کر دی اور اسے سننے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

"پھر جب وہ جہاز زمین سے ٹکرایا تو ایک زوردار دھماکہ ہوا اور جہاز کے چیتھڑے اڑ گئے آج بالکل ویسے ہی یارم کی گاڑی کے چیتھڑے اڑ گئے.... مجھے لگا جیسے میں ماما بابا کو اپنے سامنے تڑپتے دیکھ رہا ہوں مجھے لگا آج میں یارم کو کھودوں گا۔"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔  
**Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)



# Posted On Kitab Nagri

وہ کسی ننھے بچے کی طرح اس میں چھپا، اسے اپنے خوف سے آگاہ کر رہا تھا اور منّت بہتی آنکھوں سے اسے سنتی، نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی۔۔۔۔۔ مقدم سکون محسوس کرتا اس میں چھپا رہا۔۔۔۔۔ چند لمحے یوں ہی گزر گئے اور پھر مقدم اس سے الگ ہوا اور اپنا چہرہ صاف کیا۔۔۔۔۔ منّت اسے تسلی دینے کے لیے الفاظ تلاش کرنے لگی۔۔۔۔۔ ابھی اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب لیڈی ڈاکٹر لاریب کو لے کر باہر آگئی منّت اور مقدم انہیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے اس سے پہلے کہ لیڈی ڈاکٹر انہیں حالات سے آگاہ کرتی یا رم اور باقی سب بھی آصف صاحب کے کمرے سے باہر نکل آئے۔۔۔۔۔ یا رم کے بازو اور سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی وہ جلدی سے لاریب کے قریب آیا

"ڈاکٹر صاحب کیسی ہے میری بیوی؟"

یارم نے پریشانی سے پوچھا

"بس چھوٹی سی چوٹیں ہیں آپ پریشان نہ ہوں آپ کی بیوی بالکل ٹھیک ہے۔"

ڈاکٹر نے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ سجائے کہا تو یارم نے خدا کا شکر ادا کیا پھر بولا۔۔۔۔۔

"اور میرا بچہ؟"

یارم نے پوچھا تو ڈاکٹر مسکرائی

## Posted On Kitab Nagri

"آپ کا بچہ بھی بالکل ٹھیک ہے۔"

ڈاکٹر نے کہا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔ لاریب نے یارم کے سر اور بازو پر پٹی بندھی دیکھی تو اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔ یارم نے اس کی نم آنکھوں کو دیکھا تو بغیر کسی کی پرواہ کیے اسے سینے میں بھینچ گیا لاریب سسکنے لگی تو یارم نے اسے چپ کروانے کے لیے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانی شروع کر دیں۔۔۔ آج یارم خود بھی بہت زیادہ ڈر گیا تھا تو وہ چاہ کر بھی خود پر قابو نہ کر سکا اور اسے چپ کرواتا ہوا خود بھی رونے لگا۔۔۔ اس کی بیوی اور بچہ سلامت تھے اس کے لیے وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتا کم تھا۔

منّت نے آگے بڑھ کر لاریب کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی اور اسے احساس ہوا کہ وہ دونوں اس وقت سب کی موجودگی میں، ہسپتال کی راہداری میں کھڑے ہیں تو وہ دھیرے سے یارم سے الگ ہوئی۔۔۔ یارم نے اس کے آنسو صاف کیے پھر اپنا چہرہ صاف کرنے لگا۔

"گھر پر سب لوگ کافی پریشان ہیں تو اب گھر چلیں۔"

منّت نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلایا اور گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔۔۔ لاریب، منّت، یارم اور مقدم ایک گاڑی میں بیٹھ گئے مقدم نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور یارم پیئینجر سیٹ پر بیٹھ گیا لاریب اور منّت پیچھے کی سیٹوں پر براجمان ہو گئیں۔

# Posted On Kitab Nagri

ضرغام، ارمغان، سکندر صاحب، داجی اور بالاج ایک گاڑی میں بیٹھ گئے اور سب خان ولاروانہ ہو گئے۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی لاریب ابھی بھی پریشان سی تھی منّت نے پریشانی کم کرنے کے لیے کہنا شروع کیا۔۔۔۔

"ویسے مجھے پتہ نہیں تھا کہ کوئی اتنا بے شرم ہے۔"

منّت کی آواز گونجی تو سب متوجہ ہوئے اور نا سمجھی سے اسے دیکھا

"کیا مطلب؟۔۔۔۔"

یارم نے پوچھا تو منت نے لاریب کو کندھا مارا

"میں نے کیا کیا ہے؟"

لااریب نے نا سمجھی سے سوال کیا

"کسی نے تو داجی کا بھی لحاظ نہیں کیا.... اللہ اللہ اتنی بے شرمی۔"

منّت نے کہا تو یارم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔ مقدم نے محبت سے اسے دیکھا وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ پریشانی کم کرنا چاہ رہی ہے۔

"مجھے تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ کوئی اتنا بے شرم ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

منت نے کہا تو لاریب کا چہرہ سرخ ہوا پھر وہ خود کو سنبھال کر بولی۔۔۔۔

"جی جی.... میں نے تو بس داجی کا لحاظ نہیں کیا اور آپ جناب.... جو سارے ہال کا لحاظ کیے بغیر، اسٹیج پر

اپنے شوہر کے سینے سے لگی ہوئی تھیں اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گی آپ؟"

لاریب نے مسکراتے ہوئے کہا تو منت کی مسکراہٹ سمٹی اور اس نے لاریب کو گھورا۔۔۔۔ مقدم کے

چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اس نے فرنٹ مرر سے منت کو دیکھا جو مسلسل لاریب کو گھور

رہی تھی پھر بولی۔۔۔۔

"انہیں کہہ نہ.... میں خود تھوڑی لگی تھی انہوں نے لگایا تھا تو یہ بے شرم ہیں میں نہیں۔"

منت نے مقدم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو یارم اور مقدم کا زوردار قہقہہ گونجا

"بالکل اسی طرح میں بھی بے شرم نہیں ہوں انہیں کہہ جس نے داجی کے سامنے مجھے گلے لگایا تھا۔"

لاریب نے سارا الزام یارم پر ڈالا تو یارم کے قہقہے کو بریک لگی اور اس نے مڑ کر لاریب کو دیکھا۔۔۔۔

منت اور مقدم ہنسنے لگے۔۔۔۔ لاریب نے یارم کے مڑ کر دیکھنے پر دانتوں کی نمائش کی تو یارم سر

جھٹک کر مسکرا دیا۔۔۔۔ یوں ہی ہنستے مسکراتے سفر ختم ہوا اور سب خان ولا میں پہنچے۔

یارم نے لاریب کا ہاتھ تھاما اور اسے گھر کے اندرونی حصے کی جانب لے گیا منت اور مقدم بھی ساتھ ہی

داخل ہوئے۔۔۔۔ باقی سب پہلے سے پہنچ چکے تھے، بس ان کے آنے کا انتظار تھا۔۔۔۔ بالاج ان کے

پہنچنے سے پہلے ہی سب کو حالات سے آگاہ کر چکا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

یارم اور لاریب جیسے ہی اندر داخل ہوئے، شازیہ بیگم جلدی سے ان کے قریب گئی اور ان دونوں کو سینے سے لگالیا اور رونے لگیں۔

"کچھ نہیں ہوا آئی.... ہم دونوں بالکل ٹھیک ہیں بس چھوٹی سی چوٹیں ہیں آصف انکل نے کہا ہے کہ ایک ہفتے سے پہلے پہلے میری سر کی پٹی اتر جائے گی.... کوئی بھی چوٹ گہری نہیں ہے آپ پریشان نہ ہوں۔"

یارم نے کہا تو شازیہ بیگم نے محبت سے اس کے اور لاریب کے سر پر بوسہ دیا وہ بہت پریشان ہو گئیں تھی۔۔۔ پھر نازیہ بیگم بے چینی سے آگے بڑھی اور یارم کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔ وہ تینوں ان کے بھائی کے بچے تھے انہیں بہت عزیز تھے۔

"ہم دونوں بالکل ٹھیک ہیں آپ سب پریشان نہ ہوں۔"

یارم نے کہا تو سب وہیں ان کے قریب صوفوں پر بیٹھ گئے کچھ دیر سب باتیں کرتے رہے جب ضرغام کا فون بجا، پولیس کا فون تھا اس نے اٹھایا تو اسے خبر ملی کہ ان کی گاڑیاں پکڑی گئی ہیں اور ان سب کو پولیس کی حراست میں لے لیا گیا ہے۔۔۔ ضرغام نے اس خبر سے سب کو آگاہ کیا تو غصے سے مقدم کا

چہرہ سرخ ہوا

"ہم ان سب کو سخت سے سخت سزا دلوائیں گے۔"

مقدم نے غصے سے کہا تو ضرغام نے اس کی تائید میں سر ہلایا۔

## Posted On Kitab Nagri

"اب ہم سب چلتے ہیں کافی دیر ہو گئی ہے.... تم دونوں بھی تھک گئے ہو گے تو آرام کرو۔"  
داجی نے کہا تو سب ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے  
"صبح ملتے ہیں داجی۔"

یارم نے کہا

"ہم زین صاحب کے گھر ایک دو دنوں بعد چلے جائیں گے ابھی تم دونوں آرام کرو اور ٹھیک ہو جاؤ۔"  
داجی نے یارم سے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا پھر کہنے لگا۔۔۔۔  
"داجی تھوڑا سا تو ترس کھائیں میرے معصوم بھائی پر.... بے چارے کو اتنی مشکلوں کے بعد اس کی  
محبت مل رہی ہے میں نے اب کچھ بھی ملتوی نہیں ہونے دینا، ہم کل ہی جائیں گے زین انکل کے  
گھر.... ہمیں بہت زیادہ چوٹیں نہیں آئی جو ہم وہاں نہ جاسکیں۔"  
یارم نے جیسے فیصلہ سنایا تھا اس کے انداز پر سب مسکرائے اور داجی نے اثبات میں سر ہلادیا۔  
"ٹھیک ہے پھر صبح ملتے ہیں۔"

www.kitabnagri.com

داجی نے کہا تو یارم مسکرایا۔۔۔۔ منت لاریب کے گلے لگی اور ایک نظر مقدم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ  
رہا تھا اس کے دیکھنے پر مقدم مسکرایا تو منت نظروں کا رخ بدل گئی اور باقی سب کے ساتھ باہر کی  
جانب بڑھ گئی۔



# Posted On Kitab Nagri

مقدم کی نظروں نے ان کی گاڑیوں کا پورچ سے باہر نکلنے تک پیچھا کیا تھا پھر وہ مڑا اور یارم کے گلے لگا۔۔۔ یارم جانتا تھا کہ وہ بھی کافی خوفزدہ ہو گیا تھا تو یارم نے اس کے بال بگاڑے مقدم مسکرایا پھر اپنے پورشن کی جانب بڑھ گیا۔ یہ ہی عمل بالاج نے دہرایا مناہل لاریب سے ملی اور وہ دونوں بھی اپنے پورشن میں چلے گئے۔ یارم نے لاریب کو محبت سے ساتھ لگایا اور اسے لیے، اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

اگلے دن صبح ناشتہ کے بعد سب زین صاحب سے ملنے کے لئے ان کے گھر چلے گئے۔۔۔ زین صاحب سب کو ایک ساتھ دیکھ کر پہلے خوش اور پھر پریشان ہو گئے۔

"سب ٹھیک ہے نہ داجی؟"

زین صاحب نے پریشانی سے سوال کیا تو سب ان کے انداز پر مسکرائے  
"جی جی سب ٹھیک ہے بس آپ سے ایک اجازت لینی تھی.... آپ کہیں تو ہم اندر آجائیں؟"  
داجی نے مسکراتے ہوئے سوال کیا تو زین صاحب جو اپنی پریشانی کے چکر میں انہیں اندر بلانا بھول چکے  
تھے ایک دم شرمندہ ہو گئے۔  
"جی جی آئیں"

## Posted On Kitab Nagri

انہوں نے کہا تو داجی مسکرائے اور سب کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔ زین صاحب انہیں ڈرائنگ روم کی جانب لے گئے اور سب نے صوفوں پر جگہ سنبھالی۔  
مناہل اور لاریب باہر ہی رک گئی اور نگین بیگم سے ملیں لیکن وہاں ایزل کو دیکھ کر لاریب حیران ہو گئی پھر اس کے گلے لگ گئی۔

"آپی آپ کب آئی؟"

وہ ایزل سے گلے ملتے ہوئے بولی تو ایزل نے مسکرا کر جواب دیا۔  
"کل رات کو۔"

"علیانہ کہاں ہے؟"

لاریب نے متلاشی نگاہوں سے دائیں بائیں دیکھا

"وہ سو رہی ہے اندر کمرے میں۔"

ایزل نے جواب دیا تو لاریب کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔ علیانہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے، گہری نیند سو رہی تھی وہ بہت معصوم لگ رہی تھی لاریب نے اسے تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اور اس کا چہرہ بہت محبت سے چھوما پھر کمرے سے باہر آ گئی۔

علیانہ دو (2) سال کی تھی اور سب کی لاڈلی تھی کیونکہ وہ زین صاحب کی فیملی کا پہلا بچہ تھی، ایزل کی بیٹی۔

## Posted On Kitab Nagri

-----

سب لوگ ڈرائنگ روم میں بیٹھے، ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔ نگین بیگم اندر داخل ہوئی اور سب کو سلام کیا، یارم نے آگے بڑھ کر ان سے پیار لیا انہوں نے یارم کے سر پر ہاتھ پھیرا پھر ایک دم سے پریشان ہو گئیں

"بیٹا یہ کیا ہوا ہے؟"

نگین بیگم نے سوال کیا تو باقی سب بھی متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔ زین صاحب اپنی پریشانی میں یارم کے سر پر بندھی پٹی کو فراموش کر چکے تھے پر اب وہ بھی پریشان ہو گئے۔

"کچھ نہیں ہو از یادہ پریشان ہونے والی بات نہیں ہے۔"

یارم نے کہا اور پھر سب کو سب کچھ بتا دیا۔۔۔۔۔ پہلے تو سب پریشان ہو گئے تھے پھر پوری بات سن کر سب کو تسلی ہوئی کہ وہ دونوں ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔ نگین بیگم پُر سکون ہو گئیں اور زین صاحب نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔ لاریب یارم کے پاس اور مناہل بالاج کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ ایزل اور عنایہ نے نگین بیگم، اور یاسر اور مرتسم نے زین صاحب کے پاس جگہ سنبھالی۔

سب کو وہاں موجود دیکھ، داجی نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

"مجھے آپ سب لوگوں سے ضروری بات کرنی ہے۔"

داجی کی آواز گونجی تو سب متوجہ ہوئے

## Posted On Kitab Nagri

"جی کہیں داجی"

نگین بیگم نے کہا تو داجی نے کہنا شروع کیا۔۔۔۔

"منّت اور مقدم کے نکاح کو دو مہینے گزر چکے ہیں اور اب ہمارا لڑکا بے تاب ہو رہا ہے تو ہم رخصتی چاہتے ہیں کیونکہ مقدم جناب اب مزید صبر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔"

داجی نے کہا تو مقدم ڈھٹائی سے مسکرایا اور سر کو خم دیا، اس کے انداز پر سب کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی داجی نے بات جاری رکھی۔۔۔۔

"آپ لوگوں کا کیا ارادہ ہے، آپ لوگوں نے کوئی تاریخ سوچی ہے؟.... ویسے ہم نے تو اگلے ہفتے کا سوچا تھا کہ جمعہ کے دن رخصتی کر دیں گے لیکن اگر آپ کا کوئی اور ارادہ ہے تو ہمیں بتادیں ہم سب ابھی یہاں موجود ہیں تو مل کر مشورہ کر لیتے ہیں۔"

داجی نے کہا اور سب کی رائے چاہی تو زین صاحب مسکرائے  
"منّت آپنی کی شادی۔۔۔۔"

www.kitabnagri.com

عنایہ نے جوش سے، ایزل کے کان میں کہا تو وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گئی۔

"داجی آپ بڑے ہیں، جیسے آپ چاہیں ویسے کر لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

زین صاحب نے خوش دلی سے کہا تو سب مسکرا دیئے، مقدم نے اطمینان بھرا گہرا سانس خارج کیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"تو ٹھیک ہے پھر.... جب کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو پھر جمعہ کو منّت اور مقدم کی رخصتی ہے.... آپ لوگ اپنے خاندان میں سے جن مہمانوں کو مدعو کرنا چاہتے ہیں کر لیں لیکن نجمہ اور عثمان صاحب منو کی شادی میں شرکت نہیں کر سکتے تو آپ لوگ انہیں مدعو نہیں کریں گے۔"

داجی نے نرم لہجے میں کہا لیکن آخر میں نجمہ بیگم اور عثمان صاحب کا نام لیتے ہوئے ان کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

"جی بہتر۔"

زین صاحب نے کہا تو داجی نرمی سے مسکرائے پھر کہنے لگے۔۔۔۔

"سو موار سے ڈھولکی شروع کر دینی ہے ہم نے.... بچوں کا نکاح ہو چکا ہے لیکن پھر بھی میرا ان دونوں کی مہندی کی تقریب الگ کرنے کا ارادہ ہے۔"

داجی نے کہتے ہوئے ایک نظر مقدم پر ڈالی جو کہ داجی کے خطرناک ارادے جان کر بد مزہ ہو گیا تھا۔۔۔ اس کے چہرے کے بگڑتے زاویے دیکھ کر ڈرائنگ روم میں سب کے قہقہے گونجنے لگے۔۔۔۔

"میں آپ لوگوں کو کارڈ بھجوادوں گا تو آپ لوگ وقت پر آجائیے گا۔"

داجی کی بات مکمل ہوئی تو نگین بیگم کی آواز گونجی۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

"داجی! آپ منت کو یہاں بھیج دیں۔"



## Posted On Kitab Nagri

ان کی اچانک سے کی جانے والی غیر متوقع بات پر مقدم کا تو جیسے سانس رکا تھا وہاں تو وہ کسی بھی بہانے سے اسے دیکھ کر اپنی آنکھوں کو قرار بخش لیتا تھا پر اگر وہ یہاں آ جاتی تو رخصتی تک اسے دیدارِ یار نصیب نہیں ہونا تھا۔

"یہاں؟۔۔۔"

داجی نے سوالیہ پوچھا

"جی.... وہ یہاں پیدا ہوئی ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اس کی رخصتی بھی یہاں سے کی جائے، اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو آپ اسے یہاں بھیج دیں۔"

نگین بیگم کی بات پر داجی کچھ پریشان سے ہوئے، مقدم سانس روکے ان کے جواب کا منتظر تھا۔  
"نگین بیٹا.... بات کچھ یوں ہے کہ منت ہمارے خاندان میں میری بیٹی شازمہ کے بعد آنے والی پہلی بچی ہے سب ہی اس کی شادی کو لے کر بہت زیادہ خوش اور پر جوش ہیں سب چاہتے ہیں کہ اس کی شادی وہاں ہی ہو وہ خان مینشن سے ہی رخصت ہو کیونکہ ہم شازمہ کی شادی بھی نہیں کر سکے تھے وہ انیس (19) سال کی عمر میں ہی وفات پا گئی تھی پھر نور اور امتثال، ان کی شادی پر بھی حالات ایسے نہیں تھے کہ کچھ کیا جاسکے، ان کا نکاح ہسپتال میں بہت سادگی سے ہوا تھا.... اب منت ہی ہمارے خاندان کی پہلی بچی ہے جس کی شادی پر سب نے اپنے سارے ارمان پورے کرنے ہیں۔"  
داجی نے کہا تو نگین بیگم نہ چاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلا گئیں۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی اور اس نے گہرا سانس بھرا۔  
"اب ہم چلتے ہیں آپ لوگ وقت پر آجائیے گا۔"  
داجی نے کہا اور جانے کی اجازت چاہی، سب ایک دوسرے سے ملے اور گھر کی جانب بڑھ گئے۔

-----

ارمغان اور منت اس وقت "شاہ رخ خان" کی "اوم شانتی اوم" فلم دیکھنے میں مصروف تھے وہ دونوں پوری طرح سے فلم میں مگن تھے، ٹیبل پر مختلف قسم کے لوازمات سجائے گئے تھے تاکہ وہ دونوں فلم سے اچھے سے لطف اندوز ہو سکیں۔۔۔۔۔ اس وقت وہ دونوں پاپ کارن کھاتے ہوئے، بہت غور سے فلم دیکھ رہے تھے جب سب لوگ لاونج میں داخل ہوئے۔

جیسے ہی ارمغان کی نظر سب پر پڑی وہ فوراً متوجہ ہوا اور پوچھنے لگا۔۔۔۔۔  
"کیا تاریخ بتائی ہے پھر انہوں نے؟"

ارمغان نے پُر جوش ہو کر سوال کیا تو منت بھی متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔ اس نے بس ایک نظر سب پر ڈالی جو صوفوں پر جگہ سنبھال رہے تھے اور نظریں واپس ٹی وی سکرین پر مرکوز کر گئی۔

"وہ ہی تاریخ حتمی پائی ہے جو ہم نے طے کی تھی۔"

داجی نے جواب دیا تو ارمغان نے اثبات میں سر ہلایا، باقی سب بھی لاونج میں آچکے تھے۔

"مٹو! تم تھکتی نہیں ہو اسے دیکھ دیکھ کر؟"

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے سوال کیا تو منت نے ایک سرسری سی نظر اس پر ڈالی پھر نظریں واپس ٹی وی پر مرکوز کی اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

"ایسا کیا ہے اس میں جو تم اتنا پسند کرتی ہو اسے؟"

اب کی بار سوال بالاج نے کیا تھا۔

"مجھے اس کا لڑکیوں کی عزت کرنا، ان کو عزت دینا، ان سے محبت سے پیش آنا، یہ سب بہت اچھا لگتا ہے اور آپ دیکھیں اس چہرے کو، یہ کیسے کسی کو اچھا نہیں لگ سکتا؟"

منت نے نظریں سکرین پر جمائے، جواب دیا پھر کہنے لگی۔۔۔۔

"بالاج بھائی لڑکیوں کو محبت سے زیادہ عزت عزیز ہوتی ہے اور جو لڑکے ان کی عزت کرتے ہیں، ان کی عزت کی حفاظت کرتے ہیں، بھری محفل میں بے عزت نہیں کرتے ان کی عزت رکھتے ہیں، لوگوں سے ان کی عزت کرواتے ہیں، لڑکیوں کو وہ لڑکے بہت اچھے لگتے ہیں.... اس شخص میں وہ تمام خوبیاں ہیں جو ایک مرد میں ہونی چاہیے.... آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہو گا کہ "شاہ رخ خان" کی کوئی فی میل فین اس سے خوفزدہ ہوئی ہو یا "شاہ رخ خان" نے اپنی کسی فی میل فین سے بد تمیزی یا بد مزاجی کی ہو.... وہ لڑکیوں سے بہت محبت سے پیش آتا ہے وہ لڑکیوں کو "تو" نہیں کہتا یا "تم" یا "آپ" کہہ کر مخاطب کرتا ہے.... اس لیے لڑکیاں اس سے محبت کرتی ہیں اور مجھے بھی یہ اسی لیے پسند ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے نظریں سکرین پر جمائے، بہت نرمی سے کہا اور سب اس کی بات پر دھیرے سے مسکرائے۔ اس کی بات سچ تھی، لڑکیاں عزت کو زیادہ ترجیح دیتی ہیں۔۔۔۔۔ منّت ہمیشہ سے اپنے محرم میں بھی یہ خوبیاں چاہتی تھی جو "شاہ رخ خان" میں ہے اور اسے ویسا شخص مل گیا تھا۔۔۔۔۔ مقدم نے پہلی ملاقات میں ہی، بغیر کسی تعلق کے اس کی عزت کی حفاظت کی تھی وہ اس کی عزت کرتا تھا اور اس نے باقیوں سے بھی اس کی عزت کروائی تھی وہ اس کے لیے سب کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہونے کی صلاحیت رکھتا تھا وہ اس سے محبت کرتا تھا اور منّت کو یہ ہی سب چاہیے تھا۔۔۔۔۔ اسے محرم کے نام پر محافظ چاہیے تھا جو مقدم کے روپ میں اسے مل گیا تھا۔

مقدم نے بہت غور سے اس کی بات سنی تھی۔۔۔۔۔ منّت نے بات مکمل کر کے مقدم کو ایک نظر دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر نظریں واپس ٹی وی پر مرکوز کر لیں۔

"یہ مقدم کا منہ کیوں بنا ہوا ہے؟" ضرغام نے سوال کیا تو سب مقدم کی جانب متوجہ ہوئے اور اس کا اترامنہ دیکھ کر نا سمجھی سے داجی کو دیکھا۔۔۔۔۔

"ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ مقدم اور منّت کی شادی کی تقریبات الگ الگ کی جائیں گی مقدم اپنی منکوحہ کو بارات پر دیکھے گا اس سے پہلے نہیں.... بارات سے پہلے مقدم کا خان مینشن میں داخلہ سختی سے منع

## Posted On Kitab Nagri

ہے اور اگر اس نے ہماری بات کے خلاف جانے کی کوشش بھی کی تو اس کی شادی اسی وقت روک دی جائے گی۔"

داجی نے سنجیدگی سے کہا تو مقدم کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔۔۔۔ اس کے چہرے کا اڑتارنگ دیکھ کر سب کے چہروں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی جسے چہرے جھکا کر بیک وقت روک لیا گیا۔۔۔ داجی نے اپنی بات کہی اور مقدم کی جانب متوجہ ہوئے جو کہ بے بسی کی انتہا پر تھا اور کہنا شروع کیا۔۔۔۔

"مقدم بیٹا! اگر تم مجھے بارات سے پہلے منّت کے آس پاس بھی نظر آئے اور ہماری بات کے خلاف گئے تو شادی نہ صرف روک دی جائے گی بلکہ ایک سال کے لیے ملتوی بھی ہو جائے گی۔"

داجی نے ظلم کی انتہا کی تو مقدم کا سانس سینے میں اٹک گیا۔۔۔۔ منّت کے لیے اپنی ہنسی روکنا اب مشکل ہو رہا تھا وہ چہرے پر ہاتھ رکھے مسلسل اپنی ہنسی روکنے کی کوشش میں تھی جب مقدم نے شکوہ کن نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ مقدم کا منّت کو شکوہ کن نظروں سے دیکھنا کسی کی بھی نظروں سے چھپا نہیں رہا تھا۔۔۔ اس کا چہرہ دیکھ کر سب کے قہقہے گونجنے لگے۔۔۔ مقدم نے التجائیہ نظروں سے اپنے دونوں بھائیوں کو دیکھا جیسے نظروں سے ہی مدد کی درخواست کر رہا ہو پر ظلم کی انتہا تو تب ہوئی جب اس کے دونوں بھائیوں نے مزے سے کندھے اچکا دیئے، مقدم ان دونوں کو دیکھ کر رہ گیا۔

"داجی یہ ظلم ہے۔"



## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے جب دیکھا کہ کوئی بھی اس وقت اس کا ساتھ نہیں دے رہا، سب کے سب سفاکی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور کوئی بھی اس کی مدد کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو اس نے خود اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی۔

"ظلم کیسے؟"

داجی نے دلچسپی سے سوال کیا۔

"ظلم ہی ہے یہ.... ان دو کمینوں (یارم اور بالاج کی طرف اشارہ کیا) کی شادیوں کی تمام تقریبات ساتھ میں ہوئی ہیں تو میری الگ کیوں؟.... میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے داجی؟.... پلیز یہ نہ کریں.... پورا ایک ہفتہ باقی ہے.... کیسے گزرے گا؟.... باقیوں کی طرح ہماری تقریبات بھی ساتھ ہی کریں۔" وہ داجی سے التجائیں کرنے لگا تو سب کو شدید حیرت ہوئی۔۔۔۔۔ سب حیران تھے کہ یہ مقدم کا کون سا روپ تھا؟۔۔۔۔۔ کیا یہ لڑکا واقع مقدم ہی تھا؟۔۔۔۔۔

اس کی بات مکمل ہوئی تو داجی نے ایک نظر سب پر ڈالی جو اس وقت شدید حیرت کا شکار تھے اور پھر مقدم کی جانب متوجہ ہوئے اور کہنے لگے۔۔۔۔۔

"مقدم.... بات کچھ یوں ہے کہ ہم تمہاری اور منّت کی شادی کی تمام تقریبات الگ اس لیے کر رہے ہیں کہ.... ہماری مرضی ہے۔"



## Posted On Kitab Nagri

داجی نے شرارت سے کہا تو لاونچ میں قہقہوں کا طوفان آیا تھا مقدم جو بہت غور سے داجی کو سن رہا تھا بد مزہ ہوا۔

"یہ کیا بات ہوئی؟"

اس نے بے بسی سے کہا۔

"یہ ہی بات ہے.... تم ہمارے فیصلے کے خلاف جاسکتے ہو؟.... اگر جاسکتے ہو تو بتاؤ، ہم شادی ملتوی کر دیں گے۔"

داجی نے ذرا رعب سے کہا تو مقدم انہیں دیکھ کر رہ گیا پھر خاموشی سے چہرہ جھکا گیا۔۔۔ وہ ایک سال کے لیے منّت سے دور نہیں رہ سکتا تھا تو ایک ہفتہ دور رہنے کے لیے خود کو تیار کرنے لگا جبکہ باقی سب اس کی حالت سے بہت لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"اب ہم چلتے ہیں کافی وقت ہو گیا ہے۔"

یارم نے کہا تو بالاج، مناہل، لاریب اور مقدم اٹھ کھڑے ہوئے اور سب کو الوداعی کلمات کہتے وہاں سے جانے لگے۔

مقدم نے ایک گہری نظر منّت پر ڈالی اور پھر خاموشی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا، اب اسے دیدار یار ایک ہفتہ بعد نصیب ہونا تھا اور یہ ایک ہفتہ مقدم نے کیسے گزارنا تھا یہ وہ ہی جانتا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

منّت اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی پر اس بار مقدم بغیر پلٹے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا اور پھر خان مینشن سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔ یہ بات منّت کے لیے حیران کن تھی کیونکہ وہ ہمیشہ پلٹ کر دیکھتا تھا پر آج نہیں پلٹا تھا۔

"میں بھی تو سب کے ساتھ مل کر ان پر ہنس رہی تھی تو وہ کیوں پلٹ کر مجھے دیکھتے؟"

منّت نے خود سے شکوہ کیا۔

"کوئی بات نہیں.... وہ زیادہ دیر مجھ سے ناراض نہیں رہ سکتے۔"

منّت نے سوچا اور مسکرائی، اس مسکراہٹ میں مان تھا۔۔۔۔۔

غور تھا۔۔۔۔۔

محبت تھی۔۔۔۔۔

منّت نے سوچ کر سر جھٹکا اور واپس فلم کی جانب متوجہ ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

سوموار کا دن تھا آج سے ڈھولک وغیرہ شروع ہو گئی تھی خان مینشن میں ہر طرف رونق کا سماں تھا، ہر طرف گیت گائے جا رہے تھے، قہقہے گونج رہے تھے۔

# Posted On Kitab Nagri

مقدم کا بار ات سے پہلے خان مینشن میں داخلہ سختی سے منع تھا اور وہ اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا اس وقت وہ سب سے شدید ناراض تھا کیونکہ کسی نے بھی اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔ داجی کے ظلم میں سب ان کے ساتھ مل گئے تھے اور وہ معصوم اپنی منکوحہ کو دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔

"یہ اچھا ظلم ہے.... شادی میری ہے پر سب چلے گئے ہیں اور دولہا بے چارہ گھر چھوڑ گئے ہیں.... دا جی! کیا ظلم کیا ہے آپ نے مجھ پر، یہ آپ نے اچھا نہیں کیا.... اب میں اپنی ہی منکوحہ سے دور رہوں.... یہ حکم نامہ آپ نے باقی دو کمینوں پر تو نہیں جاری کیا تھا ان کی تو مہندی اور تمام تقریبات ساتھ ہوئی تھی مجھ معصوم کا کیا قصور ہے؟"

مقدم بستر پر لیٹا مسلسل بڑبڑا رہا تھا پر اس وقت اس کی شکایات سننے والے موجود نہیں تھے وہ تو اس کی منکوحہ کی ڈھولک کی تقریب پر موجود تھے۔

"نہ جانے منت کیسی لگ رہی ہوں گیں۔"

مقدم نے سوچا پھر موبائل اٹھا کر لاریب کو میسج کرنے لگا۔۔۔۔

"لاریب.... میری پیاری گڑیا! پلیز مجھے منت کی ایک تصویر بھیج دو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیسی لگ رہی ہیں۔"

مقدم کا میسج فوراً سین ہوا تھا وہ نظریں سکریں پر جمائے، بے تابی سے تصویر کا انتظار کرنے لگا اور پھر چند لمحوں کے انتظار کے بعد اسے لاریب کی جانب سے منّت کی تصویر موصول ہوئی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

وہ گھر کے سادہ سے سوٹ میں ملبوس، ان سب کے ہجوم میں بیٹھی ہوئی تھی پر مقدم کو وہ اس سوٹ میں بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ مقدم نے بے ساختہ اس کی تصویر پر لب رکھے پھر اپنا موبائل اپنے سینے پر رکھ کر آنکھیں موند گیا۔۔۔ صرف چار دن اور انتظار کرنا تھا وہ یہ سوچتا ہوا نیند کی وادیوں میں کھوتا چلا گیا۔

منّت اس وقت سب کے بیچ میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ ار مغان ڈھولک بجا رہا تھا اور باقی سب لطف اندوز ہوتے مختلف قسم کے گیت گانے میں مصروف تھے۔۔۔ ہر طرف شور تھا۔۔۔ لاریب منّت کے قریب بیٹھی ہوئی تھی اس کا موبائل اس کی گود میں تھا، لاریب کو اچانک اپنے موبائل کی واٹریشن محسوس ہوئی تو اس نے گود سے موبائل اٹھا کر دیکھا تو مقدم کا میسج تھا، اس نے میسج پڑھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اس نے منّت کی وہیں بیٹھے تصویر بنائی اور مقدم کے نمبر پر بھیج دی، منّت لاریب کے اس عمل سے انجان اپنی ڈھولک کی رسم سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔ لاریب نے منّت کو دھیرے سے کہنی ماری اور اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔

"کیا ہے؟"

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کی جانب دیکھ کر سوال کیا تو لاریب نے موبائل منّت کی جانب بڑھا دیا۔۔۔ منّت نے نا سمجھی سے موبائل تھا پر مقدم کا میسج پڑھ کر اس کے چہرے پر گلال بکھر گیا۔۔۔ لاریب دھیرے سے مسکرا دی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔  
**Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

## Posted On Kitab Nagri

-----  
سوموار کے دن ڈھولک بجائی گئی۔ منگل کو منّت اور مقدم کی ہلدی کی تقریب تھی پھر بدھ کو منّت کی مہندی کی تقریب تھی اور اس کی مہندی کے اگلے دن جمعرات کو مقدم کی مہندی کی تقریب تھی پھر جمعہ کو بارات تھی اور ہفتہ کو ولیمہ کی تقریب تھی۔

سب مہمان آنے شروع ہو چکے تھے اور اس وقت گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔

-----  
ہلدی کا دن آیا۔۔۔ منّت پہلے جوڑے میں سچی بیٹھی تھی سب باری باری اسے ہلدی لگا رہے تھے اور وہ اپنا منہ اور ہاتھ بار بار آگے کر رہی تھی۔

"یہاں بھی لگیار۔"

لاریب اسے ہلدی لگانے کے لیے اسٹیج پر آئی اور اس کے چہرے پر تھوڑی سی ہلدی لگائی منّت نے

لاریب کے سامنے بازو کیا اور کہا

"تجھے اس کی بواچھی لگ رہی ہے کیا۔"

لاریب نے حیرت سے سوال کیا



## Posted On Kitab Nagri

"نہیں اچھی تو نہیں لگ رہی پر مام نے کہا ہے کہ اسے لگا کر میں بہت چمکوں گی تو مجھے چمکنا ہے، تو بھر دے مجھے ہلدی سے۔"

منّت نے خوشی سے کہا تو لاریب مسکرا دی، مناہل بھی اسٹیج پر آگئی اور ایزل بھی۔۔۔ پھر ان تینوں نے مل کر منّت کو خوب ہلدی لگائی سب لوگ ان چاروں کو دیکھ کر قہقہے لگا رہے تھے۔

یہ صرف عورتوں کی تقریب تھی، تمام مرد حضرات اس وقت خان ولا میں تھے مقدم کی ہلدی کے لیے۔۔۔ منّت کی ہلدی کی تقریب خان مینشن کے لان میں منعقد کی گئی تھی اور مقدم کی تقریب خان ولا کے لان میں۔

سب منّت کو ہلدی لگا چکے تھے اور اب وہ بہت تھک بھی گئی تھی تو لاریب اسے اس کے کمرے میں چھوڑنے چلی گئی۔۔۔ تمام مہمان جانے شروع ہو چکے تھے۔۔۔ منّت نے شاور لیا اور کھانا کھا کر سو گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دوسری طرف مقدم کی ہلدی کی تقریب بھی بہت اچھی ہوئی تھی خان ولا میں آج رونق لگی ہوئی تھی۔ مقدم پیلے رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔۔۔ یارم جیسے اسے باہر لان میں لے کر آیا سب لوگوں نے اسے گھیر لیا اور اس کی قمیض اتار دی

"یہ کیا کر رہے ہو تم سب لوگ؟.... کھلے عام میرے بھائی کی عزت اس کے تن سے جدا کر دی۔"

## Posted On Kitab Nagri

یارم نے کہا تو مقدم نے سب کو گھورا۔۔۔ اب وہ سیاہ بنیان میں تھا جس وجہ سے اس کا کثرتی جسم نمایاں ہو رہا تھا۔

"ہم نے سوچا کہ کہیں معصوم سے دولہے کے کپڑے خراب نہ ہو جائیں۔"  
ارمغان نے ایک نہایت ہی فضول بہانا بنایا۔۔۔ مقدم مسلسل سب کو گھور رہا تھا۔  
"شرم نہیں آرہی سالوں کو آنکھیں دکھاتے ہوئے؟"

ضرغام نے رعب سے کہا تو مقدم نے دانت پیسے  
"سالے ہی ہو تم لوگ۔"

اس نے گھورتے ہوئے کہا تو سب نے قہقہے لگائے۔

"اچھا چلو اب اسٹیج پر لے کر چلو اس معصوم کو اور پلیز.... اسے کوئی تنگ نہ کرے بے چارہ پہلے ہی  
تین دن سے بھا بھی سے دور ہے۔"

دبیر نے جیسے جلتی پر تیل ڈالا تھا۔۔۔ مقدم اسے دیکھ کر رہ گیا پھر اسے اسٹیج پر لایا گیا۔  
www.kitabnagri.com

"انسانوں کی طرح لگانا اور نہ میں نے اٹھ کر چلے جانا ہے۔"

مقدم نے دھمکی دی پر یہاں کسے پرواہ تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

یاسر آگے بڑھا اور مقدم کے گلے ملا پھر اس کے چہرے پر ذرا سی ہلدی لگا دی۔۔۔۔۔ مقدم دھیرے سے مسکرایا پھر یہ ہی عمل مرتسم نے کیا اور اس طرح تمیز سے ہلدی لگانے والے افراد کا خاتمہ ہو گیا کیونکہ بس دو ہی لوگوں نے انسانوں کی طرح ہلدی لگانی تھی۔

"ہٹ جاو سب لوگ.... اب میں اپنے بہنوئی کو ہلدی لگاؤں گا۔"

ارمغان نے اسٹیج پر چڑھ کر کہا اور مقدم کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر اس نے ہلدی سے اپنا ہاتھ بھرا اور اس سے پہلے کے مقدم کچھ سمجھتا یا اسے دھمکی دے کر روکتا وہ ہلدی بھرا ہاتھ اس کے چہرے کا حلیہ بگاڑ چکا تھا ہلدی کی مقدار اس قدر زیادہ تھی کہ مقدم آنکھیں نہ کھول سکا "ارمغان۔۔۔۔۔"

مقدم بند آنکھوں سے چیخا تو سب کے جناتی قہقہے گونجنے لگے۔

"چھوڑ دو میرے معصوم بھائی کو۔"

بالاج نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی اور کہا پھر ٹشو اٹھا کر اس کی آنکھوں پر سے ہلدی صاف کی تاکہ وہ آنکھیں کھول سکے۔۔۔۔۔ مقدم نے آنکھیں کھلنے پر ارمغان کو گھوری سے نوازا پر اسے پرواہ کہاں تھی وہ تو دانتوں کی نمائش کرنے میں مصروف تھا۔

پھر اس کے بعد مقدم کی کسی نے نہیں سنی اس کی لاکھ مزاحمتوں کے باوجود بھی سب نے ہلدی سے اس کی حالت خراب کر دی تھی اس کی سیاہ بنیان اس وقت پہلی بنیان کا منظر پیش کر رہی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد جب سب کو مقدم کی حالت پر تھوڑا ترس آیا تو اسے کمرے میں جانے کی اجازت مل گئی۔۔۔ اس نے کمرے میں جا کر شاور لیا اور سونے کے لیے بستر پر نیم دراز ہو گیا۔

-----

آخر مہندی کا دن آیا۔۔۔ منّت مقدم کے لائے ہوئے ہرے جوڑے میں پور پور سچی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ لاریب اور مناہل لگاتار اسے تنگ کر رہیں تھی اور وہ شرما کر سر جھکائے دھیماسا مسکرا رہی تھی۔۔۔ لاریب نے اس کی تصویر بنائی اور مقدم کے نمبر پر بھیج دی۔

-----

"آج پھر سب مجھے گھراکیلا چھوڑ کر چلے گئے ہیں.... اللہ پوچھے ان سب ظالموں کو۔"

سب لوگ منّت کی مہندی کے لیے جا چکے تھے اور مقدم آج پھر گھر کی رکھوالی کرنے کے لیے گھر پر موجود تھا وہ بستر پر لیٹا پھر سے بڑبڑانے میں مصروف تھا جب موبائل کی آواز پر متوجہ ہوا۔۔۔ لاریب کے میسج کا نوٹیفکیشن دیکھ کر اس نے فوراً سے، دھڑکتے دل کے ساتھ میسج آن کیا اور اس کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑکا۔۔۔

اس کی من ہرے شرارے میں، میک اپ سے پاک چہرہ لیے، پھولوں کے زیورات سے سچی اس کے دل کی دھڑکنیں بڑھا گئی تھی۔

مقدم کا دل شدت سے چاہا کہ اڑ کر اس کے پاس چلا جائے لیکن داجی کی دھمکی۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"مقدم بیٹا! اگر تم مجھے بارات سے پہلے منّت کے آس پاس بھی نظر آئے اور ہماری بات کے خلاف گئے تو شادی نہ صرف روک دی جائے گی بلکہ ایک سال کے لیے ملتوی بھی ہو جائے گی۔"

جوں ہی داجی کے الفاظ اس کی سماعتوں میں گونجے اس نے فوراً اپنے بے تاب دل کو ڈپٹا اور منّت کی تصویر دیکھنے میں مگن ہو گیا۔۔۔ اس کے لیے یہ احساس ہی بہت تھا کہ وہ اس کے نام پر سچی ہوئی ہے اور آج اپنے ہاتھوں پر اس کے نام کی مہندی لگانے والی ہے۔۔۔ مقدم انہی سب سوچوں میں گم تھا جب اس کا فون بجنے لگا، بالاج کی وڈیو کال تھی وہ جانتا تھا کہ بالاج نے اس کا دل جلانے کے لئے کال کی ہے اس نے کال اٹھالی۔

منّت اس وقت اسٹیج پر بیٹھی ہوئی تھی اور اسے مہندی لگائی جا رہی تھی کچھ لڑکیاں گیت گانے میں مصروف تھیں اور کچھ ڈھولک بجانے میں، ہر طرف خوشی سے بھرپور قہقہے تھے۔  
نگین بیگم نے آگے بڑھ کر منّت کو اپنے ساتھ لگایا تو وہ آبدیدہ ہو گئی۔۔۔ لاریب، ایزل اور عنایہ بھی اس کے قریب آ گئیں۔

بالاج جو مقدم کو وڈیو کال پر سب دیکھا کہ اس کا دل جلا رہا تھا کیمرا جب منّت کی جانب کیا تو اسے روتے دیکھ کر مقدم تڑپ اٹھا وہ نگین بیگم کے ساتھ لگی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔ مقدم کا دل شدت



# Posted On Kitab Nagri

سے چاہا کہ اسے خود میں سمیٹ کر اس کے سارے آنسو چن لے پر وہ اس سے دور تھا۔۔۔۔۔ مقدم  
نے خاموشی سے فون کاٹ دیا۔

مہندی کی تقریب خیر سے اپنے اختتام کو پہنچی اور سب مہمانوں نے اپنے اپنے گھروں کا رخ کیا جو مہمان گھر میں رکے ہوئے تھے وہ بھی اپنے کمروں میں چلے گئے۔

منّت بہت تھک گئی تھی تو وہ بھی کھانا کھا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی اس نے شاور لے کر سونے کا سوچا اور کمرے کا دروازہ کھولا پر خلاف معمول کمرے کی بتیاں بجھی ہوئی تھیں۔۔۔۔ منّت کو حیرت ہوئی۔۔۔۔ سب جانتے تھے کہ وہ اندھیرے میں خوفزدہ ہو جاتی ہے اس لیے کوئی بھی اس کے کمرے کی بتیاں نہیں بجھاتا تھا پر آج کمرے میں اندھیرا دیکھ کر وہ کچھ متذبذب سی ہو گئی پھر اس نے سر جھٹکا اور اپنے موبائل کی ٹارچ آن کی اور کمرے میں داخل ہو گئی۔۔۔۔ ٹارچ کی روشنی کی مدد سے اس نے کمرے کی بتیاں روشن کیں اور اپنے سر سے دوپٹہ اتارنے لگی۔۔۔۔ اس نے دوپٹے کی پنزنکالی اور دوپٹہ اتار کر بستر پر پھینکا اب اس کا دھیان کلائیوں میں موجود سرخ گجروں پر تھا وہ جیسے ہی انہیں اتارنے لگی اسے اپنے پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی اس سے پہلے کہ وہ پلٹی یا چیختی، کسی نے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھا اور دوسرا اس کے پیٹ کے گرد جمائل کیا۔۔۔۔ اس شخص کے ساتھ منّت کی پشت تھی تو وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ سکی۔۔۔۔ منّت کا دل شدت سے دھڑکا اور وہ سہم گئی، آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں تھی۔



## Posted On Kitab Nagri

مقدم فون کاٹنے کے بعد کافی بے چین تھا وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا، ملنا چاہتا تھا، اس کے ہاتھوں کی مہندی میں اپنا نام دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ کافی دیر تک تو وہ اپنے جذبات پر قابو کیے بیٹھا رہا پھر جب صبر نہ ہوا تو اٹھ کھڑا ہوا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

Posted On Kitab Nagri  
whatsapp\_ 0335 7500595

"جو ہو گا دیکھا جائے گا پر آج میں منت سے مل کر آؤں گا۔"

اس نے فیصلہ کیا اور خان مینشن کی جانب بڑھ گیا۔

وہ خان مینشن داخل ہوا تو لان خالی ہو چکا تھا وہ خاموشی سے لان میں موجود پائپ پر چڑھنے لگا جو سیدھا  
منّت کے کمرے تک جاتا تھا۔۔۔ اس نے کسی کو بھی علم نہیں ہونے دیا اور خاموشی سے پائپ پر  
چڑھتا منّت کے کمرے کے ٹیرس پر چڑھ گیا اور جلدی سے کمرے میں داخل ہو گیا۔۔۔ چند لمحے وہ  
بستر پر لیٹ کر اس کا انتظار کرتا رہا پھر اسے قدموں کی آہٹ سنائی دی مقدم کے چہرے پر زندگی سے  
بھرپور مسکراہٹ بکھری جو اس کے ڈمپلز کو گہرا اور نمایاں کر گئی۔۔۔ وہ جلدی سے بستر پر سے اٹھا  
اور کمرے کی بتیاں بجھا دیں، خود دروازے کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔ منّت ٹارچ آن کر کے کمرے  
میں داخل ہوئی اور بتیاں روشن کی پھر اپنا دوپٹہ اتار کر بستر پر رکھا تو اس کا دوپٹے سے بے نیاز وجود دیکھ  
کر مقدم کو اپنا دل کانوں میں بجتا محسوس ہوا۔۔۔ مقدم کی جانب اس کی پشت تھی۔۔۔ مقدم نے  
دروازہ بند کیا اور فوراً اسے آگے بڑھ کر منّت کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس نے ڈر  
کے مارے چیخا ہے اور وہ شادی آگے کروانے کا ارادہ ہر گز نہیں رکھتا تھا۔

"چنخنا نہیں پلینز.... داجی نے شادی آگے کر دینی ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے بے بسی سے، سرگوشی نما آواز میں اس کے کان کے قریب جھک کر کہا تو مقدم کی آواز سن کر منت کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے وجود میں روح پھونک دی ہے۔۔۔۔ وہ بہت بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔۔ مقدم نے اس کے چہرے پر سے ہاتھ ہٹایا تو وہ پلٹی اور مقدم کو دیکھ کر ایک لمحے کی بھی دیر کیے بغیر اس کے سینے میں چھپ گئی اور اس کا کرتا سختی سے مٹھیوں میں بھینچ گئی۔ اس کے اس اچانک عمل پر مقدم کا وجود زنجیر ہوا تھا وہ بالکل ساکت ہو گیا پھر اس کا لرزتا وجود محسوس کر مقدم نے نرمی سے اسے خود میں بھینچ لیا پر وہ پریشان تب ہو جب اسے اپنا کرتا بھینگتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

"من کیا ہوا ہے میری جان؟"

مقدم نے پریشانی سے پوچھا تو اسے اپنی پوزیشن کا احساس ہوا وہ مقدم کے سینے میں چھپی کھڑی تھی، اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ فوراً سے پیچھے ہوئی اور خود کو نارمل کرنے لگی۔۔۔۔

"ک..... کچھ..... نہیں..... میں بس..... مجھے..... مجھے لگا..... کوئی اور ہے..... میں ڈر..... ڈر گئی تھی۔"

وہ شرمندہ ہو گئی تھی، الفاظ ادا ہونے سے انکاری تھے جیسے۔۔۔۔ اس کی شرمندگی محسوس کر، مقدم

آگے بڑھا اور اسے نرمی سے خود میں بھینچ گیا پھر اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا کہنے لگا۔۔۔۔

"مقدم خان پورا کا پورا آپ کا ہے میری جان.... آپ جب چاہیں مجھ میں چھپ سکتی ہیں، بندہ ہمیشہ

حاضر ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے محبت سے کہا تو وہ مسکرا اٹھی۔۔۔۔۔ وہ دھیرے سے اس سے الگ ہوا اور گہری نظروں سے اس کا روپ دیکھا پھر جھک کر بہت نرمی اور احترام سے اس کی پیشانی پر محبت سے بھرپور بوسہ دیا اور اس کی پیشانی سے پیشانی لگا کر آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔ منت کے وجود سے بھینی بھینی خوشبو اٹھ رہی تھی، مقدم گہری سانسیں بھرتا اس کے وجود سے آتی مہندی کی خوشبو کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ چند لمحے وہ یوں ہی اس کی خوشبوؤں میں سانسیں بھرتا رہا پھر اس سے الگ ہو کر محبت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

"آپ اس وقت یہاں کیوں آئے ہیں؟"

منت نے اس کی گہری نظروں سے گھبراتے ہوئے سوال پوچھا، پلکیں تھرتھرا کر جھکیں تھیں، اس کی نظریں خود پر سے ہٹانے کی ناکام سی کوشش کی تھی اس نے۔

"مجھے آپ کی مہندی میں اپنا نام دیکھنا ہے اس لیے اس وقت رسک لے کر آیا ہوں۔"

مقدم نے اس پر سے نظریں ہٹائے بغیر کہا تو وہ چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔۔ مقدم دھیماسا مسکرایا اور اسے لے کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اس نے منت کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اسے اپنے قریب بٹھایا پھر اس کا ایک ہاتھ اپنی گود میں رکھ لیا اور اس کے دوسرے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے بہت غور سے مہندی کے ڈیزائنز میں اپنا نام تلاش کرنے لگا، وہ کبھی ایک ہاتھ میں اپنا نام تلاش کرتا تو کبھی دوسرا ہاتھ اپنی گود سے اٹھا کر اس میں نام دیکھنے لگتا، وہ باری باری دونوں ہاتھوں میں نام

## Posted On Kitab Nagri

تلاش کر رہا تھا پھر آخر کار اتنی محنت کے بعد اسے منّت کے بائیں ہاتھ میں، تیسری انگلی کے قریب اپنا نام ملا جو کہ بہت چھپا کر لکھا گیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے بائیں ہاتھ کے سیدھے حصے پر، تیسری انگلی کے قریب اپنا نام دیکھ کر مقدم کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھر گئی۔

منّت اسے نام ڈھونڈتے دیکھ مسکرا رہی تھی وہ اس کے ہاتھوں پر نظریں جمائے ہوئے تھا اور منّت اس کے چہرے پر۔۔۔۔۔ وہ بہت معصوم لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ جب نام ملا تو دل سے مسکرایا۔۔۔۔۔ اسے مسکراتے دیکھ کر منّت دھیرے سے مسکرائی پھر بولی۔۔۔۔۔

"اب آپ جائیں.... داجی نے دیکھ لیا تو واقعی شادی آگے کر دیں گے۔"

منّت نے مسکراتے ہوئے کہا تو مقدم کا منہ بن گیا۔

"داجی تو ظالم سماج کارول پلے کر رہے ہیں میری لو سٹوری میں.... باقیوں کی مہندی ساتھ میں کروادی اور مجھ معصوم پر ظلم کہ مہندی کی تقریب بھی الگ ہو رہی ہے میری۔"

مقدم نے منہ بناتے کہا تو منّت کھکھلا اٹھی۔

مقدم بغیر پلکیں جھپکے، یک ٹک اسے کھکھلاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

منّت نے خاموشی محسوس کی تو پلکیں اٹھا کر مقدم کی جانب دیکھا تو اسے محبت سے خود کو دیکھتا پا کر چہرہ جھکا گئی۔۔۔۔۔ چند لمحے یوں ہی خاموشی کی نظر ہو گئے وہ بس اسے دیکھنے میں مصروف تھا اور منّت اس وقت اس کی نظروں سے چھپ جانا چاہتی تھی پھر کچھ دیر بعد ہمت کر کے بولی۔۔۔۔۔



## Posted On Kitab Nagri

"اب آپ جائیں یہاں سے کوئی دیکھ لے گا۔"

منّت نے کہا تو مقدم دھیرے سے مسکرایا پھر اثبات میں سر ہلایا اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا پھر اس کے ہاتھ کی مہندی میں موجود اپنے نام پر لب رکھے اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اور کھڑکی کی جانب بڑھ گیا۔

وہ پائپ پر چڑھ کر اس سے ملنے آیا تھا منّت یہ دیکھ کر مسکرا دی۔

مقدم پائپ پر چھڑھا اور پھر نیچے اترنے سے پہلے ایک بھر پور نظر منّت پر ڈالی اور گہرا مسکرایا۔۔۔۔۔ منّت نے اس کے گہرے ہوتے ڈمپلز دیکھے تو خود بھی مسکرا دی پھر مقدم نیچے اتر گیا۔

اب منّت کا ارادہ شاور لینے کا تھا تو وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے گجرے اور تمام پھولوں کے زیورات اتارنے لگی وہ جیسے ہی زیورات سے آزاد ہوئی، فوراً وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالے اور واش روم کی جانب بڑھ گئی، ابھی وہ واش روم میں داخل ہوتی جب نیچے سے شور کی آواز آنے لگی وہ ایک دم پریشان ہو گئی۔

www.kitabnagri.com

"اللہ پاک.... کہیں مقدم پکڑے تو نہیں گئے؟"

اس نے سوچا پھر اپنے کپڑے بیڈ پر رکھے اور کمرے سے باہر آئی پھر ریلنگ پر کھڑی ہو کر نیچے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔



## Posted On Kitab Nagri

باقی سب لوگ اپنا چہرہ جھکائے دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے، داجی صوفے پر بیٹھے، مقدم کو گھور رہے تھے اور مقدم مجرموں کی طرح سر جھکائے، ہاتھ باندھے ان کے سامنے کھڑا تھا۔  
"اب کیا ہو گا؟"

منت نے پریشانی سے سوچا اور سارا منظر دیکھنے لگی۔

داجی چہل قدمی کرنے کے لیے لان میں آئے تھے جب انھیں اچانک سے کسی عجیب سی آواز نے اپنی جانب متوجہ کیا وہ آواز کا پیچھا کرتے اس جگہ پر پہنچنے تو مقدم کو منت کے کمرے کے پائپ سے نیچے اترتے دیکھ کر داجی کی سٹی گم ہوئی تھی۔

مقدم پائپ سے اتر اور اپنے ہاتھ جھاڑے، پھر واپس جانے کے لیے مڑا پر اپنے سامنے داجی کو دیکھ کر ششدر رہ گیا۔۔۔ اس نے چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت سجائی اور داجی کو دیکھا جیسے اس کا معصوم چہرہ دیکھ کر اس کی سزا معاف کر دی جائے گی پر وہ غلط تھا کیونکہ سامنے بھی داجی تھے ان کے سامنے اس کا معصوم چہرہ کام نہیں آتا تھا۔

داجی اسے غصے سے گھور رہے تھے انہوں نے اس کا کان پکڑا اور اسے لیے، لاونج کی جانب بڑھ گئے۔۔۔ مقدم درد کی شدت سے مجبور ہوتے، اپنا کان چھڑوانے کی تگ و دو میں لگ گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

"داجی چھوڑیں.... درد ہو رہا ہے.... آپ جو ان اولاد کا کان پکڑ رہے ہیں.... داجی گھر میں مہمان ہیں اگر کسی نے ہمیں ایسے دیکھ لیا تو میری بے عزتی ہو جائے گی.... داجی میری بہت عزت ہے یار.... پلیز چھوڑ دیں۔"

مقدم مسلسل دہائیاں دے رہا تھا۔۔۔ شور کی آواز پر سب اپنے کمروں سے نکل آئے تھے سب نے داجی کو مقدم کا کان کھینچتے دیکھا تو حیران ہو گئے۔۔۔ مقدم کی دہائیوں پر سب ہی معاملہ سمجھ چکے تھے تو مسکرا نے لگے۔

اب وہ مجرموں کی طرح ان کے سامنے کھڑا تھا۔

"شادی ملتوی ہے اب ایک سال کے لیے۔"

داجی نے فیصلہ سنایا تو مقدم تو جسے صدمے میں آگیا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا.... بالکل بھی نہیں.... شادی مقرر وقت پر ہی ہے۔"

مقدم نے فوراً ان کی بات کی نفی کی تو داجی نے اسے گھورا۔۔۔ مقدم نے چہرے پر معصومیت سجائی

اور کہنے لگا۔۔۔ <https://www.kitabnagri.com>

"داجی دیکھیں.... آپ سزا دے دیں پر شادی آگے نہ کریں.... آپ نے ان دونوں کی مہندی ساتھ

کروائی ہے مجھ پر تو ظلم ہی ہے نہ یہ کہ میری مہندی الگ ہو رہی ہے.... آپ سزا دے دیں پر پلیز

شادی نہ آگے کریں۔"

# Posted On Kitab Nagri

اس نے التجائیہ لہجے میں کہا پر داجی مسلسل اسے گھور رہے تھے جبکہ باقی سب اس کی حالت پر مسکرا رہے تھے۔

"تم یہاں آئے کیوں تھے؟"

داجی غصے سے بولے۔۔۔۔۔مقدم دھیماسا مسکرایا پھر کہنے لگا۔۔۔۔۔

"اپنی بیوی کے۔۔۔۔"

”منكوحه“

مقدم نے اپنی بات کہنی شروع کی تو ار مغان نے فوراً تصحیح کی اور بیوی کو منکوحہ کہا، مقدم نے اسے گھورا، ار مغان نے بھرپور دانتوں کی نمائش کی تو مقدم واپس داجی کی جانب متوجہ ہوا اور بات جاری کی۔۔۔۔

"اپنی منکوحہ کے ہاتھوں کی مہندی میں اپنا نام دیکھنے۔"

مقدم نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور ڈھیٹائی سے مسکراتے ہوئے بولا۔

"اٹھک بیٹھک کرو۔"

داجی نے کہا تو مقدم نے حیرت سے انہیں دیکھا

"کیا؟"

مقدمہ کو لگا جیسے اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے اس لیے اس نے تصدیق چاہی۔

## Posted On Kitab Nagri

"میں نے کہا اٹھک بیٹھک کرو۔"

داجی نے ذرا رعب سے کہا تو مقدم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔ باقی سب نے اپنے چہرے جھکا کر اپنی ہنسی روکی

"سنائی نہیں دے رہا تمہیں؟.... میں نے کہا اٹھک بیٹھک کرو جلدی ورنہ ایک سال کے لیے شادی

بھول جاؤ۔" <https://www.kitabnagri.com>

داجی غصے سے اسے گھورتے ہوئے بولے تو مقدم نے خاموشی سے اپنے دونوں کان پکڑے اور اٹھک بیٹھک کرنے لگا۔۔۔ سب کے قہقہے بے ساختہ تھے۔۔۔ منت نے بھی اپنی ہنسی روکنے کے لیے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔

مقدم ان سب کے قہقہوں کی آوازیں سنتا خاموشی سے داجی کے حکم کی تعمیل کر رہا تھا۔۔۔ آخر کار داجی کو اس پر ترس آگیا اور انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا۔

"بس ٹھیک ہے.... یہ تمہاری پہلی غلطی تھی اسی لیے چھوڑ رہا ہوں تمہیں.... اب جاو یہاں سے اور بارات سے پہلے منت کے آس پاس بھی نظر نہ آنا۔"

داجی نے احسان کرنے والے انداز میں کہا اور اپنے کمرے میں جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ مقدم ان کے گلے لگ گیا۔۔۔ داجی مسکرائے اور اس کی پیٹھ تھپتھپائی۔۔۔ مقدم کی ایسی حرکات اور

## Posted On Kitab Nagri

اس کا خوشی سے ہنسنا، شرارتیں کرنا، یہ سب داجی کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ ان کا بچہ اتنے عرصے بعد خوش تھا اس سے زیادہ انہیں کیا ہی چاہیے تھا۔

مقدم ان سے الگ ہوا اور پھر باقی سب سے ملا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ لاونج سے باہر جاتے ہوئے، وہ غیر ارادی طور پر پلٹا اور ایک نظر منّت کے کمرے کے بند دروازے پر ڈالی جب اس کی نظر ریلنگ پر کھڑی منّت سے ٹکرائی۔۔۔ مقدم نے اسے دیکھا اور گہرا مسکرایا پھر اپنی آنکھ دبائی تو منّت بری طرح سٹیٹائی۔۔۔ مقدم کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی اور وہ خان مینشن سے نکلتا چلا گیا۔

باقی سب بھی مسکراتے ہوئے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔ منّت مقدم کو جاتا دیکھ مسکرائی پھر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ وہ بہت تھک گئی تھی تو اس نے شاور لیا اور سونے کے لیے بستر پر لیٹ گئی۔

Kitab Nagri

"یارم یہ نہیں اتر رہا، اسے اتارنے میں میری مدد کر دیں پلیز۔"

www.kitabnagri.com

لاریب نے جھنجھلا کر کہا، بیوٹیشن نے اس کا ہیمیز اسٹائل ایسا بنایا تھا جس سے اس کی تقریب تو سکون سے گزر گئی تھی لیکن اب اس سے ہیمیز اسٹائل کھل نہیں رہا تھا۔۔۔ اسے مسلسل کھولنے کی تگ و دو میں ناکام ہوتے، اس نے جھنجھلا کر یارم کو پکارا۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

یارم بستر پر لیٹا، اپنے موبائل میں مصروف تھا جب لاریب کی جھنجھلاہٹ سے بھرپور آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔ یارم نے نظریں اٹھا کر اپنی خوبصورت پری کو دیکھا اور دھیرے سے مسکرایا پھر اپنا موبائل سائنڈ ٹیبل پر رکھا اور اس کی مدد کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا اور قدم قدم چلتا اس کے قریب آگیا۔

"کیا ہو گیا ہے میری پری کو.... کیوں اتنا غصہ ہو رہی ہے میری جان؟۔"

یارم نے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا اور اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی رکھ کر بولا۔  
"یہ دیکھیں میرے بالوں کی حالت.... اتنی دیر سے کوشش کر رہی ہوں پر نہیں کھل رہے مجھے اب درد ہو رہا ہے۔" <https://www.kitabnagri.com>

لاریب چڑچڑی سی ہو رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں ابھی کھل جائے گا.... میں مدد کرتا ہوں اپنی پری کی۔"  
یارم نے محبت سے کہا اور دھیرے دھیرے اس کا ہیئر اسٹائل کھولنے لگا اس نے ایک ایک کر کے ہیئر پینز نکالی تو جلد ہی لاریب کے بال کھل کر کمر پر جھول گئے۔

لاریب نے تشکر بھری نگاہوں سے یارم کو دیکھا تو یارم نے اسے پھر سے اپنے حصار میں لے لیا اور نرمی سے اس کے رخسار پر اپنے لب رکھے اور پھر سے اس کے کندھے پر ٹھوڑی رکھ گیا۔۔۔۔۔ لاریب سکون محسوس کرتی، آنکھیں موند گئی۔



## Posted On Kitab Nagri

"چینج کر لو۔"

یارم نے محبت سے کہا تو لاریب نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔  
کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو یارم بستر پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ دھیرے دھیرے چلتی اس کے قریب آگئی اور  
اس کا بازو سیدھا کیا پھر اس پر سر رکھا اور سکون سے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔ یارم گہرا مسکرایا اور اپنا  
رُخ اس کی جانب موڑ کر اسے اپنے حصار میں قید کر گیا اور آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔ جلد ہی وہ دونوں نیند  
کی گہری وادیوں میں کھوتے چلے گئے۔

-----  
"منابل! میرا سکون.... اٹھ کر چینج کر لو یار پھر سو جانا۔"

منابل کمرے میں آتے ہی تھکاوٹ کے باعث بستر پر لیٹ گئی تھی، اسے پتہ بھی نہیں چلا کہ وہ کب نیند  
میں چلی گئی، اب وہ گہری نیند سو رہی تھی اور بالاج اسے محبت سے جگا رہا تھا مگر وہ اس قدر گہری نیند  
میں تھی کہ ٹس سے مس نہ ہوئی، کافی کوشش کے بعد بھی جب وہ نہ جاگی تو بالاج ہار مان گیا۔

بالاج نے محبت سے اس کا خوبصورت چہرہ دیکھا اور جھک کر بہت نرمی سے اس کی پیشانی پر اپنا لمس  
چھوڑا اور پھر خود چینج کرنے کی نیت سے واش روم میں گھس گیا۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آیا تو وہ ابھی  
بھی اسی پوزیشن میں سو رہی تھی بالاج دھیرے سے مسکرایا اور اس کے قریب لیٹ کر اسے اپنے

## Posted On Kitab Nagri

حصار میں لے گیا۔۔۔ اس کی نظریں مناہل کے چہرے پر جم سی گئی تھی۔۔۔ وہ چند لمحے یوں ہی اسے دیکھتا رہا پھر آنکھیں موند گیا۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)

## Posted On Kitab Nagri

-----  
آج مقدم کی مہندی کی تقریب تھی تو خان مینشن کے تمام مکین خان ولا میں مقدم کی مہندی کی رسم ادا کرنے کے لیے گئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ منّت اس وقت گھر میں اکیلی تھی تو وہ مزے سے صوفے پر بیٹھی، "شاہ رخ خان" کی "ڈیر زندگی" فلم دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ اس کے سامنے پاپ کارن اور باقی لوازمات پڑے ہوئے تھے۔

منّت اکیلے رہنا بہت زیادہ پسند کرتی تھی۔۔۔۔۔ وہ سب سے زیادہ خوش خود کے ساتھ ہوتی تھی۔۔۔۔۔ بس وہ ہو، "شاہ رخ خان" کی کوئی بھی فلم ہو، اس کی پسند کے لوازمات ہوں اور وہ بالکل اکیلی ہو، یہ اس کی زندگی کا سب سے زیادہ خوبصورت وقت ہوتا تھا ابھی بھی وہ اپنی زندگی کا خوبصورت وقت جی رہی تھی۔

-----  
خان ولا میں آج بہت رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ مقدم کی مہندی کی رسم ادا کی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ سب لوگ باری باری اسٹیج پر جاتے اور مہندی کی رسم ادا کرتے۔۔۔۔۔ ہر طرف رونق کا سماں تھا سب گانا بجانا کر رہے تھے۔

یارم بار بار لاریب کو گہری نظروں سے دیکھتا، اسے شرمانے پر مجبور کر رہا تھا اور دوسری طرف مناہل بالاج کی دھڑکنوں کا حشر بگاڑے ہوئے تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

جب سب لوگ مہندی لگا چکے تو مقدم اٹھ کر، شاور لینے کی نیت سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔ اس کے واپس آنے تک سب مہمانوں نے کھانا کھایا اور پھر سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہونے لگے۔

منّت کی فلم ختم ہوئی تو وہ اپنا موبائل استعمال کرنے لگی۔۔۔ وہ اپنے موبائل میں مصروف تھی جب سب لوگ اندر داخل ہوئے۔۔۔

"کیسی تھی تقریب؟"

سب کو اندر داخل ہوتے دیکھ، منّت نے تجسس سے پوچھا۔

"اچھی تھی.... بہت مزہ آیا۔"

ارمغان نے جواب دیا اور اس کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔ باقی سب کافی تھک چکے تھے تو اپنے کمروں میں چلے گئے۔

"تصویریں دکھا۔"

منّت نے کہا تو ارمغان نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اسے پکڑا دیا۔۔۔ وہ سب کی تصویریں دیکھنے لگی، سب ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے پھر ایک تصویر پر وہ رک گئی۔۔۔ وقت جیسے

## Posted On Kitab Nagri

ٹھہر گیا تھا، پلکیں جھپکنے سے انکاری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ کس قدر ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ منّت کا دل

اپنی پوری رفتار سے دھڑکنے لگا۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

"بہن آگے بھی لوگ ہیں، بس انہیں ہی نہیں گھورنا۔"

ارمغان نے اسے مقدم کی تصویر میں مگن دیکھا تو شرارت سے بولا۔۔۔۔۔ وہ جھینپ گئی پھر کانپتے ہاتھوں سے تصویر گزار دی اور باقی سب کی تصویریں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ سب تصویریں دیکھ کر اس نے ارمغان کا موبائل اسے واپس تھمایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ارمغان نے اسے جاتے دیکھا تو خود بھی اٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

منّت جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوئی، اس کے موبائل کی میسج ٹیون بجی۔۔۔۔۔ اس نے اپنا موبائل دیکھا تو لاریب کا میسج تھا، کوئی ویڈیو بھیجی گئی تھی۔۔۔۔۔ منّت اپنے بستر پر نیم دراز ہو گئی اور ویڈیو کھولی اور دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب مہمان جاچکے تھے تو مقدم نے کھانا کھایا اور اپنے کمرے میں واپس آگیا اسے کافی کی طلب ہوئی تو وہ بنانے کی نیت سے کچن میں آگیا اور کافی نکالی، ابھی وہ اپنے کام میں مصروف تھا جب اسے لاونج سے کچھ آوازیں سنائی دیں۔۔۔۔۔ اس نے کافی کپ میں ڈالی اور چچ سے اسے ہلاتے ہوئے کچن سے باہر نکل کر لاونج میں داخل ہوا۔۔۔۔۔ یارم، لاریب، بالاج اور مناہل لاونج میں داخل ہو رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"میرے لیے بھی بنا دو پلیز۔"

یارم نے مقدم کو کافی بناتے دیکھا تو فوراً آرڈر لگایا۔

"ہمارے لیے بھی۔"

بالاج نے بھی ساتھ ہی کہا

"تم لوگ اس وقت؟"

مقدم نے حیرت سے سوال کیا

"کیوں بھی! ہم نہیں آسکتے؟"

لاریب نے بھنویں سکڑ کر پوچھا تو مقدم مسکرایا اور بولا

"آسکتے ہو گڑیا.... جب چاہو آسکتے ہو۔"

مقدم نے محبت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے.... ہم آئے ہیں تو آپ ہمارے لیے اچھی سی کافی بنائیں.... پھر کل سے تو آپ نے اپنی

بیوی کی ہی خدمتیں کرنی ہیں.... پھر آپ کو کہاں بہنیں یاد رہنی ہیں۔"

لاریب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو مقدم مسکرایا اور بغیر کوئی جواب دیئے کچن میں داخل ہو گیا

تاکہ ان بن بلائے، رعب جمانے والے مہمانوں کے لیے کافی بنا سکے۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ کافی بنا کر

باہر لے گیا۔



## Posted On Kitab Nagri

وہ سب آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے مقدم کو آتا دیکھ خاموش ہو گئے۔۔۔ مقدم نے سب کو ایک ایک کپ تھما دیا پھر خود بھی صوفے پر ان کے قریب جگہ سنبھال کر بیٹھ گیا، سب خوش گپیوں کے دوران کافی پینے لگے۔۔۔ کچھ دیر یوں ہی سب باتوں میں مصروف رہے پھر جب وقت زیادہ گزر گیا تو مقدم اپنے کمرے میں جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اسے کھڑا ہوتے دیکھ، لاریب اور مناہل فوراً اپنی جگہوں سے کھڑی ہوئیں اور اس کے قریب آ گئیں۔

"کہاں جا رہے ہیں؟.... ابھی ہمارا آپ سے باتیں کرنے کا دل کر رہا ہے تو چپ چاپ بیٹھ جائیں۔"

مناہل نے کہا تو مقدم کہنے لگا

"تم لوگ کرو باتیں.... مجھے سونے دو، صبح جلدی اٹھنا ہے میں نے۔"

مقدم نے کہا تو مناہل بولی۔۔۔

"کوئی بات نہیں ایک بار ہمارے لیے دیر سے سو جائیں ہم نے ابھی نہیں جانے دینا آپ کو۔"

مناہل نے کہا تو مقدم خاموشی سے واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔ لاریب مقدم کے دائیں جانب جگہ

سنبھال گئی اور مناہل بائیں جانب۔۔۔ مقدم خاموشی سے ان دونوں کے درمیان میں بیٹھا سب کی

باتیں سنتا رہا پھر جب وہ نیند سے بے حال ہونے لگا تو اس نے پھر سے اٹھنا چاہا لیکن مناہل اور لاریب

اسے گھیر کر بیٹھی ہوئی تھیں۔

یارم اور بالاج اپنی بیویوں کی کاروائی دیکھ رہے تھے جو ان کے بھائی کو بے بس کیے بیٹھیں تھیں۔

## Posted On Kitab Nagri

"یار تم دونوں بولونہ ان دونوں کو کہ مجھے سونے دیں۔"

مقدم نے بے بسی سے، یارم اور بالاج کو دیکھتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے ایک نظر اپنی بیویوں کے شرارت سے چمکتے چہروں پر ڈالی اور پھر مقدم کو دیکھ کر بے نیازی سے کندھے اچکا گئے۔۔۔ مقدم تو اپنے بھائیوں کی بے نیازی دیکھ کر صدمے میں آگیا پھر کچھ چڑ کر بولا۔۔۔

"بس کر دو آپ سب.... سونے دو مجھے صبح جلدی اٹھنا ہے میں نے.... میں تھک گیا ہوں میری بہنوں.... پلیز مجھے سونے دو۔"

مقدم مسلسل دہائیاں دے رہا تھا پر مجال ہے جو لاریب اور مناہل اسے ہلنے بھی دیں۔  
"آپ کو ایک شرط پر جانے دینا ہے۔"

لاریب نے کہا تو مناہل نے بھی اس کی تائید میں سر ہلایا  
"کیا شرط؟"

مقدم نے سوالیہ بھنویں اچکائی

"آپ منت کے لیے کوئی اچھا سا گانا سنائیں، پھر ہم آپ کو مزید تنگ نہیں کریں گے اور سونے کے لیے جانے دیں گے۔"

مناہل نے کہا تو لاریب نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

"لیکن میری من تو یہاں ہے نہیں تو میں کس کے لیے گانا گاؤں۔"

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے بھاگنے کے لیے بہانا بنایا تو لاریب نے فوراً موبائل نکال کر کیمرہ آن کر دیا اور ویڈیو بنانے لگی۔۔۔۔

"چلیں اب دیکھ لے گی آپ کی من.... اب آپ گانا شروع کریں۔"

لاریب نے کہا تو مقدم نے ان دونوں کو التجائیہ نظروں سے دیکھا پر ان دونوں نے تو جیسے آج قسم کھا رکھی تھی کہ اسے نہیں سونے دینا۔۔۔۔ یارم اور بالاج اپنی بیویوں کی حرکتیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

مقدم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ان دونوں نے اس کی جان نہیں چھوڑنی تو اس نے آنکھیں موند لیں اور منت کو تصور کرتے ہوئے گانا شروع کیا۔۔۔۔

"یارا تیری کہانی میں۔۔۔۔"

"ہو ذکر میرا۔۔۔۔"

"کہیں تیری خاموشی میں۔۔۔۔"

"ہو فکر میرا۔۔۔۔"

"رُخ تیرا جدھر کا ہو۔۔۔۔"

"ہو ادھر میرا۔۔۔۔"

"تیری باہوں تلک ہی ہے۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

"یہ سفر میرا۔۔۔۔۔" [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

مقدم کی خوبصورت آواز لاونچ میں گونجی تو لاریب اور مناہل کے ساتھ ساتھ یارم اور بالاج بھی بری طرح ششدر ہوئے۔۔۔۔۔ سب انجان تھے کہ مقدم کو گانا بھی آتا ہے۔

مقدم ان کی کیفیت سے انجان، اپنی آنکھیں موندے امریکہ میں گزرے اپنے اور منت کے ان خوبصورت لمحات کو یاد کر رہا تھا۔

"اوماہی اوماہی اوماہی اوماہی"

"اوماہی اوماہی اوماہی اوماہی"

"میری وفا پہ حق ہوا تیرا۔۔۔۔۔"

"اوماہی ماہی وے"

"اوماہی اوماہی اوماہی اوماہی"

"اوماہی اوماہی اوماہی اوماہی"

"لو میں قیامت تک ہوا تیرا۔۔۔۔۔"

"لو میں قیامت تک ہوا تیرا۔۔۔۔۔"

سب مقدم کی خوبصورت آواز میں کھوسے گئے تھے۔

"باتوں کو بہنے دو"



## Posted On Kitab Nagri

"باہوں میں رہنے دو"

"ہے سکون ان میں ----"

"رستے وہ بیگانے"

"جھوٹے وہ افسانے"

"تو نہ ہو جن میں ----"

"ہو ---- تھوڑی عمر ہے ---- پیار زیادہ میرا"

"کیسے بتایہ --- سارا تیرا ہو گا"

"میں نے مجھے ہے تجھ کو سو نپنا ----"

سب اس کی آواز میں منت کے لیے بے پناہ محبت محسوس کر رہے تھے ---- وہ محبت سے مسکراتا ہوا، اپنی من کے لیے گانا گارہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"آہوں پہ باہوں پہ راہوں پناہوں پہ"

"آہوں پہ باہوں پہ صاہوں صلاہوں پہ"

"میرے عشق پہ حق ہوا تیرا ----"

مقدم نے آنکھیں کھول کر کیمرہ کو یوں دیکھا جیسے وہ کیمرہ نہیں منت ہو اور دھیرے سے مسکرایا

"او ماہی ماہی وے"

## Posted On Kitab Nagri

"اوماہی اوماہی اوماہی اوماہی"

"اوماہی اوماہی اوماہی اوماہی"

"لو میں قیامت تک ہوا تیرا"

"اوماہی ماہی وے"

"اوماہی اوماہی اوماہی اوماہی"

"اوماہی اوماہی اوماہی اوماہی"

"میری وفا پہ حق ہوا تیرا۔۔۔"

"لو میں قیامت تک ہوا تیرا۔۔۔"

"لو میں قیامت تک ہوا تیرا"

"لو میں قیامت تک ہوا تیرا"

"میرے عشق پہ حق ہوا تیرا"

"لو میں قیامت تک ہوا تیرا"

"اوماہی۔۔۔ ماہی رے۔۔۔ اوماہی رے۔۔۔"

اس نے گانا ختم کیا اور ان سب کے نرمی سے مسکراتے ہوئے چہروں پر ایک نظر ڈالی پھر خود بھی  
مسکرایا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔



## Posted On Kitab Nagri

"مقدم بھائی کتنا اچھا گاتے ہیں۔"

لاریب نے دل سے تعریف کی، مناہل نے بھی اس کی تائید میں اثبات میں سر ہلایا۔

"ہمیں بھی آج ہی پتہ چلا ہے کہ ہمارا بھائی گاتا بھی ہے۔"

یارم نے کہا تو بالاج نے اس کی تائید میں سر ہلایا پھر وہ چاروں مسکرا دیئے اور اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔ لاریب نے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا کام منّت کو ویڈیو بھیجنا کیا تھا اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی فوراً منّت کو ویڈیو بھیجی تھی۔

جیسے ہی مقدم کے الفاظ اور اس کا گانا منّت کی سماعتوں سے ٹکرایا وہ ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔ اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ مقدم اتنا اچھا گاتا ہے۔۔۔۔۔ مقدم آنکھیں بند کیے، چہرے پر مسکراہٹ سجائے، گارہا تھا اور اس کی آواز پر منّت کا دل دھڑک دھڑک کر باہر آنے کے قریب تھا اس کے چہرے پر گلال بکھرا ہوا تھا۔۔۔۔۔ ویڈیو ختم ہوتے ہی منّت نے لرزتے ہاتھوں سے موبائل، سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور لیٹ گئی۔۔۔۔۔ اس کی حالت اس وقت غیر ہو رہی تھی، دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کے لیے بے تاب ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے آنکھیں موند لیں اور مقدم کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔۔۔ کل ان دونوں کی زندگی کا سب سے بڑا دن تھا وہ انہی سب سوچوں میں گم، نیند کی وادیوں میں کھوتی چلی گئی۔

## Posted On Kitab Nagri

صبح کا سورج اپنے ساتھ بہت سی خوشیاں لیے، طلوع ہوا تھا۔۔۔ ہر طرف شور مچا ہوا تھا۔۔۔ سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com) بیوٹیشن آچکی تھی منّت کو تیار کرنے۔۔۔ منّت مقدم کی پسند کے ڈیپ ریڈ لہنگے میں موجود تھی جس پر گولڈن نگینوں کا بھاری سا کام ہوا تھا وہ بہت زیادہ خوبصورت لہنگا تھا۔۔۔ بیوٹیشن اسے تیار کرنے لگی پھر فارغ ہو کر اس نے ایک مسکراتی ہوئی نظر منّت پر ڈالی اور اپنا سامان پیک کرنے لگی۔۔۔

منّت نے خود کوشیشے میں دیکھا اور بے ساختہ مسکرائی۔۔۔ اسے تو ابھی سے خود پر مقدم کی گہری نظریں محسوس ہونے لگی تھی وہ شرما کر چہرہ جھکا گئی جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔ نگین بیگم، شازیہ بیگم، نازیہ بیگم اور تائشہ کمرے میں داخل ہوئیں اور اسے دیکھ، ساکت ہو گئیں۔۔۔ شازیہ بیگم نے جلدی سے آگے بڑھ کر منّت کی نظر اتاری جو آج نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی نگین بیگم نے آگے بڑھ کر محبت سے اسے گلے لگایا تو وہ مسکرائی، نازیہ بیگم نے بھی اسے گلے لگایا، تائشہ کچھ شرمندہ سی کھڑی تھی۔

"تائشہ آپ! آپ مہندی کی تقریب پر کیوں نہیں آئی؟"

منّت نے اس کی شرمندگی کو محسوس کیا تو اسے خود سے مخاطب کرتی، سوال کرنے لگی۔

## Posted On Kitab Nagri

"وہ.... آنٹی کی طبیعت کچھ خراب سی تھی.... انہوں نے تو مجھے اور دبیر کو کہا تھا کہ ہم چلے جائیں پر ہم دونوں کو مناسب نہیں لگا انہیں گھر میں اکیلا چھوڑنا.... مقدم کی مہندی پر آنٹی کی طبیعت کچھ بہتر تھی تو دبیر نے مقدم کی مہندی کی تقریب میں شرکت کی تھی۔"

تائشہ نے اسے تفصیل سے جواب دیا تو منت نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔  
"منت! مجھے معاف۔۔۔۔"

تائشہ کو اپنے کیے پر پشیمانی تھی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دل پر بوجھ سا ہے اس لیے اس نے منت سے معافی مانگنی چاہی پر اس سے پہلے کہ اس کے الفاظ ادا ہوتے اور بات مکمل ہوتی، منت نے اسے روک دیا

"تائشہ آپنی پلیز.... یہ بات پہلے ہی ختم ہو چکی ہے تو آپ اب مجھے شر مندہ نہ کریں۔"  
منت نے نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا تو تائشہ کو محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے دل سے بوجھ اتار دیا ہو۔۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی اور منت کو گلے لگالیا۔  
"چلو خوبصورت لڑکیوں! اور کتنی دیر لگانی ہے آپ لوگوں نے؟"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

## Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp \_ 0335 7500595

ارمغان اور ضرغام کمرے میں داخل ہوئے تو ان سب کو تیار دیکھ ارمغان بولا۔

www.kitabnagri.com

"ماشاء اللہ.... میرا بچہ کتنا پیارا لگ رہا ہے۔"

ضرغام نے محبت سے کہا تو منت دھیرے سے مسکرائی۔

"بھائی غور سے دیکھو یا.... کہاں سے پیاری لگ رہی ہے یہ؟.... ایک دم چڑیل لگ رہی ہے۔"

ارمغان نے منت کو بغور دیکھا پھر اپنے لفظوں سے اسے سلگانے لگا۔

"دفع ہی ہو جاو۔"

## Posted On Kitab Nagri

منت نے غصے سے کہا تو سب ان کی باتوں پر مسکرائے  
"کیوں تنگ کر رہے ہو بھئی میری بیٹی کو؟"

سکندر صاحب نے کمرے میں داخل ہو کر ان کا جھگڑا سنا تو مسکراتے ہوئے منت کے قریب آئے اور  
اسے ساتھ لگا کر پوچھا

"ڈیڈ تنگ کہاں کر رہا ہوں؟.... میں تو حقیقت بتا رہا ہوں۔"

ارمغان نے شرارت سے کہا۔

"دیکھیں نہ ڈیڈ کیا میں واقعی چڑیل لگ رہی ہوں۔"

منت کو اب واقعی اپنی تیاری پر شک ہونے لگا تھا تو سکندر صاحب سے پوچھنے لگی۔۔۔ اس کے یوں  
تصدیق کرنے پر ارمغان کا قہقہہ گونجا تھا جبکہ ضرغام اور سکندر صاحب نے اپنی ہنسی ضبط کی اور نفی  
میں سر ہلایا۔

"مٹو! تنگ کر رہا ہے یہ تمہیں.... اس کی باتوں کو نظر انداز کرو تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

ضرغام نے کہا تو سکندر صاحب نے اس کی تائید میں سر ہلایا۔۔۔ شازیہ بیگم نم آنکھوں سے یہ سارا  
منظر دیکھ رہی تھیں آج ان کے گھر کی رونق نے چلی جانا تھا، پھر نا جانے کب انہیں اس گھر میں یہ منظر  
دیکھنے کو ملنا تھا۔۔۔ ضرغام نے ان کا اداس چہرہ دیکھا تو ان کے قریب جا کر انہیں سینے سے لگا گیا پھر  
ان کے کان میں سرگوشی نما آواز میں کہنے لگا

## Posted On Kitab Nagri

"مام! پلیز اس کے سامنے ایسے رونا نہیں ہے ورنہ وہ بھی روئے گی اور میں نہیں چاہتا کہ میری بہن روتے ہوئے رخصت ہو۔"

ضرغام نے محبت سے کہا تو شازیہ بیگم نے اس سے الگ ہو کر اپنے آنسو صاف کیے اور اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ منّت نے یہ منظر نہیں دیکھا کیونکہ وہ اس وقت ارمغان کے ساتھ لڑنے میں مصروف تھی۔

"چلو بھئی چلیں اب.... مقدم کو زیادہ انتظار کروایا نہ تو اس نے بارات لے کر یہاں پہنچ جانا ہے۔"

داجی نے کمرے میں داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا تو منّت نے چہرہ جھکا لیا البتہ باقی سب کے قہقہے

گو نچے تھے۔۔۔۔۔ داجی نے آگے بڑھ کر منّت کی پیشانی پر بوسہ دیا اور پھر اسے ساتھ لیے، کمرے

سے باہر نکل گئے۔۔۔۔۔ منّت نے باہر جانے سے پہلے پلٹ کر اپنے کمرے پر ایک نظر ڈالی تو اس کی

آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔۔ آج اس کا اس کمرے میں آخری دن تھا اس نے اب اس کمرے میں، اس

گھر میں واپس نہیں آنا تھا یہ سوچتے ہی اس کے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔ اس کے بہتے آنسو دیکھ

ارمغان کا شوخ چہرہ بھی بجھ گیا وہ آج بہت مشکل سے خود پر قابو پائے ہوئے تھا۔

"کیا ہو گیا ہے میرے بچے کو.... ایسے نہیں روتے۔" <https://www.kitabnagri.com>

داجی نے اسے کمرے کو دیکھ کر روتے دیکھا تو ان کی آواز بھی بھیگ گئی یہ لمحہ ان سب کے لیے بہت

مشکل تھا۔۔۔۔۔ سکندر صاحب نے آگے بڑھ کر اسے تھاما اور داجی کے ساتھ ہی اسے لے کر کمرے

سے باہر نکل گئے۔



## Posted On Kitab Nagri

"منّت کے سامنے نہ تو کوئی اداس ہو گا نہ روئے گا ورنہ وہ بھی روئے گی۔"

ضرغام نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے سب کو کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلایا پھر وہ بھی نیچے آ کر اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھ گئے اور سب لوگ ہال کے لیے نکل گئے۔

جیسے جیسے گاڑی خان مینشن سے دور جا رہی تھی منّت کا خود پر سے ضبط ختم ہوتا جا رہا تھا وہ خود کو رونے سے روکنے کی پوری کوشش میں تھی۔۔۔۔۔ شازیہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا پھر وہ مسلسل کھڑکی سے باہر، دور جاتے خان مینشن کو دیکھ اپنے آنسو بہا رہی تھی۔

کچھ ہی دیر بعد گاڑی ہال میں داخل ہوئی اور منّت کو برائیڈل روم میں بٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔ شازیہ بیگم اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھیں اور وہ ان کے سینے سے لگی، ماں کی آغوش کو محسوس کر رہی تھی۔

"اداس نہیں ہونا.... تم روز ہم سے ملنے آیا کرنا۔"

نور نے محبت سے کہا تو منّت نے شازیہ بیگم کے سینے سے لگے، اثبات میں سر ہلایا۔

"منّت تم ار مغان سے روز بات کرنا، وہ بہت زیادہ اداس ہیں۔"

امثال نے کہا تو منّت نے بھیگی آنکھوں سے پھر سے اثبات میں سر ہلایا۔

"منّو! ہمیشہ مقدم کی وفادار رہنا.... بیٹا شوہر محافظ ہوتا ہے، عزت کے قابل ہوتا ہے اس کی ہمیشہ عزت کرنا.... اللہ کا فرمان ہے کہ اگر میں اپنے بعد کسی کو سجدے کا حکم دیتا تو میں بیوی کو کہتا کہ اپنے

## Posted On Kitab Nagri

شوہر کو سجدہ کرے.... خدا نے شوہر کا درجہ بہت اونچا رکھا ہے.... شوہر لباس ہوتا ہے بیٹا.... ہر انسان میں خامیاں ہوتی ہیں، مقدم میں بھی ہوں گی پر اچھی بیوی وہ ہوتی ہے جو اپنے شوہر کی خامیوں کو چھپا کر رکھے ناکہ خود کو دنیا کے سامنے بے لباس کر دے.... میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں اور مقدم کی خامیاں بتا کر تم اپنے شوہر کو نہیں بلکہ خود کو بے لباس کرو گی کیونکہ تم اس کا لباس ہو.... اس سے ہمیشہ محبت کرنا.... اگر اس میں کوئی ایسی خامی ہو جو تمہارے لیے ناقابل برداشت ہو تو تمہارے ماں باپ کا گھر تمہارے لیے ہمیشہ کھلا ہوا ہے.... بیٹا شوہر کی خدمت کرو گی تو جنت ملے گی.... ایک عورت جتنی بھی نمازیں پڑھ لے لیکن اگر اس کا شوہر اس سے ناخوش ہے یا وہ اپنے شوہر کی عزت نہیں کرتی، اس کی وفادار نہیں ہے تو کوئی فائدہ نہیں ہے ایسی نمازوں کا.... اپنے شوہر کو خوش رکھنا۔"

شازیہ بیگم اسے ساتھ لگائے بہت نرمی اور محبت سے سب سمجھا رہی تھی اور وہ ان کے سینے پر سر رکھے، سب کچھ بہت غور سے سن رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہمیشہ مقدم کی وفادار رہے گی، اس کے تمام حق آج سے مقدم کے نام ہیں۔۔۔۔۔ وہ ان سب سوچوں میں گم، اپنی آگے کی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی جب ار مغان کمرے میں داخل ہوا اور بولا۔۔۔۔۔

"مام باہر چلیں بارات آگئی ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

ارمغان نے کہا تو منت دھیرے سے ان سے الگ ہوئی۔۔۔ شازیہ بیگم نے محبت سے اس کی پیشانی چومی اور ارمغان کو لے کر بارات کے استقبال کی نیت سے برائیڈل روم سے باہر نکل گئیں، باقی سب پہلے ہی باہر جا چکے تھے۔۔۔ منت اب برائیڈل روم میں بالکل اکیلی تھی تو وہ کھڑکی کے پاس کھڑی نیچے کا منظر دیکھنے لگی جہاں بارات کا استقبال کیا جا رہا تھا۔

مقدم سیاہ شیروانی میں سہرا سجائے، دکتا چہرہ اور اپنی گہری سیاہ آنکھیں لیے، گھوڑے پر بیٹھ سب کا دل دھڑکا رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کی چمک منت سے چھپی ہوئی نہ تھی ان آنکھوں کا ہر تاثر وہ پہچان جاتی تھی کیونکہ اسے ان آنکھوں سے عشق تھا۔۔۔ منت بہت غور سے اس وجاہت کے شاہکار شخص کو دیکھ رہی تھی جو اس کا تھا۔

مقدم گھوڑے سے اتر کر سب سے پیار لے رہا تھا ہر طرف آتش بازی ہو رہی تھی رات کے وقت آسمان پر آتش بازی، دیکھنے والوں کو بہت خوبصورت لگ رہی تھی سارا آسمان مختلف قسم کے رنگوں سے ڈھکا ہوا تھا، بہت خوبصورت منظر تھا۔۔۔ یاسر اور مرتسم آگے بڑھے اور مقدم کے گلے ملے پھر بارات اندر داخل ہونے لگی پر سامنے لڑکیاں راستہ روکے کھڑی تھیں۔

"ایک منٹ مقدم بھائی! کہاں چلے آپ؟.... پیسوں کے بغیر داخلہ ممنوع ہے اور ہم نے زیادہ پیسے لینے ہیں کیونکہ آپ کی بیوی نے اس کا حصہ بھی الگ کرنے کا کہا ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

ایزل نے کہا تو مقدم کا قہقہہ گونجا۔۔۔

"ارے میری پیاری بہنوں! منت پر تو مقدم خان خود کو لٹا دے ذرا سا پیسہ کیا معنی رکھتا ہے۔"

مقدم نے کہتے ہی دبیر کو دیکھا تو اس نے پانچ لاکھ ان کے ہاتھوں میں تھما دیئے۔۔۔ سب کے چہرے چمک اٹھے اور مقدم کو ہال میں داخلہ مل گیا۔

مقدم اسٹیج پر بیٹھا منت کا انتظار کرنے لگا اور باقی سب منت کو لینے کے لیے برائیدل روم میں چلے گئے۔

"چلو منت! آپ کے مجازی خدا اسٹیج پر بیٹھے، بے صبری سے آپ کے انتظار میں ہیں۔"

لاریب نے برائیدل روم میں داخل ہو کر کہا تو وہ بے ساختہ مسکرائی لاریب نے اسے گلے لگایا اور باہر لانے لگی جب سب بڑے اندر داخل ہوئے۔۔۔ نگین بیگم نے اسے گلے لگایا اور سکندر صاحب نے اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلایا اور وہ دونوں منت کو لے کر برائیدل روم سے باہر نکل آئے۔

www.kitabnagri.com

مقدم کی نظریں بے صبری سے برائیدل روم کے دروازے پر جمی تھیں اور وہ اپنی من کا منتظر تھا پھر آخر اس کا انتظار ختم ہوا اور برائیدل روم کا دروازہ کھلا۔۔۔ مقدم کی نگاہیں اُس پر اٹھیں پھر پلٹنا بھول گئی وہ سانس لینا تو جیسے بھول ہی چکا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

منت سکندر صاحب اور نگین بیگم کے ہمراہ سہج سہج کر قدم اٹھاتی اسٹیج کی جانب بڑھ رہی تھی اور مقدم مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ اسٹیج کے قریب پہنچی تو مقدم اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا پھر قدم قدم چلتا اس کے قریب پہنچا اور گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا۔۔۔ وہ اس سرخ عروسی لباس میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

"ماشاء اللہ۔۔۔۔"

مقدم نے کہا اور اپنی جیب سے پیسے نکال کر اس پر وارے اور اس کا صدقہ اتارا کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں اس کی من کو اسی کی نظر نہ لگ جائے پھر اس نے نرمی سے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اس کا ہاتھ تھام گیا۔۔۔ اس کی حرکات پر پورے ہال میں تالیاں گونج اٹھی تھیں سب بہت خوش ہوئے تھے البتہ منت سرخ ہو گئی تھی۔

سکندر صاحب اور نگین بیگم ان دونوں کو دیکھ کر مسکرائے پھر ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر انہیں سلامتی کی دعائیں دیں اور سکندر صاحب شازیہ بیگم کے قریب جا کر کھڑے ہو گئے جو نم آنکھوں سے، ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اپنے بچوں کو دیکھ رہی تھی اور ان کی آنے والی زندگی کے لیے دعا گو تھیں اور نگین بیگم زین صاحب کے قریب جا کر کھڑی ہو گئیں۔

مقدم نے نرمی مگر مضبوطی سے منت کا ہاتھ تھاما ہوا تھا وہ اسے لے کر اسٹیج پر چڑھنے لگا، جیسے ہی منت نے اسٹیج کی آخری سیڑھی پر قدم رکھا اس کا لہنگا اس کی سینڈل میں اٹک گیا اور وہ لڑکھرائی۔۔۔۔



## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے اس کے لہنگے کو ایک نظر دیکھا پھر اپنا ایک گھٹنا زمین پر رکھا اور دوسرے کو موڑ کر منّت کا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھا اور اس کا پاؤں اپنے گھٹنے پر، پھر لہنگا اس کی سینڈل سے آزاد کرنے لگا۔

سب کی حیرت کی انتہا نہ رہی کسی کو یقین نہ آیا کہ مقدم بھی ایسا کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ سب ینگ پارٹی نے اچھی خاصی ہوٹنگ کی البتہ منّت کو مقدم کا یہ عمل پسند نہیں آیا تھا وہ کبھی بھی اسے اپنے سامنے

جھکانا نہیں چاہتی تھی تو شرمندہ سی ہو گئی۔ <https://www.kitabnagri.com>

مقدم نے سینڈل سے لہنگا آزاد کیا اور چہرہ اٹھا کر محبت سے منّت کو دیکھا پر اس کا شرمندہ سا چہرہ دیکھ، دلکشی سے مسکرایا اور کھڑا ہو گیا پھر اس کا ہاتھ تھام کر اسے صوفے تک لایا اور احتیاط سے اسے صوفے پر بیٹھایا۔۔۔۔۔ جیسے ہی وہ خود بیٹھنے لگا تو بلاؤں نے، جنہیں سالیاں کہتے ہیں اسے وہیں کھڑا رہنے دیا اور خود اس کی جگہ پر منّت کے قریب بیٹھ گئیں۔

"منّت آپنی کے ساتھ بیٹھنے کے بھی پیسے لگنے ہیں۔"

عنایہ نے کہا تو مقدم نے انہیں گھورا پر لاریب کو کوئی اثر نہ ہوا اور وہ منّت کے ساتھ چپک گئی۔۔۔۔۔ مقدم کو تو آگ ہی لگ گئی۔

"لاریب گڑیا.... گڑیا ہی رہو اینا بیل نے بنو۔"



## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے اس کے منّت سے چپکنے پر چوٹ کی تو ان سب کے قہقہے گونجے اور منّت سر جھکا کر مسکرائی۔۔۔۔۔ لاریب مقدم کو تنگ کرنے کے ارادے سے منّت کے مزید قریب ہوئی تو مقدم نے جلدی سے اپنی جیب میں ہاتھ مارا اور جتنے پیسے ہاتھ لگے ان کی جانب بڑھا دیئے اور انہیں فارغ کیا۔ وہ اٹھیں تو مقدم منّت کے قریب بیٹھ گیا مقدم نے بیٹھتے ہی منّت کا ہاتھ تھاما جو برف ہو رہا تھا مطلب اس کی ڈرپوک سی جان مزید ڈری ہوئی تھی وہ اس کی ہاتھوں میں واضح لرزش محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے منّت سے کچھ کہنا چاہا ابھی وہ کچھ کہتا جب وہ بلائیں پیسے ہتھیا نے کے نئے ہتھیار کے ساتھ اسٹیج پر آتی نظر آئیں۔۔۔۔۔ ان سب نے قریب آکر دودھ کا گلاس مقدم کی جانب بڑھایا "میں دودھ نہیں پیتا اور جو چیز میں نہیں پیتا اس کے پیسے میں نے بالکل نہیں دیئے۔" مقدم نے انہیں صاف انکار کیا "آپ نہ پیئیں کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ہماری تو بنانے میں محنت لگی ہے نہ تو آپ ہمیں ہماری محنت کے پیسے دے دیں ہم دودھ واپس لے جاتے ہیں۔" [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) مناہل نے مزے سے کہا تو باقی بلاؤں نے بھی اس کی تائید میں اثبات میں سر ہلائے۔ "ظالم بھائیوں! آپ لوگ بھی ان کے ساتھ مل گئی ہو.... میری بہنیں بن کر میرا ساتھ دو نہ۔" مقدم نے مصنوعی دکھ سے کہا تو یارم فوراً بولا۔

## Posted On Kitab Nagri

"کیوں بھئی؟.... لڑکیوں بالکل نہیں چھوڑنا اسے، اس کی بیوی نے میری شادی پر مجھے بھی ایسے ہی لوٹا تھا اور یہ میرے حق میں بالکل نہیں بولا تھا اب آپ لوگ بھی کنگال کر دو اسے ہم دونوں بھائی بالکل بھی بچ میں نہیں آئیں گے۔"

یارم نے مقدم کو ایک گھوری سے نوازا پھر نظروں کا رخ لڑکیوں کی جانب کیا اور کہنے لگا بالاج نے بھی نہایت فرما برداری سے اپنے بڑے بھائی کی تائید میں سر ہلایا تو مقدم ان دونوں کو دیکھ کر رہ گیا جبکہ لڑکیاں یارم کو اپنے حق میں دیکھ بہت خوش ہوئی تھیں پھر مناہل بولی۔۔۔۔

"مقدم بھائی! فی الحال سالیاں ہونے میں زیادہ فائدہ ہے اگر اس وقت ہم بہنیں بنی تو ہمارا نقصان ہو جانا ہے کیونکہ دولہے کی بہنوں کو کچھ بھی نہیں ملتا جبکہ دلہن کی بہنوں کے مزے ہوتے ہیں۔"

اس کی بات پر سب مسکرائے

"اب آپ جلدی سے اپنی پیاری پیاری سالیوں کو پیسے دیں کیونکہ ہم نے رخصتی سے پہلے آپ کی بیگم کا حصہ الگ کرنا ہے۔"

www.kitabnagri.com

لاریب نے کہا تو مقدم مسکرا دیا اور پھر سے سب کو پیسے تھما دیئے۔

آج وہ بہت خوش تھا اسے اس کا سب کچھ مل گیا تھا کیونکہ آج اسے اس کی محبت مل گئی تھی اور پسندیدہ شخص کو پالنے کی خوشی ناقابل بیان ہوتی ہے۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

"بھابھی! اگر یہ آپ کو کچھ بھی کہے نہ تو اسے ڈنڈے سے ماریے گا اور پھر ویڈیو بنا کر مجھے بھی بھیج دیجئے گا.... آپ نے اس بندے کو بالکل سیدھا کر دینا ہے، مجھے پتہ ہے کہ یہ تھوڑا مشکل ہو گا آپ کے لیے کیونکہ میرا دوست تھوڑا الٹی کھوپڑی کا مالک ہے لیکن پھر بھی آپ ہمت مت ہاریے گا بھابھی ہم سب کو آپ سے بہت امیدیں ہیں.... آپ اسے سیدھا کر دیں گی نہ؟"

دبیر مقدم کو دیکھتے ہوئے، منت کے قریب بیٹھا شرات سے سرگوشی نما آواز میں بولا تو مقدم اسے گھورنے لگا۔

"پیچھے ہو جاگدھے، میری معصوم بیوی کو کیا الٹی سیدھی باتیں سیکھا رہا ہے۔"

مقدم اسے گھورتے ہوئے بولا تو دبیر نے معصوم سی صورت بنا کر اسے دیکھا اور کہنے لگا۔۔۔

"میں نے کون سا کچھ غلط بولا ہے، اب تو کھڑوس تھا پر بھابھی نے تجھے سیدھا کر دیا نہ؟.... اب میں بھابھی کی کارکردگی سے متاثر ہو کر انہیں کہہ رہا ہوں کہ تجھے مزید سیدھا کر دیں اور تو مزید انسان بن جائے۔"

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

## Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

دیر نے کہا اور اپنی بات پر خود ہی قہقہہ لگایا پھر جلدی سے اسٹیج سے نیچے بھاگ گیا۔۔۔ اس کی رفتار  
دیکھ منت گہرا مسکرائی، مقدم نے اسے بھاگتے دیکھ، قہقہہ لگایا اور نفی میں سر ہلایا۔  
کچھ دیر بعد سب نے کھانا کھایا اور رخصتی کا وقت ہو گیا۔

اس کی رخصتی کے وقت خان مینشن کے تمام مکین آبدیدہ ہو گئے انہوں نے بہت کوشش کی تھی کہ  
رونا نہیں ہے پر ان کے گھر کی رونق جا رہی تھی اس بات نے سب کو رولا دیا تھا یہ لمحہ ہی ایسا تھا۔  
داجی نے آگے بڑھ کر اسے ساتھ لگایا تو وہ رونے لگی، سب کی آنکھیں نم تھیں۔

# Posted On Kitab Nagri

ضرغام آگے بڑھا اور اس کے سر پر محبت سے ہاتھ رکھا تو اس کے رونے میں شدت آگئی۔۔۔۔۔ مقدم  
اس وقت شدید ضبط سے گزر رہا تھا اسے کب برداشت ہوتا تھا منّت کا رونا۔۔۔۔۔ ضرغام نے مقدم کو  
سینے سے لگایا پھر اس کے ہاتھوں کو تھام کر بولا۔۔۔۔۔

"مقدم تم ہمارے گھر کی رونق لے کر جا رہے ہو اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا۔"

ضرغام نے نم آنکھوں سے کہا تو مقدم نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلادیا۔

"مقدم بھائی! ہم متو کو آپ کو سوئپ رہے ہیں اسے کبھی کوئی دکھ نہ دیجئے گا.... جب اسے دکھ ہونہ تو یہ بہت گنداروتی ہے سچی۔"

ارمغان نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا پھر بات کو شرارت کی طرف لے گیا تو سب خم آنکھوں سے مسکرا نے لگے۔۔۔۔۔ منّت نے روتے ہوئے ارمغان کے سینے میں مکامارا تو وہ ہنس پڑا اور

اسے ساتھ لگالیا۔۔۔ وہ سب سے زیادہ اسی کے ساتھ اٹیچ تھی وہ اس کے ساتھ مل کر ہی سارے کام کرتی تھی، ار مغان اس کا کرائم پار ٹنر تھا۔۔۔ ار مغان چاہ کر بھی ضبط نہ کر سکا اور اسے ساتھ لگا کر

رونے لگا۔۔۔ کسی نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ انجان لڑکی ایک دن انہیں سگے رشتوں سے بھی زیادہ عزیز ہو جائے گی۔۔۔ سکندر صاحب نے ار مغان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ ہمت کرتا پیچھے ہوا اور اپنا آنسوؤں سے بھرا چہرہ صاف کرنے لگا۔



## Posted On Kitab Nagri

منت نور اور امتثال سے گلے ملی پھر شازیہ بیگم نے اسے روتے ہوئے، گلے لگا لیا پھر وہ سکندر صاحب سے ملی۔۔۔۔۔ وہ ان سے الگ ہوئی تو مر تسم اور یاسر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا پھر وہ نگین بیگم، ایزل اور عنایہ سے ملی اور سب ان دونوں کو چھوڑنے، گاڑی تک گئے۔

مقدم نے منت کا مضبوطی سے ہاتھ تھاما اور اسے لیے، گاڑی میں بیٹھ گیا باقی سب خان ولا کے مکین بھی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ گئے۔۔۔۔۔ سب گاڑیاں خان ولا روانہ ہوئیں اور منت مقدم کے سنگ اپنی زندگی کے نئے سفر پر روانہ ہو گئی۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

-----

خان مینشن کے مکین گھر پہنچے تو انہیں ہر طرف سے منت کے قہقہوں اور شرارتوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔۔۔۔۔ کچھ دیر پہلے جب وہ یہاں تھی تو ان کے گھر میں کس قدر رونق تھی۔۔۔۔۔ وہ کوئی شرارت نہیں بھی کرتی تھی تب بھی سب کو حوصلہ رہتا تھا کہ وہ یہاں پر ہی ہے، وہ انہیں نظر آتی رہتی تھی یہ بات ہی سب کو پُر سکون کرنے کے لیے کافی ہوتی تھی پر آج سب کو اس کی کھکھلاہٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں پر وہ نظر نہیں آرہی تھی۔

خان مینشن بالکل خاموش ہو کر رہ گیا تھا سب لوگ اداسی سے گھر کو دیکھ رہے تھے جہاں اب اس کا وجود نہیں تھا۔۔۔۔۔ کسی نے کسی سے کوئی بات نہ کی بس اس کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے رہے۔۔۔۔۔ چند لمحے یوں ہی گزرے پھر داجی کی نم اور اداس آواز گونجی۔۔۔۔۔



# Posted On Kitab Nagri

"اللہ اس کے نصیب اچھے کرے۔"

"آمین۔۔۔۔"

داجی نے کہا تو سب نے اپنی آنکھیں صاف کیں اور بیک وقت آمین کہا پھر سب لوگ بغیر کچھ کہے، اداسی سے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

گاڑیاں خان ولا پہنچیں اور پورچ میں رکیں۔۔۔۔۔ مقدم گاڑی سے باہر نکل کر اس کی جانب آیا اور اس کی طرف کا دروازہ کھول، مسکراتے ہوئے ہتھیلی منّت کے سامنے پھیلائی۔۔۔۔۔ دونوں کو بے اختیار ماضی یاد آیا۔۔۔۔۔ جب وہ پہلی بار ملے تھے تب یوں ہی مقدم، ہسپتال کے سامنے، منّت کے آگے ہتھیلی پھیلانے کھڑا تھا اور وہ اس کی اجرک میں خود کو چھپائے، اس کی ہتھیلی کو دیکھ رہی تھی اس وقت وہ منّت کا محرم نہیں تھا تو منّت نے اس کا ہاتھ نہیں تھاما تھا مگر آج.... آج وہ اس کا محرم تھا۔

منّت نے ایک نظر اسے دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اس کی ہتھیلی کو دیکھ کر  
مسکرائی اور اپنا ہاتھ دھیرے سے اپنے محرم کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔۔ مقدم نے اس کا ہاتھ مضبوطی  
سے تھام لیا اور اسے گاڑی سے نکلنے میں مدد کی پھر وہ اسے لیے، لاونج میں آگیا۔

لاونج میں گھر کے تمام مکین موجود تھے۔۔۔۔۔ مقدم نے منّت کو صوفے پر بٹھایا اور رسمیں شروع ہوئی۔

## Posted On Kitab Nagri

"مٹو! تمہاری ان بہنوں نے آج تمہارے دولہے کو بہت لوٹا ہے تو اب ہماری باری.... انہوں نے مقدم کو لوٹا اب ہم تمہیں کنگال کریں گے اس کے بعد ہمارے پاس پیسہ ہی پیسہ۔"

یارم نے خوش ہوتے کہا تو منت ان کی شرارت سمجھتی، مسکرائی

"اب تم اپنے معصوم سے جیٹھوں کو پانچ پانچ لاکھ دے دو ٹوٹل ہوئے دس لاکھ، زیادہ پیسے بالکل نہیں ہے یہ۔"

بالاج نے کہا تو مقدم کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئی اور اس نے منت کو دیکھا۔

"میں نے آپ کی بیویوں کو کہا ہوا ہے کہ میرا حصہ الگ کر لیں، انہوں نے آج جتنا بھی میرے شوہر کو لوٹا ہے اس میں میرا بھی حصہ ہے.... جب یہ دونوں میرا حصہ الگ کر لیں گی تو جتنے پیسے میرے حصے کے نکلیں گے وہ آپ دونوں آپس میں بانٹ لینا۔"

منت نے کہا تو سب کے قہقہے گونجے۔۔۔۔۔ یارم اور بالاج اسے دیکھ کر رہ گئے جبکہ مقدم کو اس وقت اس پر بہت پیار آیا تھا جو دھیمی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے، اس کے بھائیوں کو لمحے میں آگ لگا گئی تھی۔

"کتنی تیز ہو یا رتم۔"

بالاج بولا

"شکریہ!! پلیز ماشاء اللہ بھی کہہ دیا کریں کہیں میرے ٹیلنٹ کو نظر نہ لگ جائے۔"

## Posted On Kitab Nagri

منت نے کہا تو سب ہنسنے لگے

"آگر تمہارا حصہ الگ ہونے کے بعد دس لاکھ پورا نہ نکلا تو ہم کیا کریں گے بتاؤ؟"

یارم نے سوال کیا تو وہ مسکرائی اور نرمی سے بولی

"صبر"

سب کے قہقہے بے ساختہ تھے۔

"مقدم جب یہ لڑکیاں تجھے لوٹ رہی تھی تجھے چاہئے تھا کہ بھابھی سے مدد لے لیتا انہوں نے تیرا ایک

پیسہ بھی نہیں جانے دینا تھا۔"

دبیر نے کہا تو مقدم گہرا مسکرایا۔

"غلط فہمی ہے آپ کی دبیر بھائی.... مقدم بھائی کو جتنا بھی لوٹا گیا ہے ان پیسوں میں اس کا بھی حصہ ہے

تو اس کا فائدہ تھا اور اپنے فائدے کے لیے اس نے پیسے بچانے کی بجائے مزید لگوا دینے تھے مقدم

بھائی کے، اور جتنا آپ نے دیا ہے نہ اس کا ڈبل اس وقت ہمارے ہاتھ میں ہونا تھا۔"

لاریب نے کہا تو سب نے حیرت سے منت کو دیکھا، سب کی حیران نظریں خود پر جمی دیکھ وہ چہرہ جھکا

کر مسکرائی جیسے لاریب کی بات کی تصدیق کر رہی ہو۔

سب کو حیرت ہوئی پھر سب ان کی حرکتوں کو سوچتے، مسکرانے لگے۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

ابھی سب انہیں خوش گپیوں میں مصروف تھے جب منّت کی نظر داخلی دروازے پر پڑی۔۔۔۔۔ وہ ایک دم پتھر ہو گئی۔۔۔۔۔ مقدم نے اسے دیکھا جس کے چہرے پر سایہ سالہرایا تھا پھر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کے چہرے پر خوف سالہرایا، وہ اب منّت کا دور جانا برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ اب اسے کھو نہیں سکتا تھا۔

ان دونوں کو پریشان دیکھ سب کی نظریں داخلی دروازے پر پڑی۔۔۔۔۔ دبیر نے غصے سے نازیہ بیگم کو دیکھا کہ کہیں پھر سے انہوں نے نہ بلا لیا ہو ان دونوں کو۔

نجمہ بیگم اور عثمان صاحب اندر داخل ہوئے عثمان صاحب سر جھکائے ہوئے تھے وہ قدم قدم چلتے، منّت کے سامنے آر کے اور چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

منّت کی آنکھوں میں ان کے لیے نفرت کے سوا کچھ نہ تھا۔۔۔۔۔ انہوں نے آہستہ سے منّت کے سر پر ہاتھ رکھا جسے وہ جھٹکنا چاہتی تھی مگر خاموش رہی۔

"آپ لوگ اب یہاں کیوں آئے ہیں؟"

www.kitabnagri.com

مقدم غصے سے بولا۔

"منّت مجھے اس رات تمہیں گھر سے نہیں نکالنا چاہیے تھا میں نے اس رات غلط کیا۔"

## Posted On Kitab Nagri

منّت جو کچھ سخت سننے کے لیے خود کو تیار کر رہی تھی ان کی بات پر حیران ہو گئی پھر غور سے نجمہ بیگم کو دیکھا، انہیں شاید مارا گیا تھا۔۔۔ منّت کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ ایسا کبھی بھی نہیں ہوا تھا کہ عثمان صاحب نے ان پر ہاتھ اٹھایا ہو۔

"مجھے سب پتہ چل گیا ہے.... میں نے ایک بار پہلے بھی اسے کسی سے بات کرتے پکڑا تھا پر اسے ایک موقع دے دیا تھا پھر اس رات جب اس نے تم پر الزام لگایا، میں کہیں نہ کہیں جانتا تھا کہ غلطی اسی کی ہونی ہے پر کیا کرتا.... میری آنکھوں پر اس عورت کی محبت کی پٹی بندھی ہوئی تھی.... مجھے میرے بہن بھائیوں نے بھی اس عورت کے کردار کے بارے میں آگاہ کیا تھا میں نے اپنے بہن بھائیوں کو چھوڑ دیا پر اسے نہیں چھوڑا اور یہ.... یہ میری اتنی محبت کے بعد بھی وفادار نہیں نکلی.... مجھے سب نے آگاہ کیا پر میں نے بس اسی پہ یقین کیا.... اس عورت نے بہت بری طرح سے میرا یقین توڑا ہے.... آج میں اپنے بہن بھائیوں اور اس زمانے کے سامنے سراٹھانے کے قابل نہیں رہا.... اس کے لیے سب کو چھوڑا میں نے پر یہ اس قابل نہیں تھی.... میں اب سب کو کیا منہ دکھاؤں گا جس عورت کے لیے سب کو چھوڑا وہ میری وفادار نہیں نکلی.... منّت مجھے تمہیں گھر سے نہیں نکالنا چاہیے تھا۔"

وہ شرمندگی سے بول رہے تھے۔

"جو ہونا تھا وہ ہو چکا، غلطی صرف آپ کی نہیں میری بھی تھی میں نے جب انہیں پہلی بار یہ سب کرتے پکڑا تھا مجھے آپ کو آگاہ کر دینا چاہیے تھا پر میں نے سب راز رکھا جو کہ غلط تھا اور مجھے آپ کو

## Posted On Kitab Nagri

عزت دینی چاہیے تھی جو کہ میں نے نہیں دی.... میرا حق نہیں بنتا تھا کہ آپ سے بد تمیزی کروں پر میں نے کی.... میں بھی اپنے کیے پر پشیمان ہوں۔"

منت نے کہا تو نجمہ بیگم نے نفرت سے اسے دیکھا۔۔۔ عثمان صاحب ابھی بھی سر جھکائے کھڑے تھے پھر سراٹھایا اور نجمہ بیگم کی طرف رخ کیا اور کہنے لگے۔۔۔

"میں آپ سب کے سامنے، خدا کو حاضر ناظر جان کر، اپنے پورے ہوش و حواس میں نجمہ کو طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں۔" [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

سب ایک دم پتھر ہو گئے۔۔۔ سب کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ ان کے کانوں میں انڈیل دیا ہو لیکن نجمہ بیگم کو کوئی دکھ نہ ہوا اور وہ چلائی۔۔۔

"تم کیا طلاق دو گے مجھے ہاں.... بہت لوگ ہیں ایسے جو مجھے اپنے قریب رکھنے کے لیے تیار ہیں، بہت لوگ ہیں ایسے جو مجھے پانے کے لیے ترستے ہیں میں کسی ایک کے بھی پاس چلی جاؤں گی تو وہ مجھے خوشی خوشی رکھ لے گا۔"

www.kitabnagri.com

نجمہ بیگم بہت فخر سے بولی، سب کو ان کی بات پر دکھ ہوا تھا کیونکہ ان کے علاوہ وہاں موجود ہر شخص جانتا تھا کہ ان جیسی عورتوں کو لڑکے بس وقت گزاری کے لیے رکھتے ہیں۔۔۔ اب ان کے نصیب میں رسوائی کے سوا کچھ نہ تھا اور سب اس بات سے بخوبی واقف تھے سوائے ان کے۔۔۔ موبائل پر



## Posted On Kitab Nagri

محبت کے دعوے کرنے والوں میں سے کسی ایک نے بھی اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر ان جیسی عورت کو نہیں اپنانا تھا۔۔۔۔۔ ان کا انجام بھی وہی رسوائی تھی جو حرام رشتے رکھنے والوں کا مقدر ہوتی ہے۔  
نجمہ بیگم بہت فخر سے خان ولا سے باہر نکلیں پر جانے سے پہلے مقدم پر ایک بھرپور نظر ڈالنا نہ بھولی۔۔۔۔۔ مقدم کو بے اختیار ان سے نفرت محسوس ہوئی تھی۔

اللہ نے مسلمانوں کو حرام رشتوں میں آنے سے منع فرمایا ہے۔۔۔۔۔ محرم کے علاوہ سب سے پردے کا حکم ہے مگر آج کل کی جزیشن۔۔۔۔۔ کوئی بھی مرد پیار سے بات کر لے تو اسے اپنا دل دے بیٹھتی ہے اور پھر رسوا ہو جاتیں ہیں۔۔۔۔۔ ہمیں ان سب حرام کاموں سے دور رہنا چاہیے اور اللہ کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ اللہ کچھ غلط نہیں کرتا انسان اپنے ساتھ خود غلط کرتا ہے، انسان اپنے انجام کا زمہ دار خود ہوتا ہے، اپنے ہی ہاتھوں اپنی دنیا اور آخرت خود خراب کرتا ہے۔  
عثمان صاحب بغیر کچھ کہے وہاں سے جا چکے تھے اور نجمہ بیگم کو اپنے کیے کی سزا رسوائی کی صورت ملنی تھی۔۔۔۔۔ سب لوگ وہیں پریشان سے کھڑے تھے۔

"اب جو ہونا تھا ہو گیا ہے، منّت بہت تھکی ہوئی ہے میں اسے اس کے روم میں چھوڑ کر آتی ہوں، آؤ مناہل۔"

لاریب نے کہا تو مناہل نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں، منّت کو مقدم کے پورشن میں لے گئی۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں جیسے ہی اسے لیے، مقدم کے پورشن میں داخل ہوئیں، ایک لمحے کے لیے وہ تینوں مبہوت ہو گئیں۔۔۔۔ ہر طرف پھول ہی پھول تھے۔۔۔۔ گھر کا وہ حصہ اس وقت خوشبوؤں میں مہک رہا تھا۔۔۔۔ جگہ جگہ جلتے دیے اور موم بتیاں اس خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے۔۔۔۔ پورا لاونج بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔

"لاونج اتنا خوبصورت سجایا ہے مقدم بھائی نے، ذرا سوچ کر کہتنا خوبصورت لگ رہا ہو گا۔"

لاریب نے منّت کے کندھے سے کندھا مار کر کہا تو وہ چہرہ جھکا گئی اسے شرماتے دیکھ، لاریب اور مناہل کا قہقہہ بے ساختہ تھا پھر وہ تینوں کمرے میں داخل ہوئیں تو پھولوں کی خوشبو ان کی نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔۔ ہر طرف پھول ہی پھول تھے۔۔۔۔ دروازے سے بستر تک جانے کا راستہ صاف تھا بس، باقی ہر طرف پھول تھے۔۔۔۔ بستر پر بہت خوبصورتی سے "لو" لکھا ہوا تھا، ڈریسنگ ٹیبل پر بھی پھول تھے۔۔۔۔ جہاں بھی وہ دیکھ رہی تھی بس پھول، موم بتیاں اور دیے نظر آ رہے تھے سب بہت خوبصورت تھا۔

www.kitabnagri.com

لاریب نے اس کا لہنگا سنبھالا ہوا تھا اسے لیے، مقدم کے بیڈ کی جانب بڑھی۔۔۔۔ منّت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی، ان دونوں کی مدد سے بیڈ پر پہنچی تو ان دونوں نے اسے وہاں بٹھا دیا اور اس کا لہنگا بیڈ کے چاروں طرف پھیلا دیا، وہ ایک دم سے کانپنے لگی تھی اس کے ہاتھ پاؤں اس وقت بہت زیادہ ٹھنڈے ہو رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"منت سکون سے بیٹھ، کچھ نہیں ہوتا، مقدم بھائی واقعی نہیں کھاتے تھے۔"

لاریب نے اس کے خوف کے پیش نظر، مسکرا کر کہا تو منت نے بے بسی سے اسے گھورا

"ہمیں گھورنے کی بجائے اپنے ڈر پر قابو کر لے بہن۔"

منال نے کہا تو وہ ان دونوں کو دیکھ کر رہ گئی۔

"اب ہم چلتے ہیں۔"

لاریب نے کہا تو منت نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا اور التجائیہ نظروں سے انہیں دیکھا جیسے اس کے یوں دیکھنے سے ان دونوں نے فوراً رک جانا ہے۔

"ایسے دیکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جناب، آپ کے یوں دیکھنے پر ہم نے رک نہیں جانا۔"

لاریب نے منت سے کہا پھر رخ منال کی جانب کر کے کہنے لگی۔۔۔۔

"چلو منال۔"

لاریب نے کہا اور پھر اس کی التجائیہ نظروں کو مکمل نظر انداز کرتی ہوئیں، اس کے چہرے پر گھونگھٹ کر گئیں

"یہ کیوں؟۔۔۔۔"

منت نے پوچھا

"ہمیں تیری گھوریوں سے ڈر لگ رہا ہے اس لیے تیری آنکھیں گھونگھٹ میں چھپا رہے ہیں۔"

## Posted On Kitab Nagri

لاریب نے کہا

"اتارو یار اسے"

منّت نے کہتے ہی گھونگھٹ اپنے چہرے پر سے ہٹانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو لاریب نے فوراً اس کا ہاتھ تھام لیا

"مت ہٹا، اچھا لگ رہا ہے.... مقدم بھائی جب گھونگھٹ اٹھا کر تیرا چہرہ دیکھیں گے تو ان کو اچھا لگے گا انہوں نے تو فدا ہی ہو جانا ہے۔"

منابل بولی تو منّت بے اختیار سرخ ہوئی تھی پھر بولی----

"انہوں نے مجھے دیکھ لیا ہوا ہے کہ میں کیس لگ رہی ہوں، اب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔"

منّت نے گھونگھٹ کے اندر سے ہی کہا تو وہ دونوں مسکرائی پھر بغیر کچھ کہے، کمرے سے نکل گئی۔

ان دونوں کو جاتا دیکھ منّت نے خود سے وعدہ کر لیا تھا کہ ان دونوں کو صبح بھی نہیں بلانا۔۔۔۔۔ اس نے غصے سے سوچا پھر مقدم کا خیال آتے ہی اس کی جان جیسے لبوں پر آئی تھی۔۔۔۔۔ اس نے خود پر قابو پانے کی ناکام سی کوشش کی اور کمرے میں نظر دوڑانے لگی۔

-----

منابل اور لاریب، جیسے ہی منّت کو چھوڑ کر واپس آئیں انہیں آتا دیکھ، یارم نے مقدم کو مخاطب کیا اور نرمی سے کہنے لگا۔۔۔۔۔

## Posted On Kitab Nagri

"مقدم! منت نے بہت کچھ برداشت کیا ہے، تم اس کا بہت خیال رکھنا، اتنا کہ وہ اپنی زندگی کا ہر دکھ ہر تکلیف بھول جائے۔"

یارم نے کہا تو مقدم نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا پھر ایک مسکراتی نظر سب پر ڈالی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

وہ سب اسے جاتا دیکھ مسکرائے، اور اس کی نئی زندگی کے لیے اور ان دونوں کی خوشیوں کے لیے دعا گو ہو گئے۔

مقدم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اسے سجا سنورا، اپنے انتظار میں پایا۔۔۔ وہ گھونگھٹ اوڑھے، اس کی سیج سجائے بیٹھی تھی اسے اندازہ تھا کہ یہ گھونگھٹ اس کی بھابیوں نے ہی کیا ہونا ہے۔۔۔۔۔ وہ یہ سوچ کر گہرا مسکرایا پھر قدم قدم چلتا اس کے نزدیک آیا اور بیڈ پر اس کے قریب جگہ سنبھالی۔۔۔۔۔ وہ چند لمحے یوں ہی محبت سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ منت تو یوں تھی جیسے پتھر کا مجسمہ ہو۔

مقدم نے دھیرے سے اس کا گھونگھٹ اٹھایا اور نثار جاتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ گھونگھٹ اٹھائے جانے پر بھی منت نے چہرہ نہیں اٹھایا اس کی حالت خراب ہو رہی تھی ہاتھ پاؤں بالکل برف ہو رہے تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے محبت سے اس کا جھکا چہرہ دیکھا پھر نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اسے منّت کے ہاتھ میں واضح لرزش محسوس ہوئی تو اس نے منّت کے لرزتے ہاتھ پر سے نظریں ہٹا کر اس کا سفید پڑتا چہرہ دیکھا پھر کہنے لگا۔۔۔

"من آپ ڈریں نہیں مجھ سے، مجھے آپ کا مجھ سے ڈرنا اچھا نہیں لگتا۔"

مقدم نے نرمی سے کہا پھر محبت سے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیے، مسلنے لگا۔۔۔ منّت کی ہتھیلی نم تھی۔۔۔ وہ چند لمحے یوں ہی اسے پُر سکون کرنے کی کوشش کرتا رہا پھر اپنی جیب سے ایک مخملی ڈبیہ نکالی اور اسے منّت کے سامنے کھولا۔۔۔ اس میں ایک بہت خوبصورت اور نفیس ہیرے کی انگوٹھی تھی جو دیکھنے والوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کا ہنر رکھتی تھی۔۔۔ مقدم نے بہت نرمی سے اس کے ہاتھ میں رونمائی کی انگوٹھی پہنا دی اور جھک کر اس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھے۔۔۔

منّت نے پلکوں کی جھال اٹھا کر ایک نظر مقدم پر ڈالی۔۔۔ مقدم محبت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ منّت کی پلکیں تھرتھرا کر جھکیں۔۔۔ مقدم کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ کھلی اور اس نے باری باری اس کی آنکھیں چومی پھر اس کے دونوں رخساروں پر اپنے لب رکھے۔

منّت اس کے لبوں کی زماہٹ اور مونچھوں اور بیرڈ کی ہلکی چھن محسوس کرتی خود میں سسٹی اور چہرہ جھکا گئی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔



## Posted On Kitab Nagri

مقدم نے اپنی انگلی اس کی ٹھوڑی پر رکھی اور اس کا سرخ پڑتا جھکا چہرہ اٹھایا اور اس کا شرمایا، گھبرایا روپ بغور دیکھا۔

اس کی سرخ پڑتی رنگت، لرزتا وجود، بھوری آنکھوں پر سایہ فگن گھنی پلکیں اور لبوں کو چھوتا اس کی نتھ کا موتی۔۔۔۔۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

مقدم کی جان جیسے لبوں پر آئی تھی اس کا دل اپنی پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا اس نے جھک کر بہت نرمی سے ان موتیوں کو چھوا۔۔۔۔۔

مقدم کی اچانک جسارت پر منت کی جان نکلی تھی اس کے دل کی دھک دھک مقدم کو واضح سنائی دینے لگی وہ مسکرایا اور اس کی پیشانی سے پیشانی لگا کر آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔ ان کے اس خوبصورت ملن پر پیار مسکرایا تھا۔



-----  
"سات ماہ بعد"

لاریب کانواں مہینہ چل رہا تھا اب کبھی بھی خوشخبری مل سکتی تھی جبکہ ضرغام کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی تھی۔

منت پورا دن لاریب کے پاس ہی ہوتی تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

یارم، بالاج اور مقدم آفس سے آئے تھے وہ تینوں جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے ان کی نظریں اپنی بیویوں پر پڑی اور ان کے چہروں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھری۔۔۔۔۔  
وہ تینوں ہمیشہ کی طرح سر جوڑے نہ جانے کون سی گفتگو میں مگن تھیں۔۔۔۔۔ انہیں آتا دیکھ، لاریب نے ملازمہ کو چائے کا کہا کیونکہ سب کو واپس آ کر چائے کی عادت تھی وہ تینوں بھی وہیں بیٹھ گئے۔  
"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟"

یارم نے پوچھا  
"کچھ خاص نہیں"

لاریب نے جواب دیا پھر وہ تینوں اپنے اپنے شوہروں کو اپنے پورے دن کی روداد سنانے لگیں جسے وہ تینوں غور سے سننے لگے۔۔۔۔۔ انہیں باتوں کے دوران چائے آگئی سب اپنی چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔ سب لوگ اس وقت یارم اور لاریب کے پورشن کے لاؤنج میں بیٹھے، چائے پینے میں مصروف تھے، منت کی آواز گونجی تو سب اس کی جانب متوجہ ہوئے  
"لیڈیز اینڈ جنٹلمین!! لاریب کے بے بی کو سب سے پہلے میں نے اٹھانا ہے۔"

منت نے اچانک سے کہا تو سب اس کی بات پر مسکرائے  
"ایسے کیسے تم نے پکڑنا ہے؟.... میں پکڑوں گی پہلے"

اس کی بات پر مناہل فوراً بولی جس کا خود کا ساتواں مہینہ چل رہا تھا۔

# Posted On Kitab Nagri

"کیوں جی، آپ کس خوشی میں پکڑیں گی پہلے؟"

منّت نے اپنا ہاتھ اپنی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور طنزیہ پوچھا۔۔۔۔۔ مقدم اس کی ادا پر دھیرے سے مسکرایا۔

"کیونکہ میں اس کی چچی ہوں۔"

منابل نے اطمینان سے جواب دیا

"واہ بھئی.... کیا پتے کی بات بتائی ہے۔"

منت نے اس کی بات پر طنزیہ تالی بجائی اور داد دی پھر اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔۔

"چچی تو میں بھی ہوں نہ.... میں پکڑوں گی پہلے۔"

منت نے بضد کہا۔

"میں پکڑوں گی پہلے کیونکہ میں بڑی چچی ہوں۔"

منابل نے پھر سے لقمہ دیا

"تم صرف چچی ہو میں چچی کے ساتھ ساتھ خالہ بھی ہوں تو بے بی تو پہلے میں ہی پکڑوں گی.... کسی کو

کوئی اعتراض؟"

منت نے فیصلہ سنانے والے انداز میں بات مکمل کی پھر سب سے سوالیہ پوچھا

"جی مجھے اعتراض ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

ابھی کوئی منت کے سوال کا جواب دیتا جب مناہل نے اپنا اعتراض بتایا  
"تو رہے اعتراض مجھے کیا۔"

منت نے مزے سے کندھے اچکائے تو مناہل دانت پیس کر رہ گئی  
"دیکھیں گے کہ پہلے بے بی کون پکڑتا ہے۔"

مناہل نے طنزیہ کہا  
"تم دیکھی جانا.... میں نے لے کر گھر بھی آ جانا ہے تم بس دیکھتی جانا۔"  
منت نے مزے سے کہا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

## Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

"تم اپنے بے بی کو سب سے پہلے پکڑ لینا۔"

منابل نے اچانک کہا تو منت کی زبان کو بریک لگی اور چہرہ بے ساختہ سرخ پڑا۔۔۔۔۔ اسے ایک ہفتہ پہلے ہی اپنے امید سے ہونے کی خبر ملی تھی۔

مقدم نے اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا تو دلکشی سے مسکرایا۔۔۔۔۔ وہ آج بھی مقدم سے پہلے دن کی طرح شرماتی تھی۔۔۔۔۔ مقدم نے محبت سے اس کا شرمایا سا روپ دیکھا۔۔۔۔۔ وہ مقدم کی محبت تھی جس کے بغیر وہ جی نہیں سکتا تھا۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

منت کے شرمانے پر سب مسکرا دیئے۔۔۔۔۔ وہ سب ان دونوں کی لڑائی سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب اچانک لاریب کے وجود میں شدید درد کی لہر دوڑی اور وہ درد کی شدت سے کراہی۔۔۔۔۔ اس کے کراہنے کی آواز پر سب اس کی جانب متوجہ ہو گئے اس کی اچانک خراب ہوتی طبیعت کو دیکھ، سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔۔۔۔ جلدی سے لاریب کو ہسپتال منتقل کیا گیا۔

## Posted On Kitab Nagri

-----

یارم پریشان سالیبر روم کے باہر چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔ سب ہی پریشان ہو گئے تھے۔  
منت لیبر روم کے باہر موجود بیچ پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔۔ لاریب جس طرح درد سے تڑپ رہی تھی،  
کراہ رہی تھی منت یہ سب دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی تھی لاریب کو بہت تکلیف تھی اسے تڑپتے دیکھ، منت  
بہت ڈر گئی تھی تو وہ بھی رونے لگی۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com)

مقدم بیچ پر، اس کے قریب بیٹھا ہوا تھا وہ اس کے کندھے کے گرد بازو جھانک کر، اسے تسلیاں دے  
رہا تھا اور چپ کروانے کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا۔

"من!! میری جان.... کچھ بھی نہیں ہو گا آپ تسلی رکھیں.... ابھی لاریب جب اس چھوٹے سے  
بے بی کو اٹھائے گی نہ تو اس نے اپنا سارا درد ایک لمحے میں بھول جانا ہے.... آپ روئیں نہیں میری  
جان.... مجھے تکلیف ہو رہی ہے.... آپ جانتی ہیں کہ آپ کے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں.... کیوں  
مجھ پر ظلم کر رہی ہیں یار؟"

www.kitabnagri.com

مقدم نے بے بسی سے کہا پھر نرمی سے اس کے آنسو پونچھے۔

یارم پریشانی سے ٹہل رہا تھا جب لیبر روم کا دروازہ کھلا اور نرس باہر آئی، اس کی ہاتھوں میں ایک سرخ  
کبل تھا جسے لیے، وہ یارم کی جانب بڑھی۔۔۔

"مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔"



## Posted On Kitab Nagri

نرس نے کہا اور اس سرخ کنبل میں موجود مومی وجود، یارم کی جانب بڑھا دیا۔۔۔ یارم نے گردن موڑ کر منت کو دیکھا اور اسے آگے آنے کا اشارہ کیا۔

یارم کا اشارہ ملتے ہی منت جلدی سے آگے بڑھی اور نرس کے ہاتھوں سے بے بی کو تھام لیا پھر اس کا چہرہ دیکھا، وہ بالکل یارم کے جیسا تھا۔

منت کی آنکھوں میں آنسو چمکے اور اس نے محبت سے، اپنے سوئے ہوئے شہزادے کو دیکھا پھر بہت نرمی سے اس کا گال چوما۔

یہ شاید دنیا کا پہلا بچہ تھا جسے اس کی خالہ تب سے پیار کرتی تھی جب لاریب کی شادی کا کوئی امکان بھی نہیں تھا۔۔۔ منت اکثر لاریب کو کہتی تھی کہ جو بھی تمہارا پہلا بچہ ہو گا وہ ابھی سے ہی مجھے بہت عزیز ہے جب میرا بھانجا بڑا ہو گا تب میں اسے بتایا کروں گی کہ خالہ کے شہزادے، تم تب سے خالہ کی جان ہو جب تمہاری ماما کی شادی کا بھی کوئی امکان نہیں تھا، جب تمہارا وجود بھی نہیں تھا اور لاریب اس کی یہ باتیں سن کر ہنستی رہتی تھی۔

www.kitabnagri.com

منت سب سوچتی ہوئی، مسلسل اپنے شہزادے کو دیکھ رہی تھی پھر اس نے محبت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور بچہ یارم کی جانب بڑھا دیا۔

یارم نے اپنے بیٹے کو گود میں لیا اور اس کے چہرے پر اپنا لمس چھوڑنے لگا آج اسے محسوس ہوا تھا کہ اولاد کتنی بڑی نعمت ہوتی ہے۔

# Posted On Kitab Nagri

منّت نے بچہ یارم کو پکڑا یا پھر اس نے رخ موڑ کر مناہل کو دیکھا اور دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے اسے چڑھانے لگی۔

منہاں اس کو دیکھ، مسکرائی پھر بالاج کے ساتھ آگے بڑھی اور بے بی کو یارم سے لیا۔۔۔ منہاں اور بالاج نے بے بی کو پیار کیا اور اسے مقدم کو پکڑا دیا۔۔۔

مقدم نے بے بی کو پکڑا پھر جھک کر نرمی سے اس کی پیشانی چومی، وہ مومی وجود اپنے چچا کی مونچھوں کی چبھن پر کسمسایا پھر آنکھیں کھول کر اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے بغور مقدم کا معائنہ کرنے لگا اس کی آنکھیں بالکل لاریب جیسی تھیں۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو منت اس کی آنکھیں دیکھ، مسکرائی پھر اسے مقدم سے لے کر چومنے لگی۔۔۔ اس نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اپنی خالہ کی والہانہ محبت کو دیکھا پھر مسکرایا۔۔۔ منت تو جیسے کھل اٹھی۔۔۔۔ بے بی کے دونوں رخساروں پر ویسے ہی ڈمپلز تھے جیسے مقدم اور یارم کے پڑتے تھے۔

بالاج کے صرف دائیں رخسار پر ڈمپیل پڑتا تھا تو وہ جل گیا پھر اس ننھی سی جان کو مخاطب کرتے

بولل۔۔۔۔۔

"بے بی! آنکھیں ماما جیسی لائے تھے تو ڈمپلز میری جیسے لے آتے نہ.... یار خاندان کا کوئی بچہ مجھ پر نہیں گیا۔"

## Posted On Kitab Nagri

بالاج نے دہائی دی تو سب مسکرائے

"تمہارے بچے تم پر ہی جائیں گے۔"

یارم نے اسے تسلی دی تو وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

پھر نرس نے بے بی کو منت سے لیا اور نرسی میں لے گئی باقی سب لوگ لاریب کے روم میں شفٹ ہونے کے بعد اس کے پاس چلے گئے۔

-----

منت کمرے میں داخل ہوئی پھر لاریب کے پاس چلی گئی اور بولی۔۔۔۔۔

"لاریب تجھے پتہ ہے، بے بی کی آنکھیں بالکل تیرے جیسی ہیں "غزالی" اور ڈمپلز یارم بھائی کے جیسے ہیں۔"

وہ جوش سے اسے بتا رہی تھی اور لاریب مسکراتے ہوئے اسے سن رہی تھی۔

زین صاحب، نگین بیگم، یاسر اور ایزل کمرے میں داخل ہوئے اور لاریب کے قریب آگئے، ان کے

ساتھ ہی خان مینشن کے مکین بھی داخل ہوئے۔۔۔۔۔ انہیں داخل ہوتا دیکھ، منت فوراً ان کی جانب

بڑھی اور سب سے ملی پھر ارمغان کے قریب کھڑی ہو گئی جب لاریب کی آواز گونجی

"بے بی کس نے اٹھایا سب سے پہلے؟"

## Posted On Kitab Nagri

لاریب نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو منّت نے پر جوش ہو کر اپنی جانب انگلی کی۔۔۔ لاریب مسکرا دی۔

سب لوگ لاریب سے ملنے آچکے تھے۔۔۔ یارم لاریب کے قریب آیا۔۔۔ منّت مقدم کے پاس چلی گئی

یارم نے قریب آکر اس کی پیشانی پر محبت سے بھرپور بوسہ دیا  
"شکریہ! مجھے اتنا پیارا تحفہ دینے کے لیے۔"

یارم نے کہا تو وہ مسکرا دی۔۔۔ زین صاحب نے اس کے سر پر پیار دیا پھر باری باری سب اس سے ملے اور اسے دعائیں دیں۔

"منّت.... بتاؤ سب کو کہ کیا نام رکھنا ہے تم نے اپنے چھوٹے سے شہزادے کا۔"

یارم نے سب کی موجودگی میں منّت سے پوچھا۔۔۔ سب جانتے تھے کہ اس نے کیا نام رکھنا ہے لیکن لاریب کی فیملی ابھی نام سے انجان تھی اسی لیے یارم نے سب کے سامنے منّت سے پوچھا تھا۔

منّت صوفے پر مقدم کے قریب بیٹھی ہوئی تھی، یارم کی آواز پر متوجہ ہوئی پھر جوش سے کھڑی ہوئی۔

"آرام سے، آرام سے۔"

## Posted On Kitab Nagri

سب ایک ساتھ بولے کیونکہ اس کی تو ابھی بالکل شروعات تھی یہ مہینے بہت نازک تھے تو سب اسے اچھل کود کرنے سے ٹوکتے رہتے تھے۔۔۔۔۔ سب کے ایک ساتھ بولنے پر وہ گھبرا سی گئی پھر سب کی اپنی لیے فکر مندی دیکھتے، مسکرائی اور بولی۔۔۔۔۔

"حیان" <https://www.kitabnagri.com>

منت نے پر جوش ہو کر کہا تو یارم مسکرایا۔۔۔۔۔ سب کے چہروں کی مسکراہٹ سے اندازہ ہو رہا تھا کہ سب کو نام اچھا لگا ہے سب نے یارم اور لاریب کو دیکھا اور تصدیق چاہی تو ان دونوں نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلادیا اور یارم بولا۔۔۔۔۔

"آج سے ہمارے بیٹے کا نام حیان ہو گا" حیان یارم خان

یارم نے کہا تو سب مسکرائے۔۔۔۔۔ نگلین بیگم لاریب کے قریب بیٹھ گئی اور اسے پیار کرنے لگی پھر نرس حیان کو لے کر کمرے میں آگئی۔

یارم نے نرس سے حیان کو تھاما اور لاریب کے قریب لے آیا لاریب نے اپنے بیٹے کو اپنی باہوں میں لیا اور محبت سے اسے چومنے لگی اس کی آنکھیں نم تھیں اور وہ محبت سے مسکراتی، اپنے وجود کے حصے کو دیکھ رہی تھی۔

بالاج مٹھائی کے آرڈرز کا انتظام کر رہا تھا۔۔۔۔۔ سب بڑے لاریب کے قریب بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔ لاریب اور یارم محبت بھری نظروں سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے جو اپنی نیند

## Posted On Kitab Nagri

پوری کر رہا تھا۔۔۔ منّت اور مقدم، ضرغام اور ار مغان کے ساتھ باہر چلے گئے تھے۔۔۔ نور اور امتثال، لاریب سے ملنے کے بعد باہر آگئی تھی اور اس وقت بیچ پر بیٹھی، کائزان سے کھیلنے میں مصروف تھیں کائزان دو مہینوں کا تھا اور اس وقت اپنی ماں کی گود میں لیٹا، اپنی بڑی بڑی سنہری آنکھوں سے کبھی اپنی خالہ کے بھرے بھرے وجود کا معائنہ کر رہا تھا تو کبھی ماں کا۔۔۔ امتثال کا بھی ساتواں مہینہ تھا۔

منّت اور مقدم باہر آئے تو مقدم، ضرغام اور ار مغان اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے اور منّت ان دونوں کے قریب آگئی اور کائزان کو پکڑ لیا پھر وہ تینوں اس کے ساتھ مصروف ہو گئیں۔

-----  
"پانچ سال بعد"

"حیان! محل کو تنگ نہیں کرنا ورنہ وہ فیڈر چھوڑ کر کھیلنے لگے گی اور پھر بعد میں آپ کو پتہ ہے نہ کہ کیسے گھر سر پر اٹھاتی ہے.... آپ بس اس کے پاس بیٹھے رہو پر جب تک وہ فیڈر ختم نہیں کرتی تب تک اس کے ساتھ کھیلنا نہیں.... ٹھیک ہے نہ بی۔"

لاریب نے حیان کو سمجھانے والے انداز میں کہا تو وہ جو محل کو فیڈر پیتے دیکھ رہا تھا، سر اثبات میں ہلا گیا۔۔۔ لاریب نے اپنے بیٹے کا محبت سے چہرہ چوما اور کمرے سے باہر آگئی۔۔۔ محل نے جلدی سے اپنا دودھ ختم کیا اور حیان کو دیکھ، معصومیت سے بازو کھولے۔۔۔



## Posted On Kitab Nagri

محمل بہت اٹیچ تھی حیان کے ساتھ کیونکہ حیان اسے اپنے علاوہ کسی کو نہیں پکڑاتا تھا محمل کو اگر کوئی بھی ہاتھ لگاتا تو اس کی شامت آجاتی تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va7500595)

## Posted On Kitab Nagri

حیان نے اس کے کھلے ہوئے بازو دیکھے تو مسکراتے ہوئے اسے اپنی گود میں اٹھالیا اور اسے لے کر لان میں آگیا۔۔۔ سب بچے لان میں موجود تھے اور آپس میں کھیل رہے تھے۔

کائنات (ضرغام اور نور کا بیٹا) ہادی (ارمغان اور امتثال کا بیٹا) کے ساتھ جھگڑا کر رہا تھا کہ محمل (منت اور مقدم کی بیٹی) کو کون سب سے پہلے اٹھائے گا جبکہ حیان (لاریب اور یارم کا بیٹا) خاموشی سے محمل کو اپنی گود میں بٹھائے، گھاس پر براجمان ہو چکا تھا اور ان کا جھگڑا دیکھ رہا تھا کیونکہ اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا محمل کو انہیں پکڑانے کا اور محمل اس کی گود میں بیٹھی، گھاس کا معائنہ کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ منہاج (منابل اور بالاج کا بیٹا) تو بس حورم (ضرغام اور نور کی بیٹی) کو لیے بیٹھا، اسے بسکٹ کھلانے کی کوشش میں مصروف تھا۔۔۔ بہرام (منت اور مقدم کا بیٹا) لان میں موجود پھولوں کا معائنہ کر رہا تھا وہ پھولوں کا دیوانہ تھا۔

خان ولا میں گیٹ۔ ٹو گیدر رکھا گیا تھا جس میں خان مینشن کے تمام مکین، لاریب کی فیملی اور تائشہ اور دبیر مدعو تھے۔

www.kitabnagri.com

سب بڑے اس وقت خان ولا کے لاؤنج میں موجود تھے اور بچے باہر لان میں کھیل رہے تھے۔ لاریب، منابل اور منت سب کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھیں اور یارم، بالاج اور مقدم اس وقت کچن میں موجود تھے۔۔۔ آج کھانا ان تینوں نے بنانا تھا اور وہ کچن میں کھڑے، اپنا کام سرانجام دے رہے تھے۔۔۔ آج خواتین کے کچن میں داخلے پر سخت پابندی تھی کیونکہ وہ تینوں کسی کو گھسنے

## Posted On Kitab Nagri

ہی نہیں دے رہے تھے اور کھانے میں کیا بن رہا ہے اس سے سب ہی انجان تھے کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ یہ سر پر اترے۔

سب آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے جب وہ تینوں کچن سے نکلے اور ان سب کے قریب آ گئے۔

"کھانا تیار ہے۔"

یارم نے کہا تو سب نے شکر کا سانس خارج کیا

"مجھے تو لگا تھا کہ آج بھوکا ہی مارنا ہے ان تینوں نے پر شکر ہے کہ انہیں ہم پر ترس آ گیا۔"

دبیر نے اپنے نکلی آنسو صاف کرتے کہا تو ان تینوں نے دانت پیسے جبکہ باقی سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی

"بکو اس بند کر اور چل کر ٹھونس لے۔"

مقدم نے کہا تو سب ہنسے۔۔۔ یارم لا ریب کے قریب بیٹھ گیا اور بالاج مناہل کے۔۔۔ مقدم نے

صوفے پر منت کے قریب ہی جگہ سنبھالی اور ایک محبت بھری نظر اس پر ڈالی جو باقی سب کی جانب

متوجہ تھی پر ایسا کیسے ممکن تھا کہ مقدم اسے محبت سے دیکھے اور منت محسوس نہ کرے۔

منت نے اس کی نظریں خود پر محسوس کیں پر اس کی جانب دیکھنے کی غلطی ہر گز نہیں کی۔

## Posted On Kitab Nagri

جیسے ہی مقدم اس کے قریب بیٹھا سب نے بے ساختہ ماشاء اللہ کہا۔۔۔۔ ان چاروں نے آج سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

مقدم سیاہ شلوار قمیض میں، کندھوں پر سیاہ اجرک اوڑھے، ہمیشہ کی طرح وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا، منت نے بھی سادہ سی سیاہ شلوار قمیض پہن رکھی تھی اور دوپٹہ گلے میں ڈالا ہوا تھا البتہ محمل اور بہرام نے بالکل مقدم جیسی سیاہ شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔

منت سب کے یوں ماشاء اللہ کہنے پر چھینپ گئی سب مسکراتی نظروں سے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ منت سب کی مسکراتی نظروں سے بچنے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی اور فوراً بولی۔۔۔۔ "آپ سب لوگ ٹیبل پر چلیں میں بچوں کو لے کر آتی ہوں۔"

سب نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور ڈائننگ ٹیبل پر جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ منت نے قدم لان کی جانب بڑھانے چاہے جب مقدم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک لیا اور کہنے

لگا۔۔۔۔ <https://www.kitabnagri.com>

"میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔"

مقدم نے فوراً اپنی خدمات پیش کیں۔

"ہاں ہاں مٹولے جاؤ انہیں اپنے ساتھ، ہو سکتا ہے کہ لان میں اکیلے جانے سے تم گم ہو جاؤ، آخر لان

سپیس میں جو ہے۔"

## Posted On Kitab Nagri

ارمغان نے شرارت سے کہا تو سب کے قہقہے گونجے  
"نہیں آپ رہنے دیں میں چلی جاتی ہوں۔"

منت نے کہا اور مقدم کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا پر مقدم نے اس کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی  
اور اسے لیے، لان کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ منت جھینپ گئی باقی سب مسکرا دیئے۔

منت کے لیے مقدم کے جنون سے سب ہی واقف تھے وہ محبت تھی اس کی۔۔۔ مقدم ایک لمحے  
کے لیے بھی اسے اپنی نظروں سے دور برداشت نہیں کرتا تھا۔

سب انہیں باہر جاتا دیکھ، ہنستے ہوئے ڈاننگ ٹیبل پر چلے گئے۔۔۔ ان سب کے بیٹھتے ہی یارم اور  
بالاج، ملازموں کے ساتھ ٹیبل پر کھانا رکھنے لگے۔

"چلو بچو.... اندر آؤ اور اچھے بچوں کی طرح کھانا کھاؤ۔"

منت نے داخلی دروازے پر کھڑے ہو کر باہر لان میں دیکھا اور سب بچوں کو آواز لگائی۔۔۔ منت  
کی آواز گونجی تو سب ہی اندر کی جانب بڑھ گئے۔  
www.kitabnagri.com

حیان محمل کو اٹھائے، اندر کی جانب بڑھ رہا تھا جب اس نے اپنی ماں کے پاس جانے کے لیے دونوں  
بازو پھیلائے۔۔۔ منت محبت سے مسکرائی اور محمل کو اٹھانا چاہا پر اس سے پہلے کہ وہ محمل کو اٹھاتی،  
مقدم نے جھک کر حیان کی گود سے محمل کو اپنی باہوں میں لے لیا

"بابا.... ماما۔۔۔۔"

## Posted On Kitab Nagri

محمل نے مقدم کو دیکھتے ہوئے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ منّت کی جانب بڑھائے اور ماں کے پاس جانا چاہا تو مقدم نے فوراً اس کا رخ اپنی جانب کر لیا اور کہنے لگا۔۔۔۔

"بیٹا! آپ کی ماما بس آپ کے بابا کی ہیں.... آپ کو اٹھانے کے لیے بابا ہیں۔"

سب کے سامنے مقدم کی اس بے باکی پر منّت کا منہ کھل گیا۔۔۔ ڈائمنگ ٹیبل پر بیٹھا ہر شخص مقدم کی بات کو سن چکا تھا تو سب کے قہقہے بے ساختہ تھے۔

منّت نے مقدم کو گھورا تو مقدم نے معصومیت سے پلکیں جھپکائیں۔۔۔ منّت کا دل بے ساختہ دھڑکا تھا اس نے اس پر سے نظریں پھیر کر باہر لان میں نظر دوڑائی اور اپنے دوسرے افلاطون کو ڈھونڈنا چاہا۔۔۔ جب اسے بہرام نظر آیا تو منّت کا دل، بے اختیار چاہا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے۔

بہرام اس وقت اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے گلاب کا پھول پکڑنے کی کوشش میں مصروف تھا چونکہ پھول کچھ اوپر کی جانب تھے تو اس کا ہاتھ نہیں پہنچ پا رہا تھا اور مسلسل ناکامی پر اس کا نچلا لب باہر کو نکل رہا تھا، مطلب جناب رونے کی تیاری پکڑ رہے تھے۔

منّت فوراً آگے بڑھی اور اسے گود میں اٹھالیا کیونکہ گلاب کے پھولوں کا پودا کانٹوں سے بھرپور تھا اگر کوئی کانٹا اس کے ہاتھ میں چبھ جاتا تو اس نے رو رو کر پورا گھر سر پر اٹھالینا تھا۔

مقدم نے جب دیکھا کہ منّت بہرام کو اٹھا رہی ہے تو وہ آگے بڑھا اور منّت کی باہوں سے بہرام کو بھی لے لیا اور اسے اندر چلنے کا اشارہ کیا جبکہ بہرام اپنا نچلا ہونٹ باہر نکالے اپنی ماں کو پکارتا، ہاتھوں سے



## Posted On Kitab Nagri

پودے کی جانب اشارہ کر رہا تھا، جیسے اپنی ماں سے پودے کی شکایت کر رہا ہو۔۔۔۔۔ منّت کو اپنے بیٹے پر ٹوٹ کر پیار آیا اور اس نے آگے بڑھ کر اس کا چہرہ چوما۔۔۔۔۔ بہرام نے ماں کے پاس جانے کے لیے اپنے دونوں بازو کھولے تو مقدم فوراً سے گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا کیونکہ اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ اس کے بچے اس کی بیوی کو تھکائیں۔

محمل اور بہرام مڑ مڑ کر اپنی ماں کو دیکھ رہے تھے اور منّت مقدم کی پیٹھ کو گھورتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔

محمل اور بہرام بالکل مقدم پر تھے وہی گہری سیاہ آنکھیں جن آنکھوں سے منّت کو عشق تھا، وہ دونوں وہی آنکھیں اپنے باپ سے چرالائے تھے ان دونوں کے ڈمپلز بھی بالکل مقدم پر تھے۔۔۔۔۔ محمل کے ہونٹ منّت پر تھے اور وہ بالکل اسی کی طرح ڈرپوک تھی جبکہ بہرام تو پورا کا پورا مقدم کی کاپی تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

منّت سب بچوں کو لیے، ڈائننگ ٹیبل پر آگئی علیانہ اور باقی سب پہلے سے وہاں موجود تھے اور اپنے لیے کھانا نکال رہے تھے۔

منّت نے بہرام کو مقدم سے لے لیا اور مقدم نے بھی شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بہرام کو اسے پکڑا دیا کیونکہ سب اس بات سے واقف تھے کہ بہرام منّت کے علاوہ کسی سے کچھ بھی نہیں کھاتا اسے

## Posted On Kitab Nagri

منّت کے علاوہ کوئی کچھ کھیلا نہیں سکتا تھا اور اگر کوئی زبردستی کرتا تو وہ رورو کر پورے گھر میں طوفان برپا کر دیتا تھا جبکہ محل کو جسے پکڑا وہ اس سے کچھ نہ کچھ کھا لیتی تھی۔۔۔۔ منّت کو محل کی فکر نہیں ہوتی تھی کیونکہ وہ کسی نہ کسی سے کچھ کھا لیتی تھی اسے بہرام کی فکر ہوتی تھی۔۔۔۔ ویسے تو دونوں جڑواں تھے پر ایک دوسرے سے بالکل الگ تھے ان کا چہرہ بس مقدم کی وجہ سے ملتا تھا ورنہ دونوں کے چہرے بھی ایک جیسے نہیں تھے۔

منّت نے بہرام کو پکڑا تو مقدم نے اس کے لیے کرسی کھینچی اور اسے بٹھایا، قریب ہی خود جگہ سنبھالی، محل اس کی گود میں تھی۔ [https:// www.kitabnagri.com](https://www.kitabnagri.com) "ارے واہ یارم.... چکن اسٹیک۔۔۔۔"

یارم نے جب لاریب کے آگے اسٹیک رکھی وہ جوش سے بولی، سب مسکرائے، اسے یارم کے ہاتھ کی چکن اسٹیک بہت پسند تھی یارم خاص طور پر اس کے لیے بنایا کرتا تھا۔۔۔۔ وہ شوق سے اپنا کھانا کھانے لگی تو یارم نے محبت سے مسکراتے ہوئے اپنی پری کو دیکھا۔

بالاج نے مناہل کے لیے، میٹھے میں گاجر کا حلوہ بنایا تھا کیونکہ اسے بہت پسند تھا۔

مقدم نے منّت کے لیے کچوریاں بنائیں تھی جو کہ وہ اسے چائے کے ساتھ دینے کا ارادہ رکھتا تھا اگر وہ اس وقت اس کے سامنے کچوریاں رکھ دیتا تو منّت نے ان کے علاوہ کسی چیز کو ہاتھ بھی نہیں لگانا تھا۔۔۔۔ منّت اس بات سے ناواقف تھی کہ اس کے لیے کچوری بنی ہے۔۔۔۔ کھانے میں کوئی بھی

## Posted On Kitab Nagri

ڈش ایسی نہیں تھی جو اسے بہت پسند ہو تو مقدم اپنی مرضی سے جو بناتا تھا وہ کھالیتی تھی اس کے باوجود منّت کے کھانے کے معاملے میں بہت نکھرے تھے۔

یارم، بالاج اور مقدم، تینوں ہی بہت اچھا کھانا بناتے تھے۔۔۔ انہوں نے اپنی بیویوں کے لیے ان کا پسندیدہ کھانا بنایا تھا باقی سب کے لیے ٹیبل پر مختلف قسم کے لوازمات موجود تھے اس وقت پورا ٹیبل لوازمات سے سجا ہوا تھا۔

منّت بہرام کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کا معائنہ کر رہی تھی کہ کہیں اسے کوئی کانٹا وغیرہ نہ چبھا ہو یا کوئی چوٹ نہ آئی ہو اور بہرام اس کی گردن میں منہ چھپانے کی تگ و دو میں تھا۔

مقدم نے ایک نظر ان دونوں ماں بیٹے پر ڈالی اور اپنے بیٹے کو گھورا جو کہ منّت سے نکھرے اٹھوانے کے چکروں میں تھا۔ مقدم نے محل کو گود میں بٹھا کر منّت کے لیے کھانا نکالا۔۔۔

مقدم کو عادت تھی وہ ہمیشہ منّت کے لیے خود کھانا نکالتا تھا پھر اسی کی پلیٹ سے کھاتا تھا وہ کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا تھا۔۔۔ اب بھی وہ اس کی پلیٹ میں کھانا ڈال کر خود بھی کھا رہا تھا اور محل کو بھی کھیلا

رہا تھا، اندر اندر نوالہ منّت کے منہ میں بھی ڈال دیتا۔۔۔ وہ شرمائی سی بیٹھی تھی وہ اس شخص کی بے باکی سے سخت تنگ تھی جو اپنی پلیٹ کو تو ہاتھ بھی نہیں لگاتا تھا اسی کی پلیٹ سے کھاتا تھا۔

سب مسکراتے ہوئے انہیں دیکھ رہے تھے اور دل ہی دل میں ماشاء اللہ کہہ رہے تھے سب ہی ان کی خوشیوں بھری زندگی کے لیے دعا گو تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

سب ٹھیک ہو چکا تھا یہ پانچ سال ان سب کی زندگی کا خوبصورت ترین وقت تھا۔۔۔ انہیں اپنے شوہروں سے بھرپور توجہ ملی تھی ان تینوں کے محرم ان پر جان نچھاور کرتے تھے وہ سب اپنی زندگیوں میں خوش تھیں۔

منّت نے عثمان صاحب سے ملنا شروع کر دیا تھا وہ محمل اور بہرام کی پیدائش پر بھی آئے تھے۔۔۔ وہ اس زندگی کے لیے اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا کیونکہ اسے مقدم جیسا محرم عطا کیا گیا تھا خدا نے اسے ایک ایسے شخص سے نوازا تھا جس کی تعریف کریں تو لفظوں میں بیان ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔ منّت کا سب سے پہلا بچہ نہیں بچا تھا وہ سیڑھیوں سے گر گئی تھی جس وجہ سے اس کا پہلا بچہ ضائع ہو گیا تھا اس وقت میں مقدم نے منّت کا بہت ساتھ دیا تھا اور اب ایک سال پہلے ہی اللہ نے انہیں محمل اور بہرام سے نوازا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بچے کھانا کھا کر واپس لان میں چلے گئے۔۔۔ کا نزان نے بہرام کو اٹھالیا اور محمل کو حیان نے اور سب لان میں کھیلنے لگے۔۔۔ ان کے جانے کے بعد سب بڑے چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

منت نے چائے کے ساتھ کچوریاں دیکھیں تو وہ کھل اٹھی اس کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھری اور اس نے محبت سے مقدم کو دیکھا۔۔۔ مقدم مسکرایا منت کی اسی مسکراہٹ میں مقدم کی پوری دنیا بستی تھی۔

سب خوش گپیاں کرتے، چائے پینے میں مصروف تھے جب محل اور بہرام کے رونے کی آوازیں سنائی دیں اور باقی بچوں نے شور مچایا۔۔۔۔۔ سب لوگ جلدی سے باہر کی جانب بڑھے اور لان میں پہنچے۔۔۔۔۔ وہاں کوئی عورت موجود تھی جس نے اپنا چہرہ دوپٹے کے ہالے میں چھپا رکھا تھا اس کے چہرے کا آدھا حصہ نظر آ رہا تھا اور وہ محل کو اٹھانا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔ کانزان، ہادی اور حیان اس کے سامنے محل کی ڈھال بن کر کھڑے تھے اور وہ اپنے ننھے ہاتھوں میں حیان کا ہاتھ تھامے خوف سے رو رہی تھی۔

منت جلدی سے آگے بڑھی اور محل کو اٹھالیا۔۔۔۔۔ سب پریشان تھے کہ کوئی ایسے اندر کیسے آسکتا ہے کیونکہ خان ولا کی سیکیورٹی بہت سخت تھی۔

منت نے محل کو اٹھانے کے بعد بہرام کو ڈھونڈنا چاہا جس کے رونے کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرا رہی تھی منت نے گلاب کے پودے کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔ بہرام اس کے سامنے بیٹھا رو رہا تھا اور اس کے ہاتھ سے خون کی ننھی سی بوندیں بہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ منت تڑپ اٹھی اور محل کو لاریب کی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔ لاریب نے محل کو پکڑا اور چپ کروانے لگی۔۔۔۔۔ منت جلدی سے بہرام کے قریب



## Posted On Kitab Nagri

پہنچی اور اسے اٹھا کر اس کا ہاتھ دیکھا۔۔۔ ایک چھوٹا سا کانٹا چبھا تھا اسے۔۔۔ منت نے اسے اپنے سینے سے لگایا اور چپ کروانے لگی پھر چپ کرواتے ہوئے لاریب کے قریب آگئی تاکہ محمل کو اس سے لے کر اندر لے جاسکے پر جیسے ہی اس کی نظر اس عورت پر پڑی، منت کا وجود بالکل ساکت ہو گیا۔

مقدم نے بہرام کو روتے دیکھا تو فوراً آگے بڑھا پر سامنے موجود نجمہ بیگم کو دیکھ وہ بھی ساکت ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں نفرت سی جاگ گئی۔۔۔ باقی سب شدید حیرت میں مبتلا تھے۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

مقدم اپنی پوری قوت سے دھاڑا۔

محمل اور بہرام پہلے ہی خوفزدہ تھے مقدم کی دھاڑ پر مزید خوفزدہ ہو گئے اور رونے لگے۔

"مجھے.... بچوں سے.... ملنا ہے۔"

نجمہ بیگم نے محمل اور بہرام کی جانب اشارہ کیا

www.kitabnagri.com

"وہ تمہارے اور منت کے بچے ہیں نہ۔"

نجمہ بیگم نے کہا۔۔۔ ان دونوں کے چہروں سے پتہ چل جاتا تھا کہ وہ مقدم کے بچے ہیں۔

"نجمہ آنٹی! میرے بچوں سے دور رہیں میں ابھی آپ کو عزت سے کہہ رہا ہوں.... آپ ابھی اسی

وقت یہاں سے چلی جائیں ورنہ میں بڑے چھوٹے کا لحاظ بھول جاؤں گا۔"



## Posted On Kitab Nagri

مقدم غصے سے چیخا۔

منّت بہرام کو چپ کرواتی، خاموشی سے ساری کاروائی دیکھ رہی تھی دوسری طرف محل چپ ہو چکی تھی اور اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں سے مقدم کو دیکھ رہی تھی۔

نجمہ بیگم کی حالت دیکھ کر سب کو اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ پچھلے پانچ سالوں سے در بدر کی ٹھو کریں کھا رہی

ہیں۔ <https://www.kitabnagri.com>

"منّت۔۔۔۔"

نجمہ بیگم نے اسے پکارا تو اس نے نفرت بھری نظروں سے انہیں دیکھا

"منّت پلیز مجھے۔۔۔۔"

نجمہ بیگم ابھی اپنی بات مکمل کرتی جب منّت نفرت سے رخ موڑ گئی۔۔۔۔ نجمہ بیگم نے کہنا شروع کیا۔۔۔۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے میرے شوہر سے محبت ملی تھی لیکن پھر بھی میں نے باہر محبت تلاش کی....

مجھے کسی نے نہیں رکھا، کوئی میرے لیے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑنے کو تیار نہیں تھا میں پچھلے پانچ

سالوں سے بھٹک رہی ہوں.... عثمان سے معافی بھی مانگی ہے پر وہ معاف نہیں کرتا۔"

وہ روتے ہوئے سب بتانے لگی تو منّت نے انہیں نفرت سے دیکھا پھر ایک نظر مقدم پر ڈالی جو کھا

جانے والی نظروں سے انہیں گھور رہا تھا۔

## Posted On Kitab Nagri

منّت نے کچھ نہیں کہا اور بہرام اور محمل کو دیکھا جو اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں سے اس عورت کا معائنہ کرتے، اسے پہچاننے کی کوشش میں تھے۔۔۔ منّت نے بغیر کچھ کہے بہرام ان کی جانب بڑھا دیا۔۔۔ انہوں نے بہرام کو پیار کیا پر وہ اس وقت بس منّت کے قریب رہنا چاہتا تھا تو رونے لگا۔ منّت نے بہرام کو ان سے لے لیا اور اپنے سینے سے لگاتی، چپ کروانے لگی اور وہ اپنی زبان میں، منّت کے سینے میں چھپا اس عورت کی شکایات کرنے لگا۔

نجمہ بیگم نے محمل کو تھا منا چاہا تو لاریب نے خاموشی سے محمل انہیں پکڑا دی۔۔۔ انہوں نے روتے ہوئے محمل کو پیار کیا جو بہت غور سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

مقدم کی برداشت ختم ہوئی اور اس نے آگے بڑھ کر محمل ان سے پکڑ لی اور اسے واپس لاریب کو پکڑا کر، منّت اور لاریب دونوں کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔ وہ اپنی من اور اپنے بچوں کو اس عورت کے نزدیک ہر گز برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

لاریب نے سب بچوں کو اشارہ کیا اور محمل کو لے کر اندر کی جانب بڑھ گئی منّت نے بھی بغیر کچھ کہے ان کے پیچھے قدم اٹھائے اور اندر داخل ہو گئی۔

"اب آپ یہاں سے جاسکتی ہیں۔"

مقدم غصے سے نجمہ بیگم کو بولا جو روتے ہوئے منّت کو اندر جاتا دیکھ رہی تھی۔

-----

## Posted On Kitab Nagri

منت لاونج میں آئی جہاں لاریب نے محمل کو حیان کو پکڑا دیا وہ اس کی گود میں بیٹھ کر اس سے کھیلنے لگی۔۔۔ لاریب نے بچوں کو ٹی وی آن کر دیا تو سب کارٹون دیکھنے لگے۔۔۔ منت نے ملازمہ سے اینٹی بائیوٹک منگوائی اور بہرام کے ہاتھ پر لگانے لگی۔

نجمہ بیگم چند لمحے یوں ہی کھڑی، گھر کے اندرونی حصے کی جانب دیکھتی رہی اور سب نفرت سے انہیں دیکھتے رہے پھر وہ بغیر کچھ کہے، باہر کی جانب بڑھ گئی۔

ان کے باہر جاتے ہی مقدم نے گارڈز کو پکارا اور سب اس کی دھاڑ پر لان میں جمع ہوئے "اس عورت کو اندر کس نے آنے دیا؟"

مقدم غصے سے بولا <https://www.kitabnagri.com>

"صاحب جی وہ ہم نے انہیں پہلے بھی یہاں آتے دیکھا تھا تو ہمیں لگا آپ سب انہیں جانتے ہیں ان کی حالت بھی بہت خراب تھی تو ہم نے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی۔"

واچ مین، مقدم کے غصے کے پیش نظر گھبرا کر بولا

"دوبارہ وہ جس بھی حالت میں یہاں آئیں انہیں اندر آنے دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.... سمجھے تم سب؟"

مقدم نے غصے سے کہا تو سب نے بیک وقت اثبات میں سر ہلایا اور اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔

## Posted On Kitab Nagri

سب لوگ گھر میں داخل ہوئے اور لاونچ میں آ گئے۔۔۔ منّت نے سب کو اندر داخل ہوتے دیکھ،  
مقدم کو سوالیہ دیکھا تو وہ اس کے قریب ہی جگہ سنبھال گیا پھر اسے اور لاریب کو صورتحال سے آگاہ  
کرنے لگا۔۔۔ منّت نے سب کچھ سن کر ایک گہری ٹھنڈی سانس بھری۔

نجمہ بیگم اپنے انجام کو پہنچ چکی تھی اب ان کا اور اللہ کا معاملہ تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ سے غیر مردوں کے  
پیچھے بھاگتی رہی اور انہوں نے انہیں رسوائی کے سوا کچھ نہ دیا۔۔۔ انہوں نے حرام رشتوں کی وجہ سے  
اپنا محرم چھوڑ دیا تھا اپنا باپ، اور باقی رشتے ٹھکرا دیئے تھے مگر آخر میں انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔۔۔  
ان کے ساتھ جو ہوا سب کو اس کا افسوس تھا مگر انہوں نے یہ سب کچھ خود اپنے ہاتھوں سے برباد کیا  
تھا۔۔۔ اب ان کا اور اللہ کا معاملہ تھا اور خدا اور اس کے بندے کے درمیان کوئی نہیں آسکتا۔

-----

نجمہ بیگم کو گئے مزید ایک سال گزر چکا تھا اور کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں ہیں۔  
منّت اور مقدم ساتھ میں بہت خوش تھی مقدم نے اس کی زندگی جنت بنا دی تھی اور اللہ نے انہیں  
محمل اور بہرام کی صورت میں دو پیارے سے تحفے دیئے تھے۔

لاریب یارم کے ساتھ بہت خوش تھی اور اللہ نے حیان کی صورت انہیں تحفہ دیا تھا اب لاریب دوبارہ  
امید سے تھی۔

## Posted On Kitab Nagri

مناہل بالاج کے ساتھ خوش تھی بالاج اس کا سکون تھا اور مناہل بالاج کا سکون تھی اللہ نے منہاج کی صورت میں انہیں تحفہ دیا تھا۔

ضرغام نور کے ساتھ بہت خوش تھا اور اللہ نے انہیں کائنات اور حورم جیسے تحفوں سے نوازا تھا۔  
ارمغان امتثال کے ساتھ خوش تھا اللہ نے انہیں ہادی کی صورت میں تحفہ دیا تھا۔  
تائشہ دبیر کے ساتھ بہت خوش تھی اور اب وہ بھی امید سے تھی۔

سکندر صاحب اور شازیہ بیگم اپنے بچوں کی خوشیاں دیکھ، بار بار اللہ کا شکر ادا کرتے تھے۔

زین صاحب اور نگین بیگم بھی مطمئن تھے کیونکہ ان کے سب بچے خوش تھے۔

یاسر لندن چلا گیا تھا اور اس نے وہاں ہانیہ نامی لڑکی سے شادی کر لی تھی۔

ایزل کے گھر علیانہ کے بعد اب پھر سے بیٹی ہوئی تھی جس کا نام لاریب نے میرال رکھا تھا۔

لاریب اور منت اپنے شوہروں کے ساتھ خوش تھیں۔

عنایہ اور مرتسم اپنا کریئر بنانے میں لگے ہوئے تھے۔

داجی اپنے بچوں کو ہنستا مسکراتا دیکھ، بہت خوش اور مطمئن تھے انہوں نے اللہ کے حکم سے اپنے بچوں

کے حق میں تمام فیصلے درست کیے تھے اور ان کے تمام بچے اپنی زندگیوں سے خوش تھے۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ سب خان مینشن کے لاونج میں بیٹھے، خوش گپیوں میں مصروف تھے اور بچے

لان میں کھیل رہے تھے۔۔۔۔۔ سب اپنی زندگیوں سے خوش اور مطمئن تھے۔

## Posted On Kitab Nagri

"ختم شد"

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[knofficial9@gmail.com](mailto:knofficial9@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)